اسرار الجمال فی شرح الاسرار للنخشی

المشتمل الفائق فی شرح رسالته

القول الجلی

ملاحظہ ۔ محمد حسین رضوی ابن امیر حسن صاحب سکنہ بھاگل پور۔

نزد مسجد بھاگل پور ۵۸۲۱۰۲

اسرار المجلی فی شرح اسرار الخفی

التجلی الخفی فی ترجمۃ

اَلقَولُ الجَلی

ملفوظ حضرت مسند الوقت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

مؤلفہ

حضرت شاہ محمد عاشق پھلتی (مخطوطہ) سنہ ۱۳۲۲ھ

(جملہ حقوق محفوظ)

تعداد اشاعت چھ سو

سنہ اشاعت ۱۹۹۰ء

قیمت

ناشر مولانا حافظ تقی انور خانزادہ

کاتب محمد احمد اکبری

طابع محمد شبیر برادرز محمد اکبری

ملنے کا پتہ

کتب خانہ انوریہ بکھیرہ شریف کاکوری ضلع لکھنؤ

فہرست

عنوان	صفحہ
مقدمہ	(۱)
عرض ناشر	(۵-۹)
سبب تالیف	۶
بشارات	۸
اسم شریف	۹
ولادۃ و سفر	۱۰
ولادت باسعادت	۱۱
نام و لقب	۱۲
واقعات طفلی	۱۳
تعلیم و مسائل میں آپ کا درک	۱۶
بیعت بایزید کا واقعہ	۱۸
عاشق چہیت ہو	۱۹
شیخ عبدالغنی کا مبشرہ	۲۰
اجازت بیعت	۲۲
تکمیل کتب	۲۳
واقعہ ابتدائے سلوک	۲۴
قرب فرائض کا حصول	۲۵
مقربین کے لئے بشارت و انتباہ	۲۶

انتساب

حضرت اقدس مرشد مرشدنا نائب رسول تام الزماں
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
کی روح پر فتوح کے نام جس کی تابندہ کرنوں سے
معارف و اسرار کی تشریح و تفہیم اور ترجمہ کی دشوار گذار
راہوں کو روشن کیا

اور

اپنے والد ماجد و استاذ مکرم حضرت مولانا حافظ شاہ
محمد یحییٰ بن سید احمد الحسنی قدس سرہ العزیز کی نذر جسیرت کے
نام جن کے حکم اور رہنمائی نے مجھے بیمار علیل اٹھانے کا حوصلہ
دیا جن کی بلاس کے بیشتر مضامین سبقاً سبقاً ان سے
پڑھ کر سمجھے اور مطالب میں استاذ کرتا رہا۔

عنوان	صفحہ
بیعت ارادت کی تشریح	۲۵
ترقیات سلوک	۲۷
زیارت اویس قرنی	۲۸
زیارت حضرت علی مرتضیٰ	۳۳
دیوانہ شاہ خراسان	۳۵
سفر دوم بہ راہ حج ناصورت بندرگاہ	۳۶
مشاہدہ	۳۸
بیہوشی	۳۸
تدبیر کاوا ئی برہم السابقہ	۳۹
سفر حجاز	۴۲
حاضری بارگاہ کی خدمت میں حاضری	۴۲
کرامت متعلق واقعہ مشیری	۴۳
کرامت متعلق واقعہ کتاب	۴۴
کرامت شاہ شہباز	۴۵
بعض بیس برس کی روایات	۴۶
محو	۴۶
زیارت حضرت سلطان اویس قرنی	۴۷
حضرت ابراہیم کشمیری کی خواب میں	۴۸
حضرت غیب سے بشارت ہوئی	۴۹
شاہ عبدالعزیز صاحب کی محفل کا واقعہ	۵
انعام حضرت اقدس	۵۰
امت مبارک میں ہونا	۵۲
ارادہ سفر حرمین شریفین	۵

عنوان	صفحہ
تدبیر کی روانگی	۵۳
حاضری مدینہ و خوشخبری بشارت دیگر حضرات	۵۳
بیان احوال تدبیر	۵۴
سفر دوم میں قیام	۵۴
مکہ میں نزول	۵۴
زیارت کی بندرگاہ	۵۴
جہاز پر سوار ہونا	۵۰
جدہ پہنچنا	۵۶
فقر و فاقہ	۵۶
مکہ معظمہ میں حاضری	۵۶
ذکر حج	۵۶
آداب حج و فضائل کی خدمت میں حاضری	۵۶ - ۵۸
سوداگر عالم کا خواب	
حرمین کے لوگوں کی ہیبت	
روانگی برائے زیارت مزار سرور کائنات	
خواب شیخ عبدالکریم انصاری	
وفات شیخ طیب خادم مسجد نبوی	
علمی تبحر	
اشارہ حضرت اویس قرنی کی تصنیف تحفۃ الطالبین کے سلسلہ میں	۵۸
حضرت شیخ ابوطاہر کردی سے ملاقات	۶۱
سند حدیث	۶۱
درس صحیح بخاری شریف	۶۲
شیخ ابوطاہر کردی کی تمام مذکور آپ کے تبحر کا اعتراف	۶۲

استفسار

عنوان	صفحہ
[illegible]	۶۲
[illegible]	۶۲
[illegible]	۶۲
[illegible]	۶۲
[illegible]	۶۲
[illegible]	۶۳
[illegible]	۶۳
[illegible]	۶۳
[illegible]	۶۳
[illegible]	۶۳
[illegible]	۶۳
[illegible]	۶۳
[illegible]	۶۳
[illegible]	۶۵
[illegible]	۶۶
[illegible]	۶۶
[illegible]	۶۸
[illegible]	۶۸
[illegible]	۶۹
[illegible]	۶۹
[illegible]	۷۰
[illegible]	۷۰
[illegible]	۷۰
[illegible]	۷۰
[illegible]	۷۰

عنوان	صفحہ
آپ کے دونوں اخلاق [illegible]	۷۲
[illegible]	۷۲
[illegible]	۷۲
[illegible]	۷۲
[illegible]	۷۲
آنحضرت کا اخلاق	۷۶
[illegible]	۷۶
[illegible]	۷۸
[illegible]	۷۸
[illegible]	۷۸
[illegible]	۷۸
[illegible]	۷۹
[illegible]	۷۹
[illegible]	۸۰
[illegible]	۸۰
[illegible]	۸۰

عنوان	صفحہ
معاجزات کی وضاحت کا کشف	۹۹
سیاست کا حصہ	
بیا کو شش عورت دیکھنا	۹۰
قطب الملک کا واقعہ	۹۱
خواجہ محمد سلطان کا مشغلہ	۹۵
حالت الہیہ کا ظہور	۹۹
استعارہ	۱۰۰
اقسام شرک	۹۰
خاص حقیقت پر بصیرت کا ظہور	۹۱
ذکر سلسلہ کی تلقین	۹۲
شاہ نور اللہ کا واقعہ	۹۲
حضرت الملائکہ	۹۳
حضرت عیسیٰ سے سلسلوں کی بیعت	۹۳
امام ابو حنیفہؒ کو دیکھنا	۹۳
حافظ عبدالنبی کا واقعہ	۹۳
دختر خواجہ محمد سلطان کی شادی	۹۵
شاہ نورات کا بیان	۹۸
سحر اور اس کی حقیقت	۹۹
بارہ ربیع الاول	۹۹
شیخ محمد عابد کا بیان	۱۰۰
نفس ناطقہ کا مشکل ہونا	۱۰۱
احمد بارجا کا واقعہ	۱۰۱
محمد قاسم غربی کا واقعہ	۱۰۱

عنوان	صفحہ
بہ حضرت کا صورت سنانے کا واقعہ	۱۰۲
مولف کتاب کی بیعت ثانی	۱۰۳
شیخ جمدر عالم کا واقعہ	۱۰۴
شیخ کمال الدین کا واقعہ	۱۰۴
عقلی ہوشیار ہونے کا قصہ	۱۰۴
فضل اللہ خان کا واقعہ	۱۰۴
بزرگ سرخ میں آنے کا واقعہ	۱۰۵
صورت ناسخ کا واقعہ	۱۰۵
امام خود میں شہداء احدیت کی جانب سے قاتل کا اشارہ	۱۰۶
اثنا عشر میں امام جعفر صادقؒ کی رفعت و علو کا واقعہ	۱۰۶
تصدیق با تقلب	۱۰۷
حیوانی شخص کا واقعہ	۱۰۷
حافظ عبدالنبی کا بیان	۱۰۹
ہدایت اللہ کا بیان	۱۰۹
فرزند کی جہاد و حشت	۱۱۰
اہل خانہ کا واقعہ	۱۱۰
مصطفیٰ خاں کا واقعہ	۱۱۱
محمد شاہ کا واقعہ	۱۱۲
حاضر و غائبین کا واقعہ	۱۱۲
قاضی عبداللہ کا بیان	۱۱۳
شیخ عبیداللہ کا بیان	۱۱۳
طور تبسم	۱۱۳
اثنا عشر	۱۱۵

عنوان	صفحہ
حافظ عبدالرزاق کا بیان	۱۱۶
سلطان حسین کا واقعہ	۱۱۷
شیخ شمس الحق کا بیان	۱۱۸
جنوں کے احوال کا ظہور	۱۱۸
دہلی میں قحط عام کی پیشین گوئی	۱۱۹
اودھ پہنچنا	۱۲۰
نادشاہ کا حملہ اور قتل عام	۱۲۱
حوادثہ عظام	۱۲۱
حافظ عبدالنبی کا بیان	۱۲۳
لقوہ شیر اور اس کا علاج	۱۲۵
زیارت حضرت نظام الدین اولیاء	۱۲۵
صاحبزادوں کی شادی	۱۲۶
خواب کا سرکھل	۱۲۶
خواجہ حبیب اللہ نقشبندی کا بیان	۱۲۷
خواجہ محمد امین کا بیان	۱۲۹
تابجاں آویزیدن جویک کا واقعہ	۱۲۸
دو سچے خوابوں سے انطباق	۱۲۸
حافظ عبدالغنی کا بیان	۱۲۹
شیخ عبدالرحمٰن کا ذکر	۱۳۰
توجہ باطن	۱۳۰
اشعار زبان پاپول اللہ	۱۳۱
خادم کا خواب کا مشاہدہ اس کی وفات سے متعلق	۱۳۱
شب برات کی برکات اور اس کا مشاہدہ	۱۳۲

عنوان	صفحہ
خواجہ محمد امین کا انعام	۱۳۳
خواجہ محمد امین کا بیان	۱۳۵
آپ کی ان سے آسیب اللہ اکبر کو دفع کرنا	۱۳۶
فتح باب	۱۳۶
بقائے سلسلہ	۱۳۷
حافظ عبدالرحمٰن کا بیان	۱۳۷
شرف قراءۃ شرح زہر میں انگشتری کے اثرات	۱۳۸
میرا فضل کا بیان	۱۳۹
ذکر جہر کا حکم	۱۴۰
خلافت امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ	۱۴۶
چلہ میں نزول برکات	۱۵۷
صفت قہر اور اس کے فنا کا مشاہدہ	۱۵۸
حدیث شریف ان اللہ اصطفیٰ	۱۵۹
حقائق کا بیان	۱۶۰
نماز کرامت کا بیان	۱۶۳
شیخ حبیب اللہ کے مزار پر حاضری اور مراقب ہونا	۱۶۵
آم کی تقسیم کا واقعہ	۱۶۸
خواجہ باقی باللہ رح کی نسبت	۱۶۹
چلہ کے دارد ات	۱۷۰
عمر کا تعین اور اس میں اضافہ کے اسباب	۱۷۲
مولانا رومؒ کی زیارت	۱۷۳
شیخ اکبر کی زیارت	۱۷۴
اسم مزید کی ورود	۱۷۴

عنوان	صفحہ
ات و یتی الدنیا ؟	۱۰۷۰
س کان فی ہذہ اعمی ؟	۱۰۸۰
رسم مسترتی الحی ؟	۱۸۰
وانما انتم حکمۃ ؟	۱۸۱
یا یہا الس ، اطلع ؟	۱۸۳
بکان الذی من روح ؟	۱۸۵
صحان الذی بیدہ ؟	۱۸۷
تفتکر سہ ملوہ لذین ؟	۱۹۳
لقت اللہ اکبر ؟	۱۹۳
ثلاثین ، لاثین ؟	۱۹۴
ہم طالم لنفسہ ؟	۱۹۵
ہ تاخیر بیعت صالکو کا ظہور	۱۹۷
جلد کے واقعات	۱۹۸
حضرت مرسیؒ کی زیارت	۱۹۸
رمضان ۱۳ھ شہادت	۱۹۹
آپ کا دفن کیا	۲۰۱
اعجاز افغانی کا ہنگامہ	۲۰۱
حکومت کے ارکان و اہل ہند کی پیشین گوئی	۲۰۲
خواجہ محمد صادق سرخوشی کا بیان	۲۰۳
خواجہ محمد امین کا بیان	۲۰۳
شاہ نور اللہ کا بیان	۲۰۴
جلد کے مناقبات	۲۰۵
ابو بکر سلف کو علم لدنی کے مقام کا حصول	۲۱۰

عنوان	صفحہ
ا اہل سینا کی رائے	۲۱۳
تیور و اشکال کا نسخہ	۲۱۴
زہرہ و مشتری	۲۱۹
الذین یحبون الفرش ؟	۲۲۳
عائشہ کنجار	۲۲۳
ایک عزیز کی صاحبزادی کا واقعہ	۲۲۴
مکتوب ۔ ۔ ۔ ۔ مؤلف	۲۲۶
حقانیت و معارف وحی و نبوت	۲۲۷
صدر جنگ کا قصہ	۲۲۹
مکتوب ۔ ۔ ۔ ۔ مؤلف	۲۲۸
حق تعالیٰ کا بیان (سائنسی)	۲۲۹
ایک عزیز کا واقعہ	۲۳۸
اعلم اعلط ، لا ؟	۲۳۰
خواجہ محمد امین کا بیان	۲۳۹
قد یکون اللہ ؟	۲۴۰
میر ابو سعید سید میر علیم اللہ ؒ کا بیان	۲۴۳
اخوند شاہ جہان کا واقعہ	۲۴۵
جنگ	۲۴۷
آپ کی پیشین گوئی	۲۴۹
دارا و ۔ ۔ ۔	۳۰۱
عدانی اور کلیب الدولہ کا مقابلہ	۳۱۷
لا لچ	۳۲۱
تاریخ کی نسبت سے رائے	۳۳۱

عنوان	صفحہ
خواجہ حسین کا بیان	۳۳۳
بادگل خان کا واقعہ	۳۳۳
حکیم الدولہ کا واقعہ	۳۳۴
مخدوم محمد حسین چشتی کو تنبیہ کرنا	۳۳۵
محمد جواد کا بیان	۳۳۶
واقعہ وفات	
علامہ وفات حیام جزء کا غیر معقول واقعہ جس کی تفصیل حالات	
تعدد سنی وصحت مندی، علاوہ سال قبل تمام عالم میں حضرت	
اقدس بیان فرما چکے تھے۔	۳۳۶
آپ کی علالت میں حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ	
رضی اللہ عنہ کی آپ کے سرہانہ تشریف آوری	۳۳۹
پھر اسے حاضر حاضر دگان کو بشارت اور ان کو ان کے	
علمی مرتبہ سے مطلع فرمانا۔	۳۴۰
حضرت سراج العلماء جان جانان شہید کا حضرت اقدس کی عیادت	
کے لیے آگرہ تشریف لانا اور اس وقت محبس حاضر	
میں حلقہ نشین ہونا حضرت سراج صاحبؒ کا حضرت	
ہونا اور یہ کہنا کہ ۔۔۔	۳۴۳
بڑے بڑے حضرات موجود ہیں ان کو علم خواب سے حضرت	
اقدس نے ۔۔۔ فرمایا	۳۴۴
بڑے بڑے حضرات نے آپ کی بیعت کی درخواست	
آپ کا کسی کو قبول نہ	۳۴۵

عنوان	صفحہ
حضرت اقدس کے تحریر سوم میں علالت کا ختم ہونا آپ کے ورود	
اکبر کا چشم ظاہر آپ کا دیدار دگفتگو۔ آپ کا اپنے حاضر دگان کو تنبیہ	
فرمانا کے دیدار سے دنیا و ظاہری کا باطنی تعلیم کے لیے،	۳۴۶-۳۴۵
حضرت اقدس کی وفات کے بعد ایک روز مولوی شاہ محمد عاشق کا سر	
آپ کے حاضر دگان سے مخصوصین کے جمع ہونے کا تقاضا کرنا۔ اقدس	
بیمار ہونا وہاں حضرت اقدس کی روانگی کا ایک دو شخص	
پر کھلنا۔ پھر اس کو اپنا جانشین بنا کر ۔۔۔ اور حقائق و معارف	
بیان کرنا۔ حاضرین کا دقیق سوالات کرنا۔ اور آپ کا اسی	
میں جوابات دینا جس طرح حیات ظاہری میں دیتے تھے	۳۴۹-۳۴۷
تاریخ نجمالے وفات اور مرثیہ	۳۵
مزار سے چیز دور ہونے کی وجہ سے ہے کہ اس میں	
نصف سطر دو لکھا ہے معاملہ ۔۔۔	
ہے۔ مدینہ ہے جو مقام حضرت ۔۔۔	۳۵۰
آیت فیہ آیات بینات مقام کی تفسیر	۳۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سفر کا تمہید حصہ میں ہونے	-
کا جو حضرت اقدس کا اس حضرت کی تسبیح اور شخص رضی	
اللہ عنہ کا قدیم حضرت کی خواہ	۳۰
جو نکہ اس کے دو سو سال ۔۔۔ حضرت اقدس کی حاضر	
ہونے سے ۔۔۔ ہے	۳۵۱

مضمون	صفحہ
تجلی صوری کی حقیقت	۳۶۵-۳۶۳-۳۶۲
ارشاد پانچویں	۳۶۶
جو لوگ حجاب میں پڑے ہیں ان کا حجاب صوری کے تصور	
اور ذکر صورت کو ہٹانا ہے	۳۶۸-۳۶۷
جس کو اللہ کا شوق ہے مگر اس کی مشاہدہ تک رسائی نہ	
حاصل ہے اس کے لیے علاج جس کو ذکر تسبیح سے رجوع شوق	
ہو ان کو صوت و حرف و کیفیت سے ذکر کی تعریف و تبدیر سے حضوری	
حاصل کرنے کا طریقہ۔ اطیفت کی تعمیل و مراتب حق کے حصول	
کے لیے حال کی محنت ضروری ہے	۳۷۰-۶۹
سالک میں وجد مکر و ابتدا کے کچھ باطنی لوگ جن سے حضرت اقدس	
رونما ہوئے ہیں۔	۳۷۰
علت کے لانے اور اس کے وجود کے کچھ اسباب پر روشنی	
اور قلب کو سیدھا رکھنے	۳۷۱
عقل معاش ترک کر دینے پر عقل معاد سے سالک کو کام پڑتا ہے	
کچھ مثالیں۔ ابتدا حال و مآل و بعد کی حجت اس کو عمل سے دور ہونا	۳۷۸
فنائے نفس اور فنائے صفات اور ہو طرح ہیں	۳۷۵
فنائے صفاتی اور فنائے ذاتی کی تفصیلات	۳۷۶
حضرت امیر کا کلام اور اس میں سلوک کی منازل اور	
تصفیات سے متعلق دیکھنے ہوئے کا اندازہ لگانے کے طریقے	۳۷۳

مضمون	صفحہ
کشف [illegible]	۳۹۶
[illegible]	۳۹۶
[illegible]	۳۹۶

عنوان	صفحہ
جاہلوں کا آیات قرآنی پر مذاق کرنا اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے اور ان مذاق اور عزائم کی روایت اور ان کی تفصیلات۔	۴۰۵
خواجہ محمد بن کے مرویات جو انہوں نے حضرت اقدس کی مجالس سے استفادہ کیے۔	۴۰۹
حضرت ماسٹر فرید گنج شکر کا فرمانا کہ میرے میں علم و عقل و عشق کچھ ہو جائیں وہ حضرت کے لائق ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب ہم نے اس میں محبت کو بھی شامل کر دیا ہے (گنگوہی صاحب	
دولت و ثروت بھی ہو)	۴۰۸
ان امور کا بیان ہر متدی سالک کے لیے ذکر و مشغولی۔	۴۰۸
حضرت اقدس کا صوفی بننے سے فرمانا کہ نبی ہزار ہو جس کا سلسلہ سیکھ و متصل ہو سے بیعت ہو کر ان کے دامن سے وابستہ ہو جانا ہی مفید و مستحسن ہے۔	۴۰۹
حدیث من تشبہ بقوم الخ کی تشریح	۴۱۰
صحبت میں ایک وہ چیز ہے جو حقیقت صحبت پیدا کرتی ہے؟	۴۱۰
سلوک و تصوف کے مبادی کی تحصیل	۴۱۳
انسان کے دل میں جو خیالات قبائح کی طرف سبقت پیدا ہوتا ہے اس کا مدار محبت و بغض پر ہے اس کی تفصیل۔	۴۱۳
مذہب اشاعرہ کی تردید و تحقیق۔ [illegible] کا مخلوق کی [illegible] کرنے کی حکمت۔	۴۱۵

عنوان	صفحہ
[illegible] کا میں کی [illegible] تحصیل	۴۲۰
حضرت شیخ [illegible] حضرت اقدس سے [illegible]	
ایک ہندی شعر کی تشریح فرمانا	۴۲۰
[illegible] اور [illegible]	۴۲۹
بعض شعر جن حضرت کی طرف [illegible] حضرت [illegible]	
[illegible] اور ان کی [illegible] اور حضرت	
اقدس کی رائے و تبصرہ۔	۴۲
شیخ عبدالرحمٰن، چشتی کا حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے مزار پر حاضر ہونا اور یہاں حاصل کرنے کی تفصیل۔	۴۳۰
حضرت موسیٰ سے [illegible] کے [illegible]	
[illegible] کے ظاہری تصنعین کے [illegible]	
حقائق و معارف بیان نہ کرنے میں حضرت [illegible] کے سکوت و خاموشی کے رموز و اسرار کا [illegible]	۴۴۳
محققین صادقین کی تقلید میں ہی سعادت ہے	۴۴۴
حدیث شریف لدیا بھل بلوس وحسنہ کافر کی تشریح	۴۴۷
بعض افراد کو تمنیں عطا ہوئیں لیکن اس کی کسی کو اطلاع نہیں دی گئی وجہ [illegible]	۴۴۸
سالک کے باطنی امراض کے ازالہ کے طریقے۔	۴۴۸
شیخ کا مرید کی [illegible]	۴۴۸

عنوان	صفحہ
اگر کسی (سابق) کے دل میں اعلائے کلمۃ اللہ اور دین کی خدمت کے لیے حکومت و سلطنت کی خواہش پیدا ہوا اور وہ اس کو اللہ کے حکم و انعام سمجھ کر کے عمل کرے تو اس کی بات کا اعتبار کیا جائے	
[illegible]	۴۵۰
تفضیل عالم بر عابد	۴۵
[illegible]	۴۵۲
[illegible]	۴۵۵
حضرت عائشہ صدیقہ کی مرویات سے [illegible]	۴۵۶
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی [illegible]	۴۵۸

عنوان	صفحہ
[illegible]	۵۹
[illegible]	۴۶۹
ہو جاتا ہے	
[illegible]	۴۶۳
[illegible]	۴۶۵
[illegible]	۴۶۶
[illegible]	۴۶۷
[illegible]	۴۶۸
[illegible]	۴۶۹
[illegible]	۴۷۰
[illegible]	۴۷۱
[illegible]	۴۷۲
[illegible]	۴۷۳
[illegible]	۴۷۴
[illegible]	۴۷۵
[illegible]	۴۷۶
[illegible]	۴۷۷
[illegible]	۴۷۸
[illegible]	۴۷۹
[illegible]	۴۸۰
[illegible]	۴۸۱
[illegible]	۴۸۲
[illegible]	۴۸۳
[illegible]	۴۸۴
[illegible]	۴۸۵
[illegible]	۴۸۶
[illegible]	۴۸۷
[illegible]	۴۸۸
[illegible]	۴۸۹
[illegible]	۴۹۰
[illegible]	۴۹۱
[illegible]	۴۹۲
[illegible]	۴۹۳
[illegible]	۴۹۴
[illegible]	۴۹۵
[illegible]	۴۹۶
[illegible]	۴۹۷
[illegible]	۴۹۸
[illegible]	۴۹۹
[illegible]	۵۰۰
[illegible]	۵۰۱
[illegible]	۵۰۲
[illegible]	۵۰۳
[illegible]	۵۰۴
[illegible]	۵۰۵
[illegible]	۵۰۶
[illegible]	۵۰۷
[illegible]	۵۰۸
[illegible]	۵۰۹
[illegible]	۵۱۰
[illegible]	۵۱۱
[illegible]	۵۱۲
[illegible]	۵۱۳
[illegible]	۵۱۴
[illegible]	۵۱۵
[illegible]	۵۱۶
[illegible]	۵۱۷
[illegible]	۵۱۸
[illegible]	۵۱۹
[illegible]	۵۲۰
[illegible]	۵۲۱
[illegible]	۵۲۲
[illegible]	۵۲۳
[illegible]	۵۲۴
[illegible]	۵۲۵
[illegible]	۵۲۶
[illegible]	۵۲۷
[illegible]	۵۲۸
[illegible]	۵۲۹
[illegible]	۵۳۰
[illegible]	۵۳۱
[illegible]	۵۳۲
[illegible]	۵۳۳
[illegible]	۵۳۴
[illegible]	۵۳۵
[illegible]	۵۳۶
[illegible]	۵۳۷
[illegible]	۵۳۸
[illegible]	۵۳۹
[illegible]	۵۴۰
[illegible]	۵۴۱
[illegible]	۵۴۲
[illegible]	۵۴۳
[illegible]	۵۴۴
[illegible]	۵۴۵
[illegible]	۵۴۶
[illegible]	۵۴۷
[illegible]	۵۴۸
[illegible]	۵۴۹
[illegible]	۵۵۰
[illegible]	۵۵۱
[illegible]	۵۵۲
[illegible]	۵۵۳
[illegible]	۵۵۴
[illegible]	۵۵۵
[illegible]	۵۵۶
[illegible]	۵۵۷
[illegible]	۵۵۸
[illegible]	۵۵۹
[illegible]	۵۶۰
[illegible]	۵۶۱
[illegible]	۵۶۲
[illegible]	۵۶۳
[illegible]	۵۶۴
[illegible]	۵۶۵
[illegible]	۵۶۶
[illegible]	۵۶۷
[illegible]	۵۶۸
[illegible]	۵۶۹
[illegible]	۵۷۰
[illegible]	۵۷۱
[illegible]	۵۷۲
[illegible]	۵۷۳
[illegible]	۵۷۴
[illegible]	۵۷۵
[illegible]	۵۷۶
[illegible]	۵۷۷
[illegible]	۵۷۸
[illegible]	۵۷۹
[illegible]	۵۸۰
[illegible]	۵۸۱
[illegible]	۵۸۲
[illegible]	۵۸۳
[illegible]	۵۸۴
[illegible]	۵۸۵
[illegible]	۵۸۶
[illegible]	۵۸۷
[illegible]	۵۸۸
[illegible]	۵۸۹
[illegible]	۵۹۰
[illegible]	۵۹۱
[illegible]	۵۹۲
[illegible]	۵۹۳
[illegible]	۵۹۴
[illegible]	۵۹۵
[illegible]	۵۹۶
[illegible]	۵۹۷
[illegible]	۵۹۸
[illegible]	۵۹۹
[illegible]	۶۰۰
[illegible]	۶۰۱
[illegible]	۶۰۲
[illegible]	۶۰۳
[illegible]	۶۰۴
[illegible]	۶۰۵
[illegible]	۶۰۶
[illegible]	۶۰۷
[illegible]	۶۰۸
[illegible]	۶۰۹
[illegible]	۶۱۰
[illegible]	۶۱۱
[illegible]	۶۱۲
[illegible]	۶۱۳
[illegible]	۶۱۴
[illegible]	۶۱۵
[illegible]	۶۱۶
[illegible]	۶۱۷
[illegible]	۶۱۸
[illegible]	۶۱۹
[illegible]	۶۲۰
[illegible]	۶۲۱
[illegible]	۶۲۲
[illegible]	۶۲۳
[illegible]	۶۲۴
[illegible]	۶۲۵
[illegible]	۶۲۶
[illegible]	۶۲۷
[illegible]	۶۲۸
[illegible]	۶۲۹
[illegible]	۶۳۰
[illegible]	۶۳۱
[illegible]	۶۳۲
[illegible]	۶۳۳
[illegible]	۶۳۴
[illegible]	۶۳۵
[illegible]	۶۳۶
[illegible]	۶۳۷
[illegible]	۶۳۸
[illegible]	۶۳۹
[illegible]	۶۴۰
[illegible]	۶۴۱
[illegible]	۶۴۲
[illegible]	۶۴۳
[illegible]	۶۴۴
[illegible]	۶۴۵
[illegible]	۶۴۶
[illegible]	۶۴۷
[illegible]	۶۴۸
[illegible]	۶۴۹
[illegible]	۶۵۰
[illegible]	۶۵۱
[illegible]	۶۵۲
[illegible]	۶۵۳
[illegible]	۶۵۴
[illegible]	۶۵۵
[illegible]	۶۵۶
[illegible]	۶۵۷
[illegible]	۶۵۸
[illegible]	۶۵۹
[illegible]	۶۶۰
[illegible]	۶۶۱
[illegible]	۶۶۲
[illegible]	۶۶۳
[illegible]	۶۶۴
[illegible]	۶۶۵
[illegible]	۶۶۶
[illegible]	۶۶۷
[illegible]	۶۶۸
[illegible]	۶۶۹
[illegible]	۶۷۰
[illegible]	۶۷۱
[illegible]	۶۷۲
[illegible]	۶۷۳
[illegible]	۶۷۴
[illegible]	۶۷۵
[illegible]	۶۷۶
[illegible]	۶۷۷
[illegible]	۶۷۸
[illegible]	۶۷۹
[illegible]	۶۸۰
[illegible]	۶۸۱
[illegible]	۶۸۲
[illegible]	۶۸۳
[illegible]	۶۸۴
[illegible]	۶۸۵
[illegible]	۶۸۶
[illegible]	۶۸۷
[illegible]	۶۸۸
[illegible]	۶۸۹
[illegible]	۶۹۰
[illegible]	۶۹۱
[illegible]	۶۹۲
[illegible]	۶۹۳
[illegible]	۶۹۴
[illegible]	۶۹۵
[illegible]	۶۹۶
[illegible]	۶۹۷
[illegible]	۶۹۸
[illegible]	۶۹۹
[illegible]	۷۰۰
[illegible]	۷۰۱
[illegible]	۷۰۲
[illegible]	۷۰۳
[illegible]	۷۰۴
[illegible]	۷۰۵
[illegible]	۷۰۶
[illegible]	۷۰۷
[illegible]	۷۰۸
[illegible]	۷۰۹
[illegible]	۷۱۰
[illegible]	۷۱۱
[illegible]	۷۱۲
[illegible]	۷۱۳
[illegible]	۷۱۴
[illegible]	۷۱۵
[illegible]	۷۱۶
[illegible]	۷۱۷
[illegible]	۷۱۸
[illegible]	۷۱۹
[illegible]	۷۲۰
[illegible]	۷۲۱
[illegible]	۷۲۲
[illegible]	۷۲۳
[illegible]	۷۲۴
[illegible]	۷۲۵
[illegible]	۷۲۶
[illegible]	۷۲۷
[illegible]	۷۲۸
[illegible]	۷۲۹
[illegible]	۷۳۰
[illegible]	۷۳۱
[illegible]	۷۳۲
[illegible]	۷۳۳
[illegible]	۷۳۴
[illegible]	۷۳۵
[illegible]	۷۳۶
[illegible]	۷۳۷
[illegible]	۷۳۸
[illegible]	۷۳۹
[illegible]	۷۴۰
[illegible]	۷۴۱
[illegible]	۷۴۲
[illegible]	۷۴۳
[illegible]	۷۴۴
[illegible]	۷۴۵
[illegible]	۷۴۶
[illegible]	۷۴۷
[illegible]	۷۴۸
[illegible]	۷۴۹
[illegible]	۷۵۰
[illegible]	۷۵۱
[illegible]	۷۵۲
[illegible]	۷۵۳
[illegible]	۷۵۴
[illegible]	۷۵۵
[illegible]	۷۵۶
[illegible]	۷۵۷
[illegible]	۷۵۸
[illegible]	۷۵۹
[illegible]	۷۶۰
[illegible]	۷۶۱
[illegible]	۷۶۲
[illegible]	۷۶۳
[illegible]	۷۶۴
[illegible]	۷۶۵
[illegible]	۷۶۶
[illegible]	۷۶۷
[illegible]	۷۶۸
[illegible]	۷۶۹
[illegible]	۷۷۰
[illegible]	۷۷۱
[illegible]	۷۷۲
[illegible]	۷۷۳
[illegible]	۷۷۴
[illegible]	۷۷۵
[illegible]	۷۷۶
[illegible]	۷۷۷
[illegible]	۷۷۸
[illegible]	۷۷۹
[illegible]	۷۸۰
[illegible]	۷۸۱
[illegible]	۷۸۲
[illegible]	۷۸۳
[illegible]	۷۸۴
[illegible]	۷۸۵
[illegible]	۷۸۶
[illegible]	۷۸۷
[illegible]	۷۸۸
[illegible]	۷۸۹
[illegible]	۷۹۰
[illegible]	۷۹۱
[illegible]	۷۹۲
[illegible]	۷۹۳
[illegible]	۷۹۴
[illegible]	۷۹۵
[illegible]	۷۹۶
[illegible]	۷۹۷
[illegible]	۷۹۸
[illegible]	۷۹۹
[illegible]	۸۰۰
[illegible]	۸۰۱
[illegible]	۸۰۲
[illegible]	۸۰۳
[illegible]	۸۰۴
[illegible]	۸۰۵
[illegible]	۸۰۶
[illegible]	۸۰۷
[illegible]	۸۰۸
[illegible]	۸۰۹
[illegible]	۸۱۰
[illegible]	۸۱۱
[illegible]	۸۱۲
[illegible]	۸۱۳
[illegible]	۸۱۴
[illegible]	۸۱۵
[illegible]	۸۱۶
[illegible]	۸۱۷
[illegible]	۸۱۸
[illegible]	۸۱۹
[illegible]	۸۲۰
[illegible]	۸۲۱
[illegible]	۸۲۲
[illegible]	۸۲۳
[illegible]	۸۲۴
[illegible]	۸۲۵
[illegible]	۸۲۶
[illegible]	۸۲۷
[illegible]	۸۲۸
[illegible]	۸۲۹
[illegible]	۸۳۰
[illegible]	۸۳۱
[illegible]	۸۳۲
[illegible]	۸۳۳
[illegible]	۸۳۴
[illegible]	۸۳۵
[illegible]	۸۳۶
[illegible]	۸۳۷
[illegible]	۸۳۸
[illegible]	۸۳۹
[illegible]	۸۴۰
[illegible]	۸۴۱
[illegible]	۸۴۲
[illegible]	۸۴۳
[illegible]	۸۴۴
[illegible]	۸۴۵
[illegible]	۸۴۶
[illegible]	۸۴۷
[illegible]	۸۴۸
[illegible]	۸۴۹
[illegible]	۸۵۰
[illegible]	۸۵۱
[illegible]	۸۵۲
[illegible]	۸۵۳
[illegible]	۸۵۴
[illegible]	۸۵۵
[illegible]	۸۵۶
[illegible]	۸۵۷
[illegible]	۸۵۸
[illegible]	۸۵۹
[illegible]	۸۶۰
[illegible]	۸۶۱
[illegible]	۸۶۲
[illegible]	۸۶۳
[illegible]	۸۶۴
[illegible]	۸۶۵
[illegible]	۸۶۶
[illegible]	۸۶۷
[illegible]	۸۶۸
[illegible]	۸۶۹
[illegible]	۸۷۰
[illegible]	۸۷۱
[illegible]	۸۷۲
[illegible]	۸۷۳
[illegible]	۸۷۴
[illegible]	۸۷۵
[illegible]	۸۷۶
[illegible]	۸۷۷
[illegible]	۸۷۸
[illegible]	۸۷۹
[illegible]	۸۸۰
[illegible]	۸۸۱
[illegible]	۸۸۲
[illegible]	۸۸۳
[illegible]	۸۸۴
[illegible]	۸۸۵
[illegible]	۸۸۶
[illegible]	۸۸۷
[illegible]	۸۸۸
[illegible]	۸۸۹
[illegible]	۸۹۰
[illegible]	۸۹۱
[illegible]	۸۹۲
[illegible]	۸۹۳
[illegible]	۸۹۴
[illegible]	۸۹۵
[illegible]	۸۹۶
[illegible]	۸۹۷
[illegible]	۸۹۸
[illegible]	۸۹۹
[illegible]	۹۰۰
[illegible]	۹۰۱
[illegible]	۹۰۲
[illegible]	۹۰۳
[illegible]	۹۰۴
[illegible]	۹۰۵
[illegible]	۹۰۶
[illegible]	۹۰۷
[illegible]	۹۰۸
[illegible]	۹۰۹
[illegible]	۹۱۰
[illegible]	۹۱۱
[illegible]	۹۱۲
[illegible]	۹۱۳
[illegible]	۹۱۴
[illegible]	۹۱۵
[illegible]	۹۱۶
[illegible]	۹۱۷
[illegible]	۹۱۸
[illegible]	۹۱۹
[illegible]	۹۲۰
[illegible]	۹۲۱
[illegible]	۹۲۲
[illegible]	۹۲۳
[illegible]	۹۲۴
[illegible]	۹۲۵
[illegible]	۹۲۶
[illegible]	۹۲۷
[illegible]	۹۲۸
[illegible]	۹۲۹
[illegible]	۹۳۰
[illegible]	۹۳۱
[illegible]	۹۳۲
[illegible]	۹۳۳
[illegible]	۹۳۴
[illegible]	۹۳۵
[illegible]	۹۳۶
[illegible]	۹۳۷
[illegible]	۹۳۸
[illegible]	۹۳۹
[illegible]	۹۴۰
[illegible]	۹۴۱
[illegible]	۹۴۲
[illegible]	۹۴۳
[illegible]	۹۴۴
[illegible]	۹۴۵
[illegible]	۹۴۶
[illegible]	۹۴۷
[illegible]	۹۴۸
[illegible]	۹۴۹
[illegible]	۹۵۰
[illegible]	۹۵۱
[illegible]	۹۵۲
[illegible]	۹۵۳
[illegible]	۹۵۴
[illegible]	۹۵۵
[illegible]	۹۵۶
[illegible]	۹۵۷
[illegible]	۹۵۸
[illegible]	۹۵۹
[illegible]	۹۶۰
[illegible]	۹۶۱
[illegible]	۹۶۲
[illegible]	۹۶۳
[illegible]	۹۶۴
[illegible]	۹۶۵
[illegible]	۹۶۶
[illegible]	۹۶۷
[illegible]	۹۶۸
[illegible]	۹۶۹
[illegible]	۹۷۰
[illegible]	۹۷۱
[illegible]	۹۷۲
[illegible]	۹۷۳
[illegible]	۹۷۴
[illegible]	۹۷۵
[illegible]	۹۷۶
[illegible]	۹۷۷
[illegible]	۹۷۸
[illegible]	۹۷۹
[illegible]	۹۸۰
[illegible]	۹۸۱
[illegible]	۹۸۲
[illegible]	۹۸۳
[illegible]	۹۸۴
[illegible]	۹۸۵
[illegible]	۹۸۶
[illegible]	۹۸۷
[illegible]	۹۸۸
[illegible]	۹۸۹
[illegible]	۹۹۰
[illegible]	۹۹۱
[illegible]	۹۹۲
[illegible]	۹۹۳
[illegible]	۹۹۴
[illegible]	۹۹۵
[illegible]	۹۹۶
[illegible]	۹۹۷
[illegible]	۹۹۸
[illegible]	۹۹۹
[illegible]	۱۰۰۰

عنوان	صفحہ
خلف نہیں ہوتا	۴۷۳
حضرت اقدس فرمانا کہ اس کے عمل کا سوں مثل ختم خواجگان وغیرہ میں بڑی تاثیر ہے اور اس کی مناسبت واقعات بیان فرمانا۔	
حضرت قدس سرہ میں بھی حلوت در انجمن کے شمل کے باوجود ہیں۔ عبادت ریاضات شاقہ میں مستغرق دیکھا، فقر کی یادگار ہیں۔	۴۷۹
حضرت قدس سرہ ایام محرم کے کبھی بے روزہ نہیں رہتے۔ باوجود خرابی صحت ضعف و نقاہت سفر و حضر میں ایام میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا۔	۰
شاہ اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا آپ کی جبین مبارک میں ہویت ذات الٰہی کا مشاہدہ۔	۰
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا آپ کے حق میں مشاہدہ اور واقعہ پر بعض حقائق کا ہونا۔	۴۷۷
شیخ عبدالرحمٰن دمشق کے حاضر ہونے کا ستر اور حضرت قدس سرہ کے طفیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری اور آنحضرت کی دونوں صاحبان کو حاصل ہونا اور نعمت و کرم فرمائی کے واقعات پر حدیث شریف کہ جنت میں سے دو باغ صاحبان رہیں گے۔	۴۷۹، ۴۸۰
صفۂ ذکر میں حاضری کی آرزو۔	۴۸۰
تا ہویدا رمضان کو فلک میں سحر کے وقت شب قدر کا ادراک ہر شخص دیگر مشاہدہ و بصیرت کا بیان	۴۸
نعمت پر قوت لایزال اور حضرت قدس سرہ کا استمداد کرنا اور ختم خواجگان پڑھنے سے حبس سے خلاصی و نجات ہونا۔	۴۸۱
ایک گرفتار یار جولیا کا اطلاع دینا کہ وہ رمضان کو ہرگز نہیں مرے گا۔	

عنوان	صفحہ
ایسا ہی ہوا۔	۴۸۱
حضرت قدس سرہ کی اولاد کی بہت کے قریب اجتماع اور ہوس ریاست جنگ اہل بہت کا سخت اصرار پڑھنے جیسے وقت حضرت کو مسجد میں ایک مولوی صاحب کا اہل بہت کے لیے حسن وصایت کی ضرورت	۴۸۲
کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی حقیقت کے لوگ کا ظاہر ہونا اور اس کی بہت کیفیت کے شاہد کی تفصیل	۴۸۳
ایک مقررہ وقت پر ارواح کا حاضر ہونا	۰
امام ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر حضرت قدس سرہ کی عاطفی دست کے برکات و شاہدہ اور کیفیات۔	۴۸۴
حضرت قدس سرہ کے نام نامی میں آپ کے حکمت ایک گوشہ کا ظاہر ہونا اور آپ کا خلق و صفت بیان فرمانا خوش و خرم ظاہر ہونا اور ہر ایک کو [illegible]	۴۸۵
حضرت قدس سرہ کے سفر حج کی تفصیلات۔ مکاشفات و حصول برکات سفر و مکہ معظمہ حقیقت ست اللہ کی حقیقت میں ہوس مورث ہونا	۴۸۶
مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات	۴۸۸
حضرت قدس سرہ کے ہمراہ سفر کے حوالات بیان فرمانا اور کرامات و مشاہدات سر شتاں حضرت کی حضرت دعوات اور دعا کو بیان فرمانا میں دعا کی گرفتاری بیماری اور دیگر حالات و واقعات کی مراجعت کا۔	۴۸۵، ۴۸۹
ہر سفر میں کسی نہ کسی مقام پر اپنے میں تمام مذکورات ظاہر اور موجود ہونا اور تمام	

عنوان	صفحہ
عالم کا بے عمل ہونے کے سبب سے ہلاک ہونا۔	۹۰
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۰
[illegible]

عنوان	صفحہ
کے متعلق سنا جن کو بچپن کی خوش آوازی سے میں نے رنگین و جاذب توجہ سنا تھا	
جب حد بھی کبھی فراغت کر کے سنا کرتے تھے۔	۵
حضرت قدس کی ملاقات۔ حد کثرت علم و عمل اب سنا کی کثرت و قلت کے سوال	
سے حضرت شیخ کو دعائی فرمایا وقت عمل اور کتابہ ایسے واقعات کے مرتبہ	
کے قریب تھے	۶
حضرت اقدس کی نسبی سے عزیزوں کی تسلی و تعزیت کے لیے تشریف لے جانا	
اور عزیزوں کی بڑی تعداد ہونا اور ان کے ناموں کا مستقل نام	
کے ساتھ بیان کرنا	۵۰۳
حضرت اقدس کا بیان کرنا کہ حضرت حاجی صاحب کی مجلسوں کی حاضری	
کے لیے موجود تھے اور بات بھی ہوئی	۵۰۴
حضرت شیخ کے بعض حالات جن کو آپ نے خود حضرت اقدس سے	
سنا ہے اور اقدس کو علام الغیوب ہونے کا اعتقاد ہونا	
آپ سے حضرت اقدس کے حالات اور ان کے بیان کردہ واقعات سننا	
حضرت اقدس کے بھوپال کے دنوں کا ذکر اور حضرت شیخ حبیب اللہ قدس سرہ	
کا بیان۔	۵۰۷
آپ جامع علوم شریعت و طریقت و حقیقت تھے نواب سکندر بیگم کی وفات میں مدت	
تک امامت کی	۵۰۸
آپ کی تعلیم ظاہری و باطنی اور حضرت شیخ ہر دو شاہ عبدالرحیم صاحب کی جامعیت و	
کمالات و مقامات۔	۵۰۸

عنوان	صفحہ
آپ کا جینے کیپ اور باوجود جامعیت جامعیتی، حصول کرنا اس کے برکات و فوائد	
حقائق و معارف کے وجدان میں، میاں علیہم السلام کے وراثت ملے۔ توحید شہودی کے	
جو مخصوص کا مذہب ہے اس پر اعتقاد رکھتے تھے مگر توحید شہودی کا	
علم تھا۔	۵۰
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر آپ کی عنایت اور ان کی رہائی اس کی تفصیل	۵۱۰
حضرت شیخ عبدالرحیم کی خدمت میں رہ کر سلوک کرنا اور ان کی تعلیم کیمیا اثر سے	
کرشمے۔	۵۱۱
آپ کے تین لڑکے کا ذکر	۵۱۲
چند اس کے بارگی پارسی سیرت والی و سیرالعلی و دیگر شاہد ت	
آیت "لا خوف الا امنۃ" کی تفسیر	۵۱۵
ہدایت نامہ لکھنے کے بعد بعض معاملات میں ان کا حکم کرنا دینے	۵۱۶
سالک ہر ایک وقت میں بھی آتا ہے کہ اس کی روح اس کی طرف متوجہ	
ہو جاتی ہیں اور ان سے خاص فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ بعض دیگر	
حقائق و معارف کا بیان	۵۱۶
ارواح انبیاء کا ثابت ہونا اور اس کا سر ۱۲ ماہ روم کے اتصال	۵۱۸
حضرت خواجہ نقشبند رح کی روایت۔	۵۱۹
اہم الموصلین حضرت صدیقہ اکبری اور دیگر ارواح مطہرات کی زیارت	۵۱۹
حضرت شیخ ابوالفتح اور شیخ ابوالوصل کے عرس کی رسم میں شرکت اور مشاہدہ انوار رحیم	
وحدت وجودی و توحید شہودی کا فرق۔ اس کی تفصیل جب تک بیان وجود علمی باقی ہے تا کامل	۵۲۰

عنوان	صفحہ
علی ہم صبی ہے اس کی تعبیر	۵۲۰
حدیث شریف جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الاطہر ابن ابی الحوافر ہیں	۵۲۳
[illegible]	
علی کسی ولی میں سو رکعتی اضافہ اس حدیث میں کسی دوسرے کو اس پر فضیلت ہے	
آپ کی صداقت کا بیان ہے	۰
کلمہ من عرف اللہ کل لسانہ و پھر طالب مولیٰ کی تشریح و تحقیق۔	۵۲۵
حدیث شریف یہاں علی تعلی کی تشریح	۵۲۶
کلمہ کریم من حسن دینا من سلام کی تفسیر	
شرف کے ذکر ہونے میں سر ہے کہ یہاں عالم خلق و عالم امر سے مرکب ہے اس کی تفصیل کیا ہے	۵۲۷
حدیث سبب علی ابن ابی طالب کی تشریح	۵۲۸
حدیث ان ولی اللہ کی تشریح	۵۲۸
یہاں ہیں زیارتی و عجیب کلمہ غائب ہے [illegible] کی تفسیر و تشریح	۵۲۹
کلمہ ہوں کا مجمل حضرت قدس سرہ العزیز کے الہام پر ہیں عنوان قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین حضرت میاں شاہ دولت صاحب	۵۳۰، ۳۲
حضرت غوث اعظم کے سخن و قدم علی رقبۃ ولی اللہ کی تشریح	۵۳
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت اللہ محمد نبوری (جو اس دیار کے اکابر علماء میں سے ہے) اس عبارت سے [illegible] حضرت کی دلالت [illegible]	

عنوان	صفحہ
صبی ہو سکتے۔ آخر الامر وہ کو قائل ہو گئے سرور دوسری عجیب و غریب اس کے حالات۔	۵۳۲
ماہ شعبان سنہ ۱۰۰۰ھ سے حالات کا شروع ہونا اور ۲۸ رمضان سنہ ۱۰۰۰ھ وصال فرمانا عبدی دولت حسن وصال ہے	۵۳۴
حضرت قدوۃؒ کے بڑے بھائی محمدی مصنف [illegible] مدت حال۔	۵۳۵
آپ کی طبیعت بچپن کا حال [illegible]	۵۳۵
اپنے عہد میں تیرہ ہزاری کے نفس میں [illegible]	۰
فطری صفائی قلب حاصل ہونے کی وجہ سے بہتر ریاضت و مجاہدہ کیے ہوئے باطن کی وہ آن پر کھوں دی گئی تھی توجہ سہروردی کا بیان۔ کہتے تھے	۰
حضرت خواجہ نقشبندؒ کی روحانیت سے مستفید ہونے کا باب ہے	۵۳۶
جب سے لفظ حصار کیا تکبیر، تکبیر کا طالب حصار کیا تھا، لفظوں میں [illegible] شاہ قلندر کا ہندی فقیر کو ہے تکبیر امر سے واقف کہ حاجری میں یہاں فقر کی حقارت ہے)	۰
تیج سنہ ۱۰۰۰ھ چار وصال، کو تین سو تک [illegible] کے لیے آپ کے پاس بھیجا	۰
اپنے چچا زاد بھائی [illegible] کی موت کی خبر سن کر [illegible] پیر دستگیرؒ کی دعا پر معلق ہے۔	۵۳۷
[illegible] سے حاصل ذوق آخر وقت [illegible]	

عنوانات	صفحہ
[illegible]	۵۲۷
[illegible]	۵۲
[illegible]	۵۲۸
[illegible]	۵۲
[illegible]	۵۲۲
[illegible]	۵۲۳
[illegible]	
[illegible]	۵۲۴
[illegible]	۵۲۵
[illegible]	۵۲۶
[illegible]	۵۲۷

عنوانات	صفحہ
[illegible]	۵۲۸
[illegible]	۵۲۹
[illegible]	
[illegible]	۵۵
[illegible]	۵۵
[illegible]	۵۵۲
[illegible]	۵۵۳
[illegible]	۵۵۵
[illegible]	۵۵۶

مضمون	صفحہ
[illegible]	۵۵۶
[illegible]	۵۵۶
[illegible]	۵۵۶
[illegible]	۵۵۸
[illegible]	۵۵۸،۵۵۹
[illegible]	۵۶۰
[illegible]	۵۶۰
[illegible]	۵۶۰
[illegible]	۵۶۰

مضمون	صفحہ
[illegible]	۵۶۲
[illegible]	۵۶۲،۵۶۳
[illegible]	۵۶۳
[illegible]	۵۶۳
[illegible]	۵۶۴
[illegible]	۵۶۴
[illegible]	۵۶۵
[illegible]	۵۶۵
[illegible]	۵۶۶
[illegible]	۵۶۶
[illegible]	۵۶۸
[illegible]	۵۶۹

عنوان	صفحہ
وحدت وجود اور تمام موجودات کی بقا و فنا کے بعد صرف ذات الٰہی ہی ہے	۵۰
کبھی سالک اپنی ذات کو لطفِ ذات پاتا ہے اور کبھی ذاتِ باری جو اس کی اصل ہے اس طرح جو ستر ہے جیسے قطرہ دریا میں	۵۰
حضرت مجدد حقائق و معارف و تفصیل مراتب	۵۰
جس مشاہدہ کو نادر بتاتا تھا کبھی تو وحدت کی رو سے کثرت کی اور وحدت میں غائب ہوتی تھی اور کبھی صرف وحدت کا حاشیہ لیتی اور مستہلک	۵۱۰
حضرت مجدد الف ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت مجدد	۵۱۰
آپ کا علم شریعت و طریقت و حقیقت میں مقام سنہ وفات حضرت مجدد	
سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ دن و رات میں کوئی وقت عبادت سے خالی نہیں شب و روز	
صاحب کشف و عیاں ہو سکے ان کی تالیف کردہ مکتوبات شریف کا دوسرا نام مکتوبات	
حضرت مجدد کی تالیف میں آپ کی صحابیت و مجلوسیت	۵۱۰، ۵۱۱
بعض علماء سے علم حاصل کرنے میں جو آپ سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا	
(ملفوظات و غیرہ) اس میں تو حضرت مجدد کے جانشین و خلفاء کے متعلق آپ	
ہی ہیں الخ	۵۱۲
حالت خواب میں حضور ﷺ کا ہر ایک امیر کے قافلہ دیکھ کر خطرہ آنا	
کہ اس میں ہر ایک صاحب سے علیحدہ علیحدہ خیال کا مشاہدہ ہونا اور عبرت حاصل	
ہونا الخ	۵۱۳
خواب میں حضور ﷺ سے ملاقات ہونے کے بعد دوسرے کا واقعہ	۶
ایک مرتبہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار پر حاضری اور	

عنوان	صفحہ
اس کی حالت میں حضوری تام کا پیدا ہونا۔ اور حضرت قطب صاحب کا بیس	
فرمانا آپ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں داخل کر دیا اس سے حضرت قطب صاحب	
کی نسبت دریافت کرنا آپ نے عنایت کرنا	۶
دوسری حضرت قطب صاحب کی زیارت و گفتگو۔	
ایک مجلس کا ایک عالم میں سے دو مرد کی کرامت و کشف کی تعریف اور قطب صاحب کا	
اس سے متاثر ہونا اور اس طریقہ علی و صاحب پر عمل کرنا	۶۰
حضرت مجدد حقائق و معارف نے رمضان ۱۰۰۱ھ میں امکان کے لیے مجدد حضرت	
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ہیں مراتب و ظہور کا بیان کرنا	۶
باقی باقیوں پر حضرت خواجہ کا رد اور اس کے بعد	
دیگر بعض مکاشفات کا، مفصل بیان	۶۰
رمضان کی بیسویں شب کو حضرت خواجہ کا ہے	
رات پیدا ہونا۔ ظاہر ہوا کہ جب تک مجلس میں رہے	
بجوم سب کے آثار دور ہوتے رہے۔ حضرت قطب اعظم کی وفات کے	
بعد میں مقتضی و مسدل ہو کر مدعیات مستغنی کے لیے کا واقعہ	۶۰۳
اس امکان کے تائید و تردید	۶۰۴
۱۰۱۵ھ شعبان کے بعد اسم سلام کے ساتھ الٰہی و جوع اور اس کے اعداد ایک نقطہ	
میں کر کے اپنے پاس رکھنے کا واقعہ اس کی حقیقت و تربیع و تخمیس شکل میں لکھنے	
سے اس سلسلہ کا مقبول نہیں کرتا دیگر ضروری ہدایات، فائدہ و دیگر معلومات	
مفیدہ و غریبہ۔	۶۰۵

عنوان	صفحہ
لطائف کی تہذیب کے ذریعہ اور اسرار و رموز کی سیر سے حضرت کعبہ کی سمت انجذاب	۹۰
طلاء علی کے ساتھ ملاقات کی تمنا	۹۰
حدیث شریف ان اللہ ثلثمائۃ الف حجاب نور کی تشریح و معانی و اسرار و رموز	۹۰
حال حضرت خواجہ محمد میں دی الحجی الکبیر کی خلیفہ خاص حضرت قدسؒ	۹۱
بچپن سے ہی دل حضرت کی صحبت میں رہے۔ پھر پیشہ تجارت اختیار کیا لاہور آئے وہاں سے ۔ جمال آباد (فجی) آئے	
خواجہ محمد ناصر نقشبندی کی رہبری میں حضرت اقدس کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے اور کچھ ہی وقت بعد مستقل طور پر کے حضور حاضر کی اور یکسوئی پر کمربستہ ہو گئے۔ عربیت و ادب کا علم حضرت اقدسؒ سے حاصل کیا۔	
حضرت اقدسؒ کی ارشاد و کرم فرمائیاں اور یہ بشارت کہ تم کو ہے حضار کے سپرد کیا ہوں اس	۹۲
حضرت اقدسؒ کی ذات اقدس کو سید سادات و علماء کی میں الشیخ (مظلوم)	۹۳
حضرت اقدسؒ کا بیعت ان ربکم اللہ الذی الحمد کر آپ کو بشارت دینا	۹۴
امام حضرت سندی و مولانا حضرت اقدسؒ دونوں کے بعض اصحاب اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب تک سیادت کی ہر یک کے سینہ سے نور کی شعاعوں کے خطوط محبت کی روح سرایت کے نور سے متصل ہو گئے ہیں اس کی تفصیل و تشریح ہے۔	
حضرت اقدسؒ کا فرمانا کہ تم حضرت شعیب علیہ السلام کی اولاد سے ہو تو حضرت شعیب علیہ السلام تھے۔ تحقیق و تدقیق سے بعض علوم راقم پر منکشف ہوں گے	۹۵

عنوان	صفحہ
حضرت ایوب علیہ السلام کا ایک گری پڑی ہڈی کو بھی ٹھکانا اسم حقیقی کی جلوہ گاہ اور اس کی تعظیم و ادب کا اقتضا تھا	۹۶
انسان کامل وہی ہے جس کا فیض سندی ہو اور بھی دوسروں کو فیض پہنچے	۹۷
آپ کا سال کر میرے کان میں آواز دی ۔ حضرت نے فرمایا کہ تم محب ہمارے ہو۔	
اقدسؒ نے فرمایا کہ جنت والوں کے قلوب ہمارے قلب سے ہیں۔	۹۸
تجدد امر خاص عوام کا رقشے پر کی اصطلاح ہے اقدسؒ کا مطلب	۹۹
حضرت مولانا رومؒ کے شعر نقوش ۔ ۔ ۔	۱۰۰
خواب میں ایک شخص سے درود سعادت پر مشتمل صلوٰۃ کا معمول کی صحت میں رہنے کے فوائد و ثمرات	۱۰۲
طالب کا حاضر ہونا بھی نسبت خاص ہے ۔	
حاجی حضرت شیخ محمد عابدؒ خلیفہ حضرت اقدسؒ	۱۰۴
آپ فوج میں ملازم تھے شیخ محمد عابد کی ترقی کی خدمت میں حاضر ہو کر برکات صحبت حاصل کیے	
حضرت اقدسؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر ۔ ۔ ۔	۱۰۵
حضرت اقدسؒ کی عنایت کا کرم سے ۔ ۔ ۔	۱۰۶
ہجرت ثانیہ	۱۰۷
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت و حضورؐ کا مدینہ ہی جانے سے ۔ ۔ ۔	۱۰۸
پیش آنے والے واقعات کا مشاہدہ کر دینا	۱۰۹
خالق و مخلوق کی مثال دریا و حباب کی سے اس کی تفصیل۔	

عنوانات ۔۔۔۔۔ صفحہ

حال سیر تذکرہ ۔۔۔۔ حضرت اقدسؒ ۔۔۔۔ ۲۲۸
اللہ ۔۔۔۔ سوگ کیا ۔۔۔۔ حضرت اقدسؒ کو ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ ۔۔۔۔

عنوان

مقدمہ

مرتبہ میں نے تفصیل کے ساتھ آپ کا بیان اپنی کتاب "الحیاۃ
الی بلاد الہند" میں لکھا ہے اور ہمارے حاضر دوست محمد محسن بن یحییٰ الفکری
الحسنی المرحوم نے اپنی کتاب "الدین الخالص" میں آپ کا ذکر نہایت
بلاغت کے ساتھ جس پیرایہ سے کیا ہے، اس میں آپ کے ابتدائی
اور انتہائی احوال شرح و بسط سے بیان کئے ہیں۔ اگر کوئی کوشش کرے
ساتھ آپ کے احوال معلوم کرنے کی خواہش ہو تو وہ آپ کی تالیف کر
طرف مراجعت کرے۔

آپ کے احوال اور علم و فضل کا بیان تفصیل کے ساتھ جس طرح
ساتھ علماء کرام نے بکثرت کیا ہے اللہ آپ کی حسنات کے ساتھ
کا عالم ہے کہ صحیح طور پر کہیں جا سکتا کہ ان کی تعداد کیا ہے مولانا
علیم سید محمود احمد برکاتی نے اپنی تالیف شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان
میں ۱۴۱ کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ مولانا ڈاکٹر نظیر احمد نے اصول تفسیر
شاہ ولی اللہ میں ۱۰۱ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ اور شاہ ولی اللہ کے نامور
مولانا سید محمد سبحان مؤلف "اعلام الہدیٰ" یعنی تذکرہ حضرت شاہ
عبدالرحمٰن پانی پتی اپنے مکتوب میں جو شاہ ابو سعید حسنی کے نام
لکھا ہے فخر فرماتے ہیں۔

صاحب من! ظاہراً محبت ایشان بدیہ اعتبار کثیر تصانیف
آں حضرت قریب بہ قبول زیادہ علوم دین از تفسیر و اصول و فقہ و
کلام و حدیث مثل حجۃ اللہ البالغہ و اسرار فقہ و مصفی و ازالۃ الخفا عن
خلافۃ الخلفاء و ترجمہ قرآن کہ ہر واحد قریب بہ ہشتاد نود جزو کلاں بہ حجم
خواہد بود و دیگر رسائل و عقائد و معارف مثل الطاف القدس و تفہیمات

فیوض الحرمین و الدر الثمین وغیرہم کہ شمہ از لمحات و برکات
می دہند می باید کہ عنایت فرمایند آرزو کہ بہر تو بیاید و بخ بانند۔

یہ مکتوب حیدرآباد دکن سے ۱۹۶۵ء کے مجلہ "تحقیق" کی جلد ۱ شمارہ ۳ اور ۴ اگست
۱۹۶۵ء میں چھپا ہے آپ نے لکھا ہے۔

جناب من حضرت ولی اللہ بزرگ صورت "مخلوق" سے داخل ہر یکی
ہے آپ کی تصنیفات تین سے زیادہ علوم دینیہ میں
ہیں تفسیر، اصول فقہ، کلام، حدیث میں جیسے حجۃ اللہ البالغہ اور
فقہ مصفی اور ترجمہ قرآن کریم ان میں سے ہر ایک
فن جریب بڑے مجموعہ ہے اور دیگر رسائل مثل الطاف القدس، تفہیمات الٰہیہ
ہیں جیسے الطاف القدس، تفہیمات الٰہیہ، الدر الثمین
اور دوسری کتابیں جو حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ
ہیں چاہیے کہ آپ ان کا مطالعہ کریں کہ ان کو
مولانا کاندھلوی نے شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کی تحریرات میں
کا عنوان دیکر دو نگیر مضمون لکھا ہے ان تصنیفات کی فہرست
اور بیان اور ان میں تحریفات و تسلسل و تسلسل و تسلسل سے پہلے ہی شروع
ہو چکا تھا اور مذکورہ کے تعلق، میں سے لکھا ہے جس
علماء میں ان کتابوں کا کوئی مخطوطہ نہیں ہے اور لکھا ہے شاہ صاحب
کے تصنیفات کو یا ضائع کر دیا ہے اور اس قدم پر ہے
شاہ صاحب کی عرف منسوب کر دیا ہے
کے بارے کی گئی
ان دو مستشرقین کے

ابطال تھا وہ بھیں سے [illegible] الی مذہب الحق دیو لکھے ہیں کہ ان
دونوں ارباب تشیع نے ایک دوسرے پہلو سے آپ کی طرف منسوب کیا ہے اور لکھا ہے
کہ تمام رسائل و کتب تصنیف کر کے شاہ صاحب کی طرف منسوب کرنے کے علاوہ یک
بلاکت خیز حرکت یہ کی گئی کہ شاہ صاحب کی تالیف میں جا و بے جا ترمیم و تحریف
اور تحریف بھی کر دی گئی۔ اور اس بارہ سطر کے بعد لکھا ہے "یہی حال شاہ صاحب
کے اخلاف کرام کی تالیف کے ساتھ کیا گیا۔

افسوس صد افسوس کہ اب تقسیم ہند کے بعد سے اس عمل تشیع میں بہت
اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ حضرات اصلاح کے نام پر اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کرتے
ہیں۔ یہ طریقہ سیدنا انبیاء کی مذمت کئی جگہ اپنے کلام پاک میں اللہ تعالیٰ
نے کی ہے فرمایا ہے۔ ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق وانتم
تعلمون اور صحت حاذ صحیح میں نظر اور یہ کہ جیسا کہ تیج کو جان کر
مولانا کاتی نے الہلاک المبین وغیرہ کا ذکر کر کے لکھا ہے
مندرجہ رسائل میں اہل سنت و جماعت کے نظریات سے متعلق اسی
اور اہ منتدرہ ذیل کیے گئے ہیں جن کو یہ حضرات تمسک بالبدعت
والشبہ کا نام دیتے ہیں اور جو کتاب توحید کی مراد گشت ہیں
شاہ صاحب سے اسماء کو جن کی تعداد میں اکثریت ہے بدعتی اور دور
کی کوشش کی گئی۔

واضح رہے کہ کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب ہے
اردو میں اس کا خلاصہ اور بیان تقویۃ الایمان کے نام سے چھپا اور اس
ارباب اقتدار اور بن باز وغیرہ کو خوش کرنے کے لیے تقویۃ الایمان
خلاصہ کتاب التوحید کے نام سے ہوا ہے اس طرح کل [illegible]

مرجع ذا احید کا ظہور ہوا یعنی ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے
مولانا سید محمد فاروق متترجم کتاب الناس العارفین نے تقدیم
کے صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے۔

اس امر کی طرف سید طیر الدین احمد نے اشارہ کیا ہے کہ صرف جعلی کتب
ہی نہیں بلکہ اکثر خانات بھی ہوئے ہیں، مثال کے طور پر شاہ صاحب کی
تفہیمات کی یہ عبارت پیش کی جا سکتی ہے جو ان کی ساری تعلیمات میں
ہمارے محققین کو سب سے پہلے نظر آتی ہے جہاں کہ شاہ صاحب کے
دوسرے نظریات سے وہ کوئی مناسبت نہیں رکھتی اور تحریف کرنے والوں
کی یہ عبارت لکھی ہے)

وخصوصاتہ [illegible] اذ ما صاحت [illegible]
جوز التبرک و التبرک [illegible] الاصل [illegible]
اوصل من کان [illegible]

حیدرآباد سندھ تنہیر ۲۲ صفحہ ۴۹ ج ۲

یعنی ہر وہ شخص جو کسی جائز سے شہر جیسے بہاولپور کی قبر کو
[illegible] جائے یا ان سے مدد کیسی دوسری جگہ سے اس نے شادی کیا جو
قتل کرے اور زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ کیا وہ اس شخص کی طرح ہیں جو
تو مانگ سونی چیزوں کی عبادت کرتا ہے یا جو کہ [illegible]
عاجز کہتا ہو کہ [illegible] کی عبادت میں ہیں باطل باطلے
و اشریعت [illegible] کے حوض و قوعد سے [illegible] اس کو یہ علم نہیں
کہ کسی عمل کے ثواب کو بلکہ کو حسن تعلق کے ثواب سے یا حرام قطعی

کے گناہ سے زیادہ اور بڑا قرار دینا اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ
کا کام ہے کوئی دوسرا اس کا بیان نہیں کر سکتا اس شخص کو یہ نہیں معلوم
کو قتل کرنے اور زنا کرنے کے گناہ کا منکر کافر ہے اور بغیر شرعی
شرعین کسی حاجت کی طلب کے لیے جانے والا اگر کہتا ہے کہ
گناہ نہیں ہے تو وہ کافر نہیں ہے۔

علامہ سید محمود رحمۃ اللہ نے کتاب وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری جلد کے صفحہ ۱۲۱۱ میں لکھا ہے
ایک شخص کو قبر نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والتحیۃ پر پیٹ
کو رکھے دیکھا مروان نے اس کی گردن پکڑ کر کہا۔ یہ کیا کر رہے ہو
شخص نے کہا میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا ہوں میں رسول اللہ
علیہ وسلم کے حضور میں آیا ہوں میں نے آپ سے سنا ہے آپ
فرماتے تھے کہ جب دین کی زمام دینداروں کے ہاتھ میں ہو تو
فرماتے کہ جب دین کی زمام غیر دینداروں کے ہاتھ میں آجائے
مبارک حدیث کے سنانے والے اور قبر مطہر پر انوار کے درمیان
جلیل القدر حضرت ابو ایوب انصاری تھے جن کے گھر میں
صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا تھا۔ رضی اللہ عنہ

لہ یہ روایت حضرت امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں کہی ہے
حدثنا عبد الله حدثني أبي حدثنا عبد الصمد قال حدثنا
ثابت بن يزيد عن داود بن أبي صالح قال أقبل مروان
رجلا واضعا وجهه على القبر فقال أتدري ما تصنع
فأقبل عليه فقال نعم جئت رسول الله صلى الله

علامہ عبد الحق فاروقی نے تقدیم کے صفحہ بارہ میں کیا خوب لکھا ہے
جزاہ اللہ خیرا۔

جلدی بلی نامی تاریخ میں کسی چیز پر امت کا مسلسل کاربند ہونا، بغیر کسی
شرعی دلیل اور حجت کے آخر کیا وجہ ہے کہ اگرچہ وہابی غلام احمد پرویز مسیحی
قادیانی انکار کریں تو وہ محرف گمراہ زندیق ٹھہریں لیکن ہم میں سے بعض متعصبین
توحید کے نام پر ہزاروں سال تاریخ یہ بیان کر دیں تو وہ اسلامی حدیث
قرار پائے، شاہ ولی اللہ نے فیوض الحرمین، انفاس العارفین، القول الجلی، انور
اور دیگر اس اقسام میں بزرگان دین کے واقعات، کرامات، تصرفات
اوراد، تصرفات چلوں، روحانی امداد، اور اس قبیل کی جو چیزیں بیان کی ہیں
شائیں اور اپنے معمولات ذکر کیے ہیں، وہ اسی تاریخی مسلسل کی ایک کڑی
ہیں، پھر جگہ جگہ شاہ صاحب نے کاتب الحروف کی گویدہ الفاظ کے
ساتھ انہیں اپنی طرف سے سند تحسین بھی دی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ
یہاں ڈاکٹر صلاح الدین احمد کا وہ خط نقل کر دوں جو انہوں نے انفاس
العارفین پڑھ کر لکھا ہے۔

"یہ لوگ اولیاء اللہ کی روحانی قوتوں کے منکر ہیں ان کے لیے ہمیں
دوسرے (انفاس العارفین) کے بیانات جیسے خواہ مخواہ تنقید کرتے ہیں جن سے
انکار شاہ ولی اللہ جیسے بزرگ پایہ عالم اور مومن کی گویا ہے تاریخ کے
مترادف ہے:

[illegible]

یہ عاجز کہتا ہے، مولانا سید محمد فاروق نے کہا ہے توحید کے نام سے
پوری ہزار سالہ تاریخ پر پانی پھیر دیں؟ کاش مولانا فاروق بتاتے کہ
تاریخ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منبر نبوی علی صاحبہا الصلاۃ
والسلام پر قیام فرمانے کی جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہیں کھڑے
ہوئے بلکہ ایک لاوارث بچے کھڑے ہوئے انھوں نے مسنون مقام چھوڑا۔ اور
القدس کی فتح کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار یہودی
سے جو کہ آپ کے ہاتھ پر اسلام لے آئے تھے فرمایا "[illegible]
اللہ علیہ وسلم" کیا تمہاری خواہش ہے
کہ میرے ساتھ مدینہ چلو اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرو چنانچہ
کعب احبار فلسطین سے سفر کر کے آپؐ کی قبر مطہر کی زیارت کے واسطے گئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد شریف کا نام تک نہ لیا۔ حضرت بلال رضی اللہ
عنہ کو خواب میں آپؐ کی زیارت ہوئی اور وہ ملک شام سے دیوانہ وار آپؐ
کی زیارت کے واسطے روضہ مطہرہ پر آئے اور اب اُمّتیان سُنّت کے رکنے
آپؐ کی زیارت کے واسطے جانے والا شرک ہے حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ آثار نبویہ سے مواظبت کے ساتھ برکت حاصل کیا کرتے
تھے، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں جن جن مقامات میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیام کیا تھا یا نماز پڑھی تھی وہ بھی ان مبارک مقامات میں جا کر
کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اور ان کے صاحبزادے حضرت سالم کا بھی
معمول تھا۔ بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ میں حضرت سالم کے
کو بیان کر کے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کو ڈھونڈھتے گئے کہ آپ وہاں کس جگہ نماز پڑھتے ہیں اور وہ اسی جگہ

پتا لگا لیں چنانچہ آپ نے وہیں نماز پڑھی، اور حضرت عبداللہ
نے اس مبارک جگہ کو بیا مقفّی بنایا ہے۔ قصہ بیان کر کے اس حجرے
کھا ہے ھو نحو ما فی الفرق [illegible] یعنی واقعہ
کے یہ جگہوں کے آثار سے برکت حاصل کرنے کے لیے حجت ہے

[illegible]

افسوس صد افسوس، اب اس شخص کو مشرک کہا جاتا ہے جو آثار صالحین
سے برکت حاصل کرے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے صاحبزادوں کی
تالیفات میں تحریف کا سلسلہ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے جاری ہے
اور اب تیس چالیس سال سے اسی سب توحید اصطلاحی کے نام سے
کے نام پر اس قسم کے اعتراض کر رہے ہیں عاجز نے اس حضرت شاہ
صاحب کے آثار کا بغور مطالعہ کیا ہے جبکہ علماء کے مطبع سے [illegible]
کا موجود ہے یہ مبارک نسخہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے
کرایا تھا۔ اتفاق سے عاجز نے حج کیا [illegible] کا چھپا ہوا نسخہ
اتفاقی طور پر اس میں وہ تحریفات کا پتہ چلا ہے، اور یہ دونوں کتابیں
میں کی گئی ہیں عاجز ان کو لکھتا ہے

[illegible] کے ترجمہ کے [illegible] میں لکھ کر حاشیہ میں تحریر
فرمایا ہے۔

اللہ نے بھی سے دین اسلام روشن پیدا کیا ہے اس میں [illegible]
ان کو توفیق اس وقت [illegible] ہو گئے تحریف کرنے والے اللہ ہی کے
دین اسلام روشن کیا کو اللہ کے ہی نے دین اسلام کو روشن کیا کر دیا
اس کو جبر نہیں کہ اللہ نے سورۂ [illegible] کی آیت [illegible] میں فرمایا ہے "[illegible]

...ہے اللہ کی طرف سے روشنی اور
کتاب بیان کرتی ہے یہ قرآن روشنی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی
مبارک ذات ہے اس مبارک قرآن روشنی میں ہم کو کتاب پڑھنی اور سمجھنی ہے
۔ سورۂ طارق کی تفسیر کے بعد میں یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے۔ اللہ
دنیا میں پھیرا دے کام نے کے بعد" تحریف نے لفظ دنیا میں نکال دیا
ہے اور لکھا ہے۔ اللہ پھیرا دے کام نے کے بعد۔

عامر سے ایک صاحب نے کہا کہ یہ تبدیلی آدمیوں کے سمجھ نہ ہونے
کے لیے کی گئی ہے۔ افسوس ہے اس تصحیح نے پھیرا دے کا نہ غور کیا۔
جہاں سے لے جاتا ہوتا ہے لا۔ گی وہاں ہی ہوتا ہے۔ اگر یہی بات ہے
تو اس شخص کو چاہیے کہ سورۂ بقرہ کی آیت ۲۵۹ کا لذی مرعلی
قریۃ کو حذف کر دے کیوں کہ اس میں حضرت عزیر کا پورے ایک
سو سال بعد اسی مقام پر زندہ ہونے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے
جہاں ان کی وفات ہوئی تھی۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے نواسے مولانا ظہیر الدین سید احمد نے سو
سال پہلے لکھا ہے۔

"آج کل بعض لوگوں نے بعض تصانیف کو اس خاندان کی طرف
منسوب کر دیا ہے اور حقیقت وہ تصانیف اس میں سے کسی کی نہیں
اور بعض لوگوں نے جو ان تصانیف میں اپنے عقیدے کے خلاف بات
پائی تو اس پر حاشیہ چڑھا دیا اور موقع پایا تو عبارت کو تغیر و تبدل کر دیا"

مجلۃ الرحیم کے مدیر نے ماہ فروری ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں لکھا ہے۔
شاہ ولی اللہ صاحب کی جو تصانیف ہیں جو انھوں نے مقبول عام باتوں

...ے ضمن میں لکھی ہیں ... بھی اس کو الگ کر دے جیسی صاحب نے کہا ہے
...عقیدہ بزرگان سے بھاگ کر لکھتے ہیں اور کوئی شاذ و نادر حسن ظلمت
...اور تنگ دلی کی وجہ سے جب بہتے ہیں ...
...ندی ... مسلمان ... ہیں ...
...ت دلی ... ہیں ...
...کی حد ... تک ... ہیں ...

...العالمین اور ... ہیں ...
...دونوں ... ہیں ...
...مالا ... ہیں ...
...اور ... ہیں ...
...حضرت ... ہیں ...
...ہیں ...
...ہیں ...
...ہیں ...
...ہیں ...
...ہیں ...
...ہیں ...
...ہیں ...

رسول بیان فرماتے ہیں کہ شیخ ابو عمال کی سرشاری ظاہر و ماہر ہوتی ہے۔ حضرت
رکاں نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۰ میں حضرت شاہ عبد العزیز کا ارشاد نقل کیا ہے کہ
آپ مراقبہ ہر چہ بہ کشف می رسید می نوشتند۔ یعنی آپ جب مراقبہ کرتے تھے جو کچھ
آپ کے پاک سینہ پر اس وقت منکشف ہوتا تھا آپ اس کو قلم بند کرتے تھے
سرشاران جام الست کی یہی کیفیت ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف
ثانی شیخ احمد فاروقی کے بیان کردہ اسرار و معارف پر بعض ظاہر بینوں
نے اعتراض کیا تو آپ نے اپنے برادر بھائی خواجہ حسام الدین احمد کو لکھا۔

این فقیر کہ ہمیشہ اظہار و بیان علوم و اسرار ایں طائفہ علیہ نوشتہ است
بے مزاج سکر، حالت و ظلمات ایں مراتب و منکرات دیگر اند و سخن باقی است سخن
باقیان کہ بہ محو خالص متصف اند سپاسانہ چرا ایں قسم سخنان نہ بہ فہمند و بہ
مردم راہ حاضر روند۔

فریاد حافظ ایں ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست
ہر قصہ غریب و حدیث عجیب ہست

دفتر سوم مکتوب ۱۲۱

یعنی اس طائفہ عالیہ کے علوم و اسرار کے بیان کرنے میں فقیر نے جو
یہ تمام وضاحتیں لکھی ہیں کیا یہ سب سکر و سرشاری کی اسیر تک کے لیے لکھی گئی
ہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ کہنا منکر اور حرام اور سخن سازی ہے وہ سخن سے
اس سکر و سرشاری سے بیگانہ ہیں کیونکہ اس قسم کی باتیں نہیں بنا سکتے
نہیں لوگوں کے دلوں کو اس جگہ سے ہلا سکے۔

حافظ کی یہ ساری فریاد آخر بیکار اور لغو نہیں ہے۔ [illegible]
ہے اور بات بھی تو ایسی ہے جو افراد ان علوم و اسرار سے [illegible]

چاشتی سے نسبت ہے وہ یعنی حضرت شاہ ولی اللہ کی تعبیرات
کریں گے اور ان پر کفر و زندقہ کا فتویٰ جڑیں گے حیف در حضرت مجدد پر حیف
چکے ہیں۔

مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ نے مولانا مسعود عالم کو جو نصیحت کی ہے
یہ اس وقت کی ہے جب کہ وہ خود اس تاوان پر آ گئے تھے وہ ان کی
الیغ کی وادی میں گھوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے

پکڑتے ہیں کہ ہمیں کیا بھوں [illegible]

سید سلیمان ندوی

جس دن سے مرے دل میں تری یاد سمی ہے — ہر لمحہ ہمیں تیرے ہی قدموں پہ جھکا ہے
منظور تری چشم و رضا جب سے جو ہے — [illegible]
آتا ہے مجھے بھی ترے صدقہ میں مٹنا یا — [illegible]
سجدہ وہاں کا ہے جہاں تیری طرف ہے — [illegible]

رسائل [illegible] ۱۹۵۵ء صفحہ ۲۲۲

[illegible]

یہی مولانا سید سلیمان تھے جو اپنی آبادی کے دوران میں سرہند شریف
آستانہ عالیہ مجددیہ پر اپنے دوستوں کے ساتھ گئے اور حضرت کے مزار پر انوار پر
فاتحہ میں پڑھی اور مسجد شریف کی دیوار پر لکھ گئے اور حضرت مجدد قدس سرہ
آپ پر ظاہر ہوئے اور یہی مولانا سید سلیمان حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ کو بھی
کا حقیقی علم سمجھتے تھے، فتفکر۔ انتہی۔ ضیغم ولا تعیرہ۔ سبحان من لا یغیر
ما بقوم الخ

یہ عاجز عرض کرتا ہے شاہ ولی اللہ کا بیان لکھ رہا ہے کہ شاہ ولی اللہ
کی عمر ابھی حضرت والد ماجد کی وفات کے وقت تقریباً سترہ سال کی تھی
آپ نے ایک دن اپنے فرزند شاہ عبدالعزیز سے فرمایا کہ ہم اس شہر
متوجہ بروحانیت ایشان می نشینیم پس راہ حقیقت بر ما گشادہ شد۔ یعنی
اپنے والد ماجد کے مزار شریف پر ان کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر
اوقات بیٹھا کرتا تھا، پھر حقیقت کی راہ مجھ پر کھلی۔

حضرت والد ماجد کی روحانیت سے آپ پر راہ حقیقت کھلی اور آپ
کو اپنے والد اور خسر کے صاحبزادے جو آپ سے چار سال چھوٹے تھے
مگر آپ کے ہمدم و مونس اور آپ کے خلیفہ یعنی محمد عاشق اور آپ کی بیٹی
کے نواسے جناب شیخ محمد عاشق پھلتی جن کی ولادت اس رمضان سنہ
میں ہوئی اور محمد فاروق آپ کا مذہبی نام ہے اور دیگر رفقاء کے ساتھ
اور زیارت روضہ مقدسہ کے بعد واپس ہو کر حج سے فارغ ہو کر آپنے

فراغت یافتم رخ دل سوئے او کنم — چو عزم حرم کردہ ام راہ چہ دور و چہ نزدیک

حج سے فارغ ہو کر آپ کی کل ۱۸ حاضری ہوئیں

بگرد یدم دوے زیبا نگاراں — نشستم بیں و دیدم آنچناں

ہر جا ماں جب ہم کہ زیبا چہرہ دیں نے دیکھا — لیے وجود کی تنویں سے میں نے جھکا پایا

بیا ساقی بدہ جامے شرابے — دہ محمور صبوحی آنستم

آواز دی مجھ کو اس شراب کا جام دو — کیونکہ میں تو اس شراب کی صبوحی کا محمور ہوں

اور پھر آپ نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا

[illegible] — [illegible]

جب میں نے یہ محبت سے بھرے ہوئے الفاظ کو سنا جو میرے لئے کھینچے گئے تھے میں نے

[illegible] — [illegible]

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کوئی میرا مددگار ہے کہ خاص کی بوں کے ہوتے ہوئے میں یہ کلمات

[illegible] — [illegible]

تو میں نے دیکھا کہ حضرت محمد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کے صحن کے دروازے میں

[illegible] — [illegible]

صحبت میں آنحضرت صلعم کو پکارتے رہے اور ہر مرتبہ کہتے رہے کہ حضرت کی جو اولاد میں

[illegible] — [illegible]

صحبت کے طفیل کے لیے دعا میں تو نے اور ہر مرتبہ فرماتے رہے کہ ہاں تو ہے

سات مہینے آپ کا قیام مدینہ منورہ میں رہا۔ اس عرصہ میں آپ نے
علمائے کرام سے حدیث شریف کی تعلیم لی اور مدینہ منورہ کے ابوطاہر
جمال الدین محمد بن ابراہیم الکردی المکی رحمۃ اللہ علیہ شافعی کی فرمائش پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی
سرہندی قدس سرہ کی تالیف رد روافض عربی میں منتقل کی اور
اس کا نام التحفۃ السنیۃ فی ترجمۃ الشیعۃ رکھا
اس رسالہ میں آپ نے جو روح روشن حضرت مجدد کی کی ہے شایان

آپ نے لکھا ہے یہ سن کر میں نے کسی وقت کچھ لکھ دیا تھا۔ وہ
بدرہ شعبان کو ملا مکرمہ میں اس نام کو تبدیل کر دیا اور اس کا نام
القول الجلی فی ذکر آثار الولی رکھا۔

اسی نوے سال پہلے کی بات ہے کہ میں نے چند تحریر
رحمان شاہ نے کتاب مذکورہ علمائے سند اور سند حدیث جن کے
پاس یہ کتاب تھی۔ لیکن اب اس کتاب کا اصل نسخہ
کاکوری کے علاوہ عالم دوسری جگہ نہیں ہے۔ جو کتب خانہ سری میں
ناقص نسخہ ہے۔ اس کتاب کی تین قسمیں ہیں تین فصلیں ہیں پہلی ستر
باقی دونوں قسموں سے بڑی ہے اور یہی حصہ کتب خانہ سری میں
تکیہ کاظمیہ قلندریہ کاکوری کے حوالہ کیں محترم
مولوی محمد مصطفیٰ حیدر صاحب مرحوم کے پاس تھا اور محترم مرحوم
مولوی حافظ محمد مجتبیٰ حیدر قلندر رہیں تکیہ کاظمیہ
آباد ہے تین سال ہوئے ہیں کہ حاجی
ہو گئے۔ اور کاکوری کے بڑے
مولوی حافظ
مولوی حضرت قلندر تکیہ کاظمیہ
بہت عمدہ ترجمہ اردو میں
نام سے کیا ہے
والی جو
مطلوم کو صحیح
جو شی میں کی ہے
مطلوم عام

مطالعہ ہے۔ اور آپ نے جہاں بھی کچھ نوٹ کا اضافہ کیا ہے یا کسی
میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ قال العبد الضعیف
لکھ کر کیا ہے۔ ترجمہ کرنے میں آپ نے کسی قسم کا تاجائز تصرف نہیں
ہے اس مبارک رسالہ کا نسخہ جب حاجز کو دستیاب ہوا بخوشی
سراسر نیک اظہار۔ ڈاکٹر ابوالفضل محمود فاروقی رحمۃ اللہ وفقہ
جمعہ ۱۱ ماہ مبارک سنہ ۱۴۰۱ھ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۰ء کو حضرت ستار
ابوالخیر اکادمی، دہلی سے اس کو شائع کیا۔ حضرت اللہ
وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ۔

مدینہ منورہ کے قیام کے دنوں میں روضۂ مبارکہ و مقدسہ
اور بقیع غرقد میں قبۂ اہل بیت اطہار سے آپ نے خوب فیض
کئے۔ حضرات ائمہ اہل بیت سے آپ کو نیا طریقہ ملا ہے آپ نے
اس کا ذکر فیوض الحرمین میں کیا ہے۔

چھ یا سات شعبان کو آپ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہو
شیخ محمد عاشق نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ نے
خاص اونٹ پر مجھ کو جگہ دی۔

واضح رہے کہ محمل مقدس میں اونٹ کے دونوں طرف تقریباً
چار چار فٹ لمبے کھٹولے ہوا کرتے تھے۔ اور ہر کھٹولہ میں ایک تخت
ہوا کرتا تھا۔ ان کھٹولوں کو شقدف کہا کرتے تھے۔

اور لکھا ہے گیارہ شعبان ۱۱۴۳ھ کی رات کو منزل ابیار علی
حضرت نے فرمایا: اگر کوئی میرے بیان کیے ہوئے معارف و
کو اس طرح لکھے کہ لوگ سمجھ سکیں وہ فوائد و اسرار کا مشاہدہ کرے

میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صاحب طریق تھے۔ آپ کا کشف بے مثال تھا اور آپ کے انکشافات کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ عاجز نے جناب مولانا محمد مجتبیٰ حیدر سے شاہ ولی اللہؒ کے چودہ ملفوظات لیے ہیں جو القول الجلی میں تحریر ہیں تاکہ حضرت اقدس سرہ کے صحیح حالات کا سب کو علم ہو اور حقیقت امر واضح ہو کہ آپ اہل سنت و جماعت کے متفقہ عقائد رکھتے تھے، وہابیہ اور اصحاب توحید کے عقائد سے آپ کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اب ناظرین کرام حضرت کے ملفوظات اور انکشافات ملاحظہ فرمائیں۔ شاہ ولی اللہؒ کو گروہ، تصلیب و وہابیہ، غیر مقلد اور اہل حدیث نے تحریفات و تزویرات کر کے اپنے رنگ میں عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔

القول الجلی فی ذکر آثار الولی کے چند کشوف اور ملفوظ

ملفوظ[1] عرس حضرت بزرگ بود قدس سرہ، حضرت ایشان برمنبر، پراسرار نشستہ بودند ناگاہ حق سبحانہ بحضرت ایشان الہام فرمودکہ ایں تقریر بامردم بربانید۔ وشوھذا۔

ایں فقیر نسبت شتی دارد، بہ یک لسان ولی اللہ ثم عبد رحیم است و دیگر انسان است، و بہ دیگر حیوان و بہ دیگر نامی و بہ دیگر جسم و بہ دیگر جوہر، و بہ لسان آخر ہست است و بہ اعتبار آں لسان ہم جوہر و ہم جسم و ہم نامی و ہم حیوان و ہم انسان، و ہم ولی اللہ ثم عبد رحیم است۔ و ہم فرزند ہم خلیل و ہم بصیر و ہم علیم، تعلیم اسماء مر آدم را من بودم، و آنچہ نوح

---

[1] اس واقعہ سے واضح ہے کہ آپؒ اپنے والد ماجد حضرت بندگی شاہ عبدالرحیمؒ صاحب کا عرس کرنے کے عادی تھے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ حضرت والدؒ کا عرس کیا کرتے تھے بلکہ کتاب ہذا میں آپ کے سوانح میں بھی فاتحہ خوانی کا ذکر بالتفصیل ہے

طوفان شدہ سبب نصرت او شدہ من بودم، آنچہ بابراہیم گفتہ بودم و توریت موسیٰ من بودم، احیاء عیسیٰ بیت و اس بودم، آنحضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم من بودم، و کلمہ شدہ۔ العالمین

پس بحضرت ایشان ایں کلمات گوں آمدہ علامت مر ایشان اختفاء امثال ایں امور بود تا معلوم فرمودند کہ علوم و اسرار ایں ہمہ بحضرت ایشان ہم موہب بودہ، چیزے خود بخود منضم شدہ آں را بیان فرمودند و درس حدیث گفتند و روے مبارک حضرت ایشان مثل بدر می تافت و بعضے اوقات و حال وحی بر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شدہ بے حالی می شد بصیر ہمہ آنرا و تعالیٰ ہم چنیں کمل در تبعیت حبیب او از ہیچ حالی خالی نمی باشد۔ (نفحات، ترجمہ، دوم صفحہ ۴۹)

یعنی ایک مرتبہ حضرت بزرگ کے عرس شریف کے موقع پر آپ منبر شریف کے پاس بیٹھے تھے آپ کو الہام ہوا دوستوں تک یہ بات پہنچا دو کہ یہ فقیر نسبتیں رکھتا ہے، ایک نسبت سے ولی اللہ و عبد رحیم ہے اور ایک سے انسان ہے ایک سے حیوان اور ایک سے نامی اور ایک سے جسم اور ایک سے جوہر، اور ایک اعتبار سے وہ موجود ہے اور اس اعتبار سے پتھر بھی ہوں، درخت بھی ہوں گھوڑا بھی ہوں بھی اونٹ بھی بھیڑ بھی آدم کو اسی کی تعلیم دی تھی، نوح کا طوفان جو تھا وہ ان کی کامیابی کا سبب ہوا وہ بس تھا، ابراہیم پر جو گفتگو ہوئی تھی تھا موسیٰ کی توریت میں تھا عیسیٰ کا مردے کو زندہ کرنا میں تھا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن میں تھا، سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

ایسے امور کے متعلق آپ کی عادت چھپانے کی تھی، لیکن آپ کو محسوس ہوا کہ ان چیزوں کا ذکر کرنا کسی خاص بات کا سبب بن جائے گا لہٰذا محمود ہو کر آپ نے بیان فرمایا ہے کہ بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کے وقت شدت طاری ہوتی تھی، اور یہ شدت کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ آپ کی اُمّت کے اصحاب کمال بھی اس حالت سے خالی نہیں ہیں جس وقت آپ نے اس امر کا بیان فرمایا اس وقت شدّت اور کلفت کے آثار آپ کے مبارک چہرہ پر نمایاں تھے۔

فقیر یہ عاجز کہتا ہے، ارباب طریقت کے لیے اس مبارک کشف میں کوئی عبرت نہیں ہے۔ اصحاب قلوب جب مراقبہ کرتے ہیں اور صفحۂ تکوینیہ کی تجلیات سے سرشار ہوتے ہیں ان پر وحدت وجود کے نکات ظاہر ہو جاتے ہیں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے رسائل کے مکتوب ۳۱ میں لکھا ہے۔

ایسے تجلیہ والے ارباب قلوب اگر اسی مقام سے مراقبہ معیت کریں گے تو عالم کے ہر ذرہ میں اپنے محبوب کو دیکھیں گے۔

یعنی مراقبہ میں لطائف کو عروج حاصل ہوتا ہے مراقبہ معیت ہو یا ذات، جو بھی وقت سالک اس میں فانی اور مستہلک ہو جاتا ہے اور جب لطائف کا رول ہو چکتا ہے تو اس پر محویت طاری ہو جاتا ہے جذبہ اور سرور کی کیفیت اس پر ظاہر ہوتی ہے اور اگر سالک کے لطیفہ کو عروج ہوا تو وہ اس حالت میں مراقبہ کرے تو دنیا کے ہر ذرہ میں اس کو یہی کیفیت نظر آئے گی جو مراقبہ میں ہوئی ہے۔

حضرت [illegible] سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ [illegible] سے [illegible] میں کامل سات مہینے مجددیہ میں قیام کیا علوم [illegible] سے متعلق وہ کیا ارشاد فرماتے رہے۔ حضرت [illegible] اور حضرت [illegible] کی [illegible] کرنے سے ارشاد فرمایا [illegible] حضرت حسینؓ کی حدیث کا ذکر فرمایا ہے [illegible] علوم شریعت کے تصفیہ کرنے میں [illegible] ہے جب میں نے [illegible] طریقہ کا اظہار ہو [illegible] بیان فرمایا ہے

[illegible] آپ کو حکم ملا کہ اس کا اظہار [illegible] معلوم ہوا ہے کہ صاحب قلوب [illegible] اپنی وحدانی کی بنا پر [illegible] سہروردی کے [illegible] بیان فرمایا ہے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] قرآن خواندم چیزے [illegible] حسب دستور قدیم [illegible] ہوئے شریف ہوئے۔ [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ جانب ہمیں فقیر دوست دارند، ہیں فقیر بعنایت التفات فرمودہ دراں ساعت کہ طلاء علی و جماعت مسلمین کہ با فقیر بودند بہ نوائش صوری کنند و برکات و نفحات ہمراں حال تنزل می فرماید۔

(ص۲۰) ترجمہ:

یعنی حضرت نے فرمایا۔ قدیم طریقہ کے موافق بارہ ربیع الاول کو میں نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ نیاز تقسیم کی اور آپ کے مبارک ہاں کی زیارت کرائی۔ تلاوت کلام پاک کے وقت میں کا درود ہو، (فرشتے نازل ہوتے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح نے اس فقیر اور اس سے محبت کرنے والوں کی طرف توجہ فرمائی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ملاء اعلیٰ (فرشتوں کی ٹولی) اور ان کے مسلموں کی جماعت نیازمندی و عاجزی کی بنا پر بلند (عروج کرتی ہوئی) آ رہی ہے اور اس کیفیت کی برکتیں اور اس رحمت سے بہرہ ور ہیں۔

تشریح۔ اس ملفوظ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ خاص بارہ ربیع الاول کو شاہ ولی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز اور نذر و نیاز دیتے تھے اور یہ آپ کا پرانا طریقہ تھا اور دیگر بہت سے حاضرین کو بھی اس کرم و مقدس کی زیارت کراتے تھے اور شیرینی تقسیم کرتے تھے [illegible] تصیں کی وجہ سے (پناہ بخدا) کراہت تو درکنار، آپ کو برکات اور [illegible] کرتے تھے آپ حاضرین محفل کے درجات بلند ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔[1]

[1] حضرت شاہ ولی اللہ کی یہ عادت تھی کہ محفل میلاد پاک میں فرشتوں کے نزول کی کیفیت کو [illegible] بیان فرمایا۔ آپ نے اپنی تالیفات میں اس کیفیت کو متعدد جگہ پر تحریر فرمایا ہے۔

ادعو الی اللہ علی بصیرۃ (یوسف، ۱۰۸)

آپ نے رسالہ در تعین کے صفحہ ۱۰۲ میں اپنے جد امجد والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم کا بیان نقل کیا ہے کہ میں ایام مولود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا کھانا پکوایا کرتا تھا۔ ایک سال کچھ پاس نہ تھا۔ کچھ چنے تھے ان کو میں نے تقسیم کیا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ شاد اور خنداں ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ شاہ ولی اللہ اور آپ کے والد بزرگوار پابندی کے ساتھ میلاد مبارک کے دن خوشی کا کھانا اور شیرینی تقسیم کیا کرتے تھے اور یہی حضرت شاہ عبدالعزیز اور آپ کے تلامذہ کا طریقہ رہا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

آنحضرت ایشاں (رسول اللہ) را نام خاتم و در حق ایشاں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین مکرر ثابت معلوم شد کہ چیزے را کہ ایشاں بدیدہ شاں روئے چیزے را دیدہ و آں را کہ ایشاں شنیدہ و قرآں خود مشتمل بر ہمہ است پس سرور و ابتہاج در روح طیبہ ایشاں متصور و اقتدا و سیر ایشاں فرمودہ کہ بجوں ارواح طیبہ اہل بیت رضی اللہ عنہم [illegible] واقع شدہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ شیرے دیگے دیختے بودند و کشل ذلک و دیگراں معلوم نشدہ جیں و اصح گفتہ کہ بیتے کہ مخصوص بہ بیت است گویا از تلاطم افکار دراں حضرت تمام و کامل گشتہ و صدور [illegible] نسبت و تلون باقی نماند و پس در اولیاء اللہ سلوتے و تبتیلے کہ از خوف عظم معلوم می گردد در دیگرے یافتہ نمی شود (ص۹۹) ترجمہ:

یعنی حضرت سے فرمایا عاشورہ کے ایام میں حضرات اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی طرف سے نذر و نیاز ہوتی کہ ان حضرات کی روحیں

چنانچہ ایک دن شیرینی منگوائی گئی اور قرآن مجید کا ختم کرکے فاتحہ دلوائی گئی اور حضرت
انور اطہر کی ارواح طیبہ میں خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہوئے۔ پھر حضرت
نے ارشاد کیا جب حضرت ائمہ اہل بیت اطہار کی ارواح طیبہ میں گہری
نظر ڈالی گئی تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی صدر کی روح میں ایک
خاص قسم کا امتیاز، تمکنت اور عظمت نظر آئی جو اوروں میں دیکھنے میں نہ آئی۔ اس
طرح یہ بات سمجھ میں آئی کہ جو خصوصی نسبت اہل بیت میں ہے وہ نسبت کے
فنا ہونے کی وجہ سے اتمام اور اکمال کی شکل اختیار کر گئی ہے اور آپ کے بعد
یہ مبارک نسبت اسی کیفیت پر رہی اور پھر اس نسبت مبارکہ کی جو سوزش و
عظمت حضرت غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی میں نظر آتی ہے وہ کسی
میں نظر نہیں آتی

تشریح: اس مبارک ملفوظ سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ حضرت
اہل بیت اطہار قدس اللہ اسرارہم کے ایثار اور حضوری کی وجہ سے حضرت
شاہ ولی اللہ نے یا صاحب سر اسی ان حضرات کی فاتحہ دلوائی

شاہ ولی اللہ نے حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نسبت میں
خاص بات جو کہی ہے حضرات مشائخ کبار سے ایک اور روحانی
ہے کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی واسطہ [illegible]
تمام چار بڑے محدثین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم تک حضرات حدیث
کے تقاضا سے ہیں سے ایک امام تھے حضرت حضرت کو ان سے علی
نے [illegible]
عالم ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت [illegible]
مجمع [illegible]

فوائد: اصل موضوع علامہ بدر الدین نے حضرات [illegible]
لکھا ہے [illegible]
ہیں ایک جسمانی بیعت ہے [illegible]
بیعت ہے [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

خلق عظیم پر فائز تھے۔ شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر آپ کے دست و بازو تھے۔ جب تک یہ دونوں بھائی زندہ رہے آپ سکون سے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے۔

[illegible] وقت کی مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت آپ کی ازواج مطہرات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس میں آپ کے متوسط حال غریب و یتیم اطراف مقیاسات و سیر و روش شدگی اور ہی علم اجتماعی اور دستور طہوری کی مناسبت سے تشریعی و طور تکوینی۔ علم و تشہد یعنی پر تنبیط قواعد علیہ سے استدلال تکوینی کی روشنی میں اصحاب کبار علیہ السلام و الصلوٰۃ والسلام علیہ وسلم کی [illegible] علم و تشہد [illegible] علیہ وسلم [illegible] علم [illegible] علیہ وسلم [illegible] علیہ وسلم [illegible] علیہ وسل

یعنی حضرت نے فرمایا حضرت شیخ ابو الوفا محمد قدس سرہ کے عرس کی رات کو ان کے مقبرہ میں لوگوں کی بھیڑ اور نغمہ سرائی کا جشن سا برپا تھا لوگ اپنے شوق اور وجد میں مصروف تھے میں عشاء کے بعد اپنی مسجد شریف میں بیٹھا تھا کہ نور کا ایک ٹکڑا میرے پاس اترا اور کہا گیا کہ وہ ذوق و شوق اور روح مبارک کی کرامات کا جو کچھ ظہور ہوا ہے وہ سب قبول کر اس صورت میں ہو گئے ہیں جو آپ کو ارسال کی گئی ہے سو میں نے خلقت کا ازدحام عالم میں ظاہر ہو، اور یہ بات واضح کی گئی کہ وہ اس شیخ کا تابع ہے اگرچہ وہاں سے بھیجا بھی گیا ہے۔

تشریح۔ اس ملفوظ سے ظاہر ہے کہ آپ کے محترم چچا کا بھی وہ کرتا تھا اور محفل سماع و سرود منعقد ہوا کرتی تھی اور لوگوں پر وجد و شوق طاری ہوتا تھا اور آپ کے محترم چچا کی روح کی کرامت اور برکات کا ظہور ہوتا تھا اور وہ محفل نورانی ہوا کرتی تھی۔ آپ کو اس اجتماع پر کوئی اعتراض نہ تھا بلکہ آپ کو اس سے مشاہدہ فیوضات روحانی حاصل ہوتے تھے۔

اتفاق یہاں اتفاق کہ قبل ازیں، شب وقت خواجہ محمد میں ابو الخیر بہ طبع دوا برائے آنجناب مشغول شدند دریں اثنا بیکار بروں وقت شب خمار حضرت الست ارشاد فرمود کہ

لہ حضرت قدس سرہ نے اپنے والد ماجد قدس سرہ سے روایت کی ہے حضرت خواجہ کمال الملۃ والدین محمد کے عرس کی رات میں نور حاصل ہوا تھا نیز حضرت قدس سرہ نے اپنے استاد شیخ ابراہیم قونوی کی مجالس سے فوائد الفواد کے صفحہ ۱۰۵ پر لکھے ہیں۔ منہ

ازیں مدتے در رشد کہ یکبارگی درخانہ ما چیزے طعام مہیا میسر آمدہ بود و ہمہ ما نوشتہ تصدق سر خانہ میفرستادیم سپاہ آں مسجد نوشتہ نماز مغرب میبر جماعت او کردہ آں را سر ہمہ ما میدادیم و ما جناب الہی بہ عمل قبول رسیدہ بود ہمچنیں امروز عمل ما ہم قبول گشتہ۔ ترجمہ حدیث

یعنی اس سے پہلے ایک مدت تک ہوا ہے کہ ہمارے گھر میں کھانا جو کچھ بھی میسر آتا تھا ہم سب کا سب اس مسجد کے فقراء کے پاس بھیج دیتے تھے اور ہم رات کو فقیر اس مسجد سے ایک روٹی پاتے تھے اور ہم کھانے کا سارا حصہ اس مسجد کے فقراء کو بھیج دیتے تھے اور اس کی فکر میں ہم کوشاں رہتے تھے اس لئے ہمارے اس عمل کے اہلیت کی خدمت کی وجہ سے ہمارے اس عمل کو جو ہم سے پہلے زیادہ تھی اور جو کام کہ ہم کرتے تھے اس کی ہمارے اس عمل میں قبول ہو گئی تھی اسی طرح آج کے عمل میں ہو عزیزوں کی یادگار ہو گئی ہے

تشریح جماعت سنت ہو کر وہ [illegible]

فقہائے طیبہ کو درجو آں مکان اتفاق افتادہ بود نیز ہیچ آں کیفیت
شدہ بود یا بجملہ تمام شب بہ ہمیں رنگ گزشت بہ ثلث، خیر وقت
حضرت ایشاں بہ غایت خوش بود از شوق و ذوق سراپا مستغرق
دانست۔ وستی و خوش ناہر بن سوے مبارک می ترود و ترے عجیب
تشرف آں دوران حضور در گزشتہ بود دراں وقت بعد مزایت خلوت
نامہ سی سوے نام و نشاں و بدلو سر عاکبدہ بیر عاں خوبدلو
آثار بد، اں آوار بسور دگدازدل و جگر ہر یکے یا تید ہر کس
بے اختیار می خواست کہ خود را بفانہ دربود۔ ہیچ اس قدر ساز
(۱۲۴) ترجمہ ۵۲

یعنی احتکاف کی حالت میں رمضان کی انیسویں رات کو آپ
نادر کیفیت طاری ہوئی کہ شوق، وجد اور حدیہ کے سوا کسی شے کی کمی
تھی متصل سماں میں، تعالی طور پر کوئی خوشی تھی، اور وہاں اچھے گانے
تھے اللہ کی آواز آرہی تھی اس سے شوق و محبت کی آگ اور بھڑ
اسی کیفیت میں ساری رات بسر ہوئی۔

تہائی رات باقی تھی، آپ خوش تھے اور ذوق و شوق میں
ڈوبے ہوئے تھے مستی اور جوش آپ کے ہر رگ و پے سے ٹپک رہا تھا
وہ نے حافظ شیراز کا عشق و محبت میں ڈوبا ہوا شعر پڑھا جس کا
مطلب ایسا ہے،

صاحب مجھ کو معرفت اور شراب محبت کا جام دوش ازل باقی
سا شراب الست کی وہ کی مئی ہے

عاشقانہ اوست و شعر اور پڑھنے والے کی پوری کیفیت

ہر ہیں سے ہر یک کا دل اور جگر پاش پاش کر دیتی تھی وقت حقیقی
ہاں ہو رہے تھے سب کی تمنا تھی کہ اس فوری شیخ (حضرت اقدس
ہمیں کو ہوے کی طرح حد کر کے حاضرین میں
شیخ خود حضرت کے
حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے طرح حقانی تھے
طلباء ہیں گویے مثل وجد میں تھے طلباء میں بھی
انگیز تھے

محمد عاشق نے کہا ہے اگرچہ سب میں بشارت کے آثار صاف طور پر ظاہر ہیں۔

نتیجہ۔ اس مبارک نقرہ میں دو واقعات کا بیان ہے۔

پہلے واقعہ میں شاہ ولی اللہ نے اپنے فرزند دوم شاہ عبدالعزیز سے فرمایا کہ حضرت والد ماجد کی وفات کے وقت میری عمر سات سال تھی ہماری عمر ہے میں ان کے مزار شریف کے پاس اس کی رہنمائی متوجہ ہو کر بیٹھا کرتا تھا تاکہ اس کو راہ حقیقت مجھ پر کھلے۔

افسوس ہے اب مدعیان سنت والجماعت توحید کے بزرگ عمل شرک میں مبتلا ہیں۔ اصل ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ کو جو نعمت علی ابتدا ان کے والد ماجد کی مرقد مبارک سے ہوئی اور اس کا انتہا روضہ اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر ہوا وہ روضہ اقدس کے زیارت سراسر سعادت کا شوق، سر موس محبت طور ہے۔ صاحب اختیار کو دار ہے ہیں۔

دوسرے واقعہ میں شاہ ولی اللہ نے اپنے تین چار صاحبزادے شیخ محمد شیخ عبدالعزیز شیخ رفیع الدین، شیخ عبدالقادر کو شامل کیا ہے اور جناب شیخ محمد عاشق نے لکھا ہے کہ شاہ صاحب کے آثار صاف طور پر ثابت ہیں۔

اما چوں سلخ محرم سنۃ ست وسبعین بعد الالف [illegible]

لہ حضرت اقدس کی وفات کے وقت آپ کے صاحبزادوں کی عمر میں شیخ محمد کی عمر ۲۹ سال شیخ عبدالعزیز کی عمر ۲۷ سال شیخ رفیع الدین کی عمر ۲۵ سال شیخ عبدالقادر کی عمر ۲۳ سال شیخ عبدالغنی کی عمر ۲۱ سال تھی۔

[illegible] عمر شریف سال شصت و دوم شروع شدہ بود وقت صبح [illegible] حضرت جان جاناں کہ از مشاہیر طریقہ نقشبندیہ احمدیہ [illegible] وقت بعیادت آمدند و خلوت ساختند کہ بہ جز چند کس از مخصوصان [illegible] ایشاں بر سر مصلی نشستہ بود و بیرے نہ بود پس حضرت [illegible] ایشاں مجلس مراقبہ منقشی شدہ [illegible] صحبت ماند۔ چند زماں چوں مجلس مراقبہ منقشی شدہ [illegible] صحبت خود سعادت زماں وقت صاحب [illegible] شریف [illegible] آثار حقائق نمود و [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] صفحہ [illegible] ہے۔

[illegible] اہل بیت کی طرف متوجہ ہوا میں نے [illegible] کا ایک [illegible] پایا اور وہی اصل ہے اویسیہ کے طریقوں کا جس میں اصل [illegible] اور ان صفحات (جو اس سے ہیں) کا بیان بھی [illegible] ہوں جو اویسیہ طریقوں میں [illegible] ہیں اور وہ اصل یہ ہے کہ یاد داشت کی طرف [illegible] رکھی جائے۔ اور

عاجز کہتا ہے طریقہ نقشبندیہ کی اصل طریقہ خواجگان ہے اور اس کے سرکردہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی متوفی ۵۷۵ھ ہیں [illegible] طریقے سے حاصل ہوئے ہیں آپ نے خواجہ [illegible] میں حاضر ہو کر دوم نظر بقدم [illegible] سفر اور وطن [illegible] حالات [illegible] یاد کرنے اور گشت نگاہ داشت [illegible] یاد داشت۔

حضرات خواجگان کے نزدیک ذوق اور حضور کی وہ [illegible] واصل [illegible] کے نام یاد داشت ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اس حصول نسبت [illegible] کے طریقہ کا اصل قرار دیا ہے

سلام [illegible] ایشاں ابلی از تو رحمت بے گماں باد

حدیث (از مشہوم) (خود [illegible] ہمیشہ اگر اس سلسلہ [illegible] حضرت [illegible] قرار دیا کہ [illegible] یاد داشت کو [illegible] توجہ تفس و تنبیہ

[illegible] ہے جس کا ذکر [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] اس [illegible] اور [illegible] وغیرہ۔

[illegible] ہمت [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible]

کو کہتے ہیں یعنی وہ نیک بندہ جس کی قسمت سے لگ گئی ہو اور امام وقت
اچھے خیال کے آنے کو کہتے ہیں۔ ب مکتوبات سید احمد شہید کے مکتوب
میں اس عبارت کو ملاحظہ کریں جو صفحہ ۱۳۸ میں ہے

"مصلحت وقت یہاں اقتضا کرتی ہے کہ اقامت ارکان کی
بدون نصب امام بوجہ مشروع صورت نہ ہی بندہ بنا علیہ بہ تاریخ
جمادی الثانیہ ۱۲۴۲ ہجری مقدس بہ اتفاق مشاہیر سادات کرام
اعلام و مشائخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و خواتین ذوی
وجد پیر خواص و عوام از اہل ایمان و اسلام بہ بیعت امامت بردست
جانب واقع گردید و روز جمعہ خطبہ بنام ایں جانب خواندہ شد"

ایں خاکسار فدوی بے مقدار بہ حصول ایں مرتبہ شریف اولاً بہ اشارہ
غیبی و الہامات قلبی مبشر شدہ و بعد

اور اس کا ترجمہ صفحہ ۱۳۹ میں لکھا ہے یہ ہے

"مصلحت وقت کے مدنظر یہ تھی کہ اس رکن اعظم جہاد کا قیام
شریعت کی رو سے بغیر امام کے تقوے کے حکم میں تھا۔ اس لیے ۱۲
سنہ ۱۲۴۲ھ کو مشاہیر کرام، مشائخ عظام اور اہل احترام، سادات
حشمت خواتین اور تمام عوام مسلمانوں نے اتفاق رائے سے
بیعت اس حاجز کے ہاتھ پر تکمیل پائی اور جمعے کے روز میرا نام خطبہ
نے اس کے بعد حضرت سید صاحب کو خط لکھا کہ آپ امیر بن جائیں
اور وہ خط اب تک موجود ہے۔ سید صاحب کی وفات کے بعد
پتا چلا کہ وہ حضرت سید احمد اور امام معصوم بھی کہے گئے ہیں یہ بھی ست وہ
جدید کے تقاضا سے ہے۔ (تاریخ جدید ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۹۰)

اس خاکسار فدوی بے مقدار کو اس بلند مرتبہ کے حاصل ہونے کی بشارت
غیبی اشارے اور الہام کے ذریعہ جن میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں
پہلے ہی دی گئی تھی۔

ایسے الہامات و اشارات کو جو مرہون سلطان خیال ہوں حضرت امام
ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ (مکتوب ۲۹۱ دفتر اول میں) معلول
قرار دیتے ہیں۔ کاش وہ دیش جناب سید صاحب کے رفقاء کار حضرت
شاہ ولی اللہ کے اس ارشاد سراسر رشاد کو پہلے ہی ملاحظہ فرما لیتے۔ شاہ
ولی اللہ کی وفات کے پچاسی سال بعد آپ کا یہ کشف ثابت ہوا۔ اگر سید
صدیق حسن خاں اس مکاشفہ کا بھی ذکر کر دیتے تو بہتر ہوتا۔

مولانا ابو سلمان شاہجہانپوری نے سوانح امام ولی اللہ کی اجمالی تاریخ کا مقدمہ
کے صفحہ ۱۰۰ میں لکھا ہے۔

جس دن سے امیر شہید افغانوں کے امیر بنے اسی وقت سے بغاوت
کی چنگاری اس اجتماع میں چمکتی رہی اگر معاملہ ہمارے ہاتھ میں ہوتا تو
ہم افغانوں کا امیر بناتے اور اسے امیر شہید کے بورڈ کا ایک ممبر بنا دیتے۔

مولانا ندوی نے جو لکھا ہے درست ہے ہو سکتا ہے کہ انھوں
نے بدیسی اور دیسی دفیرہ کے دوسرے ہمفرے جاسوس کی رپورٹ پڑھی
ہو جس کو حربی کی حکومت نے چھپوایا تھا اور پھر اس کا ترجمہ دوسرے ممالک
میں چھپا اور اب پاکستان میں ہمفرے کے انکشافات کے نام سے
[illegible] سال قبل اور آپ کے رفیق خاص عالم اجل
[illegible] سال قبل حضرت اقدس اس عالم فانی سے انتقال
فرما چکے تھے

چھپا ہے کہ کس طرح انگریزوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو سلطنت عثمانیہ کو
کمزور کرنے کے لیے تیار کیا اور پھر محمد بن سعود امیر نجد کو اس بات پر آمادہ
کیا کہ وہ محمد بن عبدالوہاب کے باطل عقائد کی حمایت کرے اور نجد کا بادشاہ
بنے۔ چنانچہ ۱۱۵۷ھ میں محمد بن سعود نے وہابی مذہب اختیار کیا اور اسی
میں وہ اس عبدالوہاب کا مطیع ہوا۔ اور آج تک یہی کیفیت ان لوگوں کی
کی ہے۔

۲۔ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو
بہت سے عادی اور عناد پرست قریش اور دیگر ارباب ایذا نے آں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیعت کی اور دل میں بدستور بغض و عداوت بھرا ہوا رکھا
جمع شدہ اعتیاد اندر دور دعوی گونیہ گفتند ای گوئیم کہ اللہ
فرمود شاید رہ ای کنید قصہ یوسف را گفتند آرے۔ فرمود من ہم
می گویم لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وی ہم گفتند
وقل و صد انداز بدرفت۔ ہماں غرض تحقد عادتہ چیدہ شد از
لطف وصفا کہ خرق عادت باشد بالکل۔ و اصل ایں خرق عادت
ہمہ بود کہ زبان لطف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عوض زہر
زہر دار کہ دشمنوں ایشاں دارد و زند در میاں آورد و ہم دوستان
قدیم کہ فرار نمودہ بطرف نجد رفتہ بودند و بیچارے و بیسروسامان
شدہ بودند جمیع ایشاں بر قصد کشتن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بدیں امید مطیع مطلق گشتند و تحت
ایں مطلع سخن طرفہ تر شنیدہ از لطف حضرت پیغمبر و بخشش
شرم خجلت آرد و طاقت بایہ کی بسوخت و ہمہ جیں شاہد عدل ہیں

وجہ فی مقابلہ یہ چنانچہ قوت ذہن و ذکاوت کہ از نفس مقدس آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفوس دیگراں می رسید و قوائے دماغیہ ایشاں را
طبیعے فاسدہ بخوری رسید ہمہ جیں اندیشہ قوت مزاجیہ و حدت
ارادت خمیرہ عزوں شدہ از نفس نفیس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وقائع۔ اسحر خود گردانید در حق آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فتنہ ہا و اندیشہ ہمہ جیں در مجنہ و وقوع قوت استری و قوت
قوت زدہ قوت زہرہ و قوت عقل و قوت عطارد در ہمہ
اثر ظاہر ہمہ حوزہ و احفا آں دیدہ چنانکہ
و تابعی و فرمانی و تشریعی مستشرح گردیدہ

یعنی فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ علیہ وسلم نے تمام
دردناک کے بیٹوں کو یکبارگی کھڑے ہوئے دیکھا قریش کے
کی ایک جماعت آپ سے قبل ہی حضور سے آپ
میں یوں کوشش کی تھی اور حیل کے بیسے آپ کی
تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا تم کیا کہتے ہو تمہارے
انہوں نے کہا تم نیک آپ کرم کرنے والے ہو
تھا انتقد یوم کا قصہ دہرا رہے ہیں
ہوں۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم۔ جاؤ تم
آج بخشے انتقام کو۔ اس بات کے سنتے ہی تمام
دلوں سے نکل گیا فتح مکہ و مقصد ہیں خرق عادت
وصفا کے طریقے بلاشک ظاہر ہوا۔ اس خرق عادت کی اصل
قوت تھی جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس مقدس سے

نکلی اور اس نے زہر کی ان قوتوں کو جو اس کے اندر فرانہ پوشیدہ تھیں ہیجان میں ڈال دیا۔ چنانچہ ان نے باہم مل کر جب حملہ کیا اور کیا ہی عمدہ و اعلیٰ انتخاب وحوش صداحت و مسرت کا ظہور ہوا۔

ایسا ہی معاملہ وہب بن منبہ کے ساتھ پیش آیا جب وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کے ارادہ سے آیا۔ اس حضرت نے اس کو بعض جملہ اسم اعظم سے آگاہ کیا۔ آپ جب ان اسماء کا بیان فرما رہے تھے آپ کے نفس مبارک سے زہر کی قوت نکلی اور چنگاری کی طرح وہب کے نفس پر گری اور وہب کی رعونت اور خباثت یکسر جل گئی۔

اسی طرح کا قصہ تاجہ عرب بانی اور ہندوجہ ابی سفیان کا ہے یہ سب قوت زہرہ کی کارستانی ہے کہ صاحب دولت کے نفس سے نکلتی ہے اور دوسروں کے چھپے ہوئے قوی کو ہیجان میں ڈال کر انوکھا طلسم دکھاتی ہے

اسی طرح جب کسی کے قوی قوت نفسیہ سے دگنی آفتابی قوت سے گھل مل کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس نفیس سے خوش مارکر حق اور غالب کو اپنا مطیع کر لیا اور ایک مہینہ کی مسافت تک آپ کا رعب طاری کر دیا۔

اسی طرح حضرت داؤد کے دل جنتری کی قوت آفتابی قوت سابقہ زہرہ کی قوت رجل کی قوت عطارد کی قوت سے گھل مل گئی تھی وہ صداحت داؤد۔ ان میں سے ہر ایک کا ایک ایک جزو جب مل کر یک ہو گئیں اور اس نے تمام عالم میں مسخر کرنے مالوف کرنے حکم نافذ کرنے اور ایک شریعت کا تحفہ عطا کر دیا۔

تشریح۔ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی تحقیق و دلنشین طریقت میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے ہے یوں اجازت دیگر سلاسل میں بھی ہے حضرت مجدد قدس سرہ کے زمانے تک سلسلہ نقشبندیہ کے مدارج کا بیان ولایت کبریٰ تک ہوا تھا حضرت مجدد قدس سرہ نے سایہ تک اس کا بیان کیا اور آپ کے سوا کیا اس کی تحقیق میں عالم مثال اور عالم خلق کے اجزاء شامل ہیں۔ عالم امر کے اجزاء ورانی ہیں اور وہ ان کے سینہ میں ہیں لیکن ان پر دنیوی اجزاء کی کثیف تہوں اور کدورت کی وجہ سے ابھی نورانیت کھو بیٹھے ہیں۔ اور جب خوش نصیب مدد اور کی یاد میں محو ہوتا ہے یہ اجزاء اپنی نورانیت حاصل کر لیتے ہیں اور جب وہ خوش نصیب مراقبہ کرتا ہے تو یہ نورانی اجزاء بیدار کر کے اپنے اصول تک پہنچتے ہیں جو عالم امر میں ہیں۔ اس نے پانچ نورانی امر [illegible]

حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کو بیان حقائق اسرار اہل بیت اور معارف علم سے ملا ہے۔ اس نے سلسلہ کی تفصیل بیان عالم مثال میں کی ہے آپ کے اس مبارک مکتوب سے معلوم ہوتا ہے [illegible] پانچ نورانی طاقتوں کے علاوہ دوسری نورانی طاقتوں کے اجزاء سے بھی [illegible] کے سینہ کو منور اور محلی فرما دیتے ہیں سورہ حم السجدہ کی آیت ۵۳ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سنریھم [illegible] ہم دکھا دیں گے ان کو نشانیاں اپنی آفاق میں اور ان کے نفسوں میں۔ وہ نشانیاں قدرت میں سے جو کچھ عالم کبیر میں ہیں اس کا نمونہ انسان صغیر ہے

ہے حکمرانی تمام ملک را حاصل
آں جہ در سنز سویدا ہمی تمام ست

مجھ سے پہلے کتاب القول الجلی پر ایک مقالہ مولانا حمید علوی دکن
ولی کے مجلہ قاری میں چھپا تھا ایک مولوی صاحب نے اس کو پڑھ کر
سے کہا حضرت شاہ ولی اللہ نے نجوم اور تاثیرات کو کہاں
اور یہ کچھ صاحب نہیں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی مکتوب معقول
لعلماء کی نظر سے بھی گزرا اور انھوں نے اس مکتوب پر تبصرہ بھی
کے حذف کرنے کا مشورہ دیا اس سلسلہ میں عاجز کے پاس ایک مطبوعہ
مکتوب آیا اور انھوں نے عاجز سے اس سلسلہ میں استفسار کیا عاجز نے
کو کسی کی تالیف میں کمی بیشی کا تصرف ناجائز ہے اللہ تعالیٰ نے
پاک میں کر مذموم قبیح فعل کی برائی بیان کی ہے اور
کے پیروان اس کام میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ
شاہ عبدالعزیز کی تحریرات و مکتوبات، حضرت شاہ محمد اسحاق
اور دوسروں کی کتابیں، حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اولاد حضرت
علی حضرت شاہ احمد رضا بریلوی اور دیگر اہل علم نے اپنی کتابوں میں
ہی تحریفات کر کے محمد بن عبدالوہاب نجدی، مولوی اسمٰعیل دہلوی
کو قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب القول الجلی کو ان تحریفوں سے محفوظ
اور یہ کتاب بلا کسی تصرف کے چھپے۔ بنابریں اس سلسلہ میں راقم
لکھتا ہے۔

علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ھ نے
نے اپنی تفسیر الجامع لاحکام القرآن میں وَلَقَدْ زَيَّنَّا
کے بیان میں لکھا ہے۔ قال القشیری اجمعوا علی ان المراد
وقال اما ورد فیہ قولان احدھما الملائکۃ قالہ الحسن

والقول الثانی فی الکواکب السبعۃ حکاہ عبدالرزاق معمر
عن معاذ بن جبل۔ قشیری نے کہا ہے اتفاق پایا جاتا ہے
امر یہ آیات آسمان سے مراد فرشتے ہیں اور دوسرے
کے بیان میں دو قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ
ہے اور دوسرا قول میں وہ ستارے ہیں
نے حضرت معاذ بن جبل سے بیان کیا ہے
اس قول کو قشیری نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے
کا لفظ کثرت کے ساتھ نجوم کی خرافات سے
کرنے والا اللہ ہی ہے جو نجوم
نجوم کو مزین فرمایا ہے
علامہ سید ابوالفضل شہاب الدین محمود آلوسی
جزء ۲۳ میں
کا بیان اس طرح کیا ہے کہ ان آیات کا تعلق
ہے کہ حسن و قتادہ و احنف و ابن کیسان
عز فانا کا حل نجوم پر کیا ہے۔ اور ابن عباس و حسن و قتادہ
نے وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا کا حل نجوم پر کیا ہے
نے وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا کا حل نجوم پر کیا ہے
کا حل نجوم پر ساذج سے مروی ہے۔ تمام کی نسبت کو
طرف مجازی ہے۔

علامہ سید محمد امین معروف بہ ابن عابدین نے
الہندی میں جو ان کے مجموعہ رسائل

قال الامام المرغینانی صاحب الہدایۃ فی کتابہ مختار
النوازل واما علم النجوم فھو فی نفسہ حسن غیر مذموم
یعنی ہدایہ کے مؤلف امام مرغینانی نے اپنی کتاب مختار النوازل میں
لکھا ہے کہ علم نجوم فی نفسہ اچھا علم ہے اور وہ مذموم نہیں ہے

حضرت شاہ ولی اللہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہپناٹزم
سیارہ کی قوت نفاذہ نورانی طاقت ہے۔ اور ان نورانی طاقتوں
[illegible] سمجھتے ہیں اور وہ پاک نفوس کہ جن کے سینے
نور ہیں ان طاقتوں سے بالکل ہی کام لیتے ہیں۔ آپ سے
اور وہ راضی نہیں ہوتا۔ اور وہ معارف کا ظہور آخر وقت تک
بند کرتے رہیں گے وہ ایک خاص وقت تو قیامت
[illegible] اور جس طرح [illegible] اور
[illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] بہت بھیڑ تھی آپ کی خبر شریف کے چوتھے میں [illegible]
مصروف تھے آپ نے تھوڑی دیر [illegible] توقف یا پھر ٹھہرے ہوئے
آکر بیٹھ گئے اور فرمایا جیسا کہ [illegible] ہے حس مشترک
وہ اندر کی یا کرتا ہے اس کو ترتیب [illegible] حاصل ہوتی ہیں اور جسمانی
تعلق کی وجہ سے بشریت اور [illegible] کی مدد سے [illegible]
چلتا رہیں پا سکتا اور جب وہ اس [illegible] سے منقطع ہو جاتا ہے
اس وقت اس کو بشریت کے عوارض سے [illegible] حاصل
ہو جاتی ہے اور اس کو الہی صفت [illegible]
کی طرف جھکتے ہیں۔

تشریح۔ حضرت نے اس [illegible] کے
الفاظ استعمال کیے ہیں [illegible]
روح جسم میں داخل ہوتی ہے [illegible]
پھر جب روح قبض [illegible]
تجلیات اسفار [illegible]
ہوتا ہے اور جب [illegible]
ہے [illegible]
فرشتے [illegible]
حاصل کرتا ہے [illegible]
تمام کو [illegible]
[illegible]
[illegible]

میں ایسے خوش نصیبوں کا بیان ہے۔ جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْہُمْ جو لوگ فرماتے ہیں ہاتھوں میں ہیں اور نہروں میں، سیٹھے بھی بیٹھک میں نوکر ہیں بادشاہ کے جس کا سب پر قبضہ ہے۔

اس ملفوظ میں حضرت نے "لہٰذا اسجودی شود" فرمایا ہے اس مجبوریت کے سمجھنے کے لیے دوسری صحیح حدیثوں کو نظر میں رکھنا ہے لہٰذا عاجزان کا ترجمہ ملتا ہے۔

حدیث کے باب ذکر اللہ والتقرب الیہ میں بخاری سے روایت کیا ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے اس کو میں لڑائی سے خبردار کرتا ہوں اور میرا بندہ کسی شے سے بھی جو کو بہت محبوب ہے میرا قرب نہیں پا سکتا جو کہ وہ میرے فرض سے پاتا ہے اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب کہ اس سے محبت ہو جاتی ہے تو میں اس کی وہ سماعت ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور وہ بینائی ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور وہ پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر مجھ سے وہ طلب کرے البتہ میں اس کو اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے البتہ میں اس کو پناہ دوں گا۔

حدیث سے حضرت ابی اللہ ہو من اللہ میں مسلم کی دوسری روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جس بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل سے کہتا ہے کہ فلاں بندہ سے محبت

تو اس سے محبت کر، پس جبرئیل کو اس سے محبت [illegible]
وہ آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ [illegible] سے محبت [illegible]
سے محبت کرو پس آسمان والے اس سے محبت [illegible]
ثُمَّ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ [illegible]
جاتی ہے الخ

یعنی زمین پر رہنے والوں کے دلوں میں [illegible]
ہے خود بخود دل اس کی طرف مائل ہوتے ہیں سو [illegible]
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ [illegible]
جو لوگ ایمان لائے اور کی ہیں نیکیاں اُن کو [illegible]
سے محبت کرے گا، یا ان کے دل میں [illegible]
دل میں ان کی محبت پیدا کرے گا [illegible]
اللہ تعالیٰ کے محبوب بنتے ہیں اور جس کا [illegible]
سب اللہ کے واسطے ہوتا ہے ایسے برگزیدہ [illegible]
عوام کے دلوں میں ذات ہے یہ عوام کے دل خواہ
جھکتے ہیں یہی ہے شان مسکوبیت خ [illegible]
اولیاء اللہ کو حاصل ہوتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ [illegible] علماء دین [illegible]
ہمت ہیں حضرت میرزا جان جاناں [illegible]
کے متعلق فرماتے ہیں۔ آپ کا مثل جنید [illegible]
ایسے حضرات کے افکار کو ان طریقوں سے حل [illegible]
جو حضرات مشائخ کے طریقے ہیں۔

سب کو ہو۔

حضرت میرزا کا ارشاد آپ نے مثل جیسا ہی فرمایا ہے اپنا
حقیقت امر ظاہر کرتا ہے عاجز آپ [illegible] کے تعلق
پایا ہے۔

قصمت القرون وما أتين عليه [illegible]
رائے گزرے ہوں جیسا نہ لاسکے [illegible]
وقد حق الله صورة و [illegible]

تحریر یہ آخر شد [illegible]
۵ دسمبر ۱۸۳۶ء [illegible]
[illegible]

علامہ اہل سنت حضرت مولانا گوری متوفی ۱۲۳۷ھ نے حضرت شاہ ولی اللہ
کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے آپ کے الفاظ کو نزہتہ الخواطر سے
عربی میں نقل کیا ہے اس کا مفہوم اس طرح ہے۔

شاہ ولی اللہ کی مثال شجر طوبیٰ کی طرح ہے کہ شاخیں اس کے گھر میں ہیں
اور اس کی شاخیں تمام مسلمانوں کے گھروں تک پہنچی ہوئی ہیں مسلمانوں
کا کوئی محلہ اور ٹھکانا ایسا نہیں جہاں اس کی ٹہنی نہ پہنچی ہو۔ اگر لوگوں
کو خبر نہیں کہ اس ٹہنی کی جڑ کہاں ہے۔

میں ہندوستان میں جو علم دین پھیلا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا
ذریعہ آپ ہی مبارک ذات کو کیا ہے شیخ محمد محسن صدیقی ترہتی نے
"نزہتہ الخواطر" کے آخیر میں لکھا ہے کہ میں نے دو مرتبہ علامہ
عبدالحق وارثی نجم آبادی کو کہتے سنا ہے جب کہ انھوں نے
حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب ازالۃ الخفا کا مطالعہ کیا
ایک کلمہ کو مخاطب کرکے آپ نے فرمایا "عاجز ترجمہ کھتا ہے"

"جس شخص نے یہ کتاب تصنیف کی سب دنیا کا ایک حرف خارج
حس کا ساحل نظر نہیں آتا اور اس پر [illegible]
میں سے ایک ایسا علمی جابل ہے جس سے کچھ بھی [illegible]
سکتی، بلکہ وہ ان اتفاقات پر حسد کرتا ہے جو [illegible]
سنتے ہیں"

اللہ تعالیٰ اقول اجمل کے اس ترجمہ کو بہ وجہ احسن طبع کرائے
[illegible]

عرضِ مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات ۔

ہوتی ہے اس میں ان کا دلی دوست ہے کہ وہ ہمیشہ ہ
میں لے جاتا ہے۔ (ترجمہ فتح الحمید طبع مکتبہ کیسنی دہلی)

حضرت شیخ کریم الدین صاحب فرماتے ہیں کہ ولی
ذاکر و محدث ہو کیونکہ وہ عبودیت یعنی صفات نفس اور اوصاف
نکال کر اور تخلیہ بہ ہیت مظاہر اکرام و مدح کی نعمتوں سے

حمدہ ونستکرہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ جمیعا۔

تاریخ عالم پر ایک طائرانہ لیکن بصیرت افروز نظر ڈالنے سے یہ حقیقت
عیاں ہوتا ہے کہ جب سماجی سیاسی اخلاقی اور روحانی قدریں
درہم برہم ہو جاتی ہیں۔ پھر عالم میں بحران کی کیفیت طاری ہوتی ہے
انتشار، افتراق و نفاق اور بے چینی کا دور دورہ ہوتا ہے وہ قومیں
کے نیچے کچلی ہوئی عام خلائق سسک سسک کر گزر جاتے ہیں اور ان کی تاریخ

خوں چکاں ہو جاتی ہیں اس وقت ہی کتاب [illegible]
کی بڑی ضرورت ہوتی ہے [illegible]
بھیجا کرتی ہے اور شموئیل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

جہاں مسلمان فاتح ملک گیری کے لیے اس علاقہ میں داخل ہوئے ہیں وہاں
اللہ والا یا اللہ کے تابعے نے تن تنہا یا چند رفقا کے ساتھ
اپنے ساتھ عزم و وقار اور فصاحت و بلاغت سے لبریز طرز
باتکین، تربیت، شکوہ و شان بھی ساتھ لائے۔ ان کے قلوب عشق
اور عشق رسول خدا میں سرشار تھے۔ ان کے نفوس قدسیہ نے یہاں کی
خاک کو اکسیر تاثیر و عرفان و معرفت کے موتیوں سے مالا مال کر دیا اور اس
کی زرخیز اور قضا نے ان کو اس طرح گلے لگایا ہے

مثال میں پیش کردہ خوشی بصد شوق آئینہ ... کل ...

ان اولیاء کرام کے شیشے جیسے دلوں نے زخمی دلوں پر مرہم کے سایہ
فراہم کیے وہ ... مزاج کو سمجھے اور روح ...
میں ایک عالم جدید پیدا ہوئی ہے اس کی ... سے ...
محبت کی جوت جگائی اور یہ مارش طلبی اخلاق ...
آمد آمد سے پہلے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اخلاق مکارم اور حسن
سلوک کی حلاوت نے ہر طبقہ انسان اور ہر عمر میں بھی ... جو دلوں
محبت کی ترقی کے میسر آ گیا کرام کی زندگی کا ... بنا ...
رہی۔ ہمایوں نے ... تو قدم سکون رہا کیونکہ اس غریب ... سے
مقابلہ کرتے ہی ... پھر اکبر کا دور آیا اور اس نے سب ...
ابوالفضل اور فیضی ... تربیت میں پیش کر کے ... دین
کی کوشش ... شیر اسلام کو جڑ سے کاٹ پھینکنے کا ... کی
محبت کی فیر ... جو کہ ... اکبر اور ... کی ...
... کی ... پردہ ... دیکھ ... میت

... ہوا کرتا ہے

... سے غیب بدوں ... دکھائے

انھوں نے علم جہاد بلند کیا اور ... وقت کی ... سے
حق کا چہرہ مسخ کرنے۔ ... ہر ... ناکام بنا دیے

ہم سازِ بے نیازی ہم سوزِ بے نوائی
دل شاہ لرزہ گیر و گدائے بے نوا ہی

اور ... کے بعد انگریزوں نے ... ہوئے ... کے لیے ایک محشر پیدا کر دیا اور طوفان ... اور اس کالے ... اور عیاری کی حوں ریزی ... رنگیلے ... مزاجی کی پروا نہ کی ... ایسا دن کبھی نہیں ... کے تاریخی واقعات کی تفصیل ... تالیفات شاہ ولی اللہ میں دیکھ ...

... اور طلوع ... مجددِ وقت امام شاہ ولی اللہ محدث ... کی ... اٹھی اور ... لرزتے ... خانقاہ ... خاندان نے ... کی ... گزشتہ ... نصیب ...

[illegible] صدی میں اس حیثیت کی جامع شخصیت کوئی
اور دوسری نظر نہیں آتی جو بیک وقت محدث، حافظ، مفسر، فقیہ، متکلم،
مجتہد، مفکر، عالم معقول و منقول میں بے مثال فکر، عالمانہ، عالمانہ
میں [illegible] میں، سیاست میں تنقید المثال سیاست [illegible]
میں محقق، مورخ، مدبر، میں مدبرانہ ذہن کے مالک، حکیم الامت شاعری
میں نعرہ گو اور قادر الکلام شاعر، تصوف کے تجزیہ کاروں کے [illegible]
بلکہ ہر وہ [illegible] کرنے والے انسان قائل ہے۔

تیرا کہا کیے ہوا اور کو تیرا
خود دار ہو تو کیا اور بیکار ہو تو کیا

ہم معاصرین و علم [illegible] بہت بڑے عالم، [illegible] فطرت، [illegible] وحی [illegible]
قاہر [illegible] طاعب اور [illegible] نبوت سے [illegible] نبی اور [illegible] امام ہے [illegible]

علامہ نبلی نعمانی [illegible] علماء [illegible] ہیں کہ علامہ [illegible]
ابن تیمیہ کے بعد بلکہ ان کے زمانہ میں جو عقلی تنزل شروع ہو [illegible]
کے لحاظ سے یہ [illegible] ہیں، [illegible] علی [illegible] بھروں صاحب [illegible] [illegible]
لیکن حدت کو [illegible] پر لیکن [illegible] کھلا، تھا کہ آخر [illegible]
[illegible] بازپس [illegible] حضرت، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [illegible]
مواجیں، [illegible] سجھوں سے [illegible] [illegible] شاہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] تاج الفحول، نبلی، [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

وسیع تھی، جو ان کی تحریروں، آرزوؤں، حسرتوں اور ان کی تمناؤں
اور ان کی تر جمانی کرتی تھی، بیشتر تالیفات کا سبب نہایت تھا، ان کی
اکثر تحریروں اور میں مخاطب

قول الجمیل کے اقوال قول فیصل کی حیثیت رکھتے ہیں اور
ہیں کے صحیح اور دقیق نظریہ کا سراغ ملتا
ہے، اس کی روشنی میں حضرت کی تعلیمات اور عملی زندگی کا صحیح نقشہ
بڑی خوبصورتی سے سامنے آتا ہے۔ بعض مخلصین کی خواہش ہے کہ حضرت اور
وفات یا شاہ عبدالعزیزؒ کی وفات کے بعد سے ہی حضرت کی بعض
نصانیف کو اہل حدیث فرقہ یا جمعیۃ نے اپنے تسلط و تصرف میں لے
تحریف و الحاق کا کام بہت زور و شور اور بڑے منظم طریقہ سے کیا ہے
لئے ہیں اس تقسیم کار والوں نے خود علامہ حضرت مولانا وحید الزمان سے بھی
شائع فرمائی جن کی اشاعت آج بھی ہو رہی ہے، اس مظلوم اور
قول الجمیل کا وجود یقیناً حضرت رسالہ ہوتا کہ یہ قول فیصل
صلح خود پر ظلم کر کے جہاں جہاں ہوگی ضائع کر دیا گیا یا
ہے جس کو مطالعہ میں رکھنے کی خود حضرت الاقدس نے اپنے مستر
تفسیر فرمائی ہے۔ آپ کے خلفاء و مسترشدین اور مریدین نے اس
نقول حاصل کی ہوں گی اور بکثرت ہوں گی مولوی رحمن علی
صدیق حسن خاں نے اپنی تالیفات میں حوالے دیئے ہیں اور
کے کتب خانہ میں جو حال ہی اب ندوہ میں منتقل ہو چکا ہے بھی
اس کا پتہ نہیں۔ محترم مولانا ابوالحسن رشید احمد حقانی ایڈیٹر
لکھتے ہیں کہ ۱۹۳۴ء تک قول الجمیل ان کے کتب خانہ میں

خفا نے بھی آپ کے ملفوظات و حالات لکھے تھے غالباً ان کو بھی تلف

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ) ... کو تحریروں غیر مقلدین دو ہیں سے ... کرنے پر صفحہ ... آتیں۔ تحریف کی ... سیاسی ... طبع ... ملاحظہ فرمائیے" کیوں صاحب ... آیا کہ ... سی ایں۔ ... تو ... ہو گیا ... بڑھیے" کیوں ... ہوئے؟ ... ہر ... دی ... ہوا ... ہوا ... بیش ... سوچ ... کہ ... ہوا ... ہوا ... ہوا

کا ترجمہ چند سال قبل شائع کیا ہے اس کے مقدمہ میں تفصیل و تشریح سے
مبلغین عقائد تجدیہ کے ان الحاقات و تحریفات کی وضاحت کی ہے محترم
جناب مولانا حکیم محمود احمد صاحب برکاتی کی تالیف شاہ ولی اللہؒ اور
اُن کا خاندان، اور اُن کے دیگر تالیفات و مضامین جناب یوسف قادری
صاحب کی تالیف مقدمہ وصایائے اربعہ اور اس کے دیگر مضامین تذکرہ
سلیمان از مولانا غلام محمد مطبوعہ محمد علمی کراچی) اور بیشتر مضامین
جو رسالہ الرحیم حیدرآباد سندھ میں شائع ہوتے رہے ہیں ان سب
کا مطالعہ بھی کرنا چاہیے۔ نیز دیگر علماء محققین (علامہ شبلی نعمانی رحمہ
سید سلیمان ندویؒ وغیرہ) کی تحقیق بھی اس سلسلہ کی سند ملاحظہ کریں۔

حضرت اقدسؒ کے اقوال و احوال پڑھ کر ہر ماہر اور
غیر متعصب شخص پر یہ صبح روشن ہو جانا چاہیے کہ حضرتؒ کا
تفہیمات الٰہیہ وغیرہ میں جو اپنا عقائد منسوب واسی تک کے
جن کی آج بھی تشہیر کی جا رہی ہے حضرتؒ پر محض افترا و بہتان ہے
کیا نائب الرسول امام ولی اللہؒ کے بارہ میں یہ کہنے کی شرارت
جرأت کی جائے گی کہ ان کے ظاہر و باطن اور اس کے قول و فعل میں
اتنا زبردست تضاد تھا جس کو عرف عام میں دو رخا پن اور قرآن
میں منافقت کہا گیا ہے) نعوذ باللہ من ذالک۔ حضرت اقدسؒ و
آپ کے اکابرین کے عقائد و نظریات معلوم کرنے کے لیے علاوہ
بجلی کے حضرتؒ کی تالیفات انفاس العارفین۔ فیوض الحرمین
الدر الثمین کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

لکھنؤ میں سی تنظیم سے متعلق ایک مولانا نے (مقول بجلی کے

ایک اقتباس سن کر کہا کہ حضرت شاہ صاحب سے لغزش ہوئی
اور لغزش سے تو حضرت معاویہ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ مجھے اُس
ذہن و فکر پر افسوس ہوا کہ ایک عالم مجتہد، محدث، امام جو ہر
لغزش و گناہ، گناہ بھی ایسے جو اس صاحب کے نزدیک بدعت
بدعت سیئہ بلکہ شرک و کفر تک پہنچتے ہیں کر دیں۔ یہ معذرت اپنے
نظریات کی اپنے افعال و اقوال سے تشنیع و تشہیر کرنے والے
صاحبان کے عقائد و نظریات کے تحت [illegible] اُن کے نزدیک اس کے بعد بھی وہ شخص مصلح امت مجدد و مجتہد
نائب الرسولؐ جس کو خود رسولؐ نے اپنی حیات کی خلعت عطا
کی، کے بلند مراتب پر فائز رہے گا اگر رہے تو پھر دوسرے
صوفیا اور اُن کے متبعین و مقلدین گروہ بدعتی، فسوسیے شرک
کے قبیح الفاظ سے کیوں مخاطب ہیں حالانکہ یہ صوف کی
اس تاویل و تمثیل پر ہیں کیا خود حضرت قدس سرہ کی ان تحریروں
کتنی مضطرب دے چین ہوئی ہوگی۔ [illegible]

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد [illegible] اندر طعنہ یا ب بد

میری رائے میں علماء محققین کا یہ فرض ہے کہ وہ حضرت قدسؒ
کے تصانیف کے علاوہ وہ مخطوطات تلاش کریں جو حضرت کے عہد
کے لکھے ہوئے ہوں یا حضرت شاہ عبدالعزیز کے عہد [illegible] کے
ہوں۔ ایسے مخطوطے ہی تحریف سے محفوظ ہوں گے۔ ہندوپاک کے
کتب خانوں میں ایسے مخطوطات تلاش کیے جائیں میرے کتب خانہ
میں حضرتؒ کے متعدد رسائل تصوف ایسے ہیں جو حضرت کے عہد کے

مخطوطے ہیں ایک رسالہ پر حضرت اقدسؒ کے دست مبارک کی لکھی چند سطریں بھی ہیں۔

القول الجلی کا مکمل و قدیم نسخہ، مخطوطہ ۱۳۲۹ھ، صرف میرٹھ شہر کے تمام کتب خانوں میں محض اس کی گمنامی کی وجہ سے مخطوطہ [illegible] کئی سال سے ہندوپاک کے بکثرت اہل علم حضرات کی فرمائش [illegible] القول الجلی کا اردو ترجمہ شائع کیا جائے۔ دل اس تائید کے حکم پر [illegible] کا مطالعہ شروع کیا حضرت اقدسؒ کی خاص اصطلاحات دقیق مضامین نیز کتابت کی بے شمار فاش غلطیوں سے ہمت نہیں ہوتی تھی مطالعہ کے دوران والد کے حکم دیا پر پہلی بار اسی غرض سے میں دیوبند سے مجھے دلچسپی نہیں نہ اس سے قبل کبھی لکھنؤ سے آگے گیا تھا، حضرت اقدس کے مزار پر انوار پر بصد شوق و ادب حاضر ہوا۔ بعد فاتحہ خوانی آپ کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر خاموش بیٹھ گیا اور دل ہی دل سے عرض کیا یہ بھی گزارش کی کہ حضرت نے [illegible] طالبین کو القول الجلی کے مطالعہ اور اس سے استفادہ کا حکم دیا ہے مجھ عاجز کم استعداد کو اس اہم کام (ترجمہ و تشریح) کے لیے فہم و استعداد ہمت عطا ہو۔ تھوڑی دیر بعد ہی مجھے اپنے لطیفہ قلب میں عجیب سی چمک بعد و ٹھنڈک معلوم ہوئی ساتھ ہی اپنی ذات میں ہمت و قوت محسوس ہوئی جس سے مجھے یقین ہو گیا و حضرت اقدسؒ کی اجازت مرحمت ہوئی اور آپ کی روحانیت سے عزم و اعانت حاصل ہو گئی میں انتہائی مسرت و خوشی میں والہانہ انداز میں بصد تشکر قدم بوس ہو کر واپس آ گیا اور توکلت علی اللہ بعد توکلت علی تائید روح ولی اللہ،

[illegible] شروع کر دیا [illegible] کو [illegible] سبق [illegible] [illegible] ترجمہ کا [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible]

کرنے کے مجرب طریقے بھی ہیں۔ طالبین راہ حق و بحر توحید و عرفان سے شائقوں کو معرفت کے بے بہا گوہروں کے حاصل کرنے کے مجرب طریقے ہیں لیکن اس راہ میں مرشد کی ذات میں نہایت محبت و ادب و اخلاص مقدم ہوا ہیں شرائط ہیں۔ توفیق الٰہی کسی وقت شامل حال ہوتی ہے۔

نہ ہر کس از بہت مایہ دار است — نہ باہر کس بہت سازگار است
ہزار ہ لالہ باداغ چگر تاب — دہ لعل بدخشاں بے قرار است

عقائد و معمولات کے متعلق چند مسائل حسب ذیل ہیں۔

حضرت کا اپنی صاحبزادی بی بی صالحہ کی شادی حسب [illegible] وعدم مقام سے کرنا۔ اسماء کے وکیلیں کی طرف رجوع ہونا اور ان سے مدد حاصل کرنا۔ انگشتری و انگوٹھی کا واقعہ جس میں [illegible] میراث و اثرات تھے بتصور شیخ شیخ کی روح کا [illegible] افادیت۔ ذکر جہر کے فوائد کثیرہ۔ بعض علماء نہیں کی محبت میں [illegible] سماع کے وقت مزامیر سننے کو بھی حضرت حرام نہیں سمجھتے تھے اللہ کے مزارات پر حاضری کا التزام اور ان کی روحانیت سے حاصل کرنا۔ بزرگان دین کی ارواح سے استمداد و حاجت روا حاجت دینی ہو یا دنیوی۔ ہر حال حاجت ہے۔ سجدہ تعظیمی [illegible] حضرت ذوالنون مصری۔ بایزید بسطامی و ابو سعید حبشی کی [illegible] پر بحث۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کے مقام کی [illegible] اپنی وفات کے بعد پھر اس شریعت کے قریب ایک نوعمر محمد صلی [illegible] شاہ فوراللہ بڈھانوی، پر آپ کی روح کا قرار و اختیار [illegible]

حقائق و معارف بیان کیا۔ حاضرین کے سوالات کے جواب دیا جواب فوراً کے علم و عقل و فہم سے بالاتر تھے۔ مولف [illegible] موجود تھے حضرت اقدس قدس سرہ [illegible] بلکہ اس سے زائد ضروری مفید سمجھتے تھے [illegible] سب سے زائد بحیر العقول حکمت [illegible] بتائے [illegible] سال قبل جب عمر شریف چوبیس سال تھی [illegible] اصحاب سے بیان فرمایا تھا میعاد عمر [illegible] سعید آجاتے پر [illegible] کی میراث و اثرات سے عمر شریف [illegible] سال کا اضافہ ہو جاتا پھر بعض دیرین طریقت کی [illegible] سے لگن پڑ جانے سے دو ایک سال عمر میں [illegible] بجائے پچپن سال کے قریب [illegible] سال ہوئی [illegible] گزرنے کے بعد [illegible] تفصیل [illegible] حرف بحرف صحیح ہوتا۔ بعض واقعات ایسے حیرت [illegible] بھی [illegible] کے اور کسی دفتر سے [illegible] حواسے [illegible] کی فکر میں سرگرداں ہیں [illegible] مشکلات کو حل کر لیں۔ [illegible] سے پڑھیں۔ روشن [illegible] جسم سے [illegible] کے قریب [illegible] سے روح کی تبدیلیوں کا تعلق ہے۔ بعض [illegible] ڈاکٹروں کی جدید تحقیق ہے کہ [illegible] سے کلی [illegible]

[illegible]

ہوتی جب تک دماغ بے کار و از کار رفتہ نہ ہو جائے اور وہ فوراً بے
نہیں ہوتا بلکہ وقفہ کے بعد بے کار ہوتا ہے (وقفہ کا صحیح تعین اور
ڈاکٹر نہیں کر سکے ہیں) اگر اس وقفہ میں قلب کی حرکت جاری کر دی جائے
اور خون کا دوران دماغ تک ہو جائے تو زندگی میں افاقہ ہو سکتا ہے۔
اس واقعہ کے ترجمہ کے وقت مجھے سماع موتی کا مسئلہ اور واقعات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ بدر میں کفار قریش کے مقتولین سے
خطاب فرمایا ہر بیت کو آہ و زاری و آرام لے جانے کا حکم دیا وہ یاد
حضرت اقدس نے جواب میں واقعات اور
بیان کیے ہیں وہ اب زیادہ محیر العقول نہ ہیں ہو
دنیا میں علم طبیعات کی ترقی نے ایسی حیرت انگیز چیزیں ایجاد کر دی ہیں
کہ آج سے پچاس سال قبل اگر کوئی ان کی پیش گوئی کرتا تو لوگ اس
فاتر العقل سمجھتے تھے کی مدد سے اس کو سحر کہتے تھے
وہ کہتے جاتے ہیں کہ علم ہوش ربا کی خیال چیزیں بھی حقیقت
سامنے آگئی ہیں اور اہل بصیرت عالم حیرت میں یہ کہتے پر مجبور ہیں

لہ انسان میں ہر سال نمک ہو سکتا ہے ۔ معلوم ہوا کہ ہوں
اور تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان تین سو سال تک زندہ رہ سکتا ہے کر
میں تحویل آب و ہوا کر دیا جائے یہ اطلاع دی خرد ہاں ایجنسی نے
جو ہے اوسط عمر سال تک رہتی ہے وہ آپریشن کے بعد تین سال تک
بڑھا دیتا ہے کہ نوزیدہ جوہر کے ذریعہ کے کچھ حصے نکال کر
پیوستہ کر دیئے جاتے ہیں ڈاکٹر طاہر علاء الدین نے جو حالات دوں سے متعلق
کام کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ آپریشن سے پہلے اپنی عمر
کے بہتر حصے میں گزر رہا ہے۔

اب عالم حیرت ہے کہا
حیرت و بھی حیرت ہے کیا جائے کیا

اب دنیا کہاں سے کہاں آئندہ جائے گی اور نہ جانے انسانی
کرشمے دیکھے گا اور علم ریب کا یہ کونسا وقت ہمارے فہم سے بالا ہو
معلوم نہیں یا چیزیں ہوتی ہیں دریوں کی جو ہمارے
میں بھی ہیں آسکتیں سمجھا نہ درکار ہے

تری دنیا کو تجھ کو کیوں سمجھے جب لہیں حکمت
وہ اک اک ذرہ ہی دنیا کہاں سے ہم کہاں تک ہے

حضرت اقدس کا ارشاد ہے کہ جو حضرات
ہیں تو اس پر اعتراض و تعجب کرنا چاہیے بلکہ
رجوع کرنا چاہیے کہ وہ وضاحت کریں
جہنم السلام کی بات کے مثل عقل و فلاسفر
انقول کہل میں موجد نے حضرت اقدس کا
ہے چونکہ اس اور ان دو مقدمات میں
اس لیے شاب کی شہادت دینے
علماء نقشبندیہ اور اس سے
ذکر
تالیف خواجہ عبید اللہ احرار
محمدی دعوی جہانگیری خانقاہ کا نظیہ
قلندر قدس سرہ کو حضرت اقدس کے مسلک سے
حضرت اقدس کے تفسیر شدہ
سلاسل ولی اللہی کی اجازت

کی تعلیم بھی حاصل کی تفصیل اذکار الابرار و تذکرہ جمیلی حصہ اول و
تاریخ مشاہیر کاکوری (اردو) تذکرہ گلشن کرم (اردو) نیز تنویر الیا کل
بذکر الاسناد والاجداد والسلاسل (عربی) سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ ان
اذکار نقشبندیہ کے طرق و ہدایات حضرت مولانا شاہ عنایت علی قادری
وخلف شاہ محمد کاظم قلندرؒ نے اپنی ضخیم تالیف مبلغ الصواب فی طریق
الاحباب و ذی الالباب (فارسی) میں لکھے ہیں۔ حضرت شاہ محمد کاظم قلندرؒ نے
پیر طریقت حضرت کلیہ عرفان سیدنا شاہ باسط علی قادری قدس اللہ سرہ
اور حضرت اقدس شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے باعین بھی روابط تھے
وہ بواسطہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کے مسلک پر تھے
بندہ احقر تقی الدین علوی کاظمی بدایونی
کلیہ شریفہ کاظمیہ کاکوری ضلع لکھنؤ
۱۴ شعبان ۱۴۰۰ھ

اظہار تشکر

یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنے مقدمہ عرض شاہ میں
پیر جدا علی و حضرت اقدس کے سلسلے و رابطہ کا اظہار کیا ہے میسنہ والد ماجد
نے اپنے والد ماجد و مخدوم مرشدین قدس سرہم سے متعدد بار سنی ہوں روایت بیان فرمائی
شاہ محمد کاظم قلندر (وفات ۱۲۵۱ھ) سنہ ۱۲۱۰ھ میں ۲۰ سال کی عمر میں
حضرت کلیہ عرفان شاہ باسط علی قلندر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
کئی ماہ حاضر رہتے تھے مستقل آکر رہنے لگے تھے ۔ اسی میں حضرت شاہ سید
بریلوی، وہاں سے پھر حضرت شاہ اسمٰعیل بریلوی کے پاس بھی رہا کرتے تھے
دونوں سے ان کو محبت و عقیدت بھی حاصل تھی وہیں میں حاضر ہوئے تھے علامہ
فضل حق خیر آبادی کی تشریف آوری جب تک رہی تھی وہ بھی کبھی کبھی
باپ دادا کے آبائی وطن خیر آباد حاضر ہوتے تھے وہ سورکی پر آپ سے ملاقات کرنے
کرنے حضرت کلیہ عرفان سے بیعت و اجازت و ارادت کرنے حضرت اقدس
حاصل کی تھی اسی لیے حضرت قدس کے تصانیف و تراجم کسی حاشیہ و حواشی
درتے بریلی سے حاصل ہوئے

دوسرا واسطہ یہ بھی ہے کہ میرے والد ماجد کی حضرت مولانا حاجی امداد اللہ
مہاجر مکی کو حضرت شاہ ابو سعید بریلوی سے بیعت تھی میرے والد حضرت سے پہلے کئی
مرتبہ حاضر ہوئے تھے حضرت شاہ محمد کاظم قلندر کے مقرب خاص تھے اور دیوان حافظ
کے حاجی تھے، سفر و حضر میں ہمراہ رہتے تھے اپنے ساتھ لے جاتے تھے

سبب تالیف

اور آسان فرمایا۔ درود و سلام رحمت عالم ﷺ آپ کے آل و اصحاب پر ہو
جنہوں نے اپنی تمام امیدیں اللہ سے وابستہ کیں اور اس کی عبادت میں
جدوجہد کیے علوم و معارف سے مالا مال ہو گئے اور اس کو خوب حاصل
اور اس سے کامل طور پر مستفیض ہوئے۔

چونکہ آپ علم و تحقیق اور اسی پر مشتمل وہ بیان عرصہ دراز تک
مشتاقوں کی ہدایت کے لیے دل میں خطور فرماتا رہا تو بیاض دل
پر نقش ہونے کی فرمائش کی، اس کو اپنے خارج میں لے آئے جانے کی
آرزو نے مجھے بے چین بنا دیا ہے نیز اپنے کمالات کا اظہار کرنا ہے تاکہ
کی محبت حاصل کر کے اس کی جانب دل اور اس کی پہچان میں سرعت
حاصل ہو، یہ وہ شمس ہے جس کا مطلع طلوع ہوا اور اس میں حکمت
مرتبہ اس کی نسبت تمام مخلوقات کے ساتھ بالکل ویسی ہی ہے جیسی
تاروں کے ساتھ کہ اگرچہ بھلا آفتاب کا شعور نہیں رکھتے لیکن
سے ہی پتے ہیں چنانچہ جب کسی کو اس آفتاب کے وجود سے واقفیت
ہے تو آفتاب کی صفت تمامت کی تاثیر قائل ہو جاتا ہے۔
اس بنا پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا محتاج محمد عاشق الٰہی۔

شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، اور شیخ محمد یحییٰ وغیرہ
خلافت سلسلہ حضرت اقدس امام شاہ ولی اللہ دہلوی کے حقیقی
اور رابطہ تھا۔ حرمین حضرت قدس سے جا ملتے تھے سو تک ہیں حضرت
علم سے بہرہ مند ہوئے آپ کے معاصرین میں حضرت شیخ عبدالغنی
تھے کہ آپ کے خاندان سے نسبت تھی اور آپ کو اپنے بیٹے کی طرح

جید اللہ آبادی النقشبندی اللہ تعالیٰ اس کے ظاہری و باطنی
فرمائے۔ عارض مدعا ہوا کہ اس کمترین سے حضرت مرتضیٰ و مولانا دین کامل جامع
کمالات انسان الانسی و اصول حقوق و حقوق و امکان جس کی کیفیت
تین ابواب اقتضاء ہو اور سرور کائنات کی حالت
حکیم کمالات
جید گوا حضرت عزیز
عالم
سے تعلق
کو حاصل کی تھی، بیان اعجاز بیان سے اس
مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ
جو کچھ دقیق اسرار حقائق و معارف یہاں
ان حقائق و معارف کو
جنہیں اس کے محض میں اسرار کو سمجھ پائے گا اور
دیر کر کتابوں میں جن باتوں کا ذکر ہو وہ عام لوگوں
نہیں مخصوص بلکہ خاص خاص لوگوں کا حصہ ہے
کر تھا وقات میں تمہارے پروردگار کے
حسنہ سرداری ہے اس نمونہ کی تلاش کو ضروری سمجھ

جنہیں صوفیہ کرام اسرار کہتے ہیں حضرت اقدس کے حسب حکم
طائفہ اللہ کا تذکرہ کرتی تھے آپ کے بیانوں سے
آپ کے حسن حالات اب تک
سلوک پر نہ گزرے ہوئے قول
ہیں کہ آپ کے حالات
اور میں بھی شائع ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت اقدس کی ولادت سے قبل بہت سے باتیں بشارت کے طور پر آپ کے بارے میں مختلف بزرگوں کی روح سے ظاہر ہوئیں جب آپ ایک روز آپ کے والد ماجد شیخ بزرگ شاہ عبدالرحیم حضرت غوث قطب مدین مختیار کاکی قدس سرہٗ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے وہاں فاتحہ حضرت کی روح پاک سے ظاہر ہو کر فرمایا کہ تمہارے وہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا قطب الدین احمد نام رکھنا آپ نے اس خیال سے کہ ولیہ کا سن اس کا متحمل نہ تھا یعنی اوس کی عمر اس کو سہہ سکتی تھیں) اس سے یہ تعبیر کی کہ شاید حضرت کی مراد میرے پوتے سے ہو میں شیخ صلاح الدین جو حضرت کے بڑے صاحبزادہ تھے ان کے کوئی لڑکا پیدا ہو حضرت خواجہ نے آپ کے اس خطرہ پر متنبہ آگاہ ہو کر فرمایا کہ میرا مطلب نہیں ہے بلکہ وہ لڑکا تمہارے ہی صلب سے پیدا ہوگا جب اس کو ایک عرصہ ہو گیا مادر علمی آپ کمال تجرد سے متصف تھے اور خواہش نفسانی سے بکلی معرا تھے بزرگی طریقت کے مراتب کی منزلوں سے گزر رہا تھا لیکن اس سرکے میں ہے

موسیٰ و درد حب آتش یہ ۔۔۔ سبز آمی شد آں درخت ناز

شہوت و حرص ہو صاحبدل ۔۔۔ ہم چناں داں و ہمچیں انکار

لما سرس مدحہ میں سگ دیکھ رحمت ہونے جیسے کے اور سر سبز ہونے جامعہ دل کا
کا شہوت و حرص کا سی پر قیاس کرو

کا ظہور ہوا۔ اور آپ کو نکاح ثانی کی خواہش پیدا ہوئی اور میاں شیخ محمود (جو آپ کے خلیفہ بزرگ تھے) کی بڑی صاحبزادی سے آپ نے نکاح فرمایا۔ ان کے بطن سے حضرت اقدس پیدا ہوئے اور ان کے بعد آپ کے برادر خورد و اہل و اللہ تعالیٰ کمالات ظاہری و باطنی سے متصف ہیں عالم وجود میں آئے۔ اس لئے دادا قدس سرہ آپ کو یاد فرماتے اور آپ کا نام ولی اللہ رکھا۔ بعد ازاں جب وہ بشارت مذکورہ آپ کو یاد آئی تو قطب الدین احمد بھی نام رکھا۔ لہٰذا ولادت شریف دونوں ناموں کی مصداق ہوئی

آپ کی ولادت سے قبل آپ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ جو طریقت میں تفسیر و حدیث کی عالمہ تھیں اور آداب طریقت سے آراستہ اور تعلیم حقیقت کی عارفہ تھیں اہم باسمی معنی فراغت تھیں اور اس سلسلہ میں بڑے بڑے بزرگوں سے بیعت ہو گئیں تھیں ایک رات نماز تہجد کے لیے اٹھیں دونوں قریب قریب نماز پڑھ رہے تھے نماز سے فراغت کے بعد جیسے ہی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ غیب سے دو ہاتھ نمودار ہوئے اور دعا کے لیے اٹھ گئے۔ والدہ ماجدہ یہ دیکھ کر متعجب ہوئیں ان کو متعجب دیکھ کر والد نے فرمایا کہ یہ دونوں ہاتھ ہمارے اس فرزند کے ہیں جو عنقریب عالم وجود میں قدم رکھے گا وہ بھی ہمارے ساتھ اس نماز میں دعا میں شریک ہو۔ لہٰذا ان حضرت کی پیدائش سے سات سال کی عمر تک ہمیشہ اپنے والدین کے ساتھ نماز تہجد میں شریک رہے اور نماز سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھاتے تھے جو آپ کے والدین کو سات سال قبل عنایت کر دی گئی تھی پوری عمر آپ کے والدین یہ دیکھ کر واقعات یاد کرتے اور شکر ادا کرتے۔

حضرت اقدس ابھی رحم مادر ہی میں تھے کہ ایک دن آپ کی والدہ ماجدہ

لوگوں کو کھانا تقسیم کر رہی تھیں اور والد ماجد وہیں قریب ہی کھانا نوش فرما رہے تھے اسی اثنا میں ایک سائل نے آواز دی اور اللہ کے نام پر کچھ مانگا۔ حضرت بزرگ نے اپنے خادم کے ہاتھ سے نصف روٹی بھیجی اس نے واپس آ کر خادمہ کو بلا کر بقیہ روٹی کھل جانے کی خبر دی اور فرمایا دیر ہو گئی ہے کہ ہاں کو راہ خدا میں دی ہوئی روٹی دیر سے نصف پر ثواب

ولادت باسعادت آپ کی قصبہ پھلت میں اپنے نانا [illegible] سنہ ۱۱۱۴ھ روز چہار شنبہ بوقت طلوع [illegible] علم نجوم کی رو سے یہ کہا ہے [illegible] پیدائش کے وقت [illegible] تھا اور قمر بھی اسی درجہ میں تھا [illegible] مشتری بھی اسی درجہ میں تھے اور [illegible] قرآن [illegible] تھا اور [illegible] تھا اور [illegible] کی ولادت ہوئی تھی حضرت [illegible] کو شمس و عطارد برج عقرب میں تھے [illegible] ہوئے [illegible] تھا اور [illegible] تحریر فرمایا ہے [illegible]

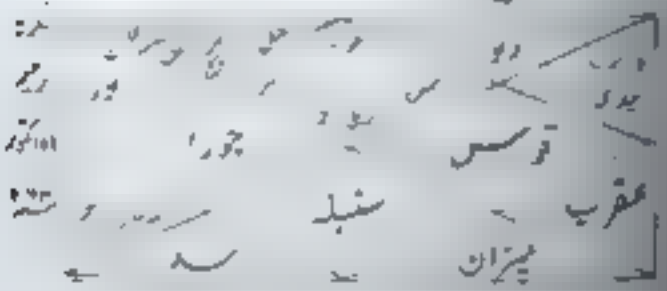

ذکر ہر مصرعہ سے ایک ایک حرف نکالیں تو تاریخ ولادت آپ کی محرم الحرام کی
دسویں نکلے گی اور قصیدہ کا آخری مصرعہ یہی ہے۔

یہ بھی جو آپ کے جد امجد کے ایمان خاص میں سے تھے یہاں رہتے
تھے کہ جب حضرت اقدس پیدا ہوئے تو تیسرے روز میں اپنے گھر سے حضرت
بزرگ شاہ عبدالرحیم صاحب کی خدمت بابرکت میں عرض مبارکباد حاضر ہوا تو
حضرت کو مسرور پایا۔ میں نے مبارکباد دی آپ نے از حد مسرور ہو کر فرمایا۔
کہ بھائی بلا کا عجیب بچہ پیدا ہوا ہے۔ ولادت کے بعد جب وہ کپڑے میں لپٹا
ہوا میرے پاس لایا گیا اور میری گود میں رکھا گیا میں نے اس کو آنکھ کھول کر
چاروں طرف متوجہ ہو کر اپنے کو تڑی کی جانب گاؤں ایک اور
نسبت میں بار بار متوجہ ہوتا اور حقیقتاً یہ سب اسی فوٹو کی رکنے کے لئے
اشارے ہی حضرت اقدس کی فطرت میں تھا۔ حضرت کی صفائی و پاکیزگی
چار کپڑے میں بھی جب کہ آپ اول بچپن سے پائے تھے میں کپڑے اور پاجامہ
شلوکے تک دیکھے کپڑے وہ خود پہنے ہوں خواہ دوسرا شخص سے آپ
ہونے تک کبھی پسند نہ فرماتے تھے اور اس باتوں میں تساہلی برتنے پر خوش
ہوتے تھے بچپن ہی میں ایک دفعہ آپ والد بزرگوار کی گود میں تھے
پہنے تھے وہ کچھ گیلے تھے آپ نے والد بزرگوار کی گود میں آتے ہی
سے اول دیئے تھے آپ کے دامن کو پکڑ کر اتارنے لگا شاید کپڑے
سے کوئی بو اس کو کہ صاحب یہ تو ناپاک ہوا آپ پریشان ہو
گئے آپ کے رونے پر بھی کوئی آپ کا مطلب نہ سمجھ سکا بہ شخص نے صفائی
لیکن بے سود ہوا دو تین دن اسی پریشانی میں گذر گئے ایک دن والد
صاف کپڑے پہنے آپ جیسے ہی حضرت کی گود پڑی اچھلنے لگے اصل حال

[illegible] حزن و ملال تھا وہ فوراً زائل ہو گیا اور خوشی و مسرت [illegible]
اور سے چھوٹنے لگے۔ حاضرین یہ دیکھ کر بات کی تہ کو پہنچ گئے اور [illegible]

آپ کے دودھ چھوٹنے کے زمانہ میں آپ کی والدہ ماجدہ نے یہ خواب
دیکھا کہ ایک مسہری بچھی ہوئی ہے اور اس مسہری [illegible] ہیں
ہیں جب خواب سے فارغ ہوئیں تو [illegible]
کو مسہری کے سرہانے بیٹھ [illegible]
سامنے [illegible]
ہوا تھا وہ پرندہ پر [illegible]
سبز اور چونچ سرخ تھی [illegible]
چونچ سے نکال کر سامنے ڈال دی۔ حضرت [illegible]
وہ بھی بہت خوش ہو کر [illegible]
میں پھنسوں تھا اگر ہوت [illegible]
والدہ ماجدہ فرمانے لگیں [illegible]
کے حق میں ہو۔ حضرت والد [illegible]
میں۔ کہتا تھا کہ [illegible]
ہی ذات کی برابر ہے [illegible]
بشارت حضرت اقدس [illegible]
کر چلا۔ یہ حضرت بزرگ قدس سرہ [illegible]
اکبر اللہ آباد محلہ [illegible]
حضرت اقدس کی تعریف [illegible]
بھی سننے والوں کے قلوب [illegible]

کی ذات بابرکات میں ظہور پذیر تھیں اور جو دوسرا پیغمبر تھا وہ حضرت اقدس کے کمال کی بشارت دینے والا تھا، جس کے کہ ذات صرف سے دنیا کے بعد کشف مرتب کا وعدان اور احکام نشأت کی ہی ہوت سے ہی پیدا ہوتے ہیں طول جو نصاحت و بیان میں تمام پرندوں میں ممتاز ہو ان حقایق کو بیان کرنے کی طرف متوجہ ہوا اور یہ بات دوق و وجدان اور حقایق و معارف میں حضرت اقدس کی تصنیفات میں ظاہر ہوئے ہیں نصف انہار کے آفتاب کی طرح روشن ہے۔

دلیل ما سخن گفتہ روشن ۔۔۔ مبین آفتاب و نور او بس

چونکہ آپ نار و نور علوم کے مصداق ہیں جو کُنْ فَیَکُوْنَ بعدی سے کُنْ فَیَکُوْنَ علوم سے مخصوص تھے لہذا آپ اس بشارت سے مستثنیٰ کیے گئے

زمانہ طفولیت میں حضرت بزرگ قدس سرہٗ کے ایک بھائی جو آپ سے بڑے تھے اور بادشاہ کے وہاں ملازم تھے حضرت اقدس کے لیے زردوز کپڑے لائے تھے۔ گھر کے لوگوں نے اس خیال سے کہ عید قریب آگئی ہے اور آپ نئے کپڑے پہنائیں گے لباس مذکورہ آپ سے چھپا لیا آپ نے اس راز کو کشف سے معلوم کر لیا اس کپڑے کے بارہ میں تجسس فرمایا گھر والوں نے اس کے چھپانے کی اور کوشش کی اور انکار کر دیا۔ آپ نے ان کے انکار کی ذرہ برابر پروا نہ کی اور کپڑے کے برآمد کرنے پر مصر رہے اور فرمانے لگے کہ وہ زردوز لباس ہم کو دکھلا دو آخر مجبور ہو کر وہ کپڑا لایا گیا اور آپ نے زیب تن فرمایا۔

لہ اس بات کی دلیل کے لیے اس کی گفتگو ہی کافی ہے۔ جیسے آفتاب کی دلیل کے لیے اس کی روشنی (شعاعیں) ہی کافی ہیں۔

لہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔

بیچ عجب نگرہ مسعودی بیان کرتے ہیں وہیں ایک دفعہ حضرت بزرگ ۔۔۔ تھا ایک دوست مخلص عداوت میں حاضر ہوا اور سلام کر کے جوتوں کی جگہ پر بیٹھ گیا ۔۔۔ کیا ۔۔۔ کے لیے ۔۔۔ وجہ ۔۔۔ حضرت ۔۔۔ تھے ۔۔۔ میں مشغول تھے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ۔۔۔ عمامہ اور ایک ڈلائی ہمارے لیے لاؤ جانا ۔۔۔ کر حاضر کیں فی الفور شناسائی۔

حضرت کے زمانہ طفولیت میں ایک ۔۔۔ حضرت بزرگ قدس سرہٗ عیدگاہ تشریف لے گئے ۔۔۔ ایک گھوڑے ۔۔۔ بار ہمیں سے ایک شخص نے دیکھا سوار ۔۔۔ آپ کو مضبوط پکڑے ہوئے جا رہے تھے ۔۔۔ جو آپ جذب کے مرید تھے اور سر تصوف سے واقف تھے آپ ۔۔۔ کیے آپ نے حقایق و معارف اس طریق ۔۔۔ گئے۔ اور ایسے ایسے باریک نکات ۔۔۔ حوصلہ سے باہر تھے یہ حقایق اتنے ۔۔۔ کی یہ حقایق و معارف انہیں یاد آتے ۔۔۔

اخوند محمود ایل جو ایک عالم ۔۔۔ کے خصوص احباب میں تھے آپ کے جد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جاڑے ۔۔۔ تھے جمعہ کا دن تھا حضرت کے لیے ۔۔۔ سب لوگ وضو کر چکے تھے آپ سب سے پیچھے وضو کرنے بیٹھ گئے تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھے میں نے جو دیکھا تو لباس جاڑے کا تھا جو اب دیکھا تو وہ موسم ساقط ہو گیا ہے وہ کرتے جا رہا ہوں

اس غیر معمولی جواب پر میں نے متحیر ہو کر سوال کیا کہ وہ کون کون سے جوابات تھے جو آپ نے مقام واقفیت حاصل کر کے احادیث میں وارد ہوئے ہیں اور جن کی بنا پر آپ نے اپنے مذہب میں ان کو اختیار کیا ہے بغیر پڑھے ہوئے شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمائے اور اتنی تفصیل سے کہ ہم کو بھی اس وقت یاد نہ تھے۔ یہ صورت واقعہ بہت تعجب کا باعث ہوئی۔

ایک بار حضرت اقدس زمانہ طفولیت میں اپنے والد بزرگوار کے پاس مراقب بیٹھے ہوئے تھے اسی حالت میں آپ پر غیبت قویہ طاری ہوئی اس حالت میں جنت اور دیگر اشیائے غیب کا مشاہدہ فرمایا بعد ازاں ان امور میں سے بعض امور بتقاضائے وقت بیان بھی فرمائے۔

آپ کی صغر سنی کے زمانہ میں شیخ فیروز شاہ جو اپنے زمانہ کے مشہور مقتدر رئیسوں میں تھے حضرت بزرگ قدس سرہ کی خدمت کو آئے اس کا سبب دنیا میں ہدایت جہری کے جواز میں تھا یعنی چشم ظاہر سے مشاہدہ حق ہو سکتا ہے اس مسئلہ میں حضرت بزرگ قدس سرہ سے بحث چھڑ گئی۔ آپ اپنی کم سنی کی بحث کو نظر انداز کر کے شیخ فیروز شاہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ (انسانی) گزور و ضعیف آنکھ اپنے پیچھے کی کوئی چیز نہیں دیکھ سکتی اور نہ سامنے کی بہت نزدیک کی چیز دیکھ سکتی ہے بلکہ جو چیز بہت دور ہو اس کو بھی نہیں دیکھ سکتی ہے تو ان کروڑوں کے باوجود کیا ممکن ہو سکتا ہے لطیف و لطف کا معائنہ کیا جائے پھر آپ نے ان دقیقات کے بارے میں جو ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ہیں اس طرح بیان فرمائیں کہ شیخ مطمئن و مدہوش ہو گئے آپ کی اس تقریر کے بعد وہ اکثر آپ کی تعریف فرماتے تھے اور کہتے تھے

میں نے اور راوی اگر کسی کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

اس کے جواب میں واضح طور پر سب بیان کیا جب
حاضرین میں سے ایک عورت نے حاضر الدین تفتہ زانی کے جواب
کرنے پر وہ کہنے لگی جو آپ بلا تامل بیان کر چکے تھے
آپ کی سفید علمی اور عمر دیانت پر بیع الظنی
صحت ہوئے۔

یک عورت تھی جس کا شوہر
ان دنوں سات جھوٹے تھے وہ عورت مروقت آپ کی عدالت میں
حاضر رہتی اور
تشریف لیے گئے آپ یہ سمجھتے ہوئے دشمنوں کے تعلقات کس قسم کے
پس آپ نے اس سے فرمایا کہ تم عمر کو یہ بتا نہ دینا کہ وہ عدالت
نہ ہوگا خاموش رہنا تم عمر کو یہ بتا نہ دینا کہ وہ اپنے پاس سے کا
اللہ کے نام کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے اس کشف
ہوئے اور اس کی بھی وہ اس کے شوہر سے ہی عمر میں
دیا۔

آپ
مسئلہ میں
صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت
اور اس
حضرت
جب
حضرت

حضرت
تو ما
ہے آپ نے فرمایا
حضرت
یا
اور
اس
اس
اس
اس
ہو سکتا
اصل
مدینہ
سے
اس
اس
اس

دورۂ ثانیہ شریعت [illegible] حقیقت [illegible] تسمیہ ہوا ہے [illegible]
[illegible] جذب الٰہی کے تصادم اور اس کے غلبہ سے [illegible] دار الغرور [illegible]
دار الخلود کی طرف رجوع اور [illegible] کو توجہ محبت اور بعض کو حضوری [illegible]
ہوتا ہے اور اس دور کے اختتام پر [illegible] کی [illegible] ظاہر ہو جاتا ہے
دورۂ ثالثہ قرب [illegible] نواقص [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ [illegible]
[illegible] (یعنی عبدی) یقرب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کے جوہر کامل [illegible] اور یہ کسی طرح [illegible] ہوا [illegible] اللہ تعالیٰ فرماتے
[illegible] کے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] میں تجلیاً حقیقتاً [illegible]
خصوصاً [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] اس کے نفس کی حق کو اپنے [illegible] [illegible] [illegible] جلی
ہوں گے اس کے کہ وہ اس کی حقیقت کا [illegible] ہو [illegible]
صحت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جو [illegible] ہوا [illegible]
ہو کہ میرا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کی [illegible] میں سے [illegible] یہ مقام [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] اور اس مقام میں عبادت [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اللہ تعالیٰ فرماتے ہوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
قرب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

یہ کس سے رابطہ محبت باقی نہ رہا اور نیز ذیا علیہ السلام کی سیرت پاک
کرنا اور ان کی متابعت کی اتباع کرنا اور علماء بروز اور صوفیاء عظام میں سے نہ ہو
جو دنیا کی طرف متوجہ ہے تو یہ چھٹا درجہ قرب الٰہی کا ہے اور اللہ
اللہ علیہ السلام کی حدیث میں اس طرف اشارہ ہے اور اس کی اہمیت
اسی کی وجہ سے ہے کہ اس کے ساتھ [illegible]
جو اس کے بعد ثابت ہیں ان [illegible] اور جو اولیاء مقربین اور [illegible]
کے صدقے سے طلوع ہوا کرتے ہیں اور جن [illegible] انوار کا [illegible]
کمالات کا تحقق تھا اور جب میں اس درجہ کے [illegible] اولیاء اللہ
و تسخیر کے بے سبب ہاتھ میں [illegible] اور مجھ [illegible]
شریعتوں پر تصنیف و تفسیر [illegible] اطلاع عطا کیں گئیں اور [illegible]
ہوں تو میرے اوپر میں کل کمالات کا انعکاس ہوا اور [illegible]
انسان کا جو قرب نبوت میں ہوا کرتا ہے اس کا [illegible] انتہائی درجہ
اولاد میں نے ان سب کے علوم و احوال و مقامات کو ایک ارگی [illegible]
حقیقت بالعبودیت انسانی میں شامل ہیں جس کی تعریف [illegible]
سے پہلے [illegible] اور صبح دوشنبہ کی [illegible]
پھر مجھ سے کہا گیا [illegible] کو [illegible] اور [illegible]
حاکم [illegible] اور میرے [illegible] سے [illegible] اب تجھ پر فرض [illegible]
و تو نیز کو [illegible] ساتواں درجہ [illegible] اور کل [illegible]
کثیر اس کی حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور اس کی اصل [illegible]

[illegible] رسالہ کا میں [illegible]

اللہ کی طرف مختلف کمالات کے [illegible] متوجہ ہوا اور یہاں اعتقاد سے یوں
کرتا ہے۔ علماء کمال کی ایک دوسری قسم ہے جو کہ وہ اب سنت کے شرع
و شریعت سے حاصل ہوتی ہے اور اس پر صورت مقدسہ کا اتنا غلبہ ہے
نیز اسی درجہ سے آنحضرت ﷺ کے اخلاق و [illegible] کی [illegible] اور اس درجہ
کی حاصیت و وقوع یہاں حقانیت ہے جس مرتبہ کے [illegible] اور
حق کا تمام صفات میں ظہور ہوتا اور اس کی [illegible] سنت کے سوا [illegible]
دیتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] اللہ جب میں [illegible]
[illegible]
[illegible] گیا پھر [illegible] کی تھا یا [illegible]
جانب کھڑی ہو گئی اور مجھ [illegible]
[illegible] گیا اور اس [illegible] حق حق [illegible]
اللہ یہ [illegible] مجھ [illegible]
[illegible] قطرات [illegible] کی [illegible] ہونے لگی جس [illegible]
اس کی تعریف سے [illegible] اور [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

اور وہ رحمت جو سراپا رحمت ہے، اللہ وہ علم جو ہر ظرف کا جامع ہے جس نے
نے اس میں عرف کے، مقام سے اپنے کمال کے مطابق فرق کیا جس سے
بعد بیان نہیں جس نے میری تخصیص کی دوسرے سے کمال میں
میں خود سراپا کمال ثابت ہوا اور میرے پاس وہ علوم تھے جن کا حامل
آسمان و زمین کو سکتے تھے وہ سمندر و سمندر حمل سمندر نہیں ہیں
دینے والوں کو پایا کہ وہ معرفت کے قائل ہیں وہ علم جس سے
میں بھی، دوسرے یہ سمجھے ہیں کہ جو کمالات مجھے حاصل ہوئے وہ
لوگوں کو بھی حاصل ہیں اور میں ذات کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت قدس نے فرمایا کہ ایک بار واقعہ میں حضرت مقدس سے
میں نے ان سے سوال کی علت کیا ہے؟ کہنے لگے کہ میں یقین
فرد کی لفظ سے یہ بھی کو حق سبحانہ و تعالیٰ ہوگا اور صدر کر بھی علم
میں مقدر ہے میں نے کہا علت کی میں سے بڑی اور اس کی
سے عظیم ہے اس سبب سے کہ اس کی ذات اور صفات
کہنے لگے وہاں سے بھی جانتے ہیں اور تم کو بھی بتائیں گے

حضرت قدس سے دیکھا کہ ایک بار حضرت امیر المومنین علی رضی
قبر کی وہ کو دیکھ کر بھی طلب فرما رہے ہیں وہ ذات جس
مصطفیٰ عرفان معرفت کی طرف اشارہ فرمایا جو کہ حضرت سرور
کہنے ہوئے ہیں۔

عالم کامل عارف کامل تاج اولیاء اللہ جو حضرت اقدس کے خلفاء
میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت اقدس خیر کثیر کے سامنے
نے فرمایا تھا اور یہ ہے مقصد۔

میں سے کوئی مسئلہ بیان فرماتے تھے میرے دل میں ایک کھٹک پیدا
ہوئی اور قلب اس بیان سے مطمئن نہ ہوا جس سے مجھے قلق
میں ہونے کے ارادہ سے اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت
کو غفلت طاری ہوئی میں نے
فرمایا اور اس کی طرف خیر
اقوال و فعلی اخلاق
سے سن چکی تھی۔

نیز شاہ موصوف بیان فرماتے
تصوف بیان فرماتے تھے اور
دیکھا کہ جیسے ایک سمت
ہوگئی وہ دیگر تمام
بھی وہاں تشریف فرما ہیں
جواب عطا فرمایا کہ
وہی بیان کرتے ہیں کہ حشر کے
میں ایک ہیں نیز مختلف قسم کے
جیسے غوث الاعظم شیخ
اتنا اور ہمارے تو اس میں
ہوگا ایک روز خواب دیکھا کہ
میں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ حضرت غوث الاعظم
اور

کرکے روانہ کیا۔ اس وقت میری بغل میں کتاب خیر کثیر ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کون سی کتاب ہے میں نے نام بتایا۔ آپ نے کتاب کو قدمبوسی کا شرف عطا فرمایا اور فرمایا کہ یہی عقیدہ میرے والد بزرگوار نیز دیگر علماء کا ہے۔ اس سے آگے کچھ نہ فرمایا۔

حضرت قدس سرہ شریف جب ۱۰ سال کا تھا تو ایک روز مجلس میں ارادہ و جہاں کے دل میں سفر مستزل میں سفر کا شوق پیدا ہوا اور زیادہ سے زیادہ عزم پختہ ہو گیا۔ چونکہ شاہ ماسوی میر سید علی صاحب سفر الی بیت اللہ ہے اور اس عزم کو حجاز کے لیے مستقر فرمایا تو سفر کا ارادہ فرمایا حتی کہ زادِ راہ بھی تیار کر لیا اور سیر و سفر میں مشغول ہو گئے تو اس ارادہ کو تمام لوگوں سے چھپایا اور جب عزم سفر ظاہر فرمایا اور بہ باعث قصد کی طرف روانہ ہوئے اور جب آپ نے ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے تمام حیلے تمام حق تعالیٰ اور حضور غائب کے حقوق کی رعایت کو مستلزم کر کے دیار محبوب کی طرف روانہ ہوئے۔ چلتے وقت اس اصحاب خاص سے جو آپ کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوئے تھے اپنے ارادہ کا اظہار فرمایا چونکہ وہ لوگ آپ کے جذبہ کے پروردہ تھے اور زاد جو کہ ان میں سے ایک فرد بھی نہ تھا اور ایک میل بھی چلنے کی سکت نہ تھی تاہم ان سب نے آپ

لے آپ کی والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ (بی بی فاطمہ) کی کفالت کی ذمہ داری

اقدس کا یہ حال کہ باوجود ناز و نعم میں پرورش پانے کے سامان سفر تھے
سفر کی تکالیف اٹھانے میں برابر کے شریک تھے اور راستہ چلنے میں
سے آگے چلتے تھے اور اسی تعب و آرام میں بھی اس طرح حقائق و
بیان فرماتے تھے جس طرح دولت خانہ پر فرماتے تھے
قوت کی تفریق نہ تھی درس تعلیم کے لیے یہ صورت
کا عادت تھی کہ دو دو تین تین کے تنی شفقت گوارا کرنے کے بعد بھی
سفر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں تھی بلکہ وہی شگفتگی
باتوں و حقائق و معارف بیان کرنے کے اور کسی قسم کی
نہیں تھی اور یہ اعزاز کی خوشی سے امر ہے جو تھے یہ کہ حب
ہمسفر کو کہ جاوں کی
تھا حالانکہ
تھیں یہ
تھا ایک دن بعد عصر راقم حروف
اس عجیب واقعہ دیکھا کہ جیسے کوئی جبر مجھ سے کھینچ لی گئی
ناقوں تھے اور حیران رہ گیا
لے حقیقت حقانیہ پہنچانی اور پیر نفس، طلقہ بطلقہ حق
ہوگیا اور ایک قسم کی تھنڈک و طمانیت مجھے حاصل ہوئی جو اب معلوم
ہے کہ اسی سفر میں اس عاجز کا مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مرحمت
تھیں سب پر موقوف کر دی تھا اور اب اس سفر سے
آپ فرماتے تھا کہ اسی وقت آپ کے تمام
ہوگئے اور سفر کرنے کی طاقت

انتہائی کمزوری کی وجہ سے پیادہ پائی کی سکت نہ رہی اور کسی طرح
مرض نے اتنی شدت اختیار کی کہ نشست و برخاست کی بھی سکت نہ
اور کوئی سواری بھی موجود نہ تھی اس حالت کے پیش نظر تھا
دل سے پریشان ہوا حضرت اقدس نے جب یہ حالت ملاحظہ
کچھ لوگوں کو آس پاس اس غرض کے لیے سواری کی تلاش میں
شب کے وقت تک رکاب حرم خدمت اقدس میں حاضر ہو
وعدہ تو سبھی نے بہ نام بھلائی سفر سے صبح وسلامت واپ
دھل پہنچیں گے لیکن اب تو صورت حال دوسری ہی ہے کہ
جاسکتے ہیں، اس عزیز کو ضعف کی زیادتی کی وجہ سے
ہی نہ سکیں ہے چہ جائیکہ پیادہ روی کی تیز رفتار
کر سکیں گے اور اس مقام پر چھوڑنا بھی جو سخت خطرہ
واقعہ تھا یہ تھا جس کے ذریعہ کسی سواری کے
توقع کی جاسکے۔ تو حضور ہی دعا توجہ فرمائیں
کی برکت سے یہ شخص آسان ہو جائے ارشاد فرمایا کہ چلو
حسب ارشاد عمل سے فارغ ہو کر ہیں تو اس وقت یہ
ہیں ہیں جاکر سواری وقت مقررہ پر
اس وقت دست مبارک اٹھا کر دعا میں مشغول ہو
آنسو بہتے جاتے تھے۔ جیسے ہی دعا سے فارغ ہوئے
دعاؤں ہوئی آپ نے جیسے ہی یہ دعا
حاضرین سب بہت مسرور ہوئے۔ اسی وقت سے
بہتر ہوا نزدیک ہوگئی اور جو لوگ سواری کے لیے بھیجے گئے تھے

[illegible]
[illegible]
[illegible]

آپ کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ حضرت کے جذب صحبت اور بخشش و حسن
[illegible] سے دونگ دکھایا کہ ہر چیز کو چھوڑ چھاڑ شرف ملازمت اختیار کریں
آپ مصلحت وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو اسی جگہ چھوڑ کر دلی [illegible]
لے آئے۔ چونکہ حضرت کی نیلی نظر ان کی بھی بھلائی کے لئے [illegible]
چھاڑ تک جہاں بابا کی راہ لی اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر [illegible]
سعادت سے مشرف ہوئے۔ بعد استکمال طریقت کے طالب ہوئے۔ آپ
نے ہر ایک کو اس کی صلاحیت کے مطابق تلقین کی کوشش
ہو گئے اور سبق بڑھتے ہوئے اس مرتبہ پر پہنچ جائیں گے اور اس
[illegible] فقط اسی حصہ سے بہرہ ہے اور ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ
تعلیم فرماتے۔ اس پر فقیر کی تائید کی ان میں سے ایک شخص [illegible]
[illegible] ہوئے اور دعوے داری سے [illegible]
[illegible] کی طلب میں آپ کی خدمت میں [illegible]
اور [illegible] سے [illegible] کچھ بھی حاصل نہ
[illegible] پھر آپ کی [illegible] پر مشرف ہوئے
[illegible] اور [illegible] میں ٹھہرے
[illegible] سے مشغول [illegible] نصیب ہوئے

[illegible] کے [illegible] بعض [illegible]
[illegible] میں [illegible] پہنچے [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible] ان دونوں [illegible]
ہیں اور [illegible] کہ [illegible] ان دونوں میں
تو کی شہر میں سے [illegible] جہاں [illegible]

[illegible] جانے کے لیے فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے [illegible]
گا۔ صبح کو وہ پھر حاضر ہو کر حسب وعدہ [illegible]
[illegible] کر وہ حالانکہ وہ شہر میں ہے [illegible]
دیے گا اور جو دوسری جگہ ہے [illegible]
[illegible] آئی انھوں نے عرض کیا کہ [illegible]
قرعہ داری عید کی ہوئی ہے آپ نے [illegible]
[illegible] دیکھ کر اس [illegible]
[illegible] کے وقت میں کہہ دیا کہ اب تمہارے [illegible]
[illegible] یہ سن کر وہ [illegible]
کی کوشش میں بڑی کوشش کی مگر [illegible]
[illegible] آگئے اور یہ واقعہ اس فقیر سے بیان کیا

ایک دن حضرت [illegible] مجلس میں [illegible]
آئی آپ نے [illegible] تقسیم فرمائی [illegible]
شخص [illegible] مجلس میں [illegible] تقسیم کرنے کی [illegible]
وقت اس شخص کے دل میں [illegible]
[illegible] آپ کے سامنے رکھی ہوں [illegible]
آپ ولی ہیں تب میں آپ سے [illegible]
ہو گئے لیکن [illegible] میں [illegible]
تو یہ ایک قسم کی خودنمائی ہوگی [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] ان سے [illegible]

اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ قصہ بھی ایسا ہی تھا کہ زبان عیب جو سے دفاع نہ پا

ایک روز کوئی شخص کچھ نادر کتب فروخت حضرت قدس کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جن کو وہ کتب قیمتی تھی اور بہت مناسب داموں مل رہی تھیں آپ نے اس کو روپیہ دیدیئے کہ یہ کتب قیمت ہیں آپ گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ جو شخص کتب دے مجھے دیدے آپ نے اندر کر کتب دیکھنا شروع کیں اس اثنا میں اس شخص نے گھر گھر کی طرف سے نظر بچا کر رقم جمع کر کے پیش کی آپ نے رقم لے کر کتب حوالہ کیں اور فرمایا ایک بات تجھ سے آپ کو حاجت ہیں بیچ بہت قیمتی ہیں نوٹ نہ کیا آپ اس کو لے کر گھر میں گئے فرمایا کہ یہ بوتاک اس دن کی حاجت کا قصہ ہے۔

ایک مرتبہ شعبان میں آپ کے گھر میں بکلی وجود نہ تھا اہل خانہ نے عرض کیا آپ نے قدرے تامل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ [illegible] عنقریب [illegible] اسی اثنا میں ایک شخص کچھ رقم کر حاضر ہوا [illegible] کے [illegible] کیا آپ نے فرمایا تو نے [illegible] عرض کیا کہ [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

حضرت کی زبان غیب ترجمان پر جاری ہو چکی تھی محمد قطب اس بات کو
بہت غنیمت سمجھے اور اس وقت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کے ماں
کا انتقال ہو گیا۔ بعد میں یہ بچہ حضرت اقدس کی خدمت
گیا وہاں آپ نے یہ محمد قطب کے بچوں کے لیے تعویذ تحریر
تھے کہ زمانے کا یہ محمد قطب کی طرف متوجہ ہوئے رکھا کہ وہ
خواہاں ہیں بلکہ مخالف ہیں۔ کہیں اسامہ ہو کہ آپ کا
سے بچائیں ایسا کام جو
سی وقت
ہے
کسی قسم کے کسی کا نقصان ہے۔ اس کے
مدد ہی ہے دین و دنیا کا تعویذ ہے کسی دوسرے
نہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کا لڑکا بیمار ہوا اور وہ تعویذ لے
بعد ان اس سے اس نے تھا پائی۔

فائدہ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک رات خواب میں خواجہ
کو جا رہا ہوں۔ تھا اور حضرت والد ماجد کا مزید بھی تھا اور
بانی سے انتقال کر چکا تھا انتہائی بوسیدہ کپڑوں میں
میں دیکھا کہ والد ماجد کے مزار مبارک کے قریب بغرض قیام ٹھہرا
ہے۔ وہاں والے اس کو روک رہے ہیں۔ جب میں پہنچا تو
ہمت ٹھہرایا۔ میں نے بغرض ثواب سورۂ یٰسین پڑھی اور اس کے حق میں
دعا کی۔ دوسری دو رات کو پھر اسے خواب میں دیکھا کہ سابقہ

لہ میں تعویذ دیکھ آپ انہیں مانگا جاتے ہیں یا کسی ایسی کا حضرت کی

پچھلے ہوئے حسین تعلق میں ہاتھوں میں
گئے ہے ہوئے ہے اور کہہ رہا ہے کہ ایک تو ان سے ملنے وقت
قدس سرہٗ کا عطا کردہ ہے اور یہ دوسرا حضرت
افادہ عبدالرحیم کشمیری سے بعض عزیزوں
سب ہو گئے اور ختم ہو گئے اور حضرت
کو بڑی بڑی حالت میں مبتلا ہو گیا دیکھا
اقدس میں حاضر ہوئے اور اس کے لیے دعا
ہوئے۔ حضرت اقدس نے اس کے حق میں
سے اس کے حال پر تصرف فرمایا۔ اس وقت
حضرت بزرگ شاہ عبدالرحیم قدس سرہٗ
کو بچانے کی بات اور آپ کے اس کہنے سے مراد اس کی
اس کو نجات کی بشارت دے رہے ہیں۔

افادہ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک
عالی میں تمہارے اس عالم سے
اور اس وقت ہوا میں
قوت تھی اور کھانے پینے کی
سے متعلق تھی اور اس وقت میں نے کچھ لوگوں کو
نیند سو رہے ہیں تو اس کے بعد وہ
ہیں یہاں تک۔ اور بعض اس عالم کی طرف دیکھ رہے ہیں جہاں سے
نے حضرت کی۔ پھر وہاں سے بھی
انابت وہ کہ عرض میں باقی

کا بیت طرش کے جس مشترک میں تھی، متخید میں زائد اور دو اجزا میں مرکب ہونے
عالم نفس و انانیت سے بھی خالی ہو گیا پھر میں ویسا ہو گیا جیسا
تھا۔ اس وقت نہ میں زندہ تھا بلکہ ایسا انسان جس میں
اجمالی اور تفصیلی طور پر جیسے تھے سب میں مر گیا اور گیا اللہ کی
[illegible]

[illegible] صاحب ہو قال ان تموتوا احاد [illegible]
ناسوتی ورثات سے مقرر ہو گئے۔ [illegible]
جس لوگ قرن قرن ہو رہے تھے اور جس فصل متقابل [illegible]
اس فصل متقابل [illegible] ہونے کے شاہد میں تھے [illegible]
اسی نظارہ پر ناصف تھے اور بعض ناسوت کی طرف متوجہ تھے
اور [illegible] ہو گئے اور آپ کی انانیت عارضی [illegible]
ہو گئی۔ اور وہاں کوئی [illegible] بالکل دو صورتوں
کے متجلد اور [illegible] متخید میں [illegible] میں ہو گئی
[illegible] ہو گئے اور آپ کو بعض [illegible] سے بھی موت
[illegible] میں تھے جیسی ہے میں ثابت میں بھیج گئے [illegible]
میں [illegible] اور حالت جمع میں تفصیلا اور احمالا [illegible]
[illegible] حوقہ [illegible] آپ کو [illegible]
ایک بھائی ناسوتی بھگتے اس طرح [illegible] ناسوت کی طرف متوجہ
[illegible] اصل آیت کی طرف متوجہ ہوں تو ناسوتیت سے [illegible]
[illegible] تھا بلکہ موت حقیقی تھی اور اس [illegible] آیت
[illegible] ناسوت متلاشی ہو گیا جو فرد کامل ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک عورت کی [illegible]
[illegible] مشغول ہوں تو وہ مجھے کوئی [illegible]
[illegible] مشغول ہوتا تو وہ مجھے [illegible]
خوب [illegible] تھا بلکہ موت حقیقی تھی [illegible]
تمام مکلفات کے لیے [illegible]
جس سے [illegible] کی [illegible]
سے [illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] اس طرح [illegible]
قسم [illegible]
افادہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

افادہ حضرت قدس سرہ نے بعض مشاہدات میں دیکھا کہ [illegible] میں نور کا ایک بگولہ ہے اور آپ [illegible] بیت اللہ کی [illegible] میں، اس کا دہانہ بڑا ہونا شروع ہوا اور اس کی تیز شعاعیں [illegible] اس نے مل کر آسمان پر پھیل گئیں، اور آفتاب سے زیادہ [illegible] اور اس کا نور اس حد تک بڑھ گیا کہ زمین اس کے [illegible] پس لوگ آپ کے اس بیان سے از خود رفتہ ہو گئے [illegible] یا اور فرمایا کہ اسی نے ظاہری و باطنی [illegible] شریفین کے دوبارہ مفوضہ [illegible] جو کچھ [illegible] سپرد [illegible] واقع ہو [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

افادہ جب حرمین شریفین [illegible] تشریف [illegible] دامنگیر ہوئی اور عزم مراجعت [illegible] ہو گیا تو [illegible] آخر [illegible] رہنے [illegible] شیخ عبید اللہ سلمہم اللہ تعالیٰ عمر ہی میں [illegible] اس سفر پر [illegible] جہاں کہیں بھی کسی [illegible] تشریف [illegible] تھوڑا سا ٹھہرتے اور اس کو حسن قسمت کی نسبت حق سے ہوتی وہ آپ کو مکشوف ہوتی اس کو بالتفصیل بیان فرماتے جب [illegible] تک [illegible] شاہ و علی تلامذہ [illegible] شاہ جلال قدس اللہ [illegible] کے مزارات پر حاضر کیا [illegible] سرمہ بیچ کر حضرت [illegible] کے مزار پر حاضر ہوئے وہاں سے [illegible] شیخ علی محویری قدس سرہ کے [illegible] پر حاضری دی پھر [illegible] بہاء الدین [illegible] قدس سرہ کے مزارات پر تشریف فرما ہوئے [illegible] قبور کے احوال ایک [illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] کے بیان فرمائے بشرطیکہ [illegible] اکثر طالب علموں نے شرف بیعت حاصل کر کے [illegible] طریقت حاصل کرنے [illegible] توجہ [illegible] [illegible] بیچوں کی رہنمائی [illegible] [illegible] [illegible]

جب وہاں کے لوگوں سے یہ کہا کہ [illegible] تو [illegible]
تو [illegible] کی جگہ رکھے گا۔ ایک دن ایک سوڈانی عالم نے خواب میں
کہ مسجد میں خادم تھا خواب دیکھا کہ کوئی [illegible]
کا عقیدہ رکھتا جائے تو [illegible]
خواب کے بعد شرف بیعت سے [illegible]
[illegible] استفادہ کئے۔ اور حرمین کے بکثرت لوگوں نے سعادت بیعت
حاصل کی نیز اسی طریقت استفاضہ کئے اور جب حضرت [illegible]
ربیع الاول میں [illegible] کا [illegible]
اثنائے راہ میں بکثرت اسرار آپ پر منکشف ہوئے اور جس [illegible]
[illegible] کے روضہ مطہرہ پر حاضر ہو کر شرف زیارت سے مشرف ہوئے تھے
کی بے شمار عنایات کی بات آپ پر نمایاں ہوئیں۔ جس [illegible]
میں خلوص نیت سے اسرار سے مستفیض ہوتے جاتے کوئی مجلس
واردات سے خالی نہ ہوتی۔ اور حضرت اقدس کے مدینہ منورہ پہنچنے سے
قبل شیخ عبدالکریم انصاری سے [illegible] حضرت اقدس رضی اللہ عنہ نے
اکابر اہل مدینہ میں تھے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جو حرمت
میں آپ کی عظمت و بزرگی معلوم ہوئی اس بنا پر وہ آپ کی آمد کے منتظر
تھے جب آپ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو وہ سیدھے [illegible]
اقدس کو ڈھونڈتے ہوئے [illegible] اور ملاقات کر کے [illegible]
کیا۔ [illegible] کے قریب [illegible] اصحاب صفہ میں [illegible]
[illegible] خوان و بیچی تھیں [illegible] کے اجازت دی اور مسجد نبوی کے
[illegible] سے جو مشہور عالم [illegible] مدینہ تھے حضرت اقدس کی دعوت کی

جب آپ [illegible] کے دن [illegible] پر تشریف لے گئے تو محفل میں پہنچتے ہی انھوں نے تمام علماء
[illegible] موجود تھے آپ سے سوال کیا [illegible] میں [illegible] سکتے جو
آپ نے بطور [illegible] فرمایا کہ [illegible] بولیں۔ پھر انھوں نے کہا کہ
اکثر لوگ علمی تبحر [illegible] ہوتے ہیں لیکن معقول کے [illegible]
ایسے ہیں کہ اب تک ان کو کوئی [illegible] نہیں بیان کر سکا ہے اور بے محل
باتیں کرتا ہے جیسے تجدد والوں کا مسئلہ ہے [illegible] غرض کے [illegible]
[illegible] اس کو جوہر میں [illegible] کیا ہے اور ان کے
[illegible] کا کیا سبب ہے؟ حضرت اقدس نے بزبان عربی
ایسی فصاحت و بلاغت سے [illegible] فرمایا کہ وہاں موجود تمام فضلاء
عرب آپ کی فصاحت و بلاغت پر انگشت بدنداں رہ گئے اس کی
تحقیق میں ایسے ایسے [illegible] جو میزان کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکے
تھے۔ انھوں نے ان باتوں کو غنیمت سمجھا کہ [illegible] کر دیں
کرتے۔ اس کے بعد ان کو کوئی علمی بحث حضرت اقدس کی مذمت میں
کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

انھیں ایام میں ایک روز ایک شخص نے حضور غوث اعظم [illegible]
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی نسبت [illegible] جس [illegible]
نے فرقہ حنفیہ [illegible] سوال کیا [illegible] تحقیق [illegible]
ہو لیں حضرت [illegible] فرمایا کہ [illegible] کی [illegible]
علماء [illegible] کہ [illegible] امام اعظم [illegible]
قطب [illegible] شیخ عبدالقادر [illegible] طالبین میں جہاں غیر
[illegible] فرمایا [illegible] فرمایا [illegible]

اسی میں حنفیہ کو بھی شمار کیا ہے اور ان فرقوں کے بارے میں ، تخصیص کے
لیکن امام ابو حنیفہ کے متبعین نے یہ دعویٰ نہیں کیا ہے کہ
تصدیق ہے اور اقرار سے مراد اقرار
بر ہونی نے
سے کیا یہ کہ حنفیہ ان لوگوں کے
علم نجات پر کیسے حکم دیا جا سکتا ہے دوسرے یہ کہ
حنفیہ کے نزدیک ان میں
خبیث
ہیں ہے
معاصی
کی دو قسمیں
ہے اور
ہے جو شخص
لی لوئی چیز
کرتے ہیں کہ
توبہ

کو عمرہ بھیج کر عمرہ ادا فرمایا اور رمضان میں عمرہ کے دوران
معتکف میں بیت اللہ کے سامنے مسجد حرام میں اعتکاف فرمایا اور جب تک
آپ مکہ معظمہ میں رہے وہاں سے آپ سے فیوض ظاہری و باطنی اخذ کرتے
رہے۔ اسی جگہ آپ نے ایک رسالہ مسمی بہ فیوض الحرمین تصنیف فرمایا اس
میں اپنے حالات و واردات و حقایق و معارف اور غوامض جو حرمین
شریفین میں آپ پر وارد ہوئے تھے بیان فرمائے ہیں گو کہ بیشتر مضامین رسالہ
مذکورہ کے سمت بلند ہیں اور ہر شخص کے ادراک کی جگہ نہیں عرفت کے دعوے
سے بھی ملا تر ہیں، لیکن فقیر اس میں کے بعض مشاہدات ہی فقیر نے
[illegible] اختصار کرکے اس قصہ کے ضمن میں تحریر کرے گا تاکہ اس
رسالہ کے پڑھنے والے بھی ان کے فوائد سے بھی مشرف ہوں اور یہ دونوں بہت
[illegible] مقدمۃ السنوسی فی مقدمۃ الفرقۃ السنیۃ میں
سے مشہور ہوئے ان میں سے پہلا رسالہ عربی عبارت اور دوسرا رسالہ فارسی
کے دو حصے کرکے گئے اور [illegible] حاصل کی اور دوسرا رسالہ ملک
[illegible] میں کی سیر کی اور سنہ فیوض الحرمین بعض مخصوصین
کو [illegible] کا قصد فرمایا اور بیت اللہ
میں قیام کے دوران کسی کسی اس فقیر سے فرماتے تھے کہ جب بھی گھر کا خیال آتا
ہے ایک تڑپ سی دل میں پیدا ہوتی محسوس ہوتی ہے چند ہی روز بعد آپ
کو والدہ ماجدہ کی جدائی سے پیش آنے والی [illegible] تکلیف آپ کی خدمت
میں [illegible] آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو تڑپ تم کو محسوس ہوتی
تھی وہ سب یہی تھا اور جب وقت رخصت جہاز پر سوار ہوئے تو باوجود بیمار
ہونے کے سب سے پہلے روانہ ہونے والا جہاز ۳۲ روز کے عرصہ میں سورت کی

بارگاہ پہنچا یہ رکب تمام وہاں نزول فرمایا اور تھوڑے وقت
دلکش دلی کی جانب کوچ فرمایا۔ اثنائے راہ جس جس شہر سے
علماء و مشائخ کو آپ کی تشریف آوری کی خبر پہنچتی تھی
اور تعظیم و تکریم بجا لاتے۔ جب گوالیار پہنچے خواجہ
کے زیارت کا ارادہ فرمایا، ایک کی نسبت معلوم فرمایا کہ
علاقہ کبیر آباد میں امیر ابوالعلی کے مزار پر حاضر ہوئے
احوال لیف پشتمان دریافت فرمائے۔ غیب سے فرمایا
کو بخیر و خوبی دار السلطنت شاہجہان آباد میں داخل
کو شرف فرمایا۔ آگرہ سے دہلی کے ارادہ سے روانہ ہونے پر
تاریخ جو حضرت اقدس نے خود نظم فرمائی ہے۔

زدہلی بر سمت دلی سپہر چ — بہ ہشتم صباح از ربیع دوم
ہزار و صد و جل و سہ سال بود — کہ ایں واقعہ گشت اہل سر
ز تاریخ ایں سال نکو بود سید — سر آمد سر منتخب گشت او
بہ آمد ربیع آخر و جب — زساں و ہزار و صد و جل و سہ

اور تاریخ اول جو الہام کے وعدہ کے ساتھ منعقد ہوئی اور شاہ
زدہ آ حضرت نے اس کو اس طرح نظم فرمایا ہے

بہ دل سید شہر گفتہ و حرام بیچ و تم — بحافظ اللہ یزدان منصہ ہم آید تو
زبالف سال آید بہ تحقیق بوت و جیتو — قلت تنک و ملک و سید لیف و الفتح

۱۱۲۲ھ

بہ مقامات موعودہ تحریر کیے جاتے ہیں۔

حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ میں نے خواب میں اولیاء اللہ کی یک
نے اس مشاہدہ کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ پڑھنے والا توحید وجودی و شہودی کو
سمجھے ہوا اور ان اصطلاحات کے سمجھنے سے پہلے وجود و شہود کے معنی سے واقف ہو
اضافہ کرتا ہوں۔ وجود یہ ہے کہ من حیث اللہ [illegible] موجودیت ہے اور اس
کے علاوہ جس ذات واجب تعالیٰ ہے۔ حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کہ حقیقت میں
بجز ذات باری وجود صرف ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں یعنی وجود حقیقی ذات
ضمیمہ نمبر۔ فقیر نے اپنے کتب و رسائل میں [illegible] کی حیثیت کی طرح
سے اس وجود کا ظل ہونے کی وجہ سے [illegible] وجود کا
اطلاق کیا جاتا ہے جیسے وجود [illegible] وجود حیوان وجود انسان یا وجود
بیاض و عقل و علم و جہل یہ سب وجود متحد ہیں اور بایں مختلف یعنی ان کے
افراد کا تباین ایک دوسرے کے ساتھ و اضافات کے ہے اس طرح حقیقی توحید
توحید وجودی ہی ہے جس کو متذکرہ صدر مشاہدہ میں اسرار الٰہی و رحمانی سے
تعبیر کیا گیا ہے اور توحید وجودی حق کہتے ہیں اس طرح پر کہ سالک راتب تجلیات اور
موجبات صدیہ سے عبور کرکے اور مقام توحید [illegible] پہنچ کر تمام صور موجودات میں
مشاہدہ حق کرے اور غیریت تو [illegible] کی [illegible] کو دیکھے

وجود و شہود کو سمجھ لینے کے بعد اب توحید [illegible] کو سمجھ لینا بھی ضروری ہے توحید بھی
ہیں ذات حق کو صفات و شیون کے حاشا اور [illegible] میں ہے کم کرنا
اور بگانہ ہونا واحد [illegible] ثابت ہوتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔
ایک توحید وجودی۔ دوسرے توحید شہودی۔ توحید شہودی کی بھی دو قسمیں ہیں۔
ایک صحو کی دوسری سکر کی صحو کی توحید کو توحید ایمانی
بھی کہتے ہیں یہ صرف غالب اور صحو توحید میں پختہ علماء ظاہر [illegible]
[illegible]

جماعت کو دو قسموں میں دیکھا۔ ان میں ایک فرقہ [illegible]
[illegible] صفحے کا نتیجہ۔ عوام المسلمین کا اعتقاد و توجہ کہتے ہیں کہ [illegible]
مصنوعات اسی ایک ممالک سے ہیں اور یہ توحید مشہودی معنوی ہے [illegible]
خالق کی مظاہر ہیں۔ لیکن ذوات مخلوقات۔ ذات حق سے جدا ہیں۔ توحید وجود
کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک توحید وجودی علمی دوسری توحید وجودی عینی
توحید وجودی علمی یہ ہے کہ سوائے ایک ذات اور ایک وجود کے دوسرا وجود
اور یہ وجود عین ذات ہے۔ دوسری توحید وجودی عینی شہودی جس کو توحید [illegible]
شہود یہ سب میں افضل و اکمل ہے اس کے تین مدارج ہیں۔ اول یہ کہ حق
الیہ میں سے ایک جلوہ [illegible] ہو جس سے اسمائی تعینات مختلفہ ظاہر
ہوں اور وہ جلوہ تعین عینی حقیقی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور وہی ذات [illegible]
متوجہ ہو اور صفات کے مصدر وہ ہے کہ ہر ایک یہاں سے [illegible]
اکثر یہ سب ذکر شغل اور ریاضت شاقہ سے حاصل ہوتی ہے جیسا کہ سالک [illegible]
اگر تذکرہ مصدر مشاہدہ میں ہے وہ سراگردہ اولیاء اللہ خاتمیہ کے دونوں پر [illegible]
پڑتے ہیں دوسرا قسم یہ نفس کے اور تیسرا وہ جس افراد کو نفس و ذات سے
چھٹکارا ہو جاتا ہے اور وہ جلد کو سلوک تمام کرتے ہیں یہ حال مجذوب سالک کا ہے اور
متذکرہ مصدر مشاہدہ میں ہے وہ سراگردہ اولیاء اللہ کا ہے جو تفکر میں مستغرق تھا اور ان کے
دلوں پر خطرات اور جذبات تھے اور وہ توحید وجود کے قائل تھے اور جن لوگوں
کو جذبہ حاصل ہوا ہے اور وہ سلوک میں کیوں کہ ان کو مجذوب کہتے ہیں اس کے علاوہ یہ
کی دو قسمیں ہیں۔ افعال۔ صفاتی۔ ذاتی۔ افعال کو حضرات صوفیہ کی اصطلاح میں
جذبہ ولایت بھی توحید شہودی بھی کہتے ہیں۔ سالک کو اول ہی توحید [illegible] آتی ہے اور اسی
تمام افعال سے بیگانگی اور صرف ذات ثابت ہوتی اس لیے کہ جو کچھ جہاں [illegible]
[illegible] کہتے ہیں

[illegible] اور توحید وجودی کا قائل۔ [illegible] کے دونوں [illegible] نوعا
[illegible] شرع [illegible] وحیات کفر و ایمان [illegible] عصیان [illegible]
[illegible] حق تعالیٰ ہی سے ہیں کیوں کہ فاعل حقیقی وہی ہے بیاکہ
[illegible] خیر و شر [illegible] ہے کہ مخلوق سے صدور افعال غیر مادہ حق کے [illegible]
جو ہوا ہے حق سے ہوتا ہے۔ دوسری توحید صفاتی ہے [illegible] کو اصطلاح میں ہمہ اوست
کہتے ہیں۔ اس توحید افعالی کے محو کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے [illegible] مطلب یہ ہے کہ
حیات علم ارادہ قدرت سمع بصر کلام [illegible] رزاقیت وغیرہ جتنے صفاتیں ان کا
وجود غیر ذات کے خیال سے [illegible] اور صفات [illegible] ذات سے کبھی منفک نہیں
ہوتے سالک کو چاہیے کہ تمام صفات حق کو اپنے میں تصور کرے اور [illegible] کو
محو کرنے کے بعد پیش آتی ہے جس کو ہمہ اوست [illegible] کہتے ہیں اور یہ توحید صفاتی کو محو
کرنے کے بعد پیش آتی ہے اس لیے کہ صفات اور جملہ صفات افعال و آثار [illegible]
میں ہیں غیر ذات کے نہیں ہیں اور کبھی ذات سے منفک نہیں ہوتے اور ہر صفت
ذات موجود غیر وجود ذات کے علاوہ صفات کمال ہیں صفات افعال و آثار کا
وجود اس ایک ہی مطلق اور ذات یکتا سے [illegible] صفات و افعال و آثار کو عین
ذات اور حقیقت اور ہمہ اوست کہتے ہیں متذکرہ مصدر مشاہدہ میں اولیاء اللہ کے ان دو
گروہوں میں سے کوئی بھی اس مقام تک نہ پہنچا تھا ان کا مقصد حقیقت جامعہ کی طرف
متوجہ ہوا تھا۔ ان مقامات کے بعد توحید کی ایک قسم توحید تامہ ہے جو حقیقی بھی ہے وہ یہ کہ حق
تعالیٰ اس [illegible] میں یہ صفت و عبادت کو صوفیہ [illegible] فنا ذات سے تعبیر کرتے ہیں
[illegible] کی [illegible] ہے [illegible] اول [illegible] میں تھا اور [illegible]
تک دیا ہی ہوگا یہ [illegible] ہے جس کو متذکرہ مصدر مشاہدہ میں [illegible] کی [illegible]
سے تعبیر کیا ہے جس سے [illegible] ہے۔ (باقی آئندہ)

اور چہروں پر مسرت و سرور تھا اور وہ [illegible] اگر وہ توحید وجودی کا [illegible] تھے ایک
تسمہ کے تفکر میں غرق تھا۔ ان کے دلوں پر ایک حیا غالب ہے حق کے سوا کسی
کا نہیں تو یہ علم کیسا ان کے چہرہ [illegible] یہ نہایت تھی۔ دونوں فریق [illegible]
کرتے تھے۔ فریق اول کا کنایہ یہ تھا کہ کیا تم ہم پر یہ واضح نہیں دیکھتے جو ہر کو
اس ظرف میں عطا کیے گئے کہ یہ اور صراط مستقیم پر [illegible] ثانی کا کنایہ تھا۔ ہم موجودات کا اضمحلال وجود واحد میں یک [illegible]
ہے لہٰذا ہم کو ایک ایسے [illegible] علم ہے جس سے تم واقف نہیں۔ لہٰذا فصل ہم
میں یہ کہ تم جب بحث میں ہوتے تو تم نے مجھ کو حکم بنایا اور
میرے فیصلہ پر راضی ہوا [illegible] میں ان کے درمیان کھڑا ہوا اور کہا کہ
بعض علوم صاحب [illegible] تہذیب نفس ہے اور بعض علوم سے
اگرچہ وہ نفس الامر میں [illegible] لیکن ان سے پختہ [illegible] نہیں ہوتے
کیونکہ حق تعالیٰ نے نفوس بندگی کو محبت استعدادات کے مطابق مختلف
کیا ہے اور ہر نفس کو علوم میں سے ایک مخصوص مشرب عطا کیا ہے اگر اس
علم میں غور کرتا ہے تو اس کا نفس تہذیب پاتا اور اصلاح ہوتا ہے
اور اگر وہ اس میں مستغرق ہوتا ہے کہ تو ان معنوں سے محروم رہتا ہے اور
اس کا وہ علم تہذیب نفس نہ ہوگا۔ اور یہ مسئلہ توحید وجودی اگرچہ نفس الامر
اور واقعی ہے لیکن یہ علم تم دونوں گروہوں میں سے کسی کا بھی مشرب نہیں
ہے کیونکہ تم دونوں کا مشرب [illegible] چونکہ حقیقت جامعہ کی طرف متوجہ ہوا اور یہ
توجہ [illegible] کی توجہ کے موافق اور مناسب ہے لیکن توجہ تعظیم و ہیبت سے
مستغنی [illegible] اور بگڑ [illegible] ہوتا ہے تو [illegible] اس مسئلہ سے حاصل ہوتے
لیکن [illegible] مشرب میں خطی نہ کی لہٰذا ان کے نفوس بہرہ ہوں گے اور افادی

[illegible] کا ثمرہ ہے لیکن [illegible] حضرت [illegible] وجود اگرچہ سچی بات کے قائل ہوئے لیکن
اپنے مشرب میں خطا کی کہ وہ جب اپنی ناقص نگاہ سے مراتب وجود میں غور
کرتے ہیں تو تعظیم و ہیبت حق تعالیٰ جس سے [illegible] حق کو پہچانا ان کے
[illegible] جاتی رہتی ہے اور [illegible] کی یہ معرفت ایک [illegible] ہے جس سے [illegible] عالم،
[illegible] اور یہ علم وحدت الوجود اس کا مشرب ہوتا ہے جس میں وجہ حق
ہر انسان میں ودیعت کیا ہوا ایک [illegible] ہوتا ہے یعنی احتلام
نائمہ میں مغلوب نہیں ہوتا اور وجود کے راز نے اس کو ہجوم تنزلات کی
کدورت سے [illegible] نہ کیا ہو اور تم میں وہ چیز اپنی [illegible] تشتت پر باقی نہیں
رہی ہو بلکہ مسخ ہو گئی ہو پس ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی اور انھوں نے
یقین کر لیا پھر میں نے کہا کہ یہ اسرار آلٰہی ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس سے
مخصوص فرمایا کہ میں اس کے ذریعہ تمہارے درمیان فیصلہ کروں۔ والحمد للہ
رب العالمین

حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ میں نے ۲۵ صفر ۱۱۳۳ھ کی شب میں
خواب دیکھا کہ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے غریب خانہ
تشریف لائے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کے دست مبارک میں ایک [illegible]
ہوا قلم ہے۔ آپ نے دست مبارک [illegible] کر وہ قلم اس فقیر کو عنایت فرمایا اور
ارشاد فرمایا کہ یہ قلم میرے جد نرگوار [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
پھر فرمایا کہ ٹھہر جاؤ تاکہ [illegible] امام حسینؓ اس قلم کو درست کر دیں پس حضرت
امام حسینؓ نے اس کو درست فرما کر مجھے عنایت فرمایا اس سے ایسا فرحت و
سرور مجھے حاصل ہوا جو بیان میں نہیں آ سکتا۔ پھر ایک دھاری [illegible] دوسری
[illegible] گئی جس میں ایک سفید دھاری تھی دوسری سبز۔ وہ چار حضرات [illegible]

مکہ دیدہ ور کھی گئی۔ حضرت امام حسین نے اس کو [illegible]
بڑا دادا جدی رسول اللہ پھر اسے مجھے [illegible]
تکریم سر پر رکھا، اور جناب الٰہی میں اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر [illegible]
کیا۔ پھر یہ [illegible] کھل گئی۔

حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ ایک دن میں دوپہر تک [illegible]
اس کو دیکھا اضافات حیرت کی اور میں نے اسے [illegible]
فرمایا اور دیکھا فلک کو دیکھا کہ ہم پیتے ہوئے ہیں اور سورج میں
عوالم ہیں اور کلام شمس کی تفصیل فیوض الحرمین میں [illegible]

حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ میں نے [illegible]
کو ایک نور اس کی ملتوی پر چمک رہا ہے اور اس کی حقیقت [illegible]
دیا دیکھا۔ اور جب لوگ ان انتفاع کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو بعض
کی نیت صرف انتفاع [illegible] ہوتی ہے) ہے جس سے [illegible]
گویا شعاع اشراق ہے۔ اور ایک گروہ کی روحانی نگاہ کھل جاتی ہے
اس نور کا ادراک کر رہی ہیں اور اسی وجہ سے ان کی قوت ملکیہ قوت سبعیہ
پر غالب ہوتی ہے۔ اور ایک فرقے جب اس نور میں غور کیا تو [illegible]
میں راصل ہوئے جو اس نور میں فنا ہو اور یہ فرقہ اعلیٰ درجہ کا ہے۔

حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حقیقت [illegible]
[illegible] اور حقیقت [illegible] کی [illegible]
[illegible] اور ان کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی [illegible]
[illegible] اور

تیسری رات کے چاند کے روشن ہوئی جب میں نے اس میں [illegible]
تو انوار و تجلیات الٰہیہ کا ظہور رحمت خلوت تھے لیکن [illegible] رحمت و [illegible]

آپ نے تحریر فرمایا کہ مکہ معظمہ میں، روز ولادت سرور کائنات
(محفل میلاد شریف) مولود شریف میں لوگوں کا ایک جم غفیر [illegible]
پر صلوٰۃ و سلام اور آپ کے معجزات بیان کرنے میں مشغول [illegible]
میں نے اس جلسہ کی یہ کیفیات چمکتی ہوئی دیکھیں۔ مجھے [illegible]
کی نگاہ ہوئی کہ کیا وہ نگاہ ظاہر سے ہیں یا نگاہ باطن سے۔ پھر جب میں نے
غور کیا تو دیکھا کہ وہ ان ملائکہ کے انوار ہیں جو اس متبرک [illegible]
اور ان میں انوار رحمت بھی شامل ہیں۔ اور ان انوار کی تعیین یوں کی جا
سکتی ہے۔

حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ جب میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا کہ
اطہر کی زیارت سے مشرف ہوا تو آنحضرتؐ کی روح پرفتوح کو [illegible]
دیکھا لیکن نہ تو وہ اجساد میں اور نہ عالم ارواح میں بلکہ وہ [illegible]
جو حق ظاہر سے قریب ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ علوم جو [illegible]
آنحضرت کی نشانیاں بیان کرتے ہیں وہ اسی جہت سے ہے پھر میں نے
[illegible] جگہ مواقبہ منکر کی طرف متوجہ ہوا تو اس ذات قدسی صفات نے
مختلف صورتوں میں ظہور فرمایا۔ کبھی پوشاک دیباء عجب لباس میں [illegible]
تاباں میں، کبھی جوہر، نجابت اور انس کی شکل میں اور کبھی نور کی
صورت میں۔ اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا اس مولد کی فضا [illegible]
سے بھر گئی اور میں نے دیکھا کہ حق ہے حق کو اس کے دیکھنے والوں کی
آنکھوں میں گم کر دیتا ہے اور سرور کائناتؐ کی وہ صورت یا کہ جس

آپ عالم ناسوت میں متمثل تھے مجھے وقت [illegible] کے میری [illegible]
روحانیت کی طرف تھی۔ میں مجھے یقین ہو گیا کہ سورت کریمہ کی تقویم [illegible]
کے خواص سے ہے اور ان الانبیاء لا یموتون و انہم یصلون و یحجون
کی تعبیر بھی اسی کی طرف اشارہ ہو اور کبھی ایسا نہیں ہوا۔ میں نے آپ
پر صلوٰۃ و سلام بھیجا ہو اور آپ نے انبساط نہ فرمایا ہو اور میرے لیے ظاہر نہ
ہوئے ہوں۔ وذلک لا رحمۃ للعالمین۔

حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ مدینہ منورہ میں داخلہ کے تیسرے روز
میں نے آنحضرتؐ اور آپ کے دونوں اصحاب رضی اللہ عنہما پر سلام بھیجا
اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے یہاں سب کا افاضہ فرمایئے جو اللہ نے آپ پر
افاضہ فرمائے ہیں کہ آپ کی خدمت میں ہر مخلوق بن کر آتے ہیں اور آپ
رحمۃ للعالمین ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے میری طرف بہت زیادہ انبساط
فرمایا اور مجھ کو اپنی روحانیت مبارکہ میں ڈھانپ لیا اور مجھ پر امر عظیم
وحی فرمائے اور مجھے حاجتوں میں اپنی ذات مبارک سے استمداد کی
کیفیت سے نوازا فرمایا۔ اور خود مدوت پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے والوں کے
جواب کی کیفیت نیز اپنی ان امتیوں کی طرف انبساطی کیفیت سے جو مجلس
میلاد آپ کی مدح میں مبالغہ کرتے ہیں مطلع فرمایا۔ اور میں نے آنحضرتؐ
کی بشریت کو قبل ازیں دیکھا تھا جو کہ حقیقت محمدیہ کا [illegible]
کہتے ہیں۔ اور میں نے [illegible] شریفہ کے تمام مذاہب اور صوفیہ کے طریقوں
کا بغور مطالعہ کیا۔ دوسرے پر ترجیح کے بغیر آپ کے روبرو مشاہدہ کیا۔ اور
میں نے آپ کا [illegible] مختلف صورتوں میں مشاہدہ کیا۔ اور آپ
[illegible] علیہ السلام کو موت نہیں آتی وہ [illegible] نماز پڑھتے اور حج ادا کرتے ہیں

[illegible] مجھے [illegible] مقامات مجددیہ، وصائیہ و قطبیہ وارشادیہ [illegible] مجھے [illegible] نام سے نامزد فرمایا اور میرے مذہب و طریقہ کی درستی فرمائی میرے آنحضرتؐ کو اسی طرح فیوض دینے والا دیکھا جیسے شیخ [illegible] دیتے ہیں۔ اور یہ تمام واردات ایک ہی مشہد و حاضری میں ہوئے اور ان [illegible] کے اسرار و خواص فیوض الحرمین میں بالتفصیل لکھے ہوئے ہیں۔

حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے سرور عالم [illegible] میں مدینہ منورہ میں آنحضرتؐ مشغول بین الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] جب آپ نے مجھے اسی صورت مثالیہ مشاہدہ کرائی پھر عالم مثال سے عالم [illegible] کی طرف اسی منتقلی کی کیفیت دکھائی اور مجھے اجیاء بیہقی السنہ کی صورتیں ان کے ثبت دکھائیں اور حضرت آپ ہی سے ان پر اضافہ ہونے کی کیفیت [illegible] جو کچھ عالم مثال میں آپ پر منکشف ہوا، ہو مشاہدہ کرایا۔ اور [illegible] میں اور آپ کے بعد اللہ علوم اور حقائق و معارف کی کیفیات [illegible] فرمائیں۔ جس سے مجھ پر اصل حقیقت واضح ہو گئی اور آنحضرتؐ کی ذات سے آپ کی [illegible] معلوم ہو گئی۔ اور اسرار کی تحقیق فیوض الحرمین میں مرقوم ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ میں جس وقت بھی آپ کے مرقد مقدس کی طرف توجہ [illegible] ہوتا تھا آپ کی ذات مبارکہ کو ظاہر و باہر دیکھتا تھا ایک روز میں [illegible] طرف [illegible] جہ ہوا اور ان اسرار و معارف کی حیثیتوں کے بارہ میں جو مجھے [illegible] ہوئی تھیں سوال کیا۔ آپ نے ان کی حقیقت مجھ پر ظاہر فرمائی اور ایک [illegible] مجھکو ایک اور دکھائی، جیسے لالگ [illegible] کے الوار۔ اور میں نے دیکھا کہ [illegible] نور آپ نے مرقد منور سے چھوڑا ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک روز میں [illegible] [illegible] حضرت

[illegible] میں [illegible] کے درمیان چاشت کی نماز پڑھ رہا تھا اسی حال میں [illegible] کے قرب اور حدیث شریف [illegible] اور حدیث شریف [illegible] کے [illegible] اور حدیث شریف [illegible] قال کذلک تودن [illegible] صوتہ قلب عزوجل کی حقیقت [illegible] ہوئی۔ اور میں نے اس وقت ہر [illegible] اور ہر حدیث کو ایک بحر مواج دیکھا اگر اس میں سے کسی ایک کو بھی ضبط تحریر میں لایا جاتا تو کئی ضخیم جلدیں تیار ہو جاتیں۔ [illegible] اور بحر [illegible] نے فرمایا اور میں نے [illegible] کو بھی غیرت [illegible] میں سے اس حال کا [illegible] کیا اور اس کو [illegible] میں سے [illegible] کی عظمت دیکھ رہا تھا جب مجھے [illegible] سے [illegible] اپنے کو [illegible] جو میرے [illegible] میں سے [illegible] اور میرے قلب و نظر اور ہاتھ پاؤں سے جوش [illegible] ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک اور بار آنحضرتؐ کی روح مطہر نے ہر قسم کے حجابوں سے [illegible] ہو کر تجلی فرمائی میں نے اپنی روح سے اس کی فطرت کے مطابق ایک صورت روحیہ مجردہ [illegible] اور [illegible] رفعت سے اس کا مشاہدہ کیا۔ [illegible] اس کے بیان سے قاصر ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک روز آنحضرتؐ نے مجھ پر افاضہ فرمایا اور [illegible] خفیہ نافلہ کو [illegible] سبع کر دیا کہ میں آپ کی [illegible] سے [illegible] ہو گیا

[illegible] [illegible] [illegible] [

قدیم عظم کی صورت شاید کے ساتھ جو آپ کے ناسوت کی طرف سبق
وقت مختص ہوئی ہو، وہیں اس سے متصل ہو گیا اور میرا نفس
ساتھ اس حد تک ضم ہو گیا کہ میں نے خود کو ان کی ایک شبیہ
مجھے اس وقت اپنے وجود کی [illegible] نقطۂ العلم کے آخری اسم سے
آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک روز میں نے حضرت کے حوالے
آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیج رہا تھا اور تصور کر رہا تھا
کی جانب سے ایک ہر مثل پر ظاہر ہوا اور میری روح سے ایک
شدت سے اپنا کہ میں اس کی سرعت پر تعجب ہوا
میں اس کے اصل الاصل کا ادراک کر لیا اور وہ بارقۂ تجلی اس حسن
حقیقت تھی جس سے تمام عالم وجود سے اور اس حقیقت کی اصل اصل
اعلیٰ ہے اور وہ ہو کہ تمام عالم اس کی تفصیل ہے اور میں بھی کوئی
لطیفہ اور نبی عظیم ہیں ہو مگر یہ کہ اس سے [illegible]
نقطۂ العلم کا آخری کہ [illegible]
[illegible]

[illegible] کا کاتب حروف اس مشاہدہ کے وقت حضرت قدس کے پاس
[illegible] آثار آپ پر مشاہدہ کر رہا تھا۔ واللہ علی ما
آپ نے تحریر فرمایا کہ سرور کائنات نے مجھے پنجس [illegible]
[illegible] خود میری تربیت فرمائی [illegible] میں آپ کا اور میرا
[illegible] اور سوگیا مذکور کی تفصیل [illegible] ہو کہ آپ [illegible] مجھے یہی روح مکرم
رکھائی، اور اس سے شناسا کرایا [illegible] جل حق [illegible] فرمایا
جو کہ آپ کے [illegible] [illegible]
[illegible] مستقرق ہو [illegible] کل ما حاصل ہو کہ [illegible]
اصل [illegible] اور تدبیر ہے آپ [illegible] عالم میں [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible] نقطۂ العلیہ
حروف کے رنگ کے مشتمل ہو اور اس میں بھی [illegible] حاصل
ہوئی پھر [illegible] روحانیت میں نقطۂ منقطہ نے [illegible]
[illegible] [illegible] فی النہایۃ [illegible]
[illegible] [illegible] نقطۂ [illegible] کے مقابل ہے [illegible]
[illegible] [illegible] سمجھ گیا کہ [illegible] تاثیرات کی اصل حقیقت [illegible]
[illegible] [illegible] یعنی تمام [illegible]

[illegible] کی [illegible] سے مراد [illegible] ہے [illegible] کی بنیاد [illegible]
[illegible] ہوا نقطہ [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] نقطۂ العلم [illegible] نقطۂ [illegible] [illegible] حضرات صوفیہ [illegible]
کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

انتہا کو پہنچ گیا ہو کہ مشرب اختیار کیا۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سلوک میں ایک طریقہ عطا فرمایا اور آنحضرتؐ کی روح کریمہ نے مجھے بشارت دیتے ہوئے، اس کی حقیقت القاء بخشی اور اس طریقہ علیہ میں پہلا شخص جو آنجناب ولایت مآب کی طرف بیعت سے مشرف ہوا یہ خاکسار راقم حروف ہے اور یہ بیعت شب قدر کی عظیم الشان تجلی میں براہ راست رحمت کے پہنچ ہوئی۔ وللہ الحمد علی ذلک

آپ نے تحریر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس قسم کے انوار کا مشاہدہ کیا جو تمام انوار سے غالب تھے۔ وہاں یہ مشہود ہوا کہ یہ انوار اس جذبہ سے تعلق رکھتے ہیں جو اس خاندان میں مستغرق ہو جائے گا۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ میں نے حق تعالیٰ کی اس نظر خاص کا جو سرور کائنات پر تھی مشاہدہ کیا۔ یعنی قولہ تعالیٰ لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون سے مراد وہی ملاء اعلیٰ ہیں جس آنجناب کا تعلق ہو گیا اور آپ نے مجھ کو اپنے ساتھ جہاں کہیں دوسرے ملل لاحق ہو گیا۔ اور اس نظر کا متعلق بنا دیا۔ غیر اس کا منشا ہو گا وہ اس کی حقیقت کا ادراک کر لیا۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کے علم حدیث کے حق میں شفاعت کا اور موت کے وقت تو میں اور اس علم حدیث سے تو میں ہو گا کہ اللہ اس کی حفاظت عروہ وثقیٰ اور جس عمل سے ہے جو شقی ہو گی ہی نہیں ہے پس ہر میں پر واجب ہے کہ یا محدث ہو جائے ان کا طفیل ہو جائے۔

ا اگر نہ ہوتے تو میں اللہ کو پہچانتا۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ میں نے ایک دن میں حدیث شریف سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول ما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المؤمن کا مشاہدہ کیا۔ پھر میرے پاس یہ کلام اضافہ فرمایا ہوا۔ ایک نور عظیم موتی کی شکل میں نہایت بلندی پر اس طرح متمثل ہوا دیکھا جاتا تھا کہ اس نور نے اپنی تمثیل کا خط شعاعیہ منعدم کر لیا ہو اور مجھ سے کہہ رہا ہو کہ یہی حقیقت ہے اور آنحضرتؐ کے اس قول کان نبی کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نور اور تمثیل عالم اجسام خط شعاعیہ سے ورود قہر ہو جو وہ اتقاہر فوق عبادہ سے ثابت ہے پس ایک قسم کی تخلیہ و عنایت حاصل ہو گئی اور کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ آنحضرتؐ نے مجھ پر خمیر طینت کی خمیر قدس کی طرف تو کی کیفیت جس سے مراد قدم صدق ہے افاضہ فرمائی نیز خمیر طینت کی طرف اس قدم صدق کے اٹھنے کی کیفیت افاضہ فرمائی۔ اور میں نے اس ترقی و تنزلی کے درمیان تمام مواقف و خواطر کے ظہور اور رویائے صادقہ و فراست کا مشاہدہ کیا اور میں نے ہر ایک کا مناسب حال ادراک کیا۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک روز میں آنحضرتؐ کی طرف متوجہ تھا ناگاہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بلاسبب فی الخلق عالم کا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علماء میں سے علماء کے سوء سنی پر ایک ہیں۔ اور صوفیا کی اصطلاح میں اللہ کے نفس کا نفس ہے جس کو قلب، عقل کلی [illegible] اس سے مراد حقیقت الحقائق ہے جو صورت الحقیقہ و خلیفہ نبی ہوتی ہے اور جو [illegible] کے کسی اسم یا صفت کا مقتضی نہیں ہوتا۔ آنحضرتؐ کے اس ارشاد کا مطلب ہے کہ ان العلماء ما ورثہ ہو الورثۃ ہو اور علماء کے اوپر بھی ہوا ہو اور نیچے بھی ہوا ہو [illegible] ہو اس کا حکم اپنے ہمنوں پر غالب ہوتا ہے تمام مرکز ہوتا ہے۔

ایک فرد اہل ... مطابق ... جس سے میرا تعلق ... اور ...
کروں نے مجھے تجویز دی ... جیسے ... اس سے ...
اور اس کا آپ کی ... میں ... خلق ... کی ...
حقیقت محمدی کی معرفت پر موقوف ہے

آپ نے تحریر فرمایا کہ میں ایک دن حسب ... صلی
اللہ علیہم اجمعین کی قبور کی طرف متوجہ ہوا جس سے ... کو ...
ہو پایا، فواد اور اللہ کے طریقوں کی اصل بنیاد ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک دن دوران طواف بیت ... یہ ...
ناحیہ سے ایک نور عظیم ظاہر ہوا جس نے تمام عالم کو ... لیا ...
اس وقت ... ہوا تو قلب پر ارشاد کی ... اور ...
اور میں نے بہت غور کیا کہ ملاء اعلیٰ اور ملاء سافل کی ... میں
تعلق ہے جس طرح نفس ناطقہ کا بدن سے تعلق ہوتا ہے ... یہ ...
کو اس کی جہت سے ملاؤں دیکھا جب ... کی ...

آپ نے تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس ... عطا ... جو
... کرے گا اور جو ظاہری و باطنی تمتیں ... کرے گا۔ اور ... کے ...
کے مواعید سے مطمئن ... اور مجھ پر اس نعمت عظمیٰ کا ... کہ ...
... کو فنا فی اللہ دولت سے فائز ہوا اور مجھ کو ... عیش ... اور
... سعادت میں سے ایک حصہ عظیم عطا ... مجھے خلافت ...
کی خدمت پہنچی۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک ... میں نے اپنی روح کو دیکھا کہ ... وجد
... اور ... عطا ... اور میں نے اس سے کہا ...

... اس غلبہ و وجد کا منشا حضرت الٰہیہ کے اسرار کا حلول ہے جو ظاہر و باطن میں
متحقق ہوئے ہیں اور سائے الٰہیہ کی برکات کا نزول جو مدرک کلہ میں مستقر
ہو گئے ہیں۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ مجھ پر جبہ اولیاء کے اسرار، نیز اہل جہنم کے لباس سربال،
... قطران اور اہل بہشت کے لباس سندس و حریر نیز اہل جہنم کی ... دنیا ہی
... اور اہل بہشت کی سرخروئی کے اسرار افاضہ ہوئے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ مجھ پر کرامات کے طریقوں کے خلوت کے اسرار کا افاضہ فرمایا
اللہ ہر ایک ولی کی کرامتوں کے درمیان فرق ... صلی ... علیہ وسلم
کے اس قول کا سر جو آپ نے ... سے فرمایا ... سے سربار طلوع
... آپ ... نے کہا یا رسول اللہ کبھی کبھی تو وحی ارتفاع ہوتے
ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم سکوت کرتے تو یکے بعد دیگرے ... پڑتے
رہتے ... میں مختار بناتا اور تم دیتے رہتے یعنی وہ ختم ہی نہ ہوتے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ جب میں بیت اللہ کے اندر داخل ہوا اور اپنے
باطن کی طرف متوجہ ہوا تو مجھ پر صراط مستقیم کی حقیقت نے تجلی کی اور میں نے
پل صراط کو دیکھا کہ جہنم پر قائم ہے اور وہ حقیقت کے قبوں میں سے ایک قبہ
ہے اور میں نے بیت اللہ کے طواف کی اس حقیقت کے ساتھ ایک خصوصیت
دیکھی (یہاں اشارات موجود ہیں ہر سجدہ کے اسرار اور ... ختم ہوئے
اس کی تفصیل فصوص اکبر سین میں لکھی ہوئی ہے جو اس پر واقف ہونا
چاہے وہ اس کی طرف رجوع کرے۔

جب حضرت اقدس حرمین شریفین کے سفر مبارک سے اپنے ... خانہ
فیض آشیانہ واپس تشریف لائے حقایق و معارف آگاہ، فضائل و کمالات

دست گاہ شاہ صد... سالم جو حضرت اقدس کے خ... کو ... کرتے ہیں کہ جب میں نے فیوض الحرمین کے متعلقہ دل میں آیا کہ کیوں نہ صاحب رسالہ کے مقام پر میں تحقیق ... اذن کے بعد پوری توجہ اور فراغت کے ساتھ استرکی طرف متوجہ ہوا ... نے مجھ پر یہ عبارت القا فرمائی اقتضاء فی مقام حصہ یتیقہ ... بعد اس میرے سر میں یہ ندا کی گئی کہ اس مقام پر ... کی روح پُر موتوح ہے جس طرح جبرئیل امین وحی کا ... لیے نہایت مبارک مقام ہے اس کے بعد میں نے بقیہ رسالہ ... اور اس کے تمام مشاہد مقدسہ کو واقع کے مطابق پایا

حقایق و معارف شاہ ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت قدس سرہ حرمین شریفین تشریف لے جانے کے دوران اس ملک میں قحط پڑا بارش بالکل ختم ہو گئی۔ تمام مخلوق پریشان ہو کر گریہ وزاری کرتی کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ انہیں ایام میں ایک دن میں مراقبہ میں تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ حضرت اقدس نے اس ملک کی طرف توجہ فرمائی ہے اب بارش ہو گی۔ نہیں یہ میں ... بارش ہوئی اور کثرت سے ظاہر ہوا اور قحط دور ہوا جب حضرت اقدس اس ملک میں واپس تشریف لائے تو تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جس وقت یہاں قحط پڑا تھا آپ حرمین شریفین سے اس ملک کی طرف توجہ فرما ... سوار ہونے لگے

ایک شخص محمد یوسف نام جو ایک عالم آدمی اور دیانت دار ... تھا میں نے ان سے یہ عجیب سفر کے متعلق پوچھا کیا

ایک شخص دوست محمد ہے کہ وہ بھی فاضل آدمی تھے بیان کرتے ہیں کہ ... یہ واقعہ بیان کیا کہ اکثر اوقات ایک عرب کے پاس جو نخلستان میں مشہور تھے جایا کرتا تھا اور مجھے یہ معلوم تھا کہ ان کے مقدمات بڑے ہیں ... دوسرے شخص کے پاس بھی جایا کرتا تھا جس کی صحبت میں ... وہ پابند شرع تھا اور ان دونوں پر مجھے پورا اعتماد تھا۔ ایک دن میں ... فجر کے بعد تھا، جماعت تیار تھی صرف تکبیر کہنے کی دیر تھی میں نے چاہا کہ ... رکعت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جاؤں جیسے ہی نیت باندھنے کا ارادہ کیا وہ دونوں متمثل ہو کر سامنے آ گئے ... سے روکنے لگے میں نے ہر چند چاہا کہ ان سے روگردانی ہو کر نماز شروع ... لیکن وجود دیری کوشش کے یہ بات کسی طرح ممکن نہ ہوئی۔ ان میں سے ایک تو سجدہ کی جگہ پر بیٹھ گیا تاکہ میں سجدہ نہ کر سکوں اور دوسرا میرے بائیں کھڑا ہوا مجھے روکنے لگا گو کہ ارکان شرعیہ کی حقیقت میں میں وسیع الاطلاع تھا لیکن اس بات سے مجھے شک پیدا ہو ... درجہ کوئی چیز روکے تو عاجز آ کر لاحول پڑھنے لگا۔ اس سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا پریشانی بڑھتی جا رہی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ ... وقت جا رہا ہے گا۔ تمام بزرگان سلف یعنی اولیائے کرام اور انبیائے عظام کے ... فرداً فرداً یاد آ رہے تھے اور ان سے مدد چاہ رہا تھا لیکن بے سود آخر کار مجھے یاد آیا کہ ایک بار حضرت اقدس نے فرمایا تھا کہ پریشانی اور مشکل پڑنے کے وقت مجھے یاد کر لینا۔ جیسے ہی میں نے حضرت اقدس کو نام لے کر مدد طلب کی دیکھا کہ حضرت اقدس تشریف لائے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں کے کان پکڑ کر میرے سامنے سے ہٹا دیا اور مجھے اس آفت سے نجات دی۔

میں نے شکر ادا کیا اور نماز میں مشغول ہو گیا۔ یہ بات بھی حضرت سے عقیدت کی زیادتی کا سبب ہوئی۔

حافظ عبد النبی جو آپ کے مرید و خلیفہ خاص ہیں بیان کرتے ہیں۔ میں نے ایک شب خواب میں سرور کائنات کو دیکھا جب میں سر کو آپ کے قدموں پر رکھنا چاہا تو دیکھا کہ حضرت اقدس تھے۔

ایک بار حضرت اقدس رقم الحروف کے وطن قصبہ پھلت تشریف لے گئے کا وقت تھا اور آپ مسجد میں نیچے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ اس مکان میں وہ انوار دیکھ رہے ہیں جو ملائکہ مقربین کے انوار کے مشابہ ہیں جو اس مقام کے اوپر گھیرے میں لیے ہوئے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت حضور کو دخل میں ہے بلکہ اس قسم کے انوار کا انتشار (پھیلنا) محض علی سبیل (جو ہوتا) ہے گویا وہ علماء خاص طور پر ان انوار کا مستحق ہیں۔ بعد ازاں آپ حویلی کے دروازے پر تشریف لے گئے اور بیٹھے۔ بعد ازاں فرمایا کہ یہاں مشاہدات کے انوار ہیں جو قسم اول سے ہے۔ لطیف ہیں اور دونوں قسموں کے درمیان فرق یہ ہے کہ قسم اول اس عالم کی نیابت سے ہے اور قسم ثانی نیابت عالم آخرت سے

حقائق و معارف آگاہ شاہ نور اللہ بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک عظیم قلعہ ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس مقام پر سرور کائنات تشریف فرما ہیں میں حاضر ہو کر دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بچہ جو ابھی چلنا ہے کہ سنت درست کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہوا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہی بچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی اثنا آسمان سے ایک بارعب شخص (ذات) نازل ہوا جس کے متعلق لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ حق تعالیٰ ہے میں نے شکر ادا کیا کہ اللہ کو بھی دیکھ لیا پھر اس شخص نے جاتے وقت اس لڑکے کو

[illegible] طریق دائمی (عادیہ) کے طور پر اس بچہ کو کھلانے لگا۔ دیکھتی کھانا پینا [illegible] ہاتھ سے یکدم کر دیا۔ بعد ازاں وہ شخص چلا گیا میں نے جا کر تعریف کی۔ جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ میرے مرشد برحق یعنی حضرت اقدس ہیں۔ اور امام اللہ ظلال ارشاد ہوا

حضرت اقدس ایک بار رمضان المبارک کے مہینہ میں پھلت میں تشریف لے گئے تھے جب سترہویں شب ہوئی تو ہم نے تراویح رقم کی طرف متوجہ ہوئے اور کان میں فرمایا کہ یہ وقت اختتار روحانیات کا ہے اور آپ کے اس فرمانے سے اشارہ شب قدر کے ظہور کا تھا۔ آپ کے اس فرمانے سے حواس معطل ہو کر غلبہ حضوری پیدا ہوا۔ اسی وقت سے عجیب و غریب آثار ظاہر ہونے لگے۔ جب نماز کے بعد حلقہ ذکر ہوا اصحاب حلقہ کو انشراح تمام حاصل ہوا۔ اور بعضوں پر وجد و حال طاری ہوا۔ صبح کے وقت فقیر نے اس بات کے معنی جو آپ نے فرمائی تھی پوچھے آپ نے زبان غیب ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد ظہور حقیقی ہے۔ حدیث نبوی میں اس سے فتح ابواب سماء کی تعبیر کی گئی ہے اس ظہور کی حاضیتوں میں سے ملائکہ اور روحانیات سماویہ کا روحانیات ارضیہ سے اختلاط (میل) ہے۔ اور اس کے معنی اس وقت سے ظاہر ہوئے جب میں تقریباً نصف تراویح پڑھ چکا تھا۔ پھر میں نے چار دو گانہ پڑھے ایک دو گانہ باقی رہ گیا تھا کہ یہ معنی پوشیدہ ہو گئے اور اس کے انوار جاتے رہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہوئے والی بات ہونے سے قبل ایک امر حقیقی فرشتہ سے نازل ہوتا ہے اور عالم مثال سے عالم حسی کی طرف منتقل ہوتا ہے پھر اس کے احکام زمین میں پھیل جاتے ہیں اور اس کا مجھے ایک بار یہ واقعہ مشاہدہ بھی ہوا کہ کچھ لوگوں میں آپس میں جھگڑا ہوا اور عداوت و کینہ اس حد

تک پہنچ گیا کہ ان سے اس وقت مصالحت کرنا ممکن نہ تھا ایک مدت
کے بعد میں نے ان کی عداوت دور کرنے کے لیے اللہ کی طرف متوجہ
دیکھا کہ ایک نقطہ نورانیہ مثالیہ حقیقۃ القدس کی زمین کی طرف نازل ہو رہا ہے
جیسے وہ اترتا تھا ان میں انبساط پیدا ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ
عداوت کافور ہو گئی اور میں ہنوز اس مجلس سے اٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ
میں آپس میں میل ہو گیا اور باہم محبت پیدا ہو گئی۔ اور یہ کہ
الف ہیں قلوب جمع کے اصل معنی ظاہر ہو گئے والحمد للہ علی ذلک

حضرت اقدس نے فرمایا کہ میرے بعض لڑکے ایک مرض میں مبتلا
ہوئے میرا دل ان کی طرف مشغول ہوا نماز فکر پڑھ رہا تھا کہ مجھے متنبہ
ہوا کہ ان کی موت عالم مثال سے نازل ہو چکی ہے بعد ازاں اسی مرض سے
کی وفات ہو گئی۔

حضرت اقدس فرماتے تھے کہ ایک بار مجھے ایک شخص کی طرف سے القدس
(نکتہ) الحق ہذا القدس یہ حال تقریباً دو گھنٹے رہا اس بات کے ظاہر کرنے
میں اپنے کو مجبور پاتا تھا۔ اس وقت یہ معلوم ہوا کہ یہ القدس اس کی موت
کا موجب ہوا چنانچہ اس کی جگہ پر ایک دوسرا شخص ختم ہو گیا اور دو چیز یا
(نکتہ) رہ گیا اور اس کے معنی بہت دقیق ہیں جس کا اظہار اس وقت میں
ہے۔ یہ نکتہ اس کی زندگی کا ضامن بن گیا کہ بدگوں کا نکتہ بھی بلا ہر حکمت
ہوتے ہوئے بھی سراسر رحمت ہے)

حضرت اقدس نے فرمایا کہ بنی آدم کے گناہ اور برائیاں عالم مثال میں حقیقت
انسانیہ کے نزدیک جو اس عالم میں تمثیل رکھتا ہے، جمع ہوتی ہیں۔ پس ان
شرور مذکورہ کا ایک مجرد جانور کی شکل اختیار کرتی ہیں۔ میں ہمیشہ گمنام

اس پیدا ہوئے اس سے لحق ہوتے رہتے ہیں اور ان صورتوں کے مطابق بدلتے
رہتے ہیں یہاں تک کہ آخر میں انسان کی صورت میں تولد پاتے ہیں اور یہی
حقیقت دجال ہے جو اس کی دگنگار کی ناسوتی شکل میں متحد ہوتے رہتے ہیں
ایک شب میں نے خواب دیکھا کہ ایک قوم برائیوں میں مبتلا ہوئی اور
بدی میں منکب ہوئی یہاں تک کہ وہ برائیاں حشرات الارض میں سے ایک
بدشکل اور کمزور جانور کی شکل میں متشکل ہوئیں۔ میں نے ان کے قتل کا ارادہ
کیا لوگوں نے کہا کہ ان کے قتل سے کوئی فائدہ نہیں اس لیے کہ یہ قتل کر
دیے جائیں گے تو ان سے زائد مخلوق پیدا ہوں گے۔ اس وجہ سے کہ جس وقت
یہ امر وجود میں آتا ہے اس کا زائل ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ یہ سن کر مجھ پر ایک
ہیبت طاری ہوئی۔ پھر دوسری طرف متوجہ ہوا دیکھا کہ حضرت لوط علیہ السلام
اس جگہ تشریف فرما ہیں۔ میں نے ان کی خدمت میں اس بات کا اظہار کیا
آپ نے فرمایا کہ ہم بھی اسی واسطے ان کے ساتھ معاملت کرتے ہیں
حضرت لوط کی صحبت کی برکت سے میرا وہ خوف جاتا رہا اور اطمینان حاصل
ہوا اور اس وقت یہ واضح ہو گیا کہ قیامت کا سر بھی یہی ہے (اسی کے نتیجے بھی یہی
ہوں گے)

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دنیا کو ایک عورت
کی شکل میں دیکھا اور لوگوں کی ایک فوج اس کی عاشق و شیدا ہے ان میں سے
بعض اس کے عشق میں جوگی بنے ہوئے ہیں اور بعض انتہائی کمزور و نحیف ہیں
وہ ان میں سے کسی کی طرف متوجہ نہیں بلکہ میری طرف بصد شوق راغب ہے
اور میری طرف بڑھ رہی ہے اور اس کے طالب اس کا سوز و اشتیاق میرے سامنے
بیان کر رہے ہیں باوجود اس سب کے مجھے اس سے دور رہنے کی خواہش ہے

اور حیا کی داستان ہے۔ جب اس کی طرف سے بہت [illegible] نفرت دل سے بھاگا اور زمین کے آخری کنارے پر [illegible] جبرئیل موجود تھے انھوں نے مجھے اٹھا کر بہت [illegible] کو قتل کر کے دوبارہ پھر زندہ کیا اور میرے مقدر [illegible] یہ تم کو مرزہ پہنچائے گی اس کے بعد میری وہ نفرت دوستی [illegible]

اس اثنا میں جب کہ قطب الملک سلطان سید عبد [illegible] کچھ عرصہ بعد ان کو ایک سخت عرض لاحق ہو [illegible] کی امید باقی نہ رہی۔ خان مذکور کو اس کی تکرار لاحق ہوئی رکسی کو [illegible] دیں۔ خواجہ محمد سلطان نے کہا تب آپ حضرت اقدس کے [illegible] عرض خادم ادب تو بہت اس معلوم ہیں کہ سلطنت ان میں سے کس کی قسمت [illegible] حضور توجہ خاص درکشف سے اس بات سے مطلع فرمائیں۔ [illegible] فرمایا سے ارشاد فرمایا کہ تخت سلطنت تو سلطان روشن اخیر کا [illegible] مستقل بادشاہ ہوگا۔ چونکہ خواجہ محمد سلطان ان کے باپ کے مقرب [illegible] اس خبر بشارت اثر سے بہت خوش ہوئے اور اس بات کو ظاہر [illegible] عرض کیا کہ وہ اس وقت سے اس منصب کے منتظر ہے۔ لیکن جب [illegible] کی دولت کے جدان کے بھائی تخت شاہی پر بیٹھے تو ان کو قدرے پریشان [illegible] حال ہوا تاہم حضرت اقدس کے فرمانے کے بموجب ان کی برکت کے [illegible] کچھ عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا اور محمد [illegible] مستقل طور پر بادشاہ ہو گئے اور آپ کے فرمان کی برکت بہ نفس نفیس ظاہر ہو گئی۔

جس زمانہ میں سید حسین علی خاں کو سلطان نے قتل کر دیا اور بادشاہ [illegible] گرفتار کر کے بھیج دیا اور سید عبداللہ خاں بادشاہ اور فوج کے مقابلہ کے لیے کثیر فوج

[illegible] کر گئے اور سلطان ابراہیم کو تخت شاہی پر بٹھا کر خود جنگ کے لیے مستعد ہوئے خواجہ محمد سلطان نے ولایت آپ حضرت اقدس سے عرض کیا کہ اس جنگ میں فتح کس کو ہوگی آپ نے اس سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ خاں کی ساری فوج متفرق ہو گئی ہے اور اس کا ساتھی میدان میں تنہا رہ گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی فوج کو شکست ہوگی اور فتح محمد شاہ کی [illegible] انجام کار جب جنگ چھڑی تو بعینہ وہی واقع ہوا جو حضرت اقدس نے [illegible] فرمایا تھا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک رات خواب میں مجھ پر [illegible] طاری ہوئی اور عجیب کیفیت روحانی اس وقت یہ شعر [illegible] میرے [illegible] تھا:

وَإِنْ شِئْتَ تَرْقَى فَانْفُ عَنْ كُلِّهَا ... وَلَا تَنْصِبَنَّ وَتَرْكًا وَتَرْ تَصِلْ

اور اس شعر سے اس حالت کی تعبیر جب میں فیض سے بیدار ہوا تو بہت [illegible] یاد تھی۔ میں نے جناب الٰہیت آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس حالت کی [illegible] حال جانا۔ آپ نے فرمایا یہ حقیقت الحقائق کا اس کی تمام [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا اس حیثیت سے کہ اگر اس اور اللہ کو [illegible] جائے تو بعید نہیں ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ شرک کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک شرک عبادت

[illegible] میرے پروردگار میں نے تجھے دیکھا ہر مقام پر تجھ سے [illegible] کرتے ہوئے اور آنکھ سے دیدار کرتے ہوئے (یعنی عبادت و بصیرت سے)

شرک عبادت کا تعلق صاحب کی بہت پر نظر ہے یعنی اگر [illegible] کرے، اپنے معبود کو کہاں قدرت اسلام کی تدبیر میں کرنے والا سمجھے تو [illegible] ہے لیکن اگر کسی غیر معبود کو [illegible] ذات کے ارادہ کے بے سمجھ کر [illegible] تو شرک نہیں ہے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ [illegible] عبادت۔

دروازہ کو کھلا ہوا اور قلب میں [illegible] کا نور اور اخرہ نور دیکھا، پھر [illegible]
اور کا نظر نہیں آتے تھے [illegible]

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک [illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
میں متشکل ہو کر ظاہر ہوئی [illegible] بعض عدد تھے بعض نقطے۔ بعض
سدرس اور بعض غیر متناہ شکلوں میں متشکل [illegible] الارواح عدد
کے مراتب کے ساتھ ہیں۔

حضرت اقدس کے مریدوں میں سے ایک صاحب [illegible] عطر لگا ہوا
کر گئے۔ حضرت اقدس کے علاوہ بھی اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور علماء کو متوجہ
کر کے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی قبر کو ان چیزوں میں سے ایک
چیز کے مثل ہے۔

حضرت اقدس نے ایک [illegible] کسی کام کے سلسلہ میں قصبہ سوہنی
بھیجا جب ان کی واپسی میں دیر ہوئی تو آپ نے [illegible] سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھ کو یہ بتایا ہے کہ میاں فلاں اللہ میرے لیے ایک [illegible] کرنے کے
چند روز بعد جب شاہ فلاں قصبہ سوہنی سے واپس آئے تو آپ نے ان سے
اس مشارت کے سلسلہ میں دریافت کیا۔ [illegible] نے بتایا کہ [illegible] نے
نام ناصر الدین محمد کو [illegible] میں [illegible] گئے
ہیں۔ حضرت اقدس اور [illegible] کہ [illegible] نے
کہا کہ یہ کہنا [illegible] حضرت [illegible] ہیں سے [illegible] بلکہ
یہ وہ ہے جس کو [illegible] کرتے ہیں اور اسی رات [illegible]
خواب [illegible] کہ [illegible]

ایک دن حضرت اقدس نے فرمایا کہ [illegible] عورتوں کا ورد

[illegible] اور اس سے مطلب یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] کا اعتقاد ہو کہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] یہ اجزاء شرک میں داخل نہیں ہے۔

ایک شب میں [illegible] کہ ایک [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] وہ اپنے پر [illegible] [illegible] نے میرے قلب میں [illegible]
قوم کا قلب [illegible] [illegible] کی حفاظت [illegible] کو [illegible]
[illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible]
قصہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
دل اس علم [illegible] [illegible] [illegible] ایک خاص حقیقت پر [illegible]
[illegible] رہا۔

حضرت اقدس سے [illegible] کہ [illegible] کوئی سخت ضرورت پیش آتی ہے تو
[illegible] میں [illegible] حاجت [illegible] کرتا ہے اور [illegible]
پھر کبھی وہ کسی صاحب استعداد کے دل میں [illegible] فرماتا ہے کہ وہ اس حاجت مند
کی حاجت روائی کرے اور [illegible] اس کی [illegible] ہوتی ہے اور
ہزاروں سے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

ایک دن ایک [illegible] نے مجھ سے سوال کیا میں نے اپنے دل میں الہام الٰہی
پایا کہ وہ مجھے اس کی حاجت روائی کا حکم فرما رہا ہے اور [illegible] آفت میں [illegible]
کے [illegible] کی بشارت دے رہا ہے۔ [illegible] میں [illegible] کی حاجت پوری کرنے [illegible]
کا مشاہدہ ہوا جس کا اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ [illegible] سے [illegible] کے

کر رہا تھا کہ اسی اثنا انوار بکثرت ظاہر ہوئے ان کی شعاعیں اتنی تیز تھیں کہ
ہوتی تھیں معلوم ہوا کہ حدیث میں جو حفت ملائکہ کا لفظ آیا ہے اس کے یہ
انوار ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ اس کے معنی دوسرے بھی ہوں گے۔ پھر اس وقت
طیبہ کی توجہ اور خصوصاً آنحضرتؐ کی روح مقدس کی توجہ ظاہر ہوئی اور اس
یہ واضح ہوا کہ ان سب کا ظہور اس عمل کی قبولیت کی علامت ہے اور یہ بھی
کہ بعض اوقات قبولیت کی علامت عمل کرنے کے دوران ہی ظاہر ہو جاتی ہے

حضرت اقدس نے فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ مسلمانوں کی بڑی جماعت
حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد ان سے بیعت کر رہی ہے جو صحت حدیث
اعتماد نہیں کر سکتا ہے۔ پھر مجھے یہ دکھلایا گیا اور میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ حدیث
کے عالم ہیں اور مجھ پر یہ انکشاف کیا گیا کہ اگرچہ وہ شریعت میں تابع ہوں گے
لیکن درجہ میں ان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب سے لکھا ہے اور ان کی نسبت
آنجناب سے وہی رشتہ کا استدلال ظاہر ہوا جو حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم سے تھا
اور ان کے خلفاءؓ کی تاج پر تھا اور آپ ہی کی نسبت سے دائمی تعلق کا تھا
کہ اس وجہ حضرت عیسیٰؑ کو بھی دیکھنے میں ہوا تھا ہوا ہی ہے کہ بعض
ہیں جو شریعت محمدیہ میں خلل ڈالنے سے محفوظ ہیں لیکن علماء ظاہر سے
ہوتے ہیں اور ان کو شریعت کا کچھ علم نہیں ہوتا جب ان پر یہ بات منکشف ہوئی تو انہوں نے
اعتراض کرنا چھوڑ دیا اور وہ معاملات خود و شراح کے سپرد کرتے تھے ان کی نسبت کہا
حضرت عیسیٰؑ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں اور عام علماء ظاہر میں
تبدیل ہو گئی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی قرب قیامت کی نسبت میں تمہیں معلوم
چاہیے کہ ان کا ایک گروہ میں یوں میں ایسا ہو جس کے متعلق قرآن کریم
ارشاد کیا ہے وہ ایمان لائے ہیں اور مشرکین میں ان کا شمار نہیں ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کو دونوں قسموں میں تمیز فرمائیں گے۔ بعض عام لوگ اس نکتہ کو نہیں
سمجھتے اور گمان کرتے ہیں کہ یہ شریعت محمدیہ کی مخالفت ہے۔ راسخین فی العلم اس
کو ظاہر کے اشکال رفع کریں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک بار زمانہ طفولیت میں دقت میں حضرت
امام ابوحنیفہ کو دیکھا اور ان کو گندمی رنگ۔ سیاہ داڑھی کھڑے ہوئے یہ آیت
تلاوت فرما رہے ہیں حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ اور مجھے مخاطب
کر کے فرما رہے ہیں کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے اور اس کی محافظت سے
مطلب یہ ہے کہ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد سے غروب آفتاب تک تسبیح و تہلیل میں
مشغول رہنا چاہیے اور اسی واقعہ میں یہ بھی دیکھا کہ ایک شخص نے میرے ہاتھ میں
ایک کتاب دے کر کہا کہ اس میں امام ابوحنیفہؒ نے احادیث جمع کی ہیں اور اس کا
نام نعمان ہے۔

حافظ عبدالنبی بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں حضرت اقدس کا یہ معمول تھا کہ بعد
نماز عصر احادیث کرنے والوں کی طرف توجہ فرماتے تھے ایک دن کسی اہم کام
کی وجہ سے آپ کو عجلت ہوئی اور توجہ کا وقت کم تھا۔ اس وقت اس فقیر کی طرف
خاص طور پر متوجہ ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ جیسے مجھ میں ایک گڑھا پڑا تھا جو آپ کی
توجہ خاص سے بھر گیا اور سر سے قدم تک میرا روح باہر نکل دیکھا تو ایک اور متعین
تعداد میں کی طرف نگاہ کی تو دیکھا کہ محض خلا ہے۔ در ظلی۔ یا گویا بوسیدہ
کپڑے کا کیڑا مکوڑا ہے۔ اس وقت مجھ پر ایک ذوقی حالت طاری تھی اور یہ تمنا
تھی کہ کاش اب اس جسم عنصری کی طرف واپسی نہ ہو اور یہ حال تقریباً چار ساعت رہا
اس کے بعد اس میں سے دیکھا کہ روح کا وہ ذرہ جو اس میں گم ہو گیا تھا جیسے پانی کی بوند ہو گئی۔

۱؎ یا مسجد کی اور خاص طور پر نماز وسطیٰ کی

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خواجہ محمد سلطان کی بڑی کی تاریخ [illegible] آگئے تھے اور انتظامات نیز جہیز کی تیاری کے لیے ایک بڑی رقم [illegible] اس وقت بہت مشکل تھا۔ اس سلسلہ میں کئی [illegible] تک [illegible] تک جانا پڑا جس کی وجہ سے سستی اور [illegible] بیماری میں [illegible] بیمار کے پاس میں نے دیکھا کہ ان کی ران کے [illegible] ان کا کام [illegible]

حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ میں ایک [illegible] حضرت اقدس کی تصنیف ہے اور اس میں آپ نے حضرت [illegible] اور شیخ [illegible] کے حالات تحریر فرمائے ہیں [illegible] علیہ الرحمۃ حضرت سرہا کے حالات پڑھ کر میرا [illegible] کتاب کو [illegible] کیا واقعتاً ہوں کہ کتاب مذکور میں ہر بزرگ کے نام کے نیچے [illegible] اور اس کتاب کے ہر لفظ کے نیچے بڑا علم ہے اور [illegible] والوں کے مثل چمک کے ہیں۔ تقریباً دو تین ساعت تک میں اس [illegible] محظوظ ہوتا رہا۔ پھر [illegible]

حضرت اقدس نے فرمایا کہ حقیر تا اقدس سے مجھے اسے [illegible] جو اطمینان ظاہری پایا محسوس ہوتا ہے

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ [illegible] کھڑے ہوئے ہیں اور اس سے ایک شخص دیوار اور [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] ہیں، اور یہ کہ [illegible] ہیں [illegible] ہیں، اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہے میں اس کی [illegible] حرکات سے متعجب ہوا۔ کہ کیا ایک [illegible] شخص جو صالحین میں سے تھا [illegible]

[illegible] کہا کہ [illegible] ہے کہ [illegible] میں سمجھ گیا کہ [illegible] ہے کہ میں وہاں سے بھاگ جاؤں لہٰذا میں وہاں سے بھاگا اور [illegible] کے ارادہ کو بند کر دیا جو میرے اور اس شخص کے درمیان حائل ہو گیا۔ میرے [illegible] سے دہشت زدہ ہو کر [illegible] اور سمندر میں غوطہ لگا گیا اس کے غوطہ لگانے سے پانی جو [illegible] مثل آگ کے تھا اور ایک حوض تک [illegible] کی [illegible] اور میں وہ غائب ہو گیا میں نے دیکھ کر متحیر تھا اور [illegible] اس کا حال [illegible] کا [illegible] تھا۔ اگاہ یہ الہام ہوا کہ یہ شخص خطرات [illegible] میں سے ہے [illegible] ان میں اسے [illegible] ہیں [illegible] قوتیں کی قوتیں [illegible] ایک [illegible] [illegible] عداوت [illegible] ان کے نفوس کی حکمت کا [illegible] ہے کہ جس کی [illegible] متوجہ ہو جاتا ہے اس کی [illegible] بدل دیتا ہے [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] ہو جاتا ہے لیکن اپنے ضعف طبعی کی وجہ سے [illegible] کر [illegible] اور [illegible] کا میں کا ہے جن کی ہمت کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے [illegible] ان کی ہمت کے [illegible] میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی حد کہاں تک ہے [illegible] ان [illegible] کے [illegible] اس ہمت سے ایک عظیم فرق ہے کہ کاملین میں درحقیقت خود [illegible] ہمت ہے مگر وہ [illegible] اس شخص اکبر کی ہے جو [illegible] اسباب اور مصلحت کلیہ کے اقتضاء کے وقت [illegible] کی طرح اس کمال میں ظہور فرماتی ہے اور ان عفاریت کی قوت ہی کے تقرب میں وہ [illegible] ہے۔ اور یہ بھی [illegible] فرمایا کہ جب بندوں میں سے کسی بندہ کو اس قوم کے نظم کے ہاتھوں سے نجات دینا چاہتے ہیں تو اس قوم کی عقل کو اس کی جانب سے ہٹا دیتے ہیں۔ اور اس طرح قرآن اور اصحاب عظام کا [illegible] [illegible] [illegible] کرتا ہے کہ عقائد کی حیثیت سے اور معلوم ہوا کہ سحر کی حقیقت [illegible] [illegible] [illegible]

متوجہ ہو جاتا ہو کسی شخص کی ایذا رسانی کے لیے کسی وجہ سے تو وہ ذریعہ خاطر جمعی
ہمت سے یا اور کسی طریقہ سے ذریعہ تغیر خفا کر سے کسی قسم کی تکلیف و مصیبت

حضرت اقدس سے ایک [illegible] کی تقریر سے [illegible]
کو ہمارے خلاف [illegible] اختیار کیا ہوگا گو [illegible]
اس واقعہ کے [illegible]

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک دن [illegible] کسی [illegible]
اور اس کا [illegible] دودھ ہو [illegible]
جمعہ کے دن وقت [illegible]
ہو گئے اور [illegible]
ہو گیا دوسرے دن صبح کو [illegible]
کا نقص [illegible]
کی جانب [illegible]
اسی طرح رفتہ رفتہ [illegible]
نے پر [illegible]
کو قوت کی [illegible]
کسی کی [illegible]
سلسلہ کلام کے [illegible]
ہو کو اس کی تقریر [illegible]
شارہ کیا [illegible]
ہو کر کسی نے سخت قسم کا [illegible]
متعال فرمایا جو جب آپ [illegible]
(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک روز کسی وجہ سے کچھ تھوڑا سا میں نے کھایا تھا۔ شب کے وقت اچانک حافظ محمد لبنی کے دل میں یہ خیال آیا کہ میرے لیے دودھ لو میں پس وہ لائے۔ تھوڑا سا میں نے پیا پھر ایک دوسرے شخص کو دیا اس نے نہ پیا اور پھینک دیا اسی وقت میں باد صبا سوئی۔ واقعہ میں سردیوں کائنات کی صورت ہو جیہ کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں وہ دودھ ہمارا پیا ہوا تھا وہ شخص جس نے اس عطیہ عظمیٰ کو قبول نہ کیا وہ بڑی سعادت سے محروم رہا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقت محمدیہ ہی سے منکشف فرمائی نفس ناطقہ میں ایک لقطہ نورانیہ کی صورت میں کہ اس کی تعالیٰ اس کا احاطہ کر رہی ہیں جب بھی اس کی حقیقت کی طرف متوجہ ہوتا تھا اپنی ہمت سے اس کو منظم و منعم رکھتا تھا اور اس سے احسان کی معاملت کرتا تھا۔ اور اس کی نحامت و خفت خواب اور واقعہ میں دیکھتا تھا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک روز کسی کام کے سلسلہ میں اپنے گھر سے باہر جانے کا ارادہ کیا۔ اثنائے راہ کسی مرد یا عورت کی جانب متوجہ ہوا۔ ان میں گناہوں کی ظلمت کا مشاہدہ ہوا۔ [illegible]

حضرت اقدس کے ایک خادم نے آپ کے آستانہ سے بہت دور اپنے وطن میں چند کھیتیاں [illegible] میں بیشتر ہوتا تھا کہ وہ جو کچھ ذریعہ معیشت حاصل کرتا [illegible] پہنچانے کا فیصلہ کیا اور [illegible] کہ واپس جاؤ جو کچھ اس سے مقصود حاصل ہو گیا ہے تم کو سحر کی صورت حاصل ہو گئی لیکن واپس کے خطاب سے حزن طاری ہو [illegible] عوالم ناس میں تدبیات [illegible] کی ارواح کی جانب متوجہ ہونے سے [illegible] کی کیفیت ظاہر ہوتا تھا اسی طرح رفتہ رفتہ زائل ہو گیا۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

[illegible] حضرت اقدس سے قبل ہی حضرت اقدس کے [illegible] کو جواب مل جاتا تھا
[illegible] اصول کے مطابق فرماتے تھے ان کا [illegible] کے مطابق اس
[illegible] فرماتے تھے کہ سرکار نامہ کا [illegible] کرتے تھے وہ حال اس
تھا۔

حضرت اقدس نے [illegible] کو بار عویں ربیع الاول کو حسب دستور [illegible]
[illegible] آنحضرتؐ کی یاد تازہ کی اور حضرت صاحب کی زیارت کی [illegible]
[illegible] حاضر ہوئے اور آنحضرتؐ کی [illegible] سے اس فقیر نیز فقیر کے
کی طرف نہایت التفات فرمایا اس وقت میں نے دیکھا کہ [illegible]
ایک جماعت کا دائرہ ہے کہ ان کے [illegible]
حالات اس سے خوش کر رہے ہیں۔ ثم وثم

حضرت اقدس نے ایک [illegible] فرمایا کہ ایک [illegible] کا سلسلہ آسمان
ناسوت میں داخل ہوا [illegible]
حقیقت میں فتح [illegible] ہے اور حقیقتاً اسی قسم کے [illegible] حکومت کے [illegible]
غرتا شبہ بھی نہ ہو۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک بار میں نے خواب میں حضرت قبلہ گاہی [illegible]
کو دیکھا کہ فقیر کے غریب خانہ پر تشریف فرما ہیں اور مجلس توجہ [illegible]
حاضر ہیں فرداً فرداً بیٹھے ہیں لیکن اپنی دونوں [illegible] کی جھولی میں ڈالی ہیں
تاثیر جو ان پر ظاہر ہوتی ہے حرکت کرتے ہیں اور سر ہلاتے ہیں جب مجلس توجہ قریب
ختم ہوئی یہ فقیر اندر آیا اور ختم کے بعد ان سے سوال کیا کہ کیا [illegible] اور
بلا حضرت [illegible] نے [illegible] اس وقت وہ [illegible]

کرے گی۔ اس فقیر نے جو حضرت کے تلقین سے ہوا کہ ان کے حال پر توجہ ضروری ہے
اور حضرت اقدس کی اس فقیر کے حال پر توجہ معلوم ہوئی کہ حد بیان سے باہر ہے
یعنی نے کہ تھوڑی دیر بعد معمول پر حالت ہو جائے گا اس وقت میں نے فاتحہ کے
لیے عرض کیا آپ نے فاتحہ پڑھ کر دعا کی، تشہد و تحمید میں نے کیا کہ عبد الحی نے
حق میں بھی پھر میں نے کہا بلکہ صدیق اکبر کو۔ گویا ان کے ہمراہ کوئی دوسرا
بھی بیٹھا ہے اس وقت ایک شخص پر جو مجلس توجہ میں ذکر زبانی میں مشغول تھا
یہ عتاب فرمایا اس فقیر نے ہر چند اس کو منع کیا لیکن زبان اس وقت آپ گھر گئے
اور جب اندر سے لوٹے تو اس مبارک جگہ سے جہاں آپ بیٹھے تھے نور اللہ پر دوبارہ
توجہ فرمائی۔ اس پر انھوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور سر جھکا لیا اور سکون
سے بیٹھ گئے یہ فقیر بھی مجلس توجہ میں آ گیا انھوں نے جانا کہ تو، میں اٹھیں یا
بلکہ حرکت کریں میں نے ہاتھ اور سر سے اشارہ کیا کہ حرکت نہ کرو۔

شیخ محمد عابد جو ایک مرد حق آگاہ اور صوفی باصفا تھے اور حضرت اقدس
کے جد امجد کے مرید تھے اور ان کی رحلت کے بعد عرصہ دراز تک حضرت اقدس
کی خدمت میں رہے اور آپ کے فیوض سے بھی بہرہ ور ہوئے نیز شرف حاضری
سے سرفراز ہونے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں خواب میں سرور کائنات کی
زیارت سے مشرف ہوا دیکھا کہ ایک بہت بلند مقام ہے اور اس مقام پر
بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع ہیں اور ان کے درمیان ہمارے
حضرت اقدس بھی تشریف فرما ہیں اور آنحضرتؐ کلیتاً آپ کی طرف اس
انداز سے متوجہ ہیں کہ کسی دوسری طرف التفات نہیں فرماتے۔ ناگاہ حضرت
اقدس کسی کام کی غرض سے اٹھے۔ آنحضرتؐ نے سب کو ان کی تعظیم کے لیے کھڑے
ہونے کا حکم دیا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرتؐ کو اس مجلس میں لوگوں کو

حضرت اقدس کی تعظیم و تکریم کی بغت دینے کے علاوہ کوئی اور کام نہیں ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک تب میں نے اپنی والدہ ماجدہ کو خواب میں دیکھا کہ ایک چشمہ آب کی طرف جو پتھر سے نکلا ہے اور شاید حیوانات بھی سے ہے اشارہ کرکے کہہ رہی ہیں کہ اگر فلاں شخص میاں اہل اللہ کو جو حضرت قدس سرہ کے مزار پر ہیں راضی کرے تو یہ چشمہ اس کو دے دیں گے اور نہ نہ دیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک دن عبدالغنی نے بہت لجاجت کی کہ میں یہ کے تعویذ آنکھ کو مانگتا ہوں کیا اور حضرت نے لوح [illegible] طرح طرح کی حالات اور جو آیات ہیں، اور علم غریب نفیس ہے علاوہ اس کے یہ علوم اس قسم کے نہیں ہیں جو وہ ایک صفحے میں لکھے جا سکیں بلکہ ہر ایک علم کے بیان کے لیے ایک دفتر چاہیے۔

عرب کا ایک شخص احمد بن حامد مرض وبا میں مبتلا ہوا سیدی وجیہ الدین کی گئی ایک دن اس نے خواب دیکھا کہ سید عبدالحق صاحب حوالہ آل علی میں سے ہیں اور حضرت میں دفن ہیں ان کے مزار پر زیارت کے لیے گئے اور حضرت اقدس بھی وہاں تشریف لائے اور آپ نے ان کو ایک [illegible] سورۂ یٰسین تھی، اور اس شخص نے سورۂ ملک پڑھی۔ بعد ازاں دونوں نے مل کر پڑھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ نے عنایت کرکے فرمایا کہ موت کی تو نہیں دے عرض کیا کہ ایک علاوہ کھانے میں ہے۔ بعد ازاں وہ جاگ پڑا اور حضرت قدس کی [illegible] دیتے ہیں، دل [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور

[illegible] صورت یہ تھی کہ ایک جسم دوسری قسم کے مقابلہ [illegible]
وہ لکڑی زمین پر لگی ہوئی ہے۔ وہ وہ [illegible] پر رکھا ہوا [illegible]
کی نسبت کی صورت ہے جو ہم اتیہ سوک سے چندن لیتے ہیں۔ [illegible]
دکھنے کے دو [illegible] تین الفاظ ہیں [illegible] کی نسبت حاصل [illegible]
مجردہ، وحانیہ اور مراتب عقلانیہ جبلیہ سب [illegible] کی [illegible]
اور مراتب روحانیہ قویٰ تربوں اور پانچ چیزوں مراتب روحانیہ سے ہیں [illegible]
اس کا ظاہر نسمہ میں ایک علیحدہ اور خوبصورت [illegible] کے ساتھ کہ وہ محبت [illegible]
ہے اور وہ محبت افعال ہے اور [illegible] روح کا علیحدہ وجود ظاہر ہو [illegible]
نے اس حالت کو [illegible] ہے ان کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم مجددوں کی ہے جو [illegible]
مراتب روحانیہ کی تکمیل کی ہو نہ مراتب نفسیہ کی اور ان کی وسعت [illegible]
اور دوسری قسم ان سالکوں کی ہے جنھوں نے مراتب عقلیہ کی تکمیل کی ہو نہ مراتب
روحانیہ کی۔ ان کی وسعت کہاں تک ہے۔ جب یہ عرفت حضرت [illegible]
میں حاضر ہوگئی تو حضرت نے [illegible] سکراتے ہوئے سر اٹھایا اور [illegible]
دستہائے مبارک اٹھائے اور بیعت و دعا فرمانے کے لیے [illegible] فرمایا [illegible]
آپ کے روبرو ہاتھ ملا کر اور اپنے ہاتھ آپ کے ہاتھوں میں لے کر بیعت کی بیعت
سے فراغت کے بعد حیرت سے مبارک ہو کر میں اور یہ فقیر بھی حضور مبارک میں سر
بند کر کے متوجہ ہوا اس وقت وہ نسبت حاصل ہی کا علم پہلے ہی ہو چکا تھا [illegible]
ملخصت بها علما وحالا و الحمد للہ میں مخصوص ہو گیا علم اور حال دونوں
اور اس وقت میں کوئی کلام دل کی زبان میں نہ تھا بلکہ ان فیوضات [illegible]
تھی۔ [illegible] جان چاہیے کہ پہلا شخص جو اس واقعہ کے بعد شرف بیعت سے مشرف ہوا
فقیر تھا اور یہ تیسری بیعت تھی۔ والحمد للہ علی ذلک والمنۃ للہ اور اللہ

شیخ صدر الانام ابن شیخ فرید العالم ابن شیخ کبیر عارف باللہ شیخ ابو الحسن محمد
[illegible] واقعہ میں دیکھا کہ ایک مشترک مجلس قائم ہے [illegible] اور وہاں [illegible] کے قلب میں
[illegible] القا ہوا کہ شیخ ولی اللہ سے مصافحہ کرو۔ [illegible] فخر کی حدیث سنو۔ وہ میاں
کرنے لگے کہ اس سے قبل مجھ کو اس بات کا علم نہ تھا۔ [illegible] حدیث [illegible]
کے بعد [illegible] ہو گیا۔ اس [illegible] میں وہ حدیث حضرت [illegible] سے سنی [illegible] مصافحہ کیا۔
جب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر [illegible] کو وہ میاں کہ [illegible] جس کلمہ اس کی شہادت
میں وہ حدیث سنی اور مصافحہ کیا۔

ایک شخص [illegible] کمال الدین [illegible] جو [illegible] آپ کے
[illegible] آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] ان کے دل پر [illegible] مجلس
علم یا مقدمت کو چھوڑ دیا تھا۔ آپ نے [illegible] کو [illegible] فرمایا۔ بعد [illegible] تحقیق کرے
[illegible] ہو گا۔ اس ایام میں علم کلام کی [illegible] میں پختہ تھا۔ [illegible] کے [illegible] اس
[illegible] پڑھا [illegible] گئی تھا۔

سندھ کے ایک شخص کو عرصہ تک [illegible] ہونے کی [illegible] تھی لیکن اس کی [illegible]
[illegible] ہوئی۔ [illegible] حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اور توجہ کے [illegible]
[illegible] آپ نے اس کی طرف توجہ فرما کر مقصد [illegible] کی بشارت دی۔ چند ہی روز بعد [illegible]
کو [illegible] کا منصب حاصل ہو گیا اور شہر کو کر کی طرف رخصت ہوئے اور وہاں سے [illegible]
[illegible] کرتے رہتے کہ آپ کی خدمت میں [illegible]

[illegible] سرحان سے جو ایک خوش طبع اور [illegible] آدمی تھے اور اکثر فنون میں مہارت تامہ
رکھتے تھے بیزار تھے وقت کے استاد بھی تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا
کہ ایک مقصد کے لیے عرضی لکھ رہا ہوں کی خدمت میں گذاری ہے اور پوری امید ہے کہ
[illegible] کام انجام پا جائے گا اس لیے کہ بادشاہ نے از خود کئی بار کہا کہ درخواست پیش کرو

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خواب کی تعبیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نے ایک روٹی اس فقیر کو عنایت کی۔ اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ وہ روٹی [illegible] ہے اور پھر یہ کہہ کر مجھ میں غائب ہو گئی۔ اور اس وقت یہ الہام فرمایا کہ ایک تکیہ تعمیر کرنا چاہیے جس کے باعث اس احسان کی برکت جاری و باقی رہے گی۔ [illegible] حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایک تکیہ بنوائی اور تعمیر کروائی۔ اسی [illegible] ہوئیں کہ تمام قرض ادا ہو گیا ہے دیگر ضروریات و اخراجات کو کافی ہو [illegible] ہے کہ اس سرکا نظر آیندہ بھی جاری رہے گا۔

ایک بار ایک ہندو عورت حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تم یہاں پر مقام کی کرامات کرتے تھے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ وہ ان [illegible] میں بڑی دیوی میں مشہور ہیں۔ کیا حضور نے اس جگہ ان سے ملاقات کی تھی یا [illegible] تشریف لے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا ان کے نام سے ہی میں واقف نہ تھا ملاقات کا [illegible] کہ بھی بمبئی میں اتفاقیہ گیا کسی کے حال کے دروازے تم سے پوچھوں۔

[illegible] بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت کے بدن مبارک پر [illegible] کا وقت ہوا حضرت [illegible] اس سے فرمایا کہ دوا نہ کرو۔ دوا مت پیئے۔ فرمایا میں کیونکہ ان کے خون [illegible] ملاقات [illegible] کیفیت دل کی بیان کرتے ہیں پس تمام رات وہاں سے نہ [illegible] راوی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ رات کو ہم اشخاص اس محل میں موجود تھے میں نے [illegible] کہ کوئی نہ جاوے آپ نے فرمایا نہیں اس کو تکلیف ہوتی ہے اس سے کہ [illegible] نہیں جس کی خوف سے گروہ کثرت بیٹھی ہوئی ہے اور وہ [illegible] کر جا چکا ہے اور [illegible] اس کی روانگی صاحب [illegible] بھیجا ہے۔

[illegible] ایک صاحب جو [illegible] سے بمبئی [illegible] ساتھ بھائی آباد کو [illegible] جب واپس کے قریب پہنچے ایک [illegible] دیکھا کہ ایک [illegible] بیٹھا ہوا ہے اور [illegible] بول رہا ہے [illegible] کہہ رہا ہے کہ [illegible] ہے

[illegible] کہ [illegible] قلب [illegible] ہو اور تم بھی ان کی خدمت میں حاضر ہو [illegible] ہے [illegible] ہے۔ وہ شاہجہاں آباد پہنچے اور جب تک [illegible] حضرت اقدس کی [illegible] حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے اور [illegible] حسب [illegible] مستفید ہوئے [illegible] ہے [illegible] کے لئے کا سبب یہ تھا کہ ان کو اپنے بھائی سے جس کو [illegible] دوست و [illegible] تھے [illegible] بگاڑ پیدا ہو گئی جس کی بنا پر انھوں نے [illegible] کر لیا کہ ان سے علاحدہ ہو کر [illegible] کا [illegible] کریں گے جب [illegible] شاہجہاں آباد پہنچے سب سے پہلے جس سے ملاقات ہوئی [illegible] بھائی سے اس سے گہرے تعلقات تھے اس وجہ سے اس سے بھی امید منقطع ہو گئی [illegible] اس وقت کو حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ [illegible] ہے تم۔ تمام امر درست ہو جائے گا۔ بعد ازاں اس شخص سے جس سے اس کو کوئی امید نہ تھی [illegible] کی حاجت پوری ہوئی۔ اور وطن واپس ہوتے وقت [illegible] میں بعض [illegible] لوگوں نے ملاقات کی ہوئی جس سے ایک گھوڑا اور کچھ نقدی بغیر توقع حاصل ہوئی اور [illegible] کی سلامت وطن پہنچا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک بار عالم خیال میں اپنے ایک فرزند کی [illegible] حشمت عظیم اور نیت صالحہ دیکھ کر امید ہوئی کہ اس کا ظہور ہو گا اور بعض فرزندوں میں [illegible] معلوم ہوتی ہے اور بعضوں سے بقائے نسل کا ادراک ہوتا ہے

حضرت اقدس کی اہلیہ صاحبہ کو ایک سخت مرض لاحق ہو گیا۔ حکام نے [illegible] کے لیے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اب ان کی قسمت میں نہیں ہے دعائے [illegible] سے [illegible] اہلیہ صاحبہ جب بھی دعا کے لیے کہتیں آپ ہمیشہ ان کے جواب میں [illegible] کر دیتے تاکہ وہ دل شکستہ ہوں لیکن مخلصین اس بات سے بوجہ طور پر واقف تھے چند [illegible] مذکورہ بالا ہوا۔ بیمار شاذ فرمایا تھا اور بیماری سے دو تین سال پیشتر ایک وقت [illegible] فرمایا کہ حیات مستعار پر اعتماد نہ کرنا چاہیے اس کی مدت دراز نہیں ہوتی۔ اس [illegible]

وہ بہت مقبض اور رنجیدہ ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کہ رنج و ناخوشی کی کوئی بات نہیں ہے اور نہ اس کا موقعہ ہے اس بارہ میں ہمارا کوئی اختیار نہیں بلکہ محض [illegible] (آپ نے عین ثابت دیکھ کر معلوم کر لیا تھا)

مصطفیٰ خاں جو اس وقت میں سے تھے یکبارگی رو پڑے اور کہنے لگے مختلف بزرگان دین کی خدمت میں گئے اور ان کے لیے شفا و تندرستی کی دعا کی خواہاں ہوئے۔ پھر حضرت اقدس کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے۔ آپ نے دعا فرمائی حوصلہ تو اسی بیماری میں ان کے لیے مقدر ہو چکی ہے اس سے نجات ممکن نہیں ان کے لڑکوں نے مکرر عرض کیا آپ ضرور ہی دعا فرماتے رہے۔ آخر انہوں نے عرض کیا کہ خود مریض سے یہ بات کیسے کہی جائے۔ اس کا دل ٹوٹ جائے گا آپ نے فرمایا کہ مناسب الفاظ سے تسلی دے دینا چاہیے لیکن اصل واقعہ کا علم دے دینا چاہیے جیسا کہ آپ کے فرمانے کے مطابق چند ہی روز بعد ان کی وفات ہو گئی

ایک شخص نے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں جگہ میں حکومت میں اکثر بیٹ ہوئی حضور نے اس کا جواب میں کیا ارشاد ہے فرمایا کہ بالفعل (موجودہ حالت میں) تو ہمیں کسی بات کا علم نہیں ہے اگر اطلاع دی گئی تو بتا دیں گے دوسرے ہی روز فرمایا کہ آج میں نے [illegible] ایک عظیم الشان جھنڈا ہے اور اس کے اوپر ایک مخمل تنبو ہے [illegible] محمد شاہ معہ اپنے دو حامیان دولت کے بیٹھے ہیں اور ایک شخص اس کو [illegible] کر رہا ہے اور میں بھی موجود ہوں اور وہ شخص محمد شاہ کو لطیف سے کلام ادا کر رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ اس کے وجود سے کوئی فائدہ نہیں اور میں میں کوئی بھلائی کی علامت نہیں ہوتی اور محمد شاہ سے میں نے کہا کہ یہ شخص تمہارا دشمن ہے اور تم کو ہے اس کو قتل کر دو۔ محمد شاہ کو خود بھی اس وقت [illegible]

[illegible] کی جرأت نہیں ہوئی [illegible] تھے بھی [illegible] ہے لیکن کسی وجہ سے نہیں کر رہا ہے [illegible] مجلس میں [illegible] محفوظ رہیں [illegible] کی نفی تو ہرگز [illegible] کا جب کہ [illegible] دفع [illegible]

حضرت اقدس [illegible] مشرف [illegible] کے [illegible] قوت [illegible] کا [illegible] ملاقات [illegible] ایک دوسری [illegible] کی [illegible] ملا [illegible] ہے [illegible] پوچھا [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

کو اس کی صورت روحیہ بہت حسین ہے پھر زمانہ گزرنے کے بعد اس کے خواص لطیفہ
تحلل واقع ہوا اور صورت کی وہ رونق اس حد تک نقصان پذیر ہوئی اور ایسی قبیح
ہوگئی جیسے کہ ہر ایک تشکل ہوتی ہے جیسے تشکل پرآبہ کہ اس کے اجزاء لطیفہ دور
دوسرے کے متصل لطیف ہوتے ہوئے باہم دگر متلاصق ہوں اور اس سے تشکل دکھلائی دے مگر
اس صورت کی بقا مانند خیال باقی ہیں اس کا حصول ہوا اور اس جوا سے
کے ظہور سے قبل ہوا تھا اور اب بھی اسی طرح وہاں متشکل ہے۔ وہ ہیں سے
قوت تو رکھتی ہوں پس اگر کسی کشف کے لیے بھی اس کا تعلق وہاں سے منقطع کرنے
تو اس کا سر وہ جو وہ گھر جائے اور عقدیت دا ہو جائے

ایک بار حضرت امام قاری بخاری کا طالب علم تھا حضرت اقدس کی خدمت میں
حاضر ہوا۔ ہیں کی باتوں سے ایک قصہ میں نے یہ سنا کہ ایک شخص نے مجھ پر علوم
کے سر دیوان بیکار اور مسجد کے ایک گوشہ میں بے گیا جہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے اور اس شخص کو علم نحو سکھایا پھر وہ آپ سے اتصال
طالب ہوا۔ آنحضرت نے اس سے اتفاق اس سلسلہ میں استفسار فرمایا جو کہ میرے
خیال میں اس کا دعویٰ جھوٹا تھا اس لیے مجھے یہ بات بری لگی کہ میں نے
دیکھا ہے تو اس کا دعویٰ جھوٹا فرماتے ہیں نے عرض کیا کہ حضور
آپ نے فرمایا کہ ہاں میں بیمار ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور
مجھے اس کی کوئی خبر ہوئی آپ نے
فرمایا کہ تو نہیں کہ میں بیمار ہوا کے عیادت شریف میں لے گئے
تھا اس وقت میں نے دیکھا کہ میرے آقا حضرت نبی کریم ﷺ
تشریف فرما ہیں حضرت اقدس [illegible] ہی ہیں جو شخص
تلاوت کر رہا ہے میں نے ان کو دیکھا نہیں ہوا کہ جا کر یہ

ہوگئی ہے اور وہ تو دہ بالکل ختم ہوگیا۔

۲۲ ماہ شعبان ۱۳۱۷ھ کو حضرت اقدس پھلت تشریف لائے اور ۲۵
ماہ مذکور کو ایک شخص غلام احمد نام ساکن قصبہ بڑھانہ نے جو قصبہ پھلت سے
دس کوس کی مسافت پر مغرب جانب واقع ہے خواب دیکھا کہ وہ دو چند روز سے
دل شاہ محمد زاہد کے مقبرہ کے نزدیک جو قصبہ مذکور میں ہے کھڑے ہیں اور بڑے
خشک سالی جاں سال ہوئی تھی پریشان و مضطرب ہیں اور اس معاملہ میں افسوس
کر رہے ہیں۔ اسی دوران ایک طویل، قامت وجیہ صورت مرد چشمے کی جانب
سے آیا اور کہنے لگا کہ تم غم و الم کرتے اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کل
ایک ولی زمانہ پھلت میں آئے ہے اور میں اسی سے ملاقات کرکے آ رہا ہوں انشاء اللہ
اس ضلع میں ان کی تشریف آوری کی برکت سے اقدم میمنت لزوم بارش ہوگی
عمدہ سرسبزی برکتیں ظاہر ہوں گی۔ جاگنے کے بعد اس نے یہ خواب اپنے ساتھیوں سے
بیان کیا اور بمقتضائے حسن عقیدت اس خواب کو مبشرات سے تعبیر کرتے ہوئے
آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکات کا منتظر رہا۔ میں معتقدین و مخلصین کے دعوت کرنے
پر وہاں تشریف لے گئے دو تین روز بعد شخص مذکور نے حضرت اقدس کے عدم
کی شکایت کی اسی شب بے انتہا بارش ہوئی ان دنوں بارش ایسی غائب ہوگئی
تھی کہ لوگ مایوس ہو چکے تھے۔ درختوں نے عرف اللہ کے بھروسہ پر حشرات زمین
سے بچ رہا تھا۔ جب بارش رحمت ہوئی تو ہر مردہ میں جان تازہ دوڑ گئی
اس مشاہدہ کی برکت سے عقیدت مندوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور دوسرے
فیوضات کے منتظر ہوئے۔

انہیں دنوں میں حضرت اقدس کے بڑے ماموں شیخ عبداللہ جو فقیر راقم حروف

کے وہ ماجدین سے کرتے ہیں کہ میں نے واقعہ میں دیکھا ایک جماعت پیر
کی خدمت میں آئی ہے ان میں ایک صاحب سے مجھ سے زیارت کا
وہی منظر ہستی ہے کہ جس کا دیدار میں رسول اللہ کا دیدار ہے
میں حضرت اقدس کے سوا کسی کا خیال نہ تھا میں نے کہا کہ
ہو سوا ہے ہی لفظ نا سعادت، ظلم و معرفت میں شود ما جوے ایں
را علی ہذا کوئی دستگاہ ہی در عالم دل ہیں کسی اور کو تو جانا ہیں
ہیں کے ہیں کہ آپ سے ہی دستگاہی حاصل ہوتی۔

جب وہ صاحب سادات کے مقدمہ کو علی
خدمت سے زیب و زینت ڈالا ان کی
ہمراہ ایران۔ ان صاحب اقدس
ساتھ ہو

حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ بھی حضور کی غلامی میں شامل ہونے کے خواہاں ہیں
حضرت اقدس نے فصیح و بلیغ الفاظ و بیان غیب ترجمان سے ارشاد فرمائے جو میں
نے سیدے میلی ملاقات کے دوران سنے تھے اگلے شاہ جہان آباد ہے۔ یہاں ایسے
ایسے مشائخ بہت ہیں ان کو دیکھ کے تو یہ فقیر آپ کے اس فرمانے پر کہ شک پڑ
مشتبہ ہو گیا اور کسی دوسری جگہ کا قصد کیا اور چند ہی روز بعد آپ کا حلقہ بگوش
ہو گیا۔

ایک شخص سلطان حسین خاں نام جو حضرت اقدس کے مرید تھے ان کا لڑکا سخت
بیمار ہوا اور جب مرض شدت اختیار کر گیا تو وہ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر
ہو کر مرض کے دفعیہ کے لیے توجہ کے خواستگار ہوئے۔ حضرت اقدس فرمانے لگے
کہ اسی دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت میرے سامنے آئی
اور علاج کے لیے علاج کی استدعا کی۔ اس کے کہنے کے مطابق میں نے ایک چینی یا
شیشہ کے برتن پر آیات قرآنیہ اسمائے الٰہیہ اس طرح لکھیں کہ کوئی جگہ خالی نہ رہی
پھر میں نے کہا کہ پانچ روز بعد یہ برتن لے جانا اس کی میعاد یعنی ایک روپیہ روزانہ خواجہ
نقشبند خاندان کے اہل سلسلہ کے دو ایک بزرگ حضرت غوث الاعظم اور ان
کے سلسلے کے نام لیوا اور ان کے بعد دو ایک بزرگ خواجگان چشت اور ایک بزرگ
اہل سلسلہ سہروردیہ کروں اور ایک بزرگ اصحاب سلسلہ شاذلیہ مقرر کر دیے تم
اپنے پاس نکال کر رکھ لو اس میں جس کے برتن کو پانی سے دھو کر اس کے بعد دوسرے
روز بھی میعاد مقررہ کے ایسا ہی کرنا اور تیسرے روز بھی اسی طرح۔ تیسرا پانی کے بعد
پندرہ روپیہ لے کر کے ہمارے پاس آنا اگر تمہارے لڑکے کی نقاہت زائل ہو جائے
پس یہ واقعہ حضرت اقدس نے اپنے بیان فرمودہ سلطان حسین خاں سے ایسا ہی
کیا حضرت اقدس نے ایک برتن لکھ کر انہیں عنایت فرمایا اور اس کے پینے سے

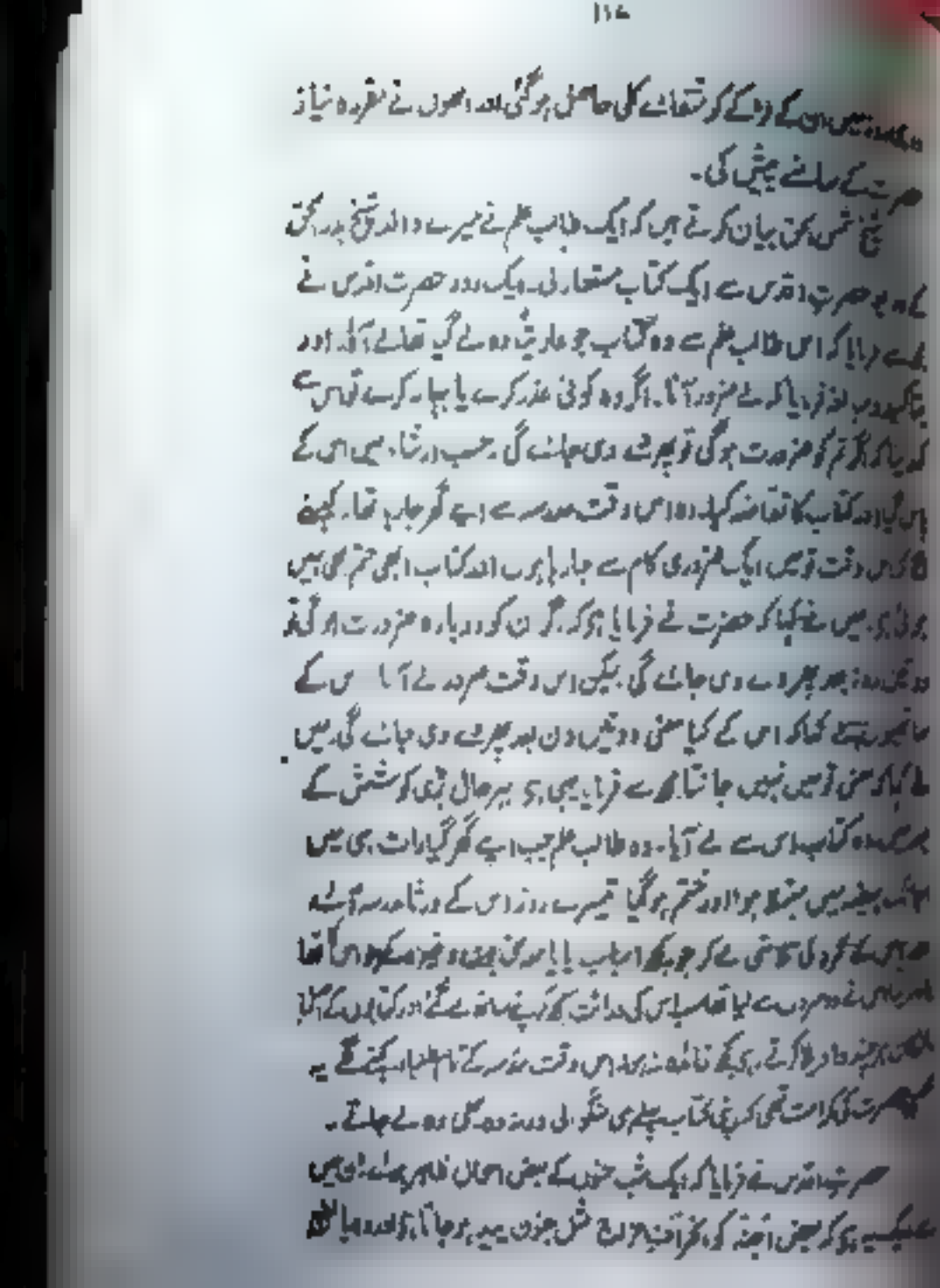

دیکھا ہے میں ان کے لڑکے کو شفائے کلی حاصل ہو گئی اور انہوں نے مقررہ نیاز
حضرت کے سامنے پیش کی۔

شیخ شمس بیان کرتے ہیں کہ ایک طالب علم نے میرے والد شیخ بدر الحق
کے پاس حضرت اقدس سے ایک کتاب مستعار لی۔ ایک روز حضرت اقدس نے
مجھے فرمایا کہ اس طالب علم سے وہ کتاب جو عاریتاً وہ لے گیا تعالے آؤ اور
تاکید و بلند فرمایا کہ لے ضرور آنا۔ اگر وہ کوئی عذر کرے یا بہانہ کرے تو اس سے
کہہ دینا کہ اگر تم کو ضرورت ہو گی تو پھر دے دی جائے گی۔ حسب ارشاد میں اس کے
پاس گیا اور کتاب کا تقاضہ کیا۔ وہ اس وقت مدرسہ سے اپنے گھر جا رہا تھا۔ کہنے
لگا کہ اس وقت تو میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں اللہ کتاب ابھی ختم کی ہے
ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر ان کو دوبارہ ضرورت ہو گی تو
دو تین روز بعد پھر دے دی جائے گی۔ لیکن اس وقت ضرور لے آنا۔ اس کے
ساتھیوں نے کہا کہ اس کے کیا معنی دو تین دن بعد پھر دے دی جائے گی میں
نے کہا کہ معنی تو میں نہیں جانتا مجھ سے فرمایا ہے ہر حال تیسرے کو شمس کے
ہاتھ وہ کتاب اس سے لے آیا۔ وہ طالب علم جب اپنے گھر گیا رات ہی میں
اچانک ہیضہ میں مبتلا ہوا اور ختم ہو گیا تیسرے روز اس کے ورثاء مدرسہ آئے
حسب اس کے ترکہ کی تقسیم کے کر جو کچھ اسباب یا اس کی جیب وغیرہ کو اس کا تھا
ظاہر اس نے دوسروں سے لیا تھا سب اس کی وصیت کے کر اپنے ساتھ لے گئے اور کتابوں کے
مالکان ہر چند دریافت کرتے رہے کچھ فائدہ نہ ہوا اس وقت مدرسہ کے تمام طلباء کہنے لگے یہ
کچھ حضرت کی کرامت تھی کہ اپنی کتاب پہلے ہی منگوا لی ورنہ وہ بھی وہ لے جاتے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک شب حزن کے بعض احوال ظاہر ہوئے ان میں
سے یہ ہے کہ بعض اجنہ کو بحر آب میں مثل جنون دیدہ ہو جاتا ہے اور ہوا اللہ

[illegible] ہو کر مہینہ تک تیس ہزار سوار قتل و خوں ریزی کرتے رہے اور ہر جاندار
[illegible] قسم انسان یا حیوان جو بھی سامنے آیا بے تیغ کیا گیا حتیٰ کہ کتے اور بلی تک کو
[illegible] چھوڑا اور شہر میں آگ لگا کر تمام بازاروں اور محلات کو جلا دیا۔ کشتوں
کے پشتے لگ گئے اور تمام بازاروں میں خون بارش ہی میں جو چاندنی چوک
کے نام سے مشہور ہے خصوصاً خون کی ندیاں جاری ہو گئیں اور قیامت موجزن ہوئی
ہوئی اور وہ مقامات اور جگہیں جو لوگوں کی نگاہوں میں بہت محفوظ تھیں
ایسی ویران و تباہ ہوئیں کہ لوگوں کو رات تو رات دن کو بھی وہاں جانا بہت
خوف مشکل تھا۔ بعد ازاں تمام شہر کا اس طرح محاصرہ کیا کہ کسی متنفس کو شہر میں
رفت اور شہر سے باہر جانے یا باہر سے شہر میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ اور ان ایام میں
ایک عالم بھوک و پیاس کی شدت سے ختم ہو گیا اور ان کی لاشوں کے تعفن سے
ایسی وبا پھیلی جس سے خدا معلوم کتنی مخلوق تلف ہوئی۔ مزید وہ سب تمام اجناس
جیسے جو حضرت کی زبان الہام ترجمان سے بیس مرتبہ تمیں بعینہٖ پوری ہوئیں
اور جب حالات اس حد تک پہنچ گئے تو سلطنت تیموریہ کے نام و نشان رہنے کی بشارت
جو حضرت اقدس نے دی تھی لوگوں کو امید۔ عقل معلوم ہوئی اور لوگوں میں
جب اس قسم کی بات کا ذکر ہوتا تو عوام میں کوئی بھی اس کی تصدیق نہ کرتا بلکہ
بعید از قیاس سمجھتے اور جمیع مقیمین[1] حتیٰ کہ لوگ بدگمان اور بد عقیدہ
ہو گئے کہ آپ نے علطیوں کی یہاں تک کہ سلطنت کی تدمت جلوہ گر ہوئی
اس متنفس سماک نے سلطنت کے تمام [illegible] دیئے جدیدہ وقدیمہ جواہر درر
نقرہ، فیروزہ، یاقوت وغیرہ سلطنت سے جیسے کہ پہلے تصریح میں کیے اور حکومت
گیرتاہ سے سر کر کے خراسان کی [illegible] وہ اس موعود یعنی حضرت کا ارشاد

[1] اور صدوں دیر تک ہو۔

کابل پر جو ہندستان کی سرحد پر چڑھائی کرنے والا ہے، یا لوگ تیغ بے دریغ سے قتل
اور غارتگری کے بعد شہروں کے بہت سے لوگوں کو ساتھ لے کر قلعہ پہاڑوں اور چوٹیوں
پر قبضہ کر کے ہندستان پر حملہ آور ہوئے پھر یہ دیہات اور شہر میں پہنچا تخت و تاراج
کر کے ویران کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ اس شہر کے قریب بادشاہ ہند سے مقابلہ پڑا اور
دونوں طرف سے صف آرائی ہوئی۔ اسی دوران بعض عقیدت مندوں نے حضرت
اقدس کو اس ہولناک فتنہ کے بارہ میں بطرز استفسار عرضداشت کی۔ آپ نے
جواباً یہ عبارت تحریر فرمائی کہ تشویش عظیم پیش آئے گی انجام کار سلطنت محمد شاہ
کی رہے گی۔ یہ عبد عکس تلمیذ نے بھی اس بارہ میں عرض کیا آپ نے جواب میں
ان کو بھی یہی الفاظ تحریر فرمائے کہ سلطنت تیموریہ ہی رہے گی۔ پس جنگ عظیم
حادث ہوئی۔ ہندستانی فوج کے ہاتھی نیل سواروں نے شربت شہادت نوش کیا۔
پیادوں کے بارہ میں کیا کہا جائے جو بے حساب قتل ہوئے۔ سماک کے اس وقت
سے اولاد امجاد ہندستان کا لشکر تو نزدیک ہوا۔ بیشتر سلطنت دین [illegible]
عذاب میں قتل کیے گئے اور جو باقی بچے ان کو فرمانروا فوج نے قید کر لیا اس وقت
خدا سلام کیے بھوک پیاس سے ختم ہو گئے اور سلطان وقت یہ دونوں قید ہوئے پھر
نادر شاہ اس معرکہ گاہ سے روانہ ہوا اور شاہجہان آباد پہنچ کر قلعہ و قصر شاہی میں
داخل ہوا اس کی تمام دولت و جواہر نوچ کی گئی۔ پھر حکم دیا کہ شاہجہان آباد اور
سب ویران و برباد کر دیا جائے۔ شہر پانی پت جو ہندستان کی خوبصورتی و خوشحالی میں تمام
خلق میں مشہور تھا قتل عام ہوا۔ تمام لوگ قتل و غارت کر دیئے گئے، حتیٰ کہ ایک
وقت تک وہ شہر بھیڑیوں اور گیدڑوں کی آماجگاہ بنا رہا۔ آپ کی وہ بات
کہ شہر مثل دیہات اور دیہات مثل گاؤں کے ہو جائیں گے صحیح ہوئی
ہوئی اور شاہجہان آباد میں ساٹھ کے قریب متنفس قتل عام سلطنت دیا

بیچ وجود میں آیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور ان فتنوں کے دور میں جب کہ
عالم پر مصائب و زلازل کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے، اکثر معتقدین آپ کی خدمت میں
امن و امان اور حفاظت کے بارہ میں دعاء توجہ کے خواستگار رہتے تھے آپ سب کو
تسلی دیتے رہتے تھے چنانچہ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ تم عاجزوں پر اور
ان شاء اللہ حفاظت فرمائے گا۔ اور شیخ بہجت الدین بلھاوی سے ارشاد فرمایا
تھا اور فرمان کافی رکھو اگر سارا عالم ہلاک ہو جائے تب بھی اللہ کے کرم سے امید
ہے کہ تم سب سلامت رہو گے (الخ) اور واقعہ یہ ہے کہ ان ایام پر آشوب میں
بفضل کبھی حضرت کی پنجاب نفیس توجہ کی برکت سے تمام وابستگان آستانہ
ظاہری و باطنی طور پر محفوظ و مامون رہے۔ اور گلشن روزِ جہاں حضرت قدس کے
مکان کی بدولت محفوظ و بارونق رہا۔ معتمدین فقراء کے صدقہ سے پورے شہر میں گو کوئی حصہ
محفوظ رہا تو وہی مقام برکت نظام تھا۔ ان آیات بینات (الخ) صحت
کے طور کے سب راسخ الاعتقاد اور ارادت مند مرتبہ یقینی پر ترقی پا رہے ہیں
والحمد للہ رب العالمین۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس وقت کے حوادث عظام میں سے ایک تو وہ ہے جو
سوال میں ہے اور اللہ اعلم (الخ) قصہ عظیم حاصل ہوئی اور اموات واحیاء
کا انعام ہو سکا کے حق میں دعاء عافیت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہاں بعض
بعض دوستوں نے دولت پائی اور یہ پھیل جانے والے حادثہ کی بھی تمرہ ہی ہے اس بارہ کے
ہر شیخ و بھولی پائے گا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے متعدد مرتبہ مکاشفہ ہوا کہ قیامت میں ایک عجیب بے
حواسی کے بعد میں نوبت یہ ہو جائے گا (الخ) کہ ہر کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا ظہور کرنے والے (الخ) نے نفسی نفسی کے عالم میں دیکھا تھا

کے حق میں یہ ہر جاری ہوا کہ ان کی اولاد میں قیامت تک نبوت و خلافت باقی رہے گی اور
جیسا کہ فریدوں کے حق میں جاری ہوا کہ اس کے خاندان میں علامت سلطنت باقی
رہے گی جب تک اللہ چاہے گا یا جیسا کہ جہانگیر تیموری خاندان میں جاری ہوا کہ
میں سلطنت و حکومت کا قرار رہے گا جب تک اللہ چاہے گا (الخ) طرح مجھے بشارت
میری کتابوں اور میری ذریت میں بھی ایک سے ہی حق تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کہ وہ
اللہ تعالیٰ قیامت تک باقی رہے گا (الخ) اور اس کی قوی امید ہے کہ علی وجہ الکمال عوارج و ترقی کرتا رہے گا۔

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک شب میں نے جو اب دعا کی تو یہ بشارت
ہوا اور اس مقام پر جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف ہے لکھا ہوا آیا کہ
ہر ایک وقت جو دعا و مناجات روح پر فتوح ہوں گی میں نے کہا کہ اس کا مطلب
یہ ہے کہ یہ دعائیں صفحات دست قدرت میں محفوظ ہو رہی ہیں گی۔ یہ مطلب کہ ایک ہی وقت
میں ان دو قسموں کا صدور ہو گا۔ اور اس تاویل کے مثل ان کلمات کی تطبیق ہو جائے
گی جن کو بظاہر قرآن مجید کے خلاف سمجھتے ہیں

حضرت اقدس نے فرمایا کہ مصلے میں ایک دن میں نے قرآن پڑھا۔ میں نے
چاہا کہ بجائے تلاوت کے قرآن کی سورتوں سے کچھ حصہ کر لوں۔ اسی تمنا میں حقیقت قرآن
سے فائض ہوا کہ سارا قرآن بطور حصہ حاصل ہوا۔ اول میں مشکل ہے لیکن عمل کے ساتھ
اس کا حصول ہو جاتا ہے ایک شرط سے تو ضرور ہے (الخ) دوسرا یہ کہ ایک بار یہ عمل
کسی کے پاس قرأت کی جائے جس کا سلسلہ قرأت آنحضرتؐ کی طرف متصل ہو اور جب
یہ شرط متحقق ہو جائے تو پھر حفظ میں محنت و مشقت کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔

حافظ عبد اللہ نے بیان کیا کہ ایک دن قبل کا ذکر ہے کہ مشکوٰۃ شریف کے درس
کے وقت بہت سے لوگ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر تھے، بعض فضلاء کے ذکر

چل نکلے۔ آپ نے فرمایا کہ بہرحال وہ اہل سلسلہ ہیں ان کا درجہ بہت ہے۔ پھر فرمایا کہ بعض
تعبیریں ایسی بات کی کہ معلوم ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں پوچھ کر
آنجناب سے حکم ہوا کہ لفظاً لفظاً تمام تعبیریں غور کرنے سے اس کی کیفیت واضح ہو جاتی ہے۔ نقل
کیا ہے کہ ان کی والدہ کے حکم کے وقت میں اپنی انھیں آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ ایک نور آپ
کے سینہ مبارک سے اس طرح نکلا جس طرح آفتاب ابر سے نکلتا ہے۔ اور اس کی شعاعیں تمام
دروبام کو روشن کر رہی ہیں اسی نور سے منور ہو کر تمام اہل مجلس کو اپنے گھیرے
میں لے کر سب کو سرور یا اور بے خود بے ہوش کر دیا۔ اور تمام خلق کو دولت جاودانی سے
تھا سرشار کر دیا۔ یہ اس کا فضل نہ تھا بلکہ میں مشاہدہ تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تیسرا خطاب آپ موصوف نے بیان کیا کہ ایک شب میں نے واقعہ میں دیکھا کہ بازار
دلی کی چوڑی میں کثیر خلق ہے اور حسب سے موجود اس طرح کھڑے ہیں جس طرح دولہا کے
سہرا بندھنے کا انتظار کرتے ہیں۔ میں نے ان سواروں میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ مجمع کیسا ہے۔
اس نے کہا کہ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے دیکھنے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ یہ سن کر مجھے
بے انتہا مسرت و خوشی حاصل ہوئی کہ بحمداللہ مجھے دولت دیدار شب و روز حاصل ہے
اور ہم اس کو کیا سمجھیں گے۔ پھر میں بصد شوق و اشتیاق آپ کے دیدار پر انوار کی دولت
سے مشرف ہونے کے لیے تیار ہوا۔ اسی وقت آنکھ کھل گئی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک بار عالم رؤیا میں خواجگان چشت کی مزار کی
طرف جو قریۂ چشت میں موجود ہیں توجہ فرمائی۔ اس قصد خاص میں ان کی روحانیت
دکھائی دی جو حد بیان سے باہر ہے کیونکہ ان کی حیات میں صورت ہائے مختلفہ
دیدنی تھیں۔ اور بعد وفات کا حال نورانیت میں ایک ہے لیکن اس طرح
نہیں بلکہ گویا یہ نورانیت بستر و خارات جو ہر نفس سے ہوتی ہے اور ہر نفس کے لیے گمان
کر دی گئی ہے وہ جسم جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک شب میں نے واقعہ میں دیکھا کہ جیسے میں حضرت
[illegible] کی زیارت کو گیا۔ آپ نے کفن ہٹا کر چہرہ مبارک نکالا۔ رنگ آپ کا
نہایت ہی مبارک سفید تھا۔ مجھ سے فرمایا کہ کوئی غزل سناؤ۔ اس وقت میرے منہ
میں یہ مصرع

ریارات و ملاقات و خرید و فروخت وغیرہ سب بھی ہو گئے اس سے فراغت ہو

حضرت اقدس نے فرمایا کہ بھی دو مہینے ایک دن واقعہ ہوا کہ

عطاء اللہ نام جس سے پہلے کبھی شناسائی نہ تھی کی ملاقات کو سوار ہو کر آیا جو اس

سے ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ وہ گردی رنگ قریب بصورت موکل کے ہے اور

خاص کو میں پہلے ہی دیکھ چکا تھا پھر وہ ملاقات کرنے کے بعد میرے پاس سے

اٹھکر چلا گیا اور مجھے اپنے گھر آنے کی خواہش ہوئی چند روز میں اس نے

اطلاع بھیجی کہ بیمار ہو آیا اور دو روپیہ نقد پیش کئے میں نے پیسے اس سے

لیکر واپس کر دیئے اور دوسرا کھانا پیش کیا اسی وقت میرے

پاس آیا کہ کوئی چیز فتوحات میں سے ہو گی لیکن دو بار میں اس کی تعلیم میں مشغول

کی نکالات کو دخل ہے چنانچہ چند جلسوں میں اسی تعداد میں جس میں اس کو دیکھا

پڑھا فتوحات بھی دو بار میں ہو گئیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ حبیب اللہ کشمیری نے خواب دیکھا کہ وہ وطن کو

کے ارادے سے ایک جنگل میں کھڑے ہیں جہاں سے آگے کے تمام درخت ہیں

ایک آواز سنائی دی کہ تم یہاں سے تھوڑی دیر توقف کرو اور انتظار کرو کہ حضرت

تشریف لا رہے ہیں انہوں نے دو تین ساعت توقف کیا تو ہوا پر محمد

عثمان نام کے ساتھ اور اس جماعت کو آنحضرت مشرف لے آئے ہیں اور

نماز عصر پڑھ رہے ہیں اس کو دیکھ کر ہی بہت خوشی ہوئی اور

حاصل ہونے پر اور خوشی ہوئی اور آنکھ کھل گئی چند روز آئے

آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا آپ نے اس میں یہ تعبیر فرمائی کہ

کا ارادہ فرمایا اور آپ کی امداد آپ کی دولت کدہ سے تھی۔ اسی حین میں یہ بھی

کہ آپ فرماتے ہیں کہ دوست محمد کی وفات کی خبر پہنچا دینا چاہیئے۔ حضرت اقدس

فرمانے لگے کہ دانی۔ کہ نے یہ خواب ہم سے بیان کر کے اس کی سمجھ کے مطابق اس کی

تعبیر بھی کہا تھا دو پیسہ اور چار روپیہ تین تین بیتیں کیں اور ہم نے اس کی تعبیر مختصر

بیان کی اور اعمال خیر سے دلیل لی۔ اور اس اشارہ کا مطلب بعد میں ظاہر ہوا

آپ کی مرحومہ لڑکی کی شادی میں چار سو روپے سے حوالے کی تھی میں اس عزیز نے

اس تعبیر کو سمجھے ہوئے چار سو شرفی بھیجیں وہاں تک تعبیر روپیہ

ہو گئی تھی۔

حاجی محمد حسین جو حضرت اقدس کے مخصوص احباب میں سے ہیں کہتے ہیں کہ

ایک دن حضرت اقدس قیلولہ سے بیدار ہوئے اور فرحت و مسرت چہرہ سے

ہویدا تھی فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں کفار سے جہاد کی غرض سے نکلا

اور مقابلہ کیا لیکن تم وہاں شہید ہو گئے جس کی وجہ میں بہت مضطرب اور

غمزدہ ہوا اور تمہاری لاش ایک چارپائی پر رکھ کر میں اور تمہارے

نزدیک حفاظت کے لیے چھوڑ کر خود تجہیز و تکفین کے انتظام میں مشغول ہوا

اسی اثنا میں ایک جاننے والے ملا علاؤ الدین نام پہنچے اور فتح و نصرت کی بشارت

دی اور کہا کہ تم نے بہت بڑا کام کیا جو کفار سے جنگ کی میں نے کہا ہاں لیکن

اس جنگ میں میرا فلاں آدمی شہید ہو گیا جس سے مجھے بڑی رنج و الم ہے۔ پھر اسی حالت

میں میں نے دیکھا کہ چند آدمی میرے پاس کھڑے ہیں اور دو روز کے بعد

اسی حسرت و خوشی ہوئی کہ بیت کر رکھی گئی۔ الحاصل اس خواب کی مختصر تعبیر یہ

بیان فرمائی کہ حوادث و حیات سے مطلب دین و تقویٰ اور نظام الدین کے آنے سے

استاذہ علم کا باقی رہنا ہی خود بیر کے رواج کا سبب ہو گا۔ واللہ اعلم

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہمارے مکان آباد میں چوکیدار ہوا میں

دن ایک رات میں نے واقعہ میں دیکھا کہ میں سادات میں سے ایک عزیز کے گھر

ف اس خواب کی تعبیر نے آپ کو بہت خوش کیا تھا۔

میں آیا ہوں اس نے کہا کہ مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے [illegible]
میں نے کہا کہ اس سے بہتر کیا ہوگا پھر وہ مجھے ایک مقبرہ کے قریب لے گیا [illegible]
کھڑا ہو گیا اور مجھ سے کہا کہ اس مکان کے اندر چلے جاؤ اور اشارہ سے بتایا [illegible]
داخل ہوا جب میں مقبرہ میں داخل ہوا تو تلاش کیا کہ حضرت کا [illegible]
ہی میں ایک شخص نے مقبرہ کے صحن کی طرف اشارہ کیا جب میں اندر گیا تو [illegible]
وہاں کوئی قبر نہیں تھی۔ اس وقت حضرت کی روح مبارک ظاہر ہوئی اور [illegible]
ہم تم کو ایک ایسی چیز تعلیم کریں کہ جب کسی مقام پر چور وغیرہ معلوم ہوں [illegible]
اس سے مراد آپ کی توجہ تھی اور توجہ کے بعد اس طرح پر توجہ کرنا چاہیے
اور وہ ایک طرح کی ہمت کی نسبت تھی جو آپ نے تعلیم فرمائی۔ اور اس وقت
محسوس ہوتا تھا کہ گویا ایک جن ہے جو اس توجہ کرنے سے پریشان ہو رہا ہے بعد
واقعہ سے اتفاق طور پر اس مکان میں جس نے بھی اس مکان میں مدد لی فضل [illegible]
اس آفت سے نجات پائی۔ تقریباً سو آدمیوں نے رجوع کیا اور [illegible]

حاملہ عورت نے بیان کیا کہ اس دوران میرے [illegible] ایک دن کا جیک ہیں سترہ
اور مرض بہت طول پکڑ گیا ہیں نے قرار پکڑ کر حضرت اقدس میں حاضر ہونے
کا طالب ہوا۔ پہلے یہ ارشاد ہوا کہ ایک تعویذ لکھ کر عنایت فرمایا [illegible]
شفا پائی پھر دوبارہ اسی مرض میں مبتلا ہوا ایک دن حالت اتنی [illegible]
کہ میں نے دیکھا اس میں جان باقی نہ رہی اور مجھے یہ خیال ہوا کہ [illegible]
روح جسم سے جدا ہو گئی ہے دیکھا کہ میں سخت قرار دادہ حالت تھی [illegible]
میں کیا دیکھتا ہوں۔ تھا ڈھیلے آدمی میں نظر آئی حضرت اقدس میری [illegible]
لاحظہ فرما رہے تھے دیکھ کر تعویذ لکھ کر عنایت فرمایا [illegible]
اس کی برکت سے دو تین ساعت بعد میں بیہوش ہوا اور نجات کلی حاصل ہوئی

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک بار شیخ [illegible] محمد قدس سرہ آپ کے چچا کے
کے وں کے موقعہ پر وفات کے وقت جب کہ ان کے مقبرہ میں [illegible]
تھا اور حاضرین پر وجد و سماع و سرور سے ذوق و وجد طاری تھا میں [illegible]
وسطی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھ کا یک غنودگی سی [illegible] کہ جو
کچھ اس مجلس میں ذوق و شوق اور روح مبارک کی توجہ کی برکات ہیں سب
نے مرکب ہو کر یہ صورت اختیار کی ہے جو مظہر [illegible] اور اسی وقت عالم
عالم میں عنصر ناطقہ کا سریان ظاہر ہوا اور یہ [illegible] اسی جسم کا
تابع ہے اگرچہ اسی جگہ سے بھیجی گئی ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک بار مجھ سے کچھ شے غیب سے [illegible]
اور وہ صورتوں میں متمثل ہو گئی اس میں ایک صورت فرشتہ کی تھی [illegible]
بھی میں اس نوع سرایت کی کہ میرے تمام اعضاء اجزاء میں حتیٰ کہ ناخنوں اور پیروں
کی انگلیوں کے ناخنوں تک میں سرایت کر گئی اور تمام بدن اس سے پُر ہو گیا
اس سے ایک قسم کی دل جمعی و طمانیت ظاہر ہوئی اور دوسری صورت ایک چاند
کے ٹکڑے کی تھی اور وہ بھی میرے اندر سما گئی۔

حضرت اقدس کے دستخط مبارک کے ساتھ یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ ایک
وقت یہ فقیر بعض خلوات میں مگن ہو گیا اور حواس اس پر گم شدہ ہو گئے اسی
وقت یہ دو شعر بغیر میری کوشش و جستجو کے خیال میں متمثل ہوئے پھر
نسبت ایسی جوش زن ہو کر غالب ہوئی جس سے وہ ضعف زائل ہو گیا

[illegible] بمعنی محو و مستغرق ہیں راگ [illegible] بمعنی وجد اور [illegible] بمعنی حیات الحیات
[illegible] بمعنی تجلی و وقت بمعنی سوانح عمری [illegible] کا عجیب غریب عالم حالات ہے۔

سوئی یارسول اللہ ﷺ وَتَعَلَّقُوْا وَدَنَوْا فِیْ هَوْنٍ وَّ عِیْ
اَنْتَ تَرْقٰی لِحَقٍّ قَدْ اَصَابَهٗ عِیْسَی الْهُدٰی فَبِهٖ وَفَّقَ رَبُّهٗ

حضرت اقدس نے فرمایا کہ داشہ کے نام وہاب کے خادم کا بھائی بدھو ایک جوان سیاہ رنگ صوفیاء علماء کے لباس میں جس میں ایک زار اور ایک چادر ہے جس وقت میں یہ وہاب بات کرتا تھا وہ میری طرف التفات کرتا تھا گویا اس خدا کے علاوہ وہ کچھ سنتا ہی نہیں ہے۔ اس وقت یہ معلوم ہوا کہ اسماء کے خدام کا قرب کے ساتھ خاص ربط ہے اور یہ معلوم ہو گیا کہ وہ حاضر نہیں ہوتے مگر اس ساعت میں جب کہ سیر قمر برج مسعود میں ہوتی ہے اور اس وقت یہ ہوتا ہے کہ خدام اسماء کی آوازیں سنتے ہیں لیکن ان میں جنبش و حرکت پیدا نہیں ہوتی لیکن اس وقت جبکہ قمر فلک کے موضع مسعود پر پہنچتا ہے اور یہ معلوم ہو گیا کہ دعوت اسماء میں سوائے قمر کے علاوہ جو کواکب ہیں وضع فلک کی معرفت کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک دن جو مغرب میں آپ کے خاص حجرے میں تھے آپ نے فرمایا کہ آج رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں صبح کی اقامت کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج رات میں برکات کثیرہ و فتوح جلیل ظاہرہ باطنہ مرتب ہوئیں اور اشاعت و نشر علوم اور بعض تصنیفات میں وسعت عظیم مشاہدہ ہوئی والحمد للہ علی ذلک

ہمارے دل میں یہ تھی ہوگی کہ دوسرے دن اسی وقت عرفہ کے روز فرمایا آج میں نے محبت الٰہی کا مشاہدہ کیا جو تمام ظاہر و باطن کے اطراف کو گھیرے ہوئے ہیں اور اس مشاہدہ کا استغراق موجب طمانیت و راحت ہوا والحمد للہ علی ذلک

یا رسول اللہ میری حاجت ہے [illegible] کی حاجت میں شفاعت فرمائیں گے آپ نے فرمایا میں شفاعت کروں گا جو آپ کی محبت میں [illegible] اور سنت پر قائم ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک بار میں نے واقعہ میں دیکھا کہ ایک شخص میرے والد ماجد تشریف فرما ہیں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کاتب حروف سے فرمایا کہ تم بھی اس وقت وہاں موجود ہو میں حضرت والد ماجد سے لطف و عنایت کی قصہ بیان فرمایا کہ ایک صورت جاری سے تیار کی اور اس میں قلب کی صورت صاف شفاف مثل براق دکھائی اور اس قلب میں ایک نقطہ ہے جو مثل خورشید روشن ہے مزید میں جو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس سے صفا و نور پاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے ہر کام کا مطلب یہ ہوا کہ ہر شخص کا لطیفہ قلبیہ اس میں پیدا ہوتا ہے جو چیز غایت کبریٰ اس میں ظاہر ہوتی ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوگا اسی سے رنگ میں رنگ جائے گا گویا اس قصہ سے مراد یہی تھی اس وقت بدیت شوق مجھ پر گریہ طاری ہوا حضرت والد ماجد بھی آب دیدہ ہوئے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

۱۱۵۶ھ میں حضرت اقدس سے جالیس روز کا اعتکاف فرمایا ان دنوں بے شمار حقایق و معارف یعنی جمیع علوم کشفیہ و علوم عقول و علوم وہبیہ و ادراک خاصہ اور حقایق و لطائف بارزہ و کاملہ ساریہ طاری ہوئے اور ہر ایک کی ذات و نقد کے کمالات کا بیان اور ان لطائف کے مطابق کمالات انسانیہ کی تفصیل اور توحید ذاتی اور حقیقت توحید وجودی کے احکام کی وضاحت اور حقایق قلب اور شاہد اور تعلقہ مرادیہ اور حجاب کی تفصیل اور حکایت مقامات طاہر اور مزارات کی تفصیل وغیرہ وغیرہ جو حضرت تجلی عظمیٰ نے ان فقیر کو عطا فرمائے گیا بیان کیے جائیں کہ ان کو اس کے بیان کی طاقت نہیں اور میں نے ان سب کو تنقیحات آمیہ میں تحریر فرما دیا ہے بعض ایام میں ایک روز کاتب حروف سے جو حضرت قدس میں حاضر تھا ارشاد کرامت فرمایا کہ ایں معلوم ہوتا ہے کہ سارے یہ علوم یعنی علم حدیث وغیرہ ہماری اور تمہاری اولاد میں

انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ باقی رہیں گے اور ایک دن یہ بھی فرمایا کہ بعض راتوں میں تجربہ کے اتحاد، لفاظ سے ایک نقطہ نورانی روشن تجلی اعظم کے برابر ہے میں نے برہ اولیٰ کے مقابل بلکہ اس برہ کا نمونہ پوتا ہے اور تھا ری حقیقت میں وہ لفظ موجود ہے اور (میدار ہی) اس بشارت عظمیٰ کے ساتھ ساتھ جس کا شکر جملہ استعداد سے باہر ہے اور بھی بہت سی نوازشیں فرمائیں۔ نیز ایک شب مغرب و عشا کے درمیان جب کہ یہ خادم حضرت اقدس میں حاضر تھا خطاب کر کے فرمایا کہ کل تیرہ رمضان تھی اور جمعہ کا دن تھا بعد نماز عصر مغرب کے قریب ایک ساعت مجھ پر تشنگی ہوئی میں اس وقت اس کی اطلاع دینا چاہتا تھا لیکن وہ گھڑی ایسی طبیعت تھی کہ خیال ہوا کہ یہ گذر جائے بعد اس اطلاع دہی کو موقوف کر کے طور تاثیر کے بارہ میں اور حصول برکات کے لیے وہ دعا جو نئی تصنیف ہوئی تھی اپنے منتسبین اور احباب اور اولاد کے لیے میں نے کی اور اس میں خواجہ محمد یٰسین اور اس حاکسار کو بھی مخصوص فرمایا۔ اس بشارت عظمیٰ سے ارادت مندوں کی امیدیں قوی ہو گئیں اور ہمیں رمضان کی اس شام میں یعنی رمضان کے عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں نصف شب کے وقت جب کہ حضرت اقدس آرام فرما رہے تھے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنے دل میں کچھ سب تمام پایا اور اسی وقت یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ وقت نزول برکات اور قبولیت دعا کا ہے اور خواب سے بیداری کا یہی سبب ہوا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ وقت کم ہے دوسروں کو اطلاع نہیں دی جا سکتی اور نہ اس وقت اس کا موقع ہے لہٰذا اس سب سے اغراض کر کے دعا میں مشغول ہوا صبح کو یہ واقعہ حاضرین سے بیان فرمایا۔ رمضان المبارک کی طاق راتوں کا عام حال ہے اگر سوتے بھی ہوں تب بھی ان کو بیدار کر کے دعا مانگتے ہیں بعض خوش نصیب ایسے ہیں جن میں ایک لذت نہیں بلکہ ہر جزو سے یہ لذت ظاہر ہوتی ہے

ل سارک

اور یہ بھی فرمایا کہ آئندہ راتوں میں بھی برکات کا نزول معلوم ہو رہا ہے حافظ عبد النبی سلمہ جو حضرت اقدس کی طرف سے ملقب بحافظ عبد الرحمن ہیں (وہ حافظ عبد النبی سلمہ جو حضرت اقدس کی طرف سے ملقب بحافظ عبد الرحمن ہیں) ابتدائے شب میں ظہور برکات کی علامات تامہ کے حامل اصحاب میں ہیں) ابتدائے شب میں ظہور برکات کی علامات تامہ دیکھ کر اسی کو نیند کی حالت میں جاذبات و برکات نے اپنے آغوش میں لے لیا ایک عجیب حالت طاری ہوئی۔ بیدار ہو کر بہرہ اندوز ہوئے اور پھر دوبارہ سو گئے اسی حالت خواب بے شمار فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے ؎

خوش بود خوابہائے بیداراں خوش بود کارہائے بے کاراں

یہ عموماً بیان کرتے ہیں کہ میں نے عین حالت خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس موجود ہیں اور میں شب قدر کی برکات کی کیفیت بیان کر رہا ہوں اور آپ تصدیق فرماتے جا رہے ہیں جب یہ ماجرا آپ کے حضور میں عرض کیا تو فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے۔ اور حافظ عبد النبی اس شب کی کیفیت بیان کرتے ہیں کہ میں سو گیا مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی تھی اور آثار و اوائل ادراک و نجوم ظاہر ہوئے تھے۔ اور حضرت قبلہ اعلیٰ کی توجہ، فلاک کے بارہ میں واقع ہوئی اور نور خیرہ اور وقت سحر کثرت عنایات کا ظہور ہوا حضرت تجلی اعظم نے روحانیت کو سعادت کے ساتھ قسم فرما دیا۔ اور یہ کہا کہ میں حضرت کے اصحاب کے حق میں دعا کروں اور حاضرین میں کو دیکھا کہ ایک فیض نے دل کا احاطہ کر لیا ہے گویا وہ ہماری دعا وغیرہ سے بے نیاز ہیں اور یہ بھی بتایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوسری قسم وقت بھی باقی ہے پھر ۱۳ رمضان المبارک نماز عصر جب کہ حضرت اقدس مراقبہ میں تھے اور مستدعیان کا قل مطلب تھا یہ حاکسار اور خواجہ محمد یٰسین خدمت میں حاضر تھے اور دوسرے لوگ بھی حلقہ میں بیٹھے تھے فوراً مغرب مراقبہ سے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ بیدار رہنے والوں کی نیندیں بھی عبادت ہوتی ہیں۔ بیکار لوگوں کا کام ایسا ہوتا ہے

...ان فیض ترجمان سے فرمایا کہ آنے والی رات بھی برکتوں والی ہوگی اور ...
کو بھی ان بشارتوں سے سرفراز فرمایا جو اس کی لیاقت و قابلیت سے ...
پس جب ستائیسویں شب آئی شروع ہی سے انوار و برکات کا ظہور ہونے ...
اور بدات خود شب بیداری کی۔ آپ کے فیض توجہ سے ہر تمنا سے بی بہرہ ...
کے مطابق اس رات انوار و برکات حاصل کیے اور حافظ عبدالرحمٰن نے، جو ...
نے اس وقت اس فقیر کی استدعا پر اس نیازمند کے جناب والد کے حق میں ...
دعا کی تھی) دیکھا کہ گویا ایک نور اس فقیر سے نکلا اور ایک روشن خورشید کی ...
متصل ہوا اور اس نور کی کرنیں دونوں مکانوں میں ظہور کیا پھر کئی ہو کر ...
شہر بھر اور اس کی فضا میں ایک دوسری صورت ظاہر ہوئی معلوم ہوتا تھا کہ ...
لمبی رسی ہے جو زمانہ کے ختم ہونے تک اور قیام قیامت تک ہے اور اس رسی سے ...
طلقے ہم بیوست ہیں اور ہر حلقہ میں بتیاں روشن ہیں اور اس کا سلسلہ ...
بنایا۔ اس سے مراد سلسلہ اولاد وغیرہ ہے اور یہ بتیاں جیسے اس کے علوم ...
ہیں اور یہ روشنی تجلی عظم کا حصہ ہے اور ان میں سے بعض میں وقت کشف و حیرت ...
مکمل طور پر ہوا ہے۔ میرا اس وقت یہ بھی معلوم کیا کہ اس سلسلہ کے انتہاں میں ...
ہوگا۔ اور صبح کو ان بشارت سے فقیر کو نوازا۔ جب یہ واقعہ حضرت اقدس سے ...
عرض کیا تو فرمایا کہ یہ سب حق ہے۔

میں یام میں ایک دن خواجہ محمد امین صبح کے وقت میں حضرت اقدس کے ...
سامنے بیٹھے ہوئے تھے کہ یہ عبارت ان کو الہام ہوئی "مثنوی کا حلقہ وہ ہے جس ...
پر کلام حق تکمیل اور بہترین سلسلہ وہ ہے جس میں ہماری صورت کی ہر ہو ...
انھوں نے اس کو حضرت اقدس سے عرض کیا اور آپ کے تصدیق کرنے پر ہوتی ...
سے پھولے سمائے اور میں مبارک راتوں میں ایک دن بعد بار بار محمد خواجہ

امین نے آپ کا مصنفہ قصیدہ "طیب النغم فی مدح سید العرب والعجم" خوش الحانی سے ...
پڑھنا شروع کیا اس کے سننے سے آپ از حد مسرور ہوئے اور اس کا پڑھنا حاضرین ...
مجلس اور محیط ہوا کہ سب کو حضوری تام حاصل ہوئی علی الصباح خواجہ صاحب ...
موصوف مورد عنایات بے گراں ہوئے اور آخر رات میں بعد نماز تہجد خواجہ محمد ...
امین نے آپ کے حکم کے بموجب مثنوی معنوی کے شعر پڑھے ...

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں

آپ کے حضور میں نہایت پُرسوز آواز میں پڑھنا شروع کیے اس کے سننے سے ...
آپ اتنا زائد محظوظ ہوئے کہ آپ پر وجد طاری ہوگیا اس وقت خواجہ صاحب ...
موصوف پر بے حد عنایت و نوازشات فرمائیں۔ وہ کہتے ہیں اس ضعیف پر ...
ظاہری و باطنی علوم و معارف افاضہ فرمائے "میں کا شکر ادا کرنے کے ...
باہر ہو علی وجہ الکمال۔ طیب اللہ ثراہ۔ الی حاصل اس چند فیض آگیں ...
کا ہر دن افزوں تھا اور ہر شب روح کا پیمانہ طرب بھرتا ہوتا تھا اور وہی ہم خدم ...
آستانہ شریفہ کی زندگی کا خلاصہ تھا۔ الحمد للہ علی آلاءہ و نعمائہ

خواجہ محمد امین دلی نے بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت اقدس مثنوی ...
مطالعہ کے لیے محل سرائے گئے۔ شام کے وقت مجھے اس کے مطالعہ ...
کی خواہش ہوئی لیکن کب سے اس کا مانگنا بے ادبی معلوم ہوئی۔ آپ اس ارادہ کو شف ...
میرے شوق پر مطلع ہوگئے اور اسی وقت مسودہ کو عنایت فرمایا۔

نیز خواجہ صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ ایک ... آپ کی مجلس میں ...
بعض مستورات کو آسیب نے پریشان کرنا شروع کر دیا حضرت اقدس نے فرمایا کہ ...
سرمہ دل میں سیاہ دھوکر کے کوئی چیز اس کے دفعیہ کے لیے پڑھ کر دم کر دوں ...
اس ارادہ سے اٹھا تھا اور ہنوز وضو کیا تھا کہ ایک انتہائی سیاہ شے نکل کر بھاگی

میں ایک ڈھیلا اٹھا کر اس کے پیچھے دوڑا وہ آگے آگے تھی اور میں اس کے پیچھے پیچھے یہاں تک کہ وہ دروازہ پر پہنچی اندر دار دکھیے کی آواز سنائی دی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی جب میں دروازہ پر پہنچا تو اسے بدستور بند پایا اس وقت سے اس آسیب نے کسی کو پریشان نہ کیا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک بار مجھ پر فتح یاب فرمایا گیا اور یکبارگی میں سے ہو آیات غضبی اور وعید ستر کر پیروگوں پر گھبرا دیتے کہ ڈالدیئے کہ یہ تصرف میں ہوا عقیدہ تھا پھر آیت رحمت اور اسم اعظم اور وہ اس شرط کے ساتھ ہو جو مقررہ عام قاعدہ میں ہیں سما سکتا۔ بلکہ اس کا اصل قاعدہ عالم غیب کا اختیار ہے جس طرح حالت استخارہ میں ہوتا ہے کہ عالم غیب سے جس آیت اور اسم کی طرف اشارہ ہوتا ہے وہی آیت اور اسم اسی طور سے اہل حق کے نزدیک تلاوت کرنا چاہیے

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس معلوم ہوتا ہے کہ برکات خلیفہ ہماری اولاد میں ہی کے جن میں شامل حال ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد بقدر سلسلہ ہے جب تک رہے اور حضرت والد ماجد قدس سرہ نے بھی بارہا ارشاد فرمایا کہ یہ سلسلہ تا قیام قیامت باقی رہے گا غالباً آپ کے اس فرمانے کا تو اسی طرح سے ظاہر ہوگا

حافظ عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسجد کے متصل تشریف فرما ہیں اور میں بھی حضرت اقدس میں حاضر ہوں آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تو ہمارے طریقہ میں داخل ہو چکا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ نے اپنا دست مبارک بیعت کے لیے بڑھائے میں نے دونوں ہاتھ آپ کے دست مبارک میں دے دیئے اس وقت میں یہ سمجھا تھا کہ بیعت خصوصی ہے جس سے آپ نے مجھے مشرف فرمایا ہے کہ میں اس سے قبل ظاہری طور پر بھی آپ کے تحت بیعت سے مشرف ہو چکا تھا اس وقت

میں نے دیکھا کہ حضرت خواجہ نقشبند کی صورت میں ہو کر آپ کے سر اقدس پر موجود ہوئے اور آپ اس جذبہ شوق میں مغلوب ہیں اور آپ میں غیر حال ظاہر ہے اور اس تغیر کے وقت میں بھی، ترجیع کی اس وقت آپ نے بیچ میں مبارک بندہ کے متعلق کر فرمایا کہ آخر خوب اس وقت اس کا مطلب نہ سمجھ سکا بعد میں آیا کہ اس صورت کو بیچ نے جاذبہ میں لے اس تصرف سے یہ دیکھا کہ وہ صورت درجہ بدرجہ نیچے آرہی ہے اور میں نے آپ سے بلیغ کرتے لا رہا ہوں اور آپ بقا فرما رہے ہیں یہاں تک کہ وہ سینہ سے داخل ہو کر سینہ تک پہنچ گئی۔ اس وقت سے لے کر اب تک کہ ایک عرصہ گزر چکا ہے اب بھی اس کی تاثیر وجد میں محسوس کرتا ہوں۔ واللہ علم رب العالمین۔

نیز موصوف بیان کرتے ہیں کہ ایک دن بعد نماز فجر کے وقت جب کہ حضرت اقدس نماز ختم کر کے مراقبہ میں بیٹھے ہوئے تھے میں مسجد میں پہنچا دیکھا کہ آپ خلاف معمول آنکھیں کھولے ہوئے بیٹھے ہیں اور دست مبارک میں تسبیح ہے انوار بے غایت جبین مبارک سے عیاں و درخشاں ہیں اور آپ کے تمام اعضاء پر ایک جوش موجزن ہے میں کیا کہوں کہ وہ نور ذات الٰہی تھا انتہائی عظمت و بزرگی اور شان و شوکت سے مجسم کہ کسی طرح اس کی تعریف و توصیف ممکن ہی نہیں باوجود اس کے کہ جتنا اور کے اقسام میں جانتا ہوں اور ان کے اقسام سے آشنائی بھی ہے لیکن جس قسم کے نور کا مشاہدہ اس وقت ہوا کبھی نہ ہوا تھا اس کی تیزی کا یہاں یہ تھا کہ ایک بار نظر پڑنے کے بعد دوبارہ نظر کو تاب نہ تھی اس وقت یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ اگر یہی صورت حال رہی تو آئندہ حضوری کا امکان نہ ہوگا اور یہ ظاہر ہوا کہ حضرت اقدس کی ذات جس کسی کے شامل حال ہو بکثرت برکات رکھتی ہے اگر وہ وقت

قبولیت دعا کا ہو تو ایک بار دعا کرنا کافی ہے جو دعوٰی کا برکات محسوسات
احاطہ کرتی ہو اور اگر کسی کی سعادت ازلی دہبری کرے تو ان کے قبل
میں اس کی طرف سے توجہ حاصل ہو جاتی ہے ایسا کہ اس کی دعا کی جو بیاں
حاضر مبارک میں سو بار گزرتی ہیں اور اس کا مطلوب و مقصود حضرت اقدس
کے دل میں جاگزیں ہو جائے تب تو یہ چیز اس کے انجاح مطالب کے لیے ایک
قوی سبب ہو جاتی ہے اور جو شخص آپ کی نظر کیمیا اثر پر چڑھ جائے اگر ناتیا ہو
تب بھی ہونا ہو جائے بیکر تمرہا یہ ہے کہ اول نیض منزل کے گوشہ میں جاگزیں
ہو جائے۔ اور اشغال طریقہ میں مشغول اور آنجناب کی محبت میں ڈوبا ہوا
اور افاضہ کا منتظر ہو۔ ایسی چیز کے لیے آمادہ ہو جس کی وجہ سے حاظر میں
میں قبولیت پیدا ہو جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

حضرت قدس نے فرمایا کہ ایک بار شرف زیارت اور شرف قدمبوسی کے اوقات
میں دو انگوٹھیاں ہونے کا اتفاق ہوا۔ دونوں انگوٹھیوں کو دی
گئیں تھوڑے دنوں بعد دونوں سخت تکلیف میں مبتلا ہوئیں ہر چند
علاج کیا کچھ کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ روز بروز تکلیف بڑھتی گئی اور اس کا سبب
معلوم نہ ہو سکا بہتیرے ایک روز ان دونوں انگوٹھیوں نے ہمارے سامنے شکایت
کی۔ تعجب کیا اور حد سے زیادہ گھبرائے کہ ہم کو بغیر طہارت استعمال کیا
جاتا ہے اور ہمارے حق میں یہ ایک بڑا گناہ ہے۔ ہمیں رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہم
بہت اذیت میں ہیں۔ ہمارے ان عضو کی بیماری کا بھی یہی سبب ہے۔ ہم
نے ان کو تازہ کا حکم دیا اور جب ہم نے بہت احتیاط سے پاک و صاف جگہ
پر رکھ دیا تب ان دونوں نے شفا پائی۔ پھر ہم نے بہت تاکید کر دی
کہ ان کو بغیر طہارت ہرگز نہ پہنا جائے۔ تمرہا کی نورانیت کے بعد ان انگوٹھیوں میں

سے ایک نے جو شرف قدمبوسی سے متعلق تھی مجھ سے بحث کر لی لیکن جو شرف زیارت سے
متعلق تھی اس کو بمقابلہ اول شکایت نہ تھی وہ مصاحبت کے لیے تیار ہوئی
پھر کچھ عرصہ بعد وہ گھر سے گم ہو گئی۔ اور جب بہت تلاش کے بعد اس میں سے ایک کپڑے
جیب سے برآمد ہوئی گویا وہ زنانہ جیب میں رہنے پر راضی نہ تھی۔ لہذا وہ صراحۃً
اپنے پاس رکھ لی گئی۔ اور (اسی طرح) ایک دوسرے شخص نے بھی ایک انگوٹھی
خریدی اور اس کے استعمال میں احتیاط نہ برتی۔ انگوٹھی نے بھی ہم سے
شکایت کی اور ایسا معلوم ہوا کہ روحانیت کو کہی جس نے شرف قدمبوسی حاصل کیا تھا
بنائی جاتی ہے اس میں وہ نورانیت کہاں آ سکتی ہے۔ واضح ہو کہ وہ انگوٹھی
طہارت کی طرف مائل ہے۔

میر افضل بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سلطان مشائخ کی زیارت کو
بہت حاضر ہوا کرتا تھا اور مزار اقدس کے متصل بیٹھا کرتا تھا ایک بار وقت میں
آپ نے مجھ کو خرقہ مبارک دیگر تبرکات عنایت فرمائے۔ میں نے عرض کیا کہ سلسلہ چشتیہ
میں کس بزرگ سے بیعت کروں۔ فرمایا کہ شاہ دی اللہ سے۔ میں نے باہر نکل کر
لوگوں سے اس نام کے بارہ میں دریافت کیا۔ انھوں نے حضرت اقدس کا پتہ
بتایا نیز یہ بھی بتایا کہ مخدوم زادگان میں سے ایک بزرگ اس نام کے سرمد میں
بھی ہیں۔ اس بات سے مجھے فکر ہوئی کہ کس کی طرف توجہ کروں میں ان
سرمد والے بزرگ کی دولت ہو گئی۔ اور پھر سلطان مشائخ کی طرف سے حضرت
اقدس کی طرف دوبارہ اشارہ ہوا۔ لہذا آپ کی خدمت میں حاضر شرف
بیعت سے مشرف ہوا اور اپنے حسب استعداد مقصد کو پہنچا۔

۱۰۵۰ھ میں حضرت اقدس سے جدائی کا قصد فرمایا اور حسب الحکم آگاہ
عرفان پناہ شاہ نور اللہ کو ان کے وطن قصبہ مذھانہ سے اور اس فقیر خادم

کاتب حروف کو اس کے وطن چھلت سے اپنے جاذبۂ لطف و کرم سے کھینچ کر آستانۂ
عرش تکیہ میں اپنے مقام اعتکاف پر مشرف فرمایا اور خازن نور میں خواجہ محمد
امین دن بھی تو اس بیت اشرف کے خادم تھے ہی اور خواجہ اولاد اکبر کشمیری
بزیک دو سب فرزند بھی آپ کے اعتکاف کے شرف سے بہرہ اندوز ہوئے حضرت
اقدس چار بجے دقت رخصت ہونے کے لیے والد ماجد قدس سرہٗ کے مزار
پُر انوار پر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر قبر کے سامنے متوجہ ہو کر کھڑے رہے
دیر عقیدت مند بھی آپ کے ہمراہ اس مقام پر حاضر تھے اس وقت عالم
حیرت میں حضرت شیخ بزرگؒ کی صورت کریمہ نمودار ہوئی معلوم ہوتا تھا کہ ایک
بے کیف سمندر ہے اور اس سمندر میں حباب ہے سادہ صورت نمودار ہے ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ ایک صورت فنائی ہے یعنی نمود بے بود ہے۔ جو کچھ ہے وہ
ایک بے کیف سمندر ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

اعتکاف کی پہلی یا دوسری رات شاہ نور اللہ نے مشرب میں دیکھا کہ حضرت
شیخ بزرگ قدس سرہٗ ایک بڑے پیالہ دودھ سے بھرا ہوا معتکفین کی سیانت
کے لیے بھیجا ہے۔ حضرت اقدس نے اس میں سے تھوڑا نوش فرما کر دوسروں کو
عنایت فرمایا ہر ایک نے پی کر سیر ہو گیا اور پیالہ میں تھوڑا پھر بھی باقی رہ گیا پھر
حضرت اقدس نے وہ پیالہ خواجہ ابو الخیر کو مرحمت کر کے فرمایا کہ خوب سیر ہو کر پی
خواجہ صاحب نے کہا کہ بہت سیر ہو کر پیا اور پیالہ میں پھر بھی تھوڑا سا باقی ہے
آپ کی تاکید فرمایا کہ سب پی لو۔ انھوں نے پیالہ تو خالی کر دیا کہ جو حکم حضرت
اقدس سب پی گئے۔ اس کی تعبیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ خواجہ صاحب موصوف
اول اعتکاف میں شریک ہوئے جب دو تین روز گزر گئے تو ان کی بیوی
بیمار ہو گئی، بیمار پریشان ہو کر اعتکاف سے نکل کر اپنے گھر گئے پھر [illegible]

بعض بھی شفایاب ہو کر واپس آئے اور نصف رمضان گذرنے کے بعد اعتکاف
کیا۔ بڑے ان سے مشرف ہوئے اور شاہ نور اللہ بیان کرتے ہیں کہ شروع
اعتکاف میں عین نماز مغرب میں میں نے عوالم مثال کے ایک عالم کا مشاہدہ کیا
جس کا رنگ سعید سرخی مائل تھا۔ اس عالم میں حقایق اشیاء اور ان کے نفوس
کی ماہیت اور حقایق مفہوم حقہ اور حقایق احکام جملوں اور دینوں کی تدینی
سے مبدل میں ہوتے بیر خارجی صورتوں کے اعتبار کے مشاہدہ ہوئے اور معلوم
ہوا کہ اس مقام پر کوئی چیز مکلف نہیں گویا اس عالم کے مشاہدہ سے بعض لوگ
تکلیف کے قائل ہوتے ہیں (بعض ہم مکلف ہیں ہی نہیں) اور ہر رمضان
حضرت خواجہ محمد امین نماز میں مشغول تھے کہ شاہ نور اللہ نے مشاہدہ کیا کہ ایک
مرد ہے جو خواجہ صاحب موصوف کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور اس نور کی قوت سے
ان کی تمام حرکات تیزی و چابکی سے عجیب طرح سے ظہور کر رہی ہیں اور کاتب حروف
کا خیال یہ ہے کہ وہ نور رحمت الٰہی تھا جو ان کی کوشش کی وجہ سے تھا اور وہ کوشش
یہ تھی کہ حضرت اقدس کے مسودات کی صفائی اور آنجناب کی متعدد خدمات
کرام انہی دن کے سپرد ہوئی تھی چنانچہ حضرت اقدس نے جو متعدد بار خواجہ صاحب
موصوف کو اس خطاب سے مشرف فرمایا ہے کہ بلاشبہ تم کو اپنے اخلاص و جوارح
سے ہمارے اسی بات کی بشارت دے رہا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

نیز عرفان پناہ بیان کرتے ہیں کہ اسی زمانہ میں ایک دن نماز مغرب میں
حضرت اقدس کے بعض اخلاق جمیلہ و شمائل حمیدہ متصور ہوئے اور اس کے
سبب قلب میں طمانیت پیدا ہوئی پھر یہ خیال آیا کہ حضرت اقدس مرتبہ جامعیت
کے حائز ہیں ہو سکتا ہے کہ ہر جزئی امر میں آپ سے استمداد مفید نہ ہو پھر دل میں
خطرہ آیا کہ نہیں آپ سے ہر کام میں استمداد ہر درجہ جزئی ہو یا کلی بہر حال مفید ہے

اور ہر مقصد برآری میں موثر ہو خواہ توجہ عالی ادھر مصروف ہو یا نہ ہو بعد
فراغ عام جو تدبیر عالم یا امور ہائے میں مصروف ہوئے جو اپنے دل میں ایک کلام کہتے ہیں
اور ان سے ایک آواز سنائی دیتی رہی ہو جیسی شور و غل کی آواز جو دور سے
سنی جاتی ہو لیکن الفاظ کا پورے طور پر سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔ میں نے بہت دل
اس آواز کی طرف لگایا تاکہ میں سنوں کہ وہ انتظام عالم کے سلسلہ میں کیا گفتگو
کر رہے ہیں تو صرف لفظ اُفیض سنائی دیا اور بس۔

ایک شب حضرت اقدس نے شاہ صاحب موصوف کی طرف متوجہ ہو
کر تم میں ایک نظر تجلی اعظم کی حالت سے پائی جاتی ہے اور یہ نظر دوسروں
اللہ۔ اگر تم اپنے سلوک کے حال کی طرف توجہ کرو گے تو اس کو پاؤ گے
انہیں ایام میں اس فقیر کی کتاب حروف نے [illegible] اپنے اخلاص کے
سلسلہ میں عرض کی کہ آپ کی خدمت میں توجہ قلبی سے اس قدر
طاقت قلبی حاصل ہوئی اور بعض اسرار سے آگاہی حاصل ہوئی جو حقیقۃ الفقیر
میں صورتوں میں اس راہ کی خصوصیت کے کی طرف [illegible] ہوئے اور
منذر ہے اس اور اس کی حقیقت کی نہایت ہوئی [illegible] اللہ علی ذلک

بتاریخ ۱۰ رمضان المبارک بعد نماز عصر حویلی میں حضرت اقدس کے
روبرو مراقب بیٹھے تھے کہ حواجہ حسن موصوف پر یکایک کی حالت طاری
ہوئی، اس حالت میں موصوف نے شاہ صاحب کیا کہ وہ نہ کھا رہے ہیں پھر ایک شخص
ایک پوٹلی کر کے ہاتھ دھلانے کے لیے آیا تھا۔ کہتے کہ وہ شخص
بڑے حرارت والی حالت دامت برکاتہم سے اس شخص کو الگ کر کے دوسرے کو
دست مبارک میں پکڑا اور حرارت ہاتھ دھلانے کے لیے [illegible] بڑھے
[illegible] حواجہ صاحب موصوف کو حالت ہوگئی [illegible] پھر حالت طاری ہوئی

[illegible] اس میں یہ شاہد ہوا کہ حضرت اقدس نے یاران حلقہ کو ذکر جہر کا حکم فرمایا ہے
وقت ایک شخص جو ذکر جہر کا منکر تھا سامنے آیا آپ نے اس سے فرمایا کہ احادیث
کی معتبر کتابوں میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔ پھر یاران حلقہ تیز آواز سے ذکر جلی
میں مشغول ہو گئے اور خود بھی وقت بھی یہ نفس نفیس ذکر جہر میں اس حد تک بلند
آواز کے ساتھ مشغول ہوئے کہ کسی کو طاقت ذکر نہ رہی۔ آپ کی جنبہائے ساک
سرخ تھیں عرق ریز مبارک شدت ضربات میں گھنٹوں تک بہتا جاتا تھا۔
اور حاضرین اس حال سے حیران تھے۔ اسی اثنا میں نماز کا وقت آگیا آپ نے
فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ تاریکیوں دور پیدا ہوئی اس لیے کہ جس مقام پر ہم پہنچے
ہیں کوئی نہیں پہنچ سکا۔ بعد ازاں نماز عصر ادا ہو گئی جب نماز مغرب سے فارغ
ہوئے تو حضرت [illegible] نے بلا کسی سابقہ ارادہ کے خواجہ صاحب موصوف کو
احکان سے بلا کر سب سے پہلی بار کی شدید ضربات فرمائی اور اس عنایت
سے ان کے مرتبہ میں مزید اضافہ ہو۔ پھر بعد نماز عشا فرمایا کہ اس وقت جو انوار و
برکات ظاہر ہیں معلوم نہیں کہ انوار جذبات ہیں یا اسی رات کے انوار ہیں پھر
طاق راتوں کی پہلی رات تھی تمام رات گذاری اور مستفیضین میں سے ہر
ایک نے اپنی استعداد اور حوصلہ کے مطابق طاقت قلبی حاصل کی۔ اور صبح کو
ارشاد فرمایا کہ اس رات تجلی اعظم کے انوار نے روح کا احاطہ کر لیا تھا اور لطیفہ روحیہ
کی راہ سے قالب پر اس طرح ریزش کی کہ وہ بھی اسی رنگ میں رنگ گیا اور یہ کیفیت
اس سے قبل کم ظاہر ہوئی تھی۔ اور حافظ عبدالرحمن نے اس شب کا حال بیان
کرتے ہوئے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور لوگ
طبقات ریزش کرتے نظر آرہے ہیں۔ اس وقت جس کسی کی ادنیٰ توجہ بھی حق سبحانہ
کی طرف ہوئی رحمت کثیرہ اس کا احاطہ کر لیتی تھی اور ۲۲ رمضان کو مشکوٰۃ شریف

کے ختم کا جو ایک حصہ ہے اور سہ شنبہ کو پڑھی جاتی تھی اور ایک عام میں [illegible]
اور مستعد ہو جاتے تھے اتفاق ہوا اور لوگ ٹوٹ پڑے۔ جس وقت کہ حضرت
دعا مانگتے تھے عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور برکات کا [illegible]
کرنا اس کے بیان سے قاصر ہے اور اسی دن فتح الرحمن فی تفسیر
کا جو حضور نے تصنیف کی درس شروع کیا اور تذکرۃ الشکوٰۃ کے اثنائے درس
فرمایا کہ ظاہر ہو گا کہ سرور کائنات کے معجزات اس حد تک جا رہے ہیں جتنے
دوسرے انبیاء نے جملہ کتابوں میں لکھے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص
غور و فکر سے دیکھے تو حضور کی ہر بات جو آپ کسی کے حق میں فرماتے تھے اس
بات میں ایک علامت و معجزہ ہوتا تھا اس لیے کہ حضور صدہا امور سے خبر دیتے تھے
اور ان کا وقوع ہوتا جو باتیں حضرت قدس نے فرمائیں بیان سے باہر ہیں
(یہ سب باتیں) سوا اس شخص کے جو علام الغیوب کا منظور نظر ہو کسی دوسرے میں نہیں
پائی جاتیں اور اسی طریق علت اور عادت الٰہی کے موافق نیز اللہ کے بہت سے
آپ خبر دیتے تھے۔ جو کچھ بھی ارشادات فرمائے اگر تمام کا بیان کی عقلیں بھی
یکجا ہو جائیں تو اس کے سمجھنے سے عاجز آ جائیں اور وہ یقین کریں گے کہ ان
حکمت کا فیض اس شخص کے لیے جس کو علیم حکیم نے مخاطب کیا ہو اور وہ جمہور خلق
عوام کی تہذیب و تنویر کے لیے مبعوث ہوا ہو دوسرے سے ممکن نہیں اور پھر
وہ کلمہ جو آنحضرت کی زبان سے کسی کے حق میں صادر ہوا اس کے آثار سے کہ وہ کلمہ
اس سے ظاہر ہوئے۔ گویا وہ کلمہ ایک علت ہے جو اس شخص کے رجب حق کر دی گئی ہے
اور اس قدر حوصلہ اعانت کی استعدادات کے کمالات بھر اس خلیفہ اعظم کے جو اتم خلیفہ
کا جلیفہ اعظم ہے کسی اور سے ممکن نہیں۔ اور اگر وقت صادق رکھتا ہو تو ہم میں حضور

کے اعجاز کا ادراک کر سکتا ہے

ایک بار حضرت اقدس نے فرمایا کہ اپنے تو نے علیہ میں [illegible] علیہ جناب
سرور کائنات مناسبت تامہ پاتا ہوں اسی وجہ سے کوئی لکھ یا نکتہ ایسا نہیں
پاتا جو مجھ سے موقع بلیغ پر سرزد نہ ہوتا ہو اور اس کا بھید مثل معاملہ دیکھ لیتا
ہوں فرمایا یہ بھی فرمایا کہ جملہ لوگ آنحضرت کی علامت حضرت پیر لوہیں علی
کرم اللہ وجہہ اور تمام اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس میں لفظ علی کے
واؤ سے ثابت کرتے ہیں۔ اور ہم کو تعجب ہوتا ہے کہ آپ سے اس بارہ میں کوئی
نص صادر ہوا اور ہر گروہ حضرت صاحب میں حق ہے حالانکہ وہ چیز بیس
نہیں ہے جو آپ نے کسی کے حق میں فرمایا [illegible]

وقع نہ ہوئی ہو۔

[illegible] شب رمضان کو جو شب قدر [illegible] میں سے دو مرتبہ تھی حضرت
اقدس سب کسی مندی کے جو مرتبہ قدس [illegible] عسر لطیف میں پیدا ہوئی تھی
بسبب تراویح تھکن دور کرنے کے لیے سر [illegible] ہو گئے اور [illegible] جیسے
لیلۃ الجائزہ (شب جائزہ) یا کرتے ہوئے [illegible] جو جمعہ میں تراویح میں مشغول ہوئے
ایک تسلی ہوئی تھی کہ حضرت اقدس [illegible] جس صدی میں آج تھے اور رمضان
کی [illegible] جو مجھ میں سے [illegible] کہ تم کیسے ہی اس وقت کی
تمام برکات سمیٹے لے رہے ہو [illegible] مگر خود بدولت پر بھی نہیں طلوع ہوئی
ہیں اور جس مشغول ہوئے اور [illegible] تھیں [illegible] بھی مسجد میں بیرون گوشہ
[illegible] نہ ہوئے [illegible] اچانک بمسرت و بشاشت تمام

کے دل میں سرشام ہمارے متعدد خطرات آچکے تھے۔ حضرت اقدس میں دعا کے
پھر عرض کرایا کہ اس فوراتم کا اتصال واتحاد وقرب میسر ہو اور خود بھی تصریح
اس بارہ میں دعا کی۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارا وہ خطرہ گویا اس کی بشارت تھی
ہمارا ان دست مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کی حقیقت یا
بشر کے حق میں اس عالم میں بھی ظاہر فرماوے۔ اور اس جہان میں جو اتم
جلوہ ظہور بخشے اور اس وقت حافظ عبدالرحمٰن کا نام لے کر فرمایا کہ اگرچہ بظاہر
اس وقت وہ یہاں موجود نہیں ہیں لیکن بمنزلہ حاضر کے ہیں اور وہ بھی اس میں
شریک ہیں۔ پھر اس بندہ نے عرض کیا کہ میرے لڑکے عبدالرحمٰن کو بھی اپنی دعا
خاص میں شامل فرمائیں۔ بعد ازاں بعض مخلصین کے حق میں اس بشارت میں
شرکت کی دعا کی استدعا کی۔ اس التماس نے بھی شرف قبولیت پایا اور آپ نے
دعا فرمائی۔ واللہ علیٰ ذلک۔ نیز بعض دیگر حاضر متعلقین کے حق میں دعا
فرمائی کہ وہ بھی اس بشارت عظیمہ میں داخل ہوں۔ پھر بیان فیض نشان سے فرمایا
کہ یہ دعا کے حق میں بھی لطف و بشارت محسوس کر رہا ہوں اس کے نصف سے
قوی امید ہے کہ یہ لطف و کرم ضرور جلوہ گر ہوگا۔ گو کہ ظاہری صورت میں تربیت
بعض کے حق میں محقق ہو یا نہ ہو وہ لطف اپنا کام ضرور کرے گا اور مربی ہوگا۔ اس
وقت ایک عزیز نے عرض کیا کہ اس بشارت میں تمام لوگ شامل ہیں خواہ
وہ موجود ہوں یا نہ ہوں۔ فرمایا کہ بات وہ جو جیسی ظاہر ہو ویسا ہی اظہار بھی
کرنا چاہیے اگر مختصر ہو تو مختصر دعا کہ مفصل ہو تو مفصل۔ اور اللہ تعالیٰ تمام
مخلصین کو خواہ باواسطہ ہو یا بلاواسطہ اس کرامت سے کرم فرمائے۔ غرضکہ ان
بشارات سے اس قدر خوشی ہوئی کہ مزاج اقدس میں کسی لاحق ہو گیا
تھا وہ کافور ہو گیا اور اس وقت فرحت و مسرت سراپائے اقدس سے

مکان سے باہر تشریف لا کر مسجد میں بیٹھ گئے اور حاضرین سے بہ کمال انبساط
زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اس وقت حاضرین کے حق
میں اپنے فضل عام کی بشارت دی ہے اور خواجہ ابوالخیر خاص طور پر اس بشارت
میں شریک ہیں جو ان حاضرین کی بارگشت میں جو بدن کا لباس اتارنے کے بعد
تجلی اعظم میں غیبت ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کہ ان کی انانیت خاصہ معدوم مطلق
ہو جاتی ہے اور تجلی اعظم کی انانیت ان کی جگہ ہو جائے۔ لیکن اضمحلال
(پستی) کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ ہے جس میں انانیت تجلی کا ظہور ہے تو سط ہر
دو عشر یہ کسی۔ بے فرد کے توسط سے ہو جو اس کا حامل بالاصالۃ ہو اور اس
تجلی کا خون ہو گئی پر جیسے جامد کے عکس کا ظہور آئینہ کے ذریعہ۔ اور یہ جو عوارض
(جس کا فرار ہوا) مقر، جاسی قسم سے ہے اور نیستی کے بعد ان کے نسبت
ایسے ہو جائیں گویا کوئی چیز تھی ہی نہیں اور امید ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ دعا
تو بعض کے حق میں دنیا ہی میں یہ بعض منکشف کر دے ورنہ آخرت میں تو
بالضرور کھول دے گا۔ لہٰذا اختلاف مطلب جو وہ کریں یا نہ کریں۔ اس بشارت میں
اصحاب بمنزلہ ہیں جو کہ جس طرح ان کے حق میں بعطائے وعدہ کسی چیز
موقوف نہیں ہے اسی طرح ان آرزوؤں کا حصول بھی کسی عمل پر موقوف نہیں ہے
اور ان تمام حاضرین کے حق میں بھی یہی امید واری ہے گو کہ تربیت سے بعض
لیے کچھ وقت لگ جائے لیکن سب کو رب العالمین وعدہ اصل آپ سے
جاوے گے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ نفوس کا تعدد کئی طرح پر ہوتا ہے جس طرح بعض کے سر
کی ایک الگ قسم ہے اور اصحاب ہیں کہ جن کی عناصر ختم ہے اور ان میں سے
ہر ایک کے بے شمار اقسام ہیں اور جس عناصر سے وہ مرکب ہوتے ہیں ان کی
کا عظم عناصر ہوا اور اس سے علیحدہ کوئی عناصر نہیں۔ اس وقت میں حاضر رہے تھے

چھوٹی پڑ رہی تھی اور غلام پر جو کیفیت طاری تھی بیان میں نہیں آسکتی مختصر
ان کی شب معراج یہی تھی جو ان بشارات کے ساتھ بنایت عظمت و بزرگی سے
وزمین کے درمیان نہ سما سکے۔ اور یہ محض کمال رحمت و عنایت تھی جو انھوں نے
بوسترِ استعداد پائی۔ اور جس طرح صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر
افضل الانبیاء واقعہ بدر میں مبشر ہوئے تھے اسی طرح بفضلہٖ تعالیٰ یکسر
ایک حرکھ سال بعد یہ خوبیت کیش اکمل الاولیاء کی زبان مبارک سے
اہل مدر کے شرف تبشیر کی طرح مشرف ہوئے اس کی تعریف میں اگر
کلاہِ فخر عرش پر بھی پہنچ کر بلند کریں تو درست ہے اور اس علو و بلندی پر
اگر ہاکر تعریف پر بھی ناز کریں تو بجا ہے ؎

خوش بود آں لحظہ مرا بود ہست ارخاک مژدہ گر بگذرد آں نیز سرِ خاک

در ابتدائے شب یعنی وقت عشاء سے ہی اس کمتریں کے دل میں خود بخود انوار و
برکات کا تلاطم تھا۔ تقریباً دو تین گھنٹے حضرت اقدس کی خدمت میں رہے فقیر نے
عرض کیا کہ خاطر مبارک کو ان اسرار کی طرف متوجہ فرمانا چاہیے۔ اور اس سے
قبل مدد کی کہ اس کے معلومات اور صحیح صورت حال و شارات سے مکرر مشرف
فرمایا تھا۔ اور بہت تاکید کرکے فرمایا کہ تحریر کرنا گویا اس کو وجود دینا ہے اور اسی
رات اس خادم نے بھی معجزہ میں دیکھا کہ حضرت اقدس کی مسجد کے شرقی
سمت ایک حجرہ ہے جس کا منھ قبلہ کی طرف ہے اور اس کو قبلہ رخ کہتے ہیں۔ اسی
قبلہ میں آنحضرت تشریف فرما ہیں۔ اور وہ حجرہ مسجد جو آپ کی حلوت خاص
اور خلوت خانہ ہے اس میں حصہ اقدس تشریف فرما ہیں۔ اور صحن مسجد
سمت جنوب ہے اس میں لوگوں کا مجمع ہے جب حدیث کے بیان کا وقت آتا ہے
پھر آنحضرتؐ نے اس قبہ سے حضرت اقدس کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ وہی کہ

اپنے آپ کو حضرت اقدس حجرہ سے باہر تشریف لاکر مسجد کے بیچ دالے در میں
کھڑے ہو گئے۔ آپ کے بائیں سمت حضرت آگاہ شاہ نور اللہ کھڑے ہوئے
تھے اس غلام کا نام لے کر فرمایا کہ تم بھی سمت کھڑے ہو جاؤ۔ تھے میں حضرت
سرور کائنات اس قبہ نور سے تشریف لاکر محراب مسجد کے سامنے جلوس فرما
ہوئے۔ اس وقت لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو شرف قدمبوسی حاصل کر رہا تھا
راقم خواب دیکھنے والا کہتا ہے کہ میں نے بھی پیش بڑھنا چاہا تھا آپ کے قدم
مبارک سے مس کرکے چہرہ پر ملا اس وقت کی کیفیت کیا بیان کی جائے عجب
ہی تھی اور جو بیان میں آ بھی نہیں سکتی۔ صبح کو حافظ عبدالرحمن سرمزدہ
جانفزا سنانے لیے اور خود رفتہ ہوئے کہ حرکات متناسبہ کرنے لگے اور جس
کسی کی بھی آپ پر نظر پڑتی تھی سجدہ ہو جاتا تھا اور حضرت اقدس کے عاید
ذوق کا عالم یہ تھا کہ چہرۂ مبارک سے اشک جاری تھے۔ اور بتاریخ
۲۷ رمضان وقت صبح ارشاد فرمایا کہ یہ ساعت صبح ہو، ہی کہ شب آئندہ یعنی
بتائیسویں شب میں نصف لیل (آدھی رات) قبولیت دعا کا وقت ہے۔
آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسی روز وقت عصر بھی یہی
بات زبان عیب ترجمان سے ارشاد فرمائی۔ پس وہ شب تسبیح و تہلیل میں گذری
جب نصف شب ہوئی تو آپ خلوت سے باہر آکر مسجد میں بیٹھے اور تھوڑی
دیر بعد دست مبارک اٹھائے اور تمام حاضرین و نشستین کے حق میں
خواہ وہ بالواسطہ ہوں یا بلاواسطہ نیز غائبین و حاضرین کے بے تحاشے
مقاصد ظاہری و باطنی و مطالب صوری و معنوی دعا فرمائی۔ اور تمام حاضرین
جو اس وقت موجود تھے آمین کہتے جاتے تھے آپ بہت دیر تک اسی امر
جلیل القدر میں مشغول رہے اور بعد فراغت ارشاد فرمایا کہ نفحات آپ کے

حسب اوقات مختلف اطوار ہیں۔ ایک وقت کی مناسبت سے ایک لطیفہ کا ظہور ہوتا ہے اور دوسرے وقت دوسرے لطیفہ کے مواقع جو اس وقت تجلی اس لطیفہ کے ادراک کی مطابقت کے میسر نہیں آتا اور اس وقت نفس ناطقہ کا ظاہر کردہ لطیفہ روحیہ سے مناسبت رکھتا ہے اس کے مخصوص آثار انفس لطیفہ ہیں۔ اول تو اس نفحہ کی دوسری مادہ سے جستجو کی گئی۔ بالآخر کار یہ معلوم ہو گیا کہ وہ مواقع روح ہے۔ پھر اس لطیفہ کے ساتھ اس کا ادراک واقع ہوا۔ اور دعا عام دعا فرمائی۔ بعض کے حق میں خاص طور پر اور فرداً فرداً نام لے کر اور تعمیر بیان کر کے دعا فرمائی اور خدام حاضرین اور اصحاب و متعلقین میں سے ہر شخص اپنے اپنے مقاصد دلی عرض کئے اور دعا توجہ سے سرفرازی پاتا۔ پھر حسن خاکسار نے بھی اپنی اولاد و احباب کے حق میں ہمت دعا کی بھیک مانگی۔ آپ کی قبولیت سے حضرت فرزند بخشی اور جناب ولی نعمت اور اصحاب اس قدرت سے دونوں لڑکوں یعنی عبدالرحمن و عبدالرحیم حافظ کے حق میں بہرہ ور پائیں۔ پھر حضرت اقدس نے بہ زبان کرامت ارشاد فرمایا کہ حافظ میں ایک چیز پائی جاتی ہے جو عنقریب انشاء اللہ ظاہر ہو گی۔ اور عبدالرحمن کے بارہ میں لطیفہ روحی کی برکت کی بشارت صادر ہوئی۔ اسی وقت خواجہ محمد امین دل ہی دل اپنے حق میں نیز حضرت اقدس کی صحت و عافیت اور جملہ متعلقین کے حق میں ترقی درجات کے سلسلہ میں دعا کے طالب ہوئے آپ نے دست مبارک اٹھا کر دعا مانگی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ توجہ کے لطیفہ روحی میں برکت بھی ہوتی ہے اور قبولیت دعا بھی لطیفہ روحیہ کی برکات کا ایک شعبہ ہے۔ انشاء اللہ ان برکات کے آثار ظاہر ہوں گے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ افراد انسانیہ میں سے ہر لطائف میں سے ایک لطیفہ موجود ہے۔

لیکن بعض افراد میں ان میں سے پہلا لطیفہ غالب اور رنگین ہوتا ہے اور بعض میں لطیفہ اخفیٰ۔ اور اس کی شناخت کی علامت یہ ہے کہ جب آثار لطیفہ ہائے میں سے کوئی اثر کسی شخص میں ظاہر ہو تو اسے راحت تمام اور لذت مالا کلام و ناقابل بیان حاصل ہوتی ہے۔ اور سوائے لطائف اخفیٰ کے ظہور میں سے یہ ہے کہ اس میں اس قدر آرام نہیں پاتا اگرچہ ان آثار سے اشرف و اعلیٰ ہوتا ہے۔ القصہ بہت دیر تک یہ مجلس وعظ جاری رہی۔ پھر خود بدولت نے بھی بنفس نفیس اپنے احباب اور ان کے مطالب و مقاصد کو یاد کر کے دعا فرمائی اور حاضرین کے دلوں میں کوئی مطلب ایسا باقی نہ رہا تھا جس کے لیے انھوں نے دعا کی استدعا کی ہو اور آپ نے اسے قبول نہ فرما لیا ہو۔ اس وقت ایک عجیب ہی کیفیت اور حالت طاری ہو گئی تھی اور حاضرین میں سے ہر ایک کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ ساری عمر میں ایسا وقت کبھی میسر نہ آیا تھا۔ اس دن یہ اتفاق ہوا کہ شام کو خواجہ محمد امین اور خواجہ ابوالخیر حضرت اقدس کی دعوت بنانے میں مصروف رہے اور اس میں بڑا ہی اہتمام کیا۔ وقت شب حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ اس سے قبل بھی کئی روز ہوئے ایک بار ہمارے گھر میں ہمارے کھانے کی تیاری میں دیر لگی جس کی وجہ سے کھانا بہت دیر میں میسر آیا۔ حیاں نور اللہ اس کے بعد ہمارا کھانا تیار کرنے میں مصروف ہو گئے جس کی وجہ سے انھوں نے نماز مغرب جماعت سے پہلے ادا کر لی اور کھانا تیار کر لیا۔ ان کی اس خدمت کی وجہ سے ان کی نماز بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی۔ اسی طرح آج بھی ان دو عزیزوں (خواجہ محمد امین و خواجہ ابوالخیر) کا عمل مقبول ہوا۔ پھر فرمایا کہ کبھی کوئی عمل قلیل ایسا صادر ہوتا ہے جس کی بظاہر کوئی اہمیت نہیں ہوتی لیکن درجۂ اجابت و محل قبولیت پر وہی پہنچتا ہے

اور حقایق آگاہ شاہ نذر اللہ کو اول عشرۂ اخیرہ سے ہی شب قدر کے اس تعین کا جس کا ذکر سورۂ قدر میں ہے یقین تھا اور اسی شانیسویں شب رمضان میں انہیں اس کی امید تھی جب تہائی رات سے کم باقی رہ گئی تو شاہ موصوف نے کہا کہ وہ ساعت آگئی اور حافظ عبدالرحمن کو بند ائے شب میں دعا کرنے کو (دعا جو اس دگر یہ و زاری کی رات) یہ خاص بات کا اثر اس وقت حاضرین پر ہوا اور حافظانہ کو ان اوقات میں بیشتر نماز میں مشغول رہتے اور قصداً قرآن آیات کی تکرار کر رہے تھے اور اس وقت اصحاب عظیم کی کیفیت عجیب ہو رہی تھی اور کہتے تھے کہ آیات قرآنیہ کے اور ان جو دعا میں کرتا ہوں وہ جملہ ... زمان حال سے ہوا اور ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ وہ درجہ نبوت پر پہنچ گئی ہے اور الحمد للہ علی ذلک۔ نیز حافظ صاحب موصوف نے فرمایا یہ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت کی برکات عرصہ تک قائم رہیں گی۔ اگرچہ وہ ساعت ختم ہو چکی ہے لیکن حضرت ذی نعمت کی دعاؤں کا اثر حاضرین مجلس کے قلوب میں اب بھی باقی ہے۔ اور انیسویں شب کو ایک کیفیت نادر روحانی ... میں بجز شوق و جذب انجذاب کسی دوسری شے کی گنجائش نہ تھی ... اس مقام کے قرب کسی تقریب میں جملہ حاضرین طیبہ اپاک و پاکیزہ ... رہے تھے اور اس کیفیت میں مزید ہیجان کا باعث ہوئے بارش کی ... اسی رنگ میں گذر گئی۔ تہائی رات کے آخر وقت حضرت اقدس تمام مست تھے اور شوق و ذوق میں سراپا استغراق عظیم طاری تھا اور جوش و مستی ظاہر ہوئے نیک رہی تھی۔ اور اس کا اثر حاضرین مجلس پر بھی پڑ رہا تھا ... میں اس گانے والے نے حافظ شیرازی کا یہ شعر ؎

تا بمیخانہ ما نام و نشاں خواہد بود ... صبا خاک رہ پیر مغاں خواہد بود

گانا شروع کیا۔ اس کی پرسوز آواز سے ہر شخص کا دل و جگر شق ہو جا رہا تھا اور قدویوں میں سے ہر شخص یہ چاہ رہا تھا کہ اپنے کو پروردگار اس جمع الٰہی پر قربان کر دے۔ اور ہر شخص کی اس وقت یک حد تک مستی تھی۔

اور اس وقت کے اسرار و معارف جو اس منشاء اعظم سے نکل رہے تھے کیا بیان کیے جائیں کہ نہایت بلند و اعلیٰ تھے۔ سامعین کی ہمت اس کے سمجھنے سے عاجز اعلیٰ پرواز میں تھی اور جذبہ کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ اس بحر تسلط سے موجزن تھے جس سے حاضرین مجلس کے عقل و ہوش غرق بے خودی ہو رہے تھے ؎

از شوق ایں چنیں کہ ساقی مے در افگند ... حریفاں را نہ سر ماند و نہ دستار

پھر ارشاد فرمایا کہ اس جلسہ میں ایک حال نے ایسا جگہ کیا تھا کہ دوسرے حال کی گنجائش نہ تھی۔ اور اس وقت تنظیم الشان کا تلوں تجلی عظمت کے نور خاص میں ضم ہو گیا تھا۔ اور تمام قوی حتی کہ قالب بھی اسی رنگ میں رنگ گیا تھا اور وہ رنگ تمام اجزا میں مثل طبیعت سرایت کر گیا تھا اور اس سے زائد اس کی حقیقت اس جگہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ اور اس خوش گوار وقت یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اپنے دوستوں کے حق میں ہمیشہ یہ دعا ہے کہ یہ کیفیات ذوق و شوق ان میں ہمیشہ باقی رہیں۔ اور ان کے باطن تفرقہ کے حوادث سے دنگ رہیں۔ اعادنا اللہ منہ (اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے) بعد ازاں شب کی ساعت بیدار فرما کر دعا مانگی۔ مقصد ان تین راتوں کی ہر رات کا ایک جداگانہ رنگ تھا اور ایک خاص کیفیت تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک رات کی کیفیت کو دوسری رات کی کیفیت سے کوئی آمیزش نہیں ہے۔ اور اس

۱؎ وہ شراب محبت جو ساقی نے ہمارے میں ڈالی۔ حریفوں کو سر و دستار کا خیال نہ رہا

اعتکاف میں بعض وجوہات کی بنا پر حقایق و معارف لکھنے کا اتفاق نہ ہو
پایا حالانکہ ابتدا سے ہی اس کا قصد کر لیا تھا اور سامان تحریر بھی مہیا
کر لیا تھا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام اوقات جماعت کے ساتھ پڑھتے
ہیں اور جماعت کی نسبت دو تہائی ایسا حاظ کر لیتے ہیں اور مستی بخشتے
کہ باوجود ارادہ کرنے کے ان کا تحریر میں لانا ممکن نہیں ہوتا یا اور تم
اعتکاف میں ایک شب یہ فرمایا کہ عام میں، عشاء جن معلوم ہوتا ہے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ وبا پھیلنے والی ہے اور ایسی ہی واقع بھی ہوا کہ
عالم کو بیماری نے آگھیرا اور بہتوں نے اس عالم سے کوچ کیا بلکہ محمد
سفقدن میں سے جس کسی نے حضرت اقدس سے اس مرض کے دفعیہ کے
لیے التجا کی اور اجازت چاہی وہ محفوظ رہا اور حضرت اقدس کے پاس
رہ کر اس دوران میں سخت بیماری نے آگھیرا کر زندگی کی کوئی امید
نہ رہی حضرت اقدس نے اس کی طرف توجہ خاص فرمائی اور رحمت
حق سبحانہ کی استدعا آپ کی توجہ مبارکہ سے اس نے شفا کلی۔
صحیح بخاری میں حافظ عبدالرحمن سے اس نے کہا کہ تب عروت کو یہ
[illegible] نے جو حضرت [illegible] سے ہے اور
اس سے دعا کرتے وقت کے [illegible] دلالت پر سمجھا تھا اور
[illegible] وقت کو [illegible] سے [illegible] ہوگیا ہے اور
[illegible] نے حضرت کی دعا سے شفا پا کر [illegible]
[illegible] اور اس کی [illegible] اور مستعد
کے حق میں ہوئی اور یہ بھی کہا کہ [illegible] جب یہ خوف [illegible]
کو خبر دیتا ہے کہ [illegible] حضرت [illegible] سے

جبکہ شان سابق نے بشارت دی ہو جاؤ بس میں بے اختیار دوڑتا
ہوا جاتا ہوں اور یہ نہیں جانتا کہ وہ کون شخص ہے جب سید ہوا تو اس
کی تعبیر اسی بشارت سے دی اور تسکین حاصل ہوئی۔ پھر اس خادم نے
بھی تعبیر حضرت اقدس سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ صحیح اور درست ہے
اور واقعہ کے مطابق ہے اس تصدیق کو وہ دوسری بشارت سمجھا
والحمد للہ علی ذالک و الشکر علی [illegible] و سلم [illegible]

قصبہ رہتک میں (جو دہلی سے [illegible] دور ہے) ایک مسلمان عورت سے ایک سخت مرض میں
مبتلا تھیں اور تمام حکماء ان کے علاج سے عاجز آ چکے تھے مرض مذکورہ
نے حضرت اقدس کا بذات خود ہی ست سیدی مت بدہ کیا آپ نے
دست مبارک تھا کر ان کے حق میں دعائے صحت و عافیت و تقوی و تندرستی
کی اور اس زمانہ میں حضرت اقدس ضلع انبالہ میں تشریف رکھتے
تھے۔ اسی دن سے ان کو صحت ہونا شروع ہو گئی اور آپ کے لطف و کرم
کی شکر گذار ہوئیں۔ الحمد للہ علی ذالک

حضرت اقدس نے ایک رات بزبان عارفانہ ارشاد فرمایا کہ نفس کلیہ
کے جتنے کمالات ہیں وہ سب نفس حریرہ میں موجود ہیں۔ بعض
نفوس میں مالا جس ہوتے ہیں اور بعض میں اس نفس کلیہ کی وسعت
بھی پائی جاتی ہے نفس جس نے خارج میں وجود پایا ہے سب کو نفس
اپنے میں پاتا ہے۔ ان میں سے کمتر یہ ہے کہ بعض موجودات کے وجود کے
ساتھ جو اس میں بعضہ موجود ہے اس کو مسرت و سرور حاصل ہو
ہو گویا وہ موجود اس کا کل ہے۔ پھر بطور تمہید ارشاد فرمایا کہ ایک وقت

صنعت تعمیر کی طرف نظر پڑی اور اس فن کے بے شمار اور بے تعداد پہلو
جو زمانہ میں ہوئے ظاہر ہوئے۔ کسی میں اتنی مقدرت نہیں کہ اس کو
احاطہ کر سکے اس کے بعد اس فن کے وجود سے ایک مسرت اور خوشی کی
کیفیت سے پیدا ہو گئی کہ یہ چیز اصنعت) قوت سے فعل میں آ گئی۔ اور سلسلہ
وجود سے ظہور اور تحقق خارجی کی صورت اختیار کر لی اور اس خیال نے
طبیعت کو ایسا مغلوب کر دیا جس سے طبیعت کو لاانتہا ہی ذوق حاصل ہوا
اور یہ بات معلوم ہوئی کہ جو کچھ طویل عرصہ میں فن تعمیر کی باریکیوں کو جو
میرے سامنے متمثل ہو کر آئیں میں نے حاصل کیا اگر اس میں سے ایک
پیسہ اور (۱) بھر بھی کسی اہل فن کو بتا دوں تو وہ اس پر تعمیر کی کار کر سکتی ہے؟

۱۱۵۱ھ میں حضرت ولی نعمت دامت برکاتہم نے جلد اعتکاف
فرمایا اور یہ بندہ کاتب حروف و عرفان بنا دشاہ نور اللہ بھی بغیر کسی زور و
کے محض حضرت کے فضل بے علت اور جائزہ عنایت کے اپنے اپنے وطن
سے اس جلسہ کرامت آگیں سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے حضرت
اقدس میں حاضر ہو گئے اور حواجہ محمد امین دل الٰہی حرم شب و روز اس
چلہ کشی کے محصوص طاہرین میں سے تھے۔ انھیں ایام میں ایک دن حضرت
اقدس نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت میں جلد گاہ میں داخل ہوا تو ایک
حالت عجیبہ طاری ہوئی۔ اپنی حقیقت کو دریافت کیا تو پتہ چلا کہ تجلی اعظم
میں پوری ہستی رکھتی ہے اور اضمحلال تام رکھتی ہے اور اس حقیقت کی ہر نسبت
اور ہر کمال کے مقابل ایک صورت اور ایک مثال جدا گانہ ساطاک کی اور یہ کہ
ان صورہ اتباع کی باعتبار اس نسبت و کمالات کے بحسب درجات تکمیل و نقائص
اس حال کے عکس کے ساتھ متغیر ہوتی ہے اور اس حقیقت پر کوئی اثر نہیں پڑتا

پر وہ اسی طرح اپنے اضمحلال و استغراق پر ہی پھر رہتے فرمایا کہ عوالم کے
افراد اور ارواح کے فیوض اور اسماء کے برکات اپنی جگہ خود علاحدہ کی ہیں
جو کمالات نفسیہ سے ملا رہا ہیں اور ایک وقت زبان تحقیق سے ارشاد فرمایا کہ
آدمی کو اس وقت تک کامل نہ کہیں گے جب تک اس میں تین چیزیں موجود
نہ ہوں۔ اول یہ کہ وہ معدنی لیاقت ہو اس کی فطرت میں ہو گویا یہ حکمرانی اور
ریاست علوم و تسخیر و تدبیر نظام و اصلاح معاد و معاش عالم سپرد ہوئے
کیلئے جا سکے گویا وہ صورت مدبرہ اس کا نفس ہو۔ دوم یہ کہ کلی عظم سے
اعوان و مقامات آلیہ اس کے نفس پر وارد و فائض ہوں۔ سوم یہ کہ اس نظام
کے ساتھ کہ عند اللہ اور ملاء اعلیٰ میں منتظم پائے ہوئے ہے اس کے لطائف
کامل کو اطمینان و برودت بخشیں۔ یعنی لطائف کاملہ کی روح سے سینہ
عنصریہ میں اس نظام کا علم مترشح ہو اور اس سے اس کو برودت (ٹھنڈک)
حاصل ہو اور برودت کا حصول لطائف کاملہ کی خصوصیت ہے۔ حتیٰ کہ
کسی کو اگر لطائف بارزہ کے موافق مقام، وجیہ حاصل ہو جائے اور اس
کے لطائف کاملہ آگاہ نہ ہوں تو تعلق باقی رہے گا اور برودت و طمانیت ظاہر
نہ ہو گی۔ پس ایسا کامل اگر من عند اللہ مبعوث بھی ہو جائے اور دعوت
پر مامور ہو جائے تو وہ نبی ہو گا ورنہ صرف کامل اور کوئی کامل اس عالم سے
نہیں جاتا مگر یہ کہ اس کی کوئی نسبتی جیسے طریقہ یا مذہب یا کوئی دوسری
شے باقی رہ جاتی ہے اور درحقیقت اس کا عمل بقا نفس کلیہ کے مواطن
میں سے ایک موطن ہوتا ہے جو ان معانی کے مطابق تمام عوالم موجودات
کو لیتا ہے پھر اس موطن سے اثر مدد کو اس عالم میں ہمیشہ ظہور کرتا ہے
الا ماشاء اللہ اور دوسرے وقت یہ ارشاد فرمایا کہ کامل کا نفس ناطقہ جب

ملا اعلیٰ کے قرب قبول و محبوبیت سے متصور ہوتا ہے تو اس کو [illegible]
دیتا ہے اور اسی کو بسط کہتے ہیں اور بعض اشخاص اسی رنگ [illegible]
ہیں اسی وجہ سے رنگ قبولیت اور ملاء اعلیٰ کی محبوبیت [illegible]
یہ رنگ نور سفید زردی مائل ہوتا ہے یعنی وہ نور جب عالم [illegible]
تو اسی رنگ میں متصور ہوتا ہے اور نور یاد داشت کا رنگ [illegible]
سفید محض ہے۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر کامل کے نفس پر [illegible]
مادے نور پر غالب آجائے اور نفس مذکور اس رنگ کو [illegible]
لے کیا عجب کہ گن ہوں کی معرفت کا سبب ہو جائے۔ اور یہ [illegible]
فرمایا کہ ایک بار ارواح اکابر سلاسل قدس اللہ اسرارہم [illegible]
فرمایا کہ تو اس عالم میں ہمارا نمونہ ہے پس فتوح [illegible]
رہا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ایک وقت یہ خیال ہوا کہ حضرت امیر [illegible]
رضی اللہ عنہ پر جو سر عظیم نازل ہوا تھا وہ سر صدری میں ایک [illegible]
ہوا اور پھر اسی طرح سینہ بعد تنقیص صقل ہو کر اب اس مقام [illegible]
یہ فرما کر خود بدولت نے بعض لطیف اسی نسبت کی طرف اشارہ [illegible]
فرمایا کہ اس حدیث شریف سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ [illegible]
من ورد [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوا کہ اس جگہ اصطفائے خاص کو مطلب حقیقت مصطفویہ کا سر [illegible]
حواس ظاہر سے منقلب و منتقل ہوا اور اس حدیث شریف میں جو [illegible]
پیدا ہو گیا تھا کہ گذرے مطلب اصطفائے [illegible] بیت جعیل کس طرح متحقق
ہو حالانکہ ہر صدی میں [illegible] بیت میں پیدا ہوتے ہیں؟
حاصل ہو گیا یعنی رسول اللہ کی بعثت در بیت [illegible] سے مشکل ہو کر در بیت
جعیل میں آگئی)

در [illegible] مشرب یا [illegible] میں ایک دن اس [illegible] کاتب حروف نے آپ
کی خدمت میں بعض [illegible] اشخاص کے بارہ میں سوال کیا جو یک طرف [illegible] نسبت
خدا کے ساتھ رکھتے ہیں پھر یک وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس طرف [illegible] میں سستی
غفلت ظاہر ہوتی ہے پھر اچانک اس نسبت سے [illegible] ہو جاتے ہیں اور وہ
قبض، بسط میں تبدیل ہو جاتا ہے پھر اس کے [illegible] جو اس سے سرد
ہوتا ہے تو یہی ماجرا ظاہر ہوتا ہے اور اس حال کی تمام [illegible] اس کا دل اس نسبت
کے ظہور کو مقدمات ظہور سے [illegible] اور [illegible] ہوتے ہی غفلت سرد ہونے
کا یقین ظاہر ہوتا ہے اور اسی کے [illegible] [illegible] میں کیا [illegible]
جب مقدمہ شر کس طرح ہو گا [illegible] شمسی جب اپنی تورش [illegible]
پاتا ہے تو اول روح سے وہ [illegible] اس حواس کو غربت کی وجہ سے حاصل ہے
سراق گزرتا ہے اور اس [illegible] سے [illegible] کی جگہ [illegible] جاتا ہے پس
درحقیقت [illegible] وحی حرم دل کے مقدمہ میں [illegible] کا بیت حجیم ہوتا ہے
لیکن وقوع بدیہیں ہوتا بلکہ وہ [illegible] سے ہوتا ہے جو غیطوں کے [illegible]
کا محرم ہوتا ہے۔ [illegible] [illegible] فتوحات میں ایک شب آپ نے [illegible]
[illegible]

وکیمل عرش ہے بیت تو تفسیر و مشق ثانیہ کی تا ویل ہے
کہ عرش سے مراد عرش تکوین ہے یعنی وہ حقیقت جو صفت تکوین کی مظہر ہے
اور اس کے حامل حقایق اربعہ یعنی انس و بیما یمر و سبع طیور ہیں جو عالم
میں بحسب فنیں عالم شاں میں ایک طرح کا وجود ہے، وعوں سے کہ
پس آیت کی تاویل یہ ہے کہ جب نفس کلیہ سے افراد کے ظہور کی تو
سرور و انشراح پیدا ہوا اور اسی انشراح نے اس کثرت ظہور کے
واکمال قبول کیا اور جب یہ کثرت بہ سبب قرب تقاضائے وحدت
مرتفع ہو گئی تو نفس کلیہ کے انشراح سے جو صفت تکوین ہے ان حقایق اربعہ
حاملان عرش میں ایک ایسی ہیئت حاصل ہوئی جس کی تعبیر تعالف
سے کی جاتی ہے۔ دوسری شب فرمایا کہ تمام موجودات کا وجود
براہ کل عالم نقطۂ ذنبیہ سے وقوع ہوا ہے اسی نقطہ سے تمام موجودات
مناسبت اور امتیاج در اصل تجلی اعظم کی طرف فطری طور پر وقوع سے
تکمیل و مواظبت کے بعد کا یہی مطلب ہے۔ مثلاً کسی درخت کی تمام شاخ
اور بیشمار پھلوں پھولوں نے ایک ہی قوت نباتیہ کی راہ سے ظہور
میں آنا مشیت کی فطرت میں اتباع و تعلق اسی قوت کی طرف ہے چنانچہ
علم و تعلق پاتے ہیں تو اس کی تعریف و توصیف میں زبان کھولتے ہیں
کے شکر گزار ہوتے ہیں اور اگر اس کے حق میں اشتراک یا تشبہ کے قائل ہوتے
ہیں تو عذاب و عقاب کے مستحق ہوتے ہیں اسی طرح تمام موجودات
کے ہیں اس لئے کہ تمام انشراد کا مادہ تجلی اعظم کی راہ سے ہے چونکہ

اخبرت اور یہ باب تجلی اعظم کی تجلیات میں سے ہے اور اس کی تعلیمات کے لئے نقطہ
ہے پیدا کیا۔ مولف کاتب حروف

وضع انسانی میں افاضۂ وجود کے ہمراہ افاضۂ علم و اختیار اور دو دیگر
صفات کمال بھی رکھے ہیں، اسی وجہ سے اشتراک و تشبیہ سے مستحق عذاب
و عقاب ہوئے اور رمضان کے عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں سے
پہلی رات نصف شب کے قریب اس حاکک رسے، ارشاد فرمایا کہ اس
رات نامعلوم برکات معلوم ہو رہا ہے اور واقعی اس رات بعض اقدام خود
اور طاقات میں انس و نشاط بہت زیادہ ظاہر ہوئے اور طاق راتوں کی
دوسری رات نصف اخیر کے شروع وقت حضرت قدس سرہ تشریف
فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اس رات کا مبدا
ظہور حکمت سے معلوم ہو رہا ہے۔ بمطابق تواریخ کے طاق رات
کے کہ اس میں ظہور اور تجلی اعظم کی طرف توجہ تھی۔ پس بہت دیر
مراقب ہو کر سر مبارک اٹھایا اور زبان کرامت ترجمان سے فرمایا کہ اس
کی کئی خصوصیات ہیں اور یہ شب ذات حق کے تقدس احدیت کی طرف
مخصوص رہتی ہے جو خاص طور پر وجوب و امکان کی جامع ہے اور وہ حقیقت
نقطہ سیاہ کے ساتھ عالم شاں میں متمثل ہوتی ہے اور اس کا میل تجلی اعظم
کی طرف نہیں ہوتا۔ پس وہ حقیقت جو احدیت، اور میل مذکور اسی نقطہ سے
منشرح و منتشر ہوا ہے اور تمام حقایق کا اضمحلال و نیستی اس میں
ظاہر ہوتا ہے پھر شاہ فرمایا کہ تم اس سورہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم
لوگ اس وقت کیا محسوس کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس طرح کے
پچھلے حصے کا فیضان ہے جو بعد تجلی اعظم کے ہے اور اس تجلی اعظم کی حقیقت
کہنے کے لئے اور صفت کو کا وہ عکس جو ہر انسان کے قلب میں پڑتا ہے جو حقیقت پہلا
ہو کر نقطہ ہے اس طرح اعظم ہے اور عالم شاں میں تمام قوموں کا مرکز ہے تمام

معنی دوپہر ہی کو مجھ پر ظاہر ہو گئے تھے اور حافظ عبدالغنی نے بھی عصر کے وقت ہی ختم کی بات بتائی۔ پھر حضرت اقدس نے صبح تک مراقبہ فرمایا اور چھبیسویں شب کے برکات کا حال بیان فرمایا جس کی خصوصیات ظہور ملکوت و توجہ ارواح ہیں۔ اور اس وقت تمام منتسبین آستانہ فیض گنج شکر نیز ان کی اولاد کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم علیٰ ذلک۔

اور چھٹی و تر شب جس کو حضرت نے شب ارشاد فرمایا کہ اس شب میں بھی ایک امتیاز ہے جو تجلی اعظم سے توجہ و ربط کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے اور اس کو اسی (شب بیداری) فرمایا۔ اور خود بدولت اعتکاف میں تھے تمام مجاورین آستانہ اس کے آس پاس تھے۔ جب دوگانہ بدولت تمام گئی تو خلوت سے مسجد میں تشریف لائے اور مستنگین آستانہ سے ارشاد فرمایا کہ یہ شب وہو الفاضل فوق عباد ہ کے مشہد کے ساتھ ایک خصوصیت رکھتی ہے کہ انوار ملکوت کے ظہور کے ساتھ اور تر سے مطلب یہ ہے کہ موجودات میں سے ہر موجود جو صدائے صادر ہوا ہے یقیناً فرد ہے جو اپنے اس وجود کے جوڑے جوڑ سے تعلق ہے جو صفت سی شانیں رکھتا ہے اور اسی وجہ سے حفظ حقیقت اور اس کا وجود قائم ہوتا ہے۔ اور حضرت مزکی سے مراد اس کو حفظ ہوا اور وہ ہی قبر ہے جو ویرس علیکم حفظۃ کی تمثیل ہے پھر اس خاکسار سے بھی طلب ہو کر فرمایا کہ تم بھی اس سلسلہ میں کچھ ادراک کر رہے ہو بندے نے عرض کیا کہ اتباع کے علاوہ کچھ نہیں، اور کچھ معلوم میں ہے فرمایا کہ یہ نقطہ اسی مشہد کا نقل ہے جس کی دو وجود میں ہیں ایک ظہور عظمت دوسرا ظہور انقیاد۔ اور ارشاد فرمایا کہ فیہا یفرق کل امر حکیم اس کا مطلب ہمارے نزدیک اسی قسم شب کی

کہ اس میں ہر امر حکیم جدا جدا ہو جاتا ہے فرق فرق ہو جاتا ہے

طرف اشارہ ہے جو پورے سال میں ایک مقررہ وقت پر ہوتی ہے جس کے متنزل، ملائکۃ والروح ہیں۔ اسی شب کا سیر ہے جو ظہور نور در ظہور ملکوت سے مقدر ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ دونوں یکجا ہو جاتے ہیں چنانچہ سرور کائنات ﷺ کے زمانہ میں اسی شب میں قرآن پاک نازل ہوا اور ارشاد فرمایا کہ ہر دو رات فلکی، ہر قسم حفظ تفاصیل کرتی ہے اور کس تعیین کرتی ہے جس وہ حفظ جس کو قبر بھی کہتے ہیں افراد کی صورت میں اسی طرح ظہور کرتا ہے یہاں تک کہ وہ دورہ ختم ہو جاتا ہے اور جب دوسرا دور گردش کرتا ہے اور دوسری نوع کا تفاضا کرتا ہے تو وہ حفظ افراد کی صورت میں اسی طرح جلوہ گر ہوتا ہے پھر اس بندے نے عرض کیا کہ کیا اس رات کو کسی قدر کہہ سکتے ہیں اور جیسا کہ فرق کل امر حکیم میں تو اسی کا بیان ہو فرمایا کہ ہاں کہہ سکتے ہیں لیکن دوسری بات اچھی طرح واضح نہیں ہے کہ خاص ہو یا بالکل سیر رکھتی ہو اور نسبح کے قریب دستہائے کرامت پیدا ہوئے اور تمام منتسبین کے حق میں دنیاوی و اخروی دعائے خیر فرمائی۔ اور عمر میں سے ہر ایک کے خاص مقاصد کے لیے دعائے خیر فرمائیں۔ اور اسی شب کو بھی عید الاضحیٰ کی رات فرمایا کہ اس رات عبادت کی حلاوت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور دوسرے مستنگین آستانہ نے بھی ایک قسم کے سکوت و راحت کا ادراک کیا۔ اور خواجہ محمد امین نے بیان کیا کہ بعد دو آخر شب میں دو قبیلہ جنات کے سیوے گانوں میں ایک آواز آئی کہ ثمیت کے لوگ کوئی محنت نہیں کرتے۔ اسی اثنا میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ ثمیت والوں کے تعویذ شہرت آفتاب پر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم علیٰ ذلک کلہ

جب خلیفہ آگاہ شاہ ولی اللہ کے گھر میں فرزند نر تولد ہوا تو فقیر کا تب حروف نے ان سے پوچھا کہ مولود مسعود کا کیا نام رکھا۔ فرمایا کہ نام کے لیے حضرت اقدس

کی خدمت میں عرض کیا ہو آپ جو ارشاد فرمائیں گے لیکن مجھے یقین ہو کہ آپ ستر نام رکھیں گے۔ فقیر نے پوچھا کہ کیسے معلوم ہوا بیان کیا کہ میں ایک دن حضرت کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ [illegible] وہبتہ اللہ کیا اچھے نام ہیں مجھے اسی وقت یقین ہو گیا کہ یہ نسبت میرے بارے میں ہو اور میرے دو فرزند پیدا ہوں گے۔ اور میری شادی سے کئی سال پیشتر بات ہو۔ چنانچہ ان کے عرصہ بعد شادی ہوئی اور اس کے چند سال بعد ایک لڑکا پیدا ہوا۔ آپ نے اس کا عطاء اللہ نام رکھا اور دوسرا لڑکا جو تین سال کا ہو گیا اس کا ہبتہ اللہ ہی نام رکھا گیا۔ پھر اس کے چند روز بعد جب آنجناب کے وہاں سے سفر نامہ ہوا تو اس میں آپ نے دونوں کا نام عطاء اللہ ہی تحریر فرمایا۔

ایک دفعہ جب حضرت اقدس اپنے چھوٹے ماموں شیخ حبیب اللہ قدس سرہٗ کے ہمراہ میں غلہ بھیلہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک دن بعد نماز عصر بقصد سیر تشریف لے گئے اور بہت بزرگی حضرت شیخ محمد قدس سرہٗ کے مزار پر انوار تک پہنچے اور وہاں سے مشرق کی طرف پھر کر شیخ حبیب اللہ قدس سرہٗ کے مزار شیخ احمد پر جلوس فرما ہوئے۔ پھر وہاں سے اٹھ کر مقام ہالت میں تشریف لائے اور نماز مغرب پڑھی۔ کاتب حروف نے عرض کیا کہ حضور کا اس وقت علاقات پر تشریف لے جانا کسی خاص وجہ سے تھا یا محض اتفاقیہ تھا۔ فرمایا کہ پہلے تو کوئی ارادہ نہ تھا وہاں جیسے ہی خاص سمت ہوئی یعنی حضرت شیخ مرحوم کے متعلقین کے بعض مطالب متعلقہ تھے اس لیے ان کی قبر کی طرف توجہ کی کہ ان کی طرف کیا واضح ہوتا ہے۔ انھوں نے اس طرح واضح کیا کہ ہمارے ہاں متفق ہو گئی ہے اس وجہ سے ان مقاصد کی تکمیل ہونے نہ ہونے کی آئی اس فقیر نے عرض کیا کہ دونوں بزرگوں کی نسبت میں کیا فرق ہے۔ ارشاد فرمایا کہ نسبت حضرت شیخ

[illegible] جیسے حقیقت جامعہ پر فائق اور شیخ مرحوم کی نسبت میں بعض احکام کے تو داخل ہیں۔

حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ اہل اللہ کی نسبت جو ان کی روح میں ہوتی ہے بدن میں بھی ایک کیفیت ہی جو اس سے اللہ کی اصل نسبت کے مطابق ہوتا ہے کہ جس وقت روح میں جوش ہوتا ہے اور جس وقت لطیفہ [illegible] اور لطیفہ مخفی ہوتا ہے اسی طرح بدن میں بھی ہوتا ہے اور میرے نانا کی نسبت سب کی موجودات میں ممتاز ہے کہ ان کے بعض لطائف کے یکسو ہونے میں عشق کے غلبہ سے اور وہ محویت کا ہوا اور اس سے گو شہ میں حیرت تک کی طرف بھی اس سے منتہی ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ دل سے اختیار ان کی قبر کی زیارت کو کھینچتا ہے اس کا سر یہ ہو سکتا ہے کہ اس وقت حروف کو یاد ہو کہ ایک دن حضرت شیخ [illegible] حضرت اقدس کے نانا کی قبر پر بیٹھے ہوئے تھے اس وقت [illegible] معارف بیان فرمائے [illegible] حضرت اقدس کی طرف [illegible] فرمایا کہ [illegible] اس پر تھا کہ [illegible] میں ہو برسا جاری کیا ہوا ہے ہم ہوئی کی کلی کا شاہد ہو کر [illegible] حیرت سے [illegible] ہے کہ جیسی کسی چیز کو اپنے اس کے بس نہ ہے حاضر ہے اور حاضر ہو کر [illegible] فکر کو [illegible] کی طرف لے جائے اور وہ [illegible] فکر سے [illegible] ہے [illegible] کی ہیبت کے [illegible] کی قبیل و تفکر سے ہیں کہ [illegible] فکر سے [illegible] کے حقائق [illegible] کرتے [illegible] ہو [illegible] اور [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہو [illegible] کی [illegible] ہو [illegible] کی [illegible] ہو [illegible] کی

تھا۔ مخدوم نے ہم سے یہ کہا کہ تم کو مخاطب کر کے حقائق و معارف بیان کیے جاویں گے اس کے سوال و جواب سے ان کو نہایت مسرت و خوشی ہوتی ہے اور جب وہ تشریف لے جانے لگے تو یہ بھی یاد ہے کہ جب حضرت شیخ بزرگ (شاہ علیہ الرحمہ) حضرت [illegible] کے نانا کی وفات کے بعد سلسلۂ فاتحہ و نسبی، تم زوگان پھلت تشریف لائے تو سب سے پہلے ان کے مقبرہ میں گئے اور یہ شعر پڑھا ؎

ہے گل بے جا و خاک تباں گشتہ ہیچ — دیگر ہوا و حق خود و حق ماند و بود

اس وقت حاضرین پر عجب وجد و بکا غالب تھا آپ نے اس وقت سب کو صبر کا حکم فرمایا اور عدد بدت مراقب بیٹھے اور بعد فراغت ذیل کی کرامت ارشاد فرمائی کہ اس وقت ان کی روح ظاہر ہوئی اور کہا کہ میرے نہایت متوق کو میں تو کہ قبر سے ان کے ساتھ نکل کر استقبال کو جاتی تھی اور یہ قدرت وہ فضل [illegible] مجھ کو عطا فرمایا ہے لیکن چونکہ یہ امر اس کی مصلحت میں ہے اس لیے میں نے اس کو اختیار نہیں کیا۔ واللہ اعلم

ایک بار حضرت اقدس اپنے چھوٹے ماموں صاحب کے فاتحہ کے موقعہ پر پھلت تشریف لائے ہوئے تھے۔ جب واپسی کا قصد فرمایا تو شاہ راہ میں ارشاد فرمایا کہ جو لوگ بعض اولیاء اللہ کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ [illegible] صاحب ولایت ہیں اور فلاں بزرگ فلاں صاحب ولایت ہیں تو اس صاحب مقام کی شناخت یہ ہے کہ [illegible] تم کے لیے دین کی [illegible] دل پر کثرت وقوع [illegible] توجہ رکھا ہو اور وہ سب پر کہ اس کی ہمت بحیثیت [illegible] دیار دلوں کے لیے عام [illegible] ہو۔ اور اس کی بھی [illegible] ایک یہ ہے کہ اس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] ہمارے بے حد بھروسے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] تقسیم کرے کہ سب کو کافی نہ ہوئے۔ کچھ کوئے اور کچھ محروم رہ جائے۔
یہ دیکھ کر فرمایا کہ تم نے قاعدہ سے تقسیم نہیں کی۔ حضرت کا معجزہ
ظاہر بینی جتنے آدمی ہیں سب کو کھانا کر کے بھیجا ہے اور ہر ایک کو
کافی ہو جائے یہ معجزہ ہم میں ہے۔ پھر وہ سب کھانا کر کے آپ کے پاس لائے گئے۔ آپ
مقدار کھانا اس شخص نے تقسیم کیا تھا تقسیم فرمانا شروع کیا جب
مجلس کو حصہ پہنچ گیا اور کچھ باقی بھی رہ گیا۔ اور اس طرح [illegible]
اسی طرح تقسیم کیا کہ کچھ کو ملا اور کچھ کو نہ ملا۔ حضرت قدس سرہ نے پھر وہی
اور اس کو ختم فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح تقسیم ہے اور
اور کچھ بھی باقی رہ گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ تبرک تکیہ سے متعلق
ہوا اور اسی کی برکت ہے کہ باوجود اس کے وہ تمام برکات اور [illegible]
حضرت اقدس کے فیض صحبت و توجہ سے ظاہر ہوئیں۔

انہیں راتوں میں ایک رات شاہ کو نے خواب دیکھا کہ حضرت
حضرت خواجہ محمد باقی باللہ و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار
نظام الدین اولیاء قدس اللہ اسرارہم ہر سہ بزرگ یکجا ہیں اور [illegible]
کی مجلس ہے اور یہ راقم اور بابا عثمان جو تکیہ کے بزرگ زادوں میں سے ہیں اور
ایک اور شخص ان کشمیر کے رہنے والے ہیں۔ اس دعوت میں شریک ہیں۔ تکیہ کو نہ
عزاللہ نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ ان تینوں بزرگوں کی مجلس
میں کوئی فرق بھی ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں خواجہ محمد باقی کی نسبت یہ ہے کہ ان کو
فقط ذات کی طرف دعوت علیہ حقی اور طریقہ نقشبندیہ کی ہے اور حضرت
خواجہ قطب الدین کا دعوت طریقہ چشتیہ ہے اور ان کو اس رکھے ہیں وجہ
سلطان الاشائخ کی طریقہ ان میں بھی اعظم کی نسبت سے خاص طور پر [illegible]

پایا جاتا ہے۔ پھر راقم نے عرض کیا کہ تجرد کے [illegible] ان بزرگوں میں سے
کس کی نسبت تمام تر ہے فرمایا کہ خواجہ [illegible] خواجہ قطب الدین کی نسبت
جمعیات بہت زائد معلوم ہوتی ہے۔ راقم نے عرض کیا کہ ہم نے بھی یہی پایا
اور دیکھا ہے کہ ان دونوں خواجگان کی نسبت میں تجرد تمام تر ہے۔ حضرت خواجہ
[illegible] کی نسبت میں اس مقام سے بیگانہ ہوں بھی کچھ حصہ ہے اور نسبت
سلطان الاشائخ قدس سرہ کی نسبت میں تو یہ مقام محو ہے اور ہم کو دونوں
خواجگان کی نسبت کے ساتھ ایک [illegible] جو اجداد [illegible] نے مجھ کو یہی عنایت
کھینچ لیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اور اسی دعوتکا [illegible] ایک رویا یہ ظاہر ہوا کہ میں مع [illegible]
حاضر ہوا۔ [illegible] اور حضرت حضوری سے مشرف ہوا۔ آپ نے اسرار فیضہ سے
نوازش فرمائی اور اس نوازش میں تمام [illegible] میں حقیر غلام کو شامل فرمایا
چنانچہ [illegible] مقام الابرار [illegible] مع [illegible] خاص سے مطلع فرما کر عزیز
فرمایا۔ اللہ کی اس نعمت کا [illegible] دل سے شکر گزار رہو۔ واللہ [illegible] اور
زبان حقایق بیان سے ادا کرتے رہو۔ کبھی فراموش نہ کرو۔ [illegible] کو [illegible]
جو [illegible] عجیب ہے مرتفع ہوتا ہے اور پھر [illegible] میں جس سے مطلب اس کا
اقتضائے ذاتی ہے تمام اجناس و انواع عالم کو جو مرتبہ اثبوت میں ہیں اور اس کی
ذات لم یزل کے ساتھ ہے ذاتی ہوتا ہے اور اسی شان کے ساتھ باقی ہو جاتا ہے
یعنی بذاتہ وہی شان اور اقتضا ہو جاتا ہے جس کا قیام فنا و بقا کے ساتھ
ہوا اور تمام نشات متغایرہ اس طرح متصل ہو جاتے ہیں کہ کسی یک کا بھی اس

[illegible] صورت کے [illegible] ہے

[illegible] یہ چیز ہر یک کو حاصل نہیں ہوتی اور [illegible] ہے ساتھ وجود کے بیگانہ [illegible] ہوں

میں داخل نہیں رہتا، میں وہ شخص اس معنی کے ساتھ ابدی ہو جاتا ہے
اسم آخر اسم ادیں ہو جاتا ہے یعنی مقام قلندری پر فائز ہو جاتا ہے
اس کی مثال یہ بیان فرمائی کہ اگر کسی انگوٹھی کے نگینہ پر نقش کندہ
تو اس نقش کا قیام نگینہ پر ہوا اگرچہ یہ نقش بہت عرصہ تک نگینہ
استعمار رکھتا ہے اور یہ کثرت استعمال کرنے کی وجہ سے میں کوئی خلل میں
یقیناً اور آخر یہ چیز بوسیدہ ہو گئی اور یہ کسی چیز سے خلاص
بھی جیسے میں فنا ہوتی ہے [illegible]

یہ ارشاد فرمایا تھا عظمت کے پیکر میں جس نے خلاف کے حق
کی نسبت سے ظہور فرمایا ہو اصل وجود تھا کے بیان کے لیے ایک
ہوتی ہے اور یہ قدم سے تعبیر کیا جاتا ہے

اور ایک وقت میں حقیقت نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی تو نسبت متقی
کے ساتھ اپنا دولت سے محبت و اعتقاد اس حد تک پہنچا دے کہ اس کو
محبت میں محبوبیت کے درجہ پر دیکھیں یا اس کی میں رسالت کے حوالہ
اعتقاد رکھے تو عقیدت کی جو شکل بنتی ہے اس کو مٹانے اور عمل کرنے
کی طرف متوجہ ہوں ہو گا یہ اس نسبت کو اس بارہ میں کوئی شوق محسوس
[illegible] اس کے عمل میں ظاہر ہوئے اس اور اصطلاح میں اس سے مراد ہو کسی
صورت میں ظاہر ہو اس طرح پر کہ اس حالت اس میں کوئی تغیر و نقصان واقع ہو
[illegible] دنیا کا عمل کے ساتھ خصوص ہے

[illegible] اس عمل کو کیسے اس حق کا [illegible] بندوں کے لیے حکم کیا تھا
اور حق کی اس آخری موہبت اور عطیہ کو بھی لیتے ہیں جس سے بندہ کی خلق ہوتی ہے

میں ہوتی اور اس کے وجود و عدم میں کوئی خلل پیدا ہوتا ہے لیکن لوگوں کے
اس فنا یا ظلمت کی صورت ایک ہیئت پیدا کرتی ہو جب وہ اس ہیئت
میں غرق ہو جاتے ہیں تو غیر [illegible] کو محو کر دیتی ہو جیسے [illegible]
عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں [illegible] اور [illegible] کے حق میں
جنہوں نے حیات [illegible] کے درجہ پر [illegible] کو مسند
رسول اکرم سمجھتے ہیں [illegible] جوش مارتے ہیں [illegible] کی حق ملکوت
میں متحقق ہو گئی ہو [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] میں کب ظہور ہوتا
ہے کہ قصہ [illegible] ملکوت [illegible] ہوں [illegible] میں
میں بروز و ظہور کرتی ہے۔

اور اسی فص میں یہ بھی فرمایا کہ ایک مرتبہ مفسرین کو واد [illegible]
کی تفسیر میں تردد ہوا [illegible] یہ [illegible] کے
کے معنی مشورہ فی النفس کے ہیں اور دل میں کسی امر کو قبل [illegible]
بھلا اللہ تعالیٰ کے بارہ میں کس طرح [illegible] ہو سکتا ہے [illegible]
قانون کو سمجھنے کی ذرہ [illegible] ہے اور ظاہر ہوتے [illegible]
یہ ہے کہ اس سے [illegible] مراد ہے جو [illegible] میں ظاہر ہونے
سے قبل [illegible] ہیں پایا [illegible] دل سے [illegible] تقریر ملکوتی
ہے جس [illegible] دلیل [illegible] کے [illegible] صحیح درست ہوتے ہیں

ایک [illegible] ہمارے [illegible] ہے [illegible] لوگوں میں سے
ایک شخص نے اپنی [illegible] کے [illegible] معلوم کیا [illegible] سوال ہوا
ایک [illegible] ہوئی [illegible] ہے [illegible] کی ایک جسم ہے

[illegible] یہ ترجمہ [illegible] سے [illegible] قبل [illegible]

اقطاب انتہائی پریشان ہو سکتے۔ ایک فرشتہ نے اس کے ایک ایک عضو کو الگ الگ کر دیا اور اس کے ایک ایک ذرہ میں تلاش و جستجو کرتے رہے پھر ان اجزاء میں سے ایک جوہر صغیر انتہائی چمکدار شکل برقی جس میں زہرہ کی سیرت تھی تلاش کر کے نکالا اور اس شخص اقطاب بوسیدہ کے کان کے اوپر رکھ دیا اور اس عمل سے اس کی وجہ سے اس کی مقررہ عمر میں تیرہ سال اور ہو گئے اور وہ تقریباً ساٹھ سال ہو گئی۔ اور عمر میں یہ اضافہ زہرہ کی وجہ سے ہوا۔ بعد ازاں اس عمر کی مقدار پر بھی بعض اصلاح کی برکات کے باعث اس خدا نے کہ انہوں نے اس شخص کے ذرہ ذرہ نفس کو گویا یاد کر لیا تھا۔ یعنی اپنا مرید توڑ لیا یا مرکز توجہ بنا لیا۔ جس سے عمر میں کچھ اور اضافہ ہو گیا اور وہ ساٹھ سال سے بھی تقریباً دو تین سال بڑھ گئی۔

ایک بار ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک خاص الفت اپنے میں پائی جاتی ہے اور اس کا تعلق اس محبت و الفت سے ہے جو تمام خلاء ملاء اعلیٰ کو آپ کی مرکزیت کی وجہ سے ہے۔ اور اس بنا پر وہ تمام ملاء اعلیٰ کی طرف متوجہ ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات معلوم ہوتا ہے کہ وہ مخلصین جن کے ساتھ اس عالم میں الفت و محبت وابستہ تھی، اس عالم سے انتقال کرنے کے بعد اس مقام پر بھی ایسا ہی اجتماع و رفع ہوگا اور جس طرح دل چاہے گا اس متعلقہ جگہ میں ہم سب انشاء اللہ تعالیٰ یکجا مل جائیں گے، اور ہو سکتا ہے کہ اس عالم میرا اس کے مثل کوئی اور خصوصیت ظاہر ہو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ کامل پر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اس کے نفس کے خیالات و حدیث خواب کا حکم ظاہر کرتے ہیں۔ ہر ایک کی ایک ایجاد تعبیر ہوتی ہے اس لیے کہ وہ سب مقاصد عقلیہ سے ہوتے ہیں

[illegible] کے آئینہ میں احادیث نفس کی صورتوں میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔

آں خیالاتے کہ دام اولیاست عکس مہ رویاں بستان خداست

ایک روز ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک وقت میں مولانا رومؒ کو دیکھا کہ وہ قد متوسط، رنگ گندمی، داڑھی خشخشی، اور ایک بار حضرت شیخ کبیر محی الدینؒ اس عربی کو بھی عربی شکل میں۔ طویل القامت تندرست۔ بریلی پنجاب کے لوگوں کے مثل اور ایک روز بوعلی سینا کو دیکھا وہ ایک فربہ آدمی تھے اور ان کے منہ سے اسلام کے معنی ادراک ہو رہے تھے میں نے سنا وہ قرآن خوب پڑھتے ہیں۔

پھر تاریخ ۲۰ رمضان المبارک ارشاد فرمایا کہ آج صبح کا وقت مراقبہ میں نے مناسب کیا اور میرے اس عمل سے قلب میں ایک قسم کے نور کی تحریک ہوئی اس کے مقابل عزت ہی جو مرتبہ وجوب میں ہے اور ہم عزیز نے تصرف کی راہ سے وہی رنگ میں رنگ کر دل کیا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جس کو اس کی صورت شریفہ کے ساتھ تعارف ہوا اور وہ اس کی اور ان تمام کی جو اس کی دعوت نے مقرر کر دیئے ہیں مخالفت (یعنی) کرے تو اس کو کوئی عذر نہیں ہے لیکن ملائکہ سفلیہ کو اجواء سماء کے موکل ہیں۔ ان امور کے ساتھ توجہ کلی ہے چنانچہ ایک دن میں نے اللہ کے ہم وَھَدْ کو تلاوت کیا، اس وقت ملائکہ سفلیہ موکلہ کا وشن چراغوں کی صورت میں جس مشترک سے میں نے مشاہدہ کیا اور ویسا معلوم ہوتا تھا کہ دھواں سے معمور ہو گئی ہے۔ اسی وقت کھانا لایا گیا جس میں گوشت بھی تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان ملائکہ نے اس گوشت سے ایک قسم کی نفرت میرے دل میں ڈال دی ایسا کہ تقریباً ڈھائی ماہ تک مجھے اس سے

---

(۱) وہ حیات جو اولیاء اللہ کا حال ہیں اس سے وہ معانی کے حقائق تکمیل کرتے ہیں۔
(۲) وہ اصل اللہ کے باغ کے خوبروؤں کا عکس ہے۔

نعمت رہی اور بظاہر مجھے کوئی عذر یا مرض لاحق نہ تھا۔

اور دو راتوں کی بعد رات جس میں ختم قرآن تھا اور شاید وہ رات جس میں ختم کے وقت اعمال ظاہرہ کی مغفرت کی بشارت ظاہر ہو رہی ہے جو بعد کسی شک شبہ کے محسوس ہو رہی ہیں اور تمام حاضرین اس میں شامل ہیں۔ پھر بیسویں رات ارشاد فرمایا کہ اس رات بھی اس قسم کی برکات ماثورہ معلوم ہوتی ہیں جس میں دو کثرت نہیں ہوئی جس کو شب قدر کہتے ہیں۔ پھر ستائیسویں شب کو کھل گیا رہی اور آپ کے ہمراہ تھا آپ کے بعد اسی مسجد میں ذکر و شغل میں مشغول رہا۔ اس دوران سارا وقت کو بیدار آگئی۔ اس وقت نہ بڑھنے اور وجد طاری ہوا جس کا اس سے پہلے کسی وقت نے بھی مشاہدہ کیا۔ اور وقت جب اُن سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو بتایا کہ تو یہ واقعہ کی حقیقت واضح ہوئی اور اس کی نوعیت کی صورت میں سے مشاہدہ کی اور نور کے ساتھ متلبس ہوا اس وقت سے تمام میں سے مناجات کی اور اس کی حلاوت سے مجھ میں ایسا جوش طاری ہو گیا ہر بار بھی دیکھا کہ حضرت اقدس نے عمرہ سعادت جو آپ کی خاص عبادت گاہ ہے وہ بعد میں سے ارشاد بھی کوئی چیز لوگ لاتے ہیں اور مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور مصافحہ اس میں سے کچھ رہتے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ سب حضرت اقدس کے خوش میں آپ نے پیے خادم خوش حال کے ہاتھ بھیجے ہیں پھر حضرت اقدس سے کے وقت سے مسجد میں تشریف لا کر جلوہ افروز ہوئے اور حضرت کرامت یا ذکر کرنے کے حق میں حضرت سے میں کے حق میں دعا فرمائی اور پھر اعتکاف میں تشریف لے گئے اور مشکلیں آتی رہیں آنے والا ہر شخص دہلیز پر کھڑا ہو کر اپنے لیے اور اپنے دوست احباب

کے لیے دعائے خاص کا طلبگار ہوا اور حضرت اقدس سے ان کی تمنا قبول فرمائی پھر رات گذرنے کے بعد اس علامت اس رسم و کیفیت کے سلسلہ میں پوچھا۔ ارشاد فرمایا کہ یہ برکات ملکیہ کا نزول تھا اور اس سے عجائب ظاہر ہوئے تھے۔ اور فجر کے قریب شاہ ورسہ کے وقت میں دیکھا کہ یہ شخص کہہ رہا ہے کہ کثیر لوگ جو اعیان متقین کی صورت پر ہیں اور حلقہ میں ان میں سے نہیں سوا ساتھ اشخاص میں سے بعدہ واقعی ہیں، کئی ہیں جن سے متعلق عمر بن، اور حضرت اقدس کے لڑکوں میں سے ہیں اور میں سوا محمد عظیم کبیر کی اور سوا محمد مقیم کی فرمائی دیکھا کہ کہہ رہا ہے کہ یہ بھی ان بہتر کے حالات کے لوگوں میں سے ہیں

اور اتفاق جس رمضان وقت ۱۰ یہ حاکم اور حضرت پر حاضر ہو کر منظم اعانت میں ہوا تھا کہ یہ فقہ اسے رحمت اللہ یہ تحریر لوگوں کا درد زدہ کھوا کر حلوت خاص میں طلب فرمایا۔ وہ میرے داخل ہونے بعد دروازہ کو بند کر دیا جس وقت یہ عقیدت مند تک آپ کے حضور میں پہنچا تو خود بدولت مراقب ہوئے اس وقت بند متوفی طاری ہوا اور اس کا پر تو اس ضعیف پر بھی پڑا جس سے اس پر یہ خوب کیفیت طاری ہوئی اس وقت سوا لفظ "واتیہ" جاری کے کلمات اسمائیہ و صفاتیہ سے کچھ نہ کہا۔ اور نہ غیر و غیریت اور عین و عینیت کا نام و نشان تھا اسی اثنا میں حضرت عبدالرحمن نے مسجد میں احسن القصص اور یوسف پر دو آیات میں پڑھنا شروع کی۔ ان کی اس تحریک سے اس بکثرت حضرت اقدس میں تبسم عظیم پیدا کر دیا جو ہر دم ہونٹوں سے لگا

۱۔ ذات بحت اور مرتبہ صرف صرف کہتے ہیں جو مقطع الاشارہ ہے اور اس کو فقط ذات کہتے ہیں کہ مرتبہ اسم اللہ سے ذات مراد لیتے ہیں۔ فقیر محمد

جب حافظ صاحب موصوف، ان آیات[1] وفیتی فی الدنیا والآخرۃ و
مسلما والحقنی بالصالحین پر پہنچے اور تکرار شروع کی تو اس تکرار میں
ایک ایسی شورش پیدا ہوئی جو بیان میں نہیں آسکتی اور اس عاجز و مسکین کو بھی
ایک طرز خاص سے کیفیت عجیبہ بیخودی اور مقام وجد و غطا فرمایا کہ جب تک
بدحواس نہ ہوں اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔ ع ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی
اور یہ حال و استغراق اسی حالت پر تقریباً ایک پہر رہا اور جب اس سے افاقہ
تو مستملے کراہت پیدا ہوا کہ دعا فرمائی۔ اللہ ہی جانتے ہیں کہ وہ کیا کی
بعد ازاں اس فقیر نے شاد فوز اللہ اور جو اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں دعا فرمائی اور
کی اللہ آپ نے اسے قبول فرمایا۔ الغرض فدوی نے اس ساعت کو بہت
پایا بلکہ زندگی ساری عمر کا خلاصہ سمجھ کر شکر آلہی بجا لایا۔ اور شب کے وقت حسب
خلوت خاص میں حاضری کا شرف حاصل ہوا تو اظہار حال کی جرأت کی تو
ہاتف غیب نے عنایت فرمائی میں سے ایک وہ بیان فرمایا کہ بیت عزت قدس کے تو
کامل بنایا ہے۔ اس کے معاوضہ میں اپنے صمد کا بھی مشاہدہ کیا۔ پھر وہ رتبہ
جیسے آئینے میں ہوتا ہے اور پھر اس کیفیت کی حلاوت سے ایک مستی عشق کی اسی
میں حاضر ایک تحریک پیدا ہوئی وہ جو ہوا تھا وہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ کی بزرگ ترین نعمتوں میں سے جو اس غلام پر ہوئیں ایک یہ بھی ہے
کہ سورۃ فاتحہ قرآن بقرات خصص سے لے کر ست تک حضرت اقدس سے جس حقیقہ
توفیق ربانی ہوئی، اس میں بعض آیات کی تفسیر کے اسرار کا ان مبارک سے
استفادہ کیا اور اس کو حتی فہم و استعداد کے مطابق تحریر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ
تعالیٰ سے موصول کیے ہوئے فیض صحبت سے تمام علوم قرآنیہ پر مشتمل

[1] اور یہ بھی اس فقیر کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ مسلمان حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملا۔

فاتحۃ الکتاب کے نکات پر مطلع ہوا اور اس کو تحدیثاً بنعمۃ ربہ الولی الرحیم بجملہ اور
مختصراً اپنے مسعود ت کی جبانس میں حضرت ولی نعمت کے حکم سے تحریر کر کے
ذرایات الاسرار کے نام سے موسوم کیا۔ اور حضرت اقدس نے اسرار قرآنیہ میں
سے اس آیت ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی بینھم کی تفسیر بیان
کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تدبیر تشریعی میں مدتیں کی ہلاکت کی مقتضی ہے لیکن
حکمت کلیہ جو اس امر سے بالا ہے بعض جتوں کی رعایت سے جو اس مصلحت میں معتبر ہی
ابقاء اور مہلت کی مقتضی ہے اور اس کی مثل سے ہو سکتا ہے ایک بادشاہ کسی شخص پر اپنا غصہ
ظاہر کرتا ہے لیکن اس کا وزیر سابق جو اس نے اس شخص سے کیا تھا اس غصہ کا
مانع ہو۔ پس بادشاہ کہتا ہے کہ تو مجھ سے کہتا تھا کہ جب تجھ سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ابھی تجھے قتل کر
ڈالتا۔ پھر ان آیات من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی
واضل سبیلا۔ اور ربی لم حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا۔ اور
لقد کنت فی غفلۃ من ھذا فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم
حدید۔ کی مطابقت کرتے ہوئے کہ ظاہر ان کے۔ بین تناقض نظر آتا ہے ایسا
ارشاد فرمایا کہ انسان کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ اس کی صفات ہمیشہ اس کے

---

[1] اور اگر ہوتا ایسا لفظ کہ سبقت سکل چکا تھا تیرے رب سے تو ان میں فیصلہ ہو جاتا
[2] جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور راستہ سے
بہت دور بھٹکا ہوا ہوگا۔ (ترجمہ از مولانا محمد جونا گڑھی)
[3] اے میرے پروردگار تو نے مجھے یوں اندھا اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں بینا تھا
[4] تحقیق تو اس سے غفلت میں پڑا ہوا تھا ہم نے تیرے اس پردے کو تجھ پر سے
ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔

صفاتِ فعلیہ کا احاطہ کیے ہوئے ہوں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی پرندہ ایک بڑے کمرے میں بند ہو اور اس میں سونے کے بعد بھی کوئی سورج نہ دیکھے تو وہ ظاہر ہے کہ یہی ان علوم کا قاعدہ جو اصل فطرت کے مطابق اس میں ودیعت ہیں بقدر اس میل کے جو ان کی طرف اصل فطرت میں رکھے ہیں وہ اور رغبت اس کی استعداد تفاوت ہے اور پھر کیفیت تصوف پر اعتماد رکھنے سے یہ ہوتی ہے کہ مگر وہ صفتیں اعتقاد، اختیار اور ارادہ سے اعمال کی جزا پر نمائش ہوتی ہیں پس ایسا شخص جو رب حق کا منکر ہو یا وجود اس کے وجود پر اعتماد رکھنے کے اس کو معطل جانے والی ہوگا ایسا شخص جب مرتا ہے تو اس کی روح بسبب اس ضعف کے جو اس نشات میں اس کو ظاہر ہوا تھا مرتے وقت تو اور اس کی ملکیت فی الجملہ برقرار کرتی ہے اور یہ بیہوشی معطلہ متحرک ہوتا ہے۔ لیکن اس کے دعوی انا علیہ حق کے بارے میں وہ کمالات اصول سے ساقط ہو گئے اور یہ وحشت عظیم اس کے نفس میں ہیجان پیدا کرے گی اور طرح طرح کی صورتیں اور شکلیں بنیں گے پس تحرک الی موضع میں اسی اخلاق و دیان کی طرف اشارہ ہے جو من اور اور کیا جب اس کو ظاہر ہوا ہے پس یہ وقت وہ جانتا ہے کہ کون سی چیز ہے جس تک پہار دھول تکیں ہیں ہے اور من کان فی ھذہ اعمیٰ میں مستفادات حقہ

لہ اس سے مراد یہ ہے کہ روح جو ہے کہ ظاہر میں کر سکتی جب تک کہ نفس ہے یعنی وہ اور کر سکتی ہے جس طرح آنکھ کے بغیر بینائی حاسکتی، دانت نظروں کے بغیر دیکھا جا سکتا۔ یہ عضو کو چھوڑ دینے والا صفت کو پکڑنے والا کیفیت ہے ہے عضو بیکار جیسے ہے صفات بیکار ہیں۔ (تقی الدین)

اور آیت [illegible] تک [illegible] میں اس بات [illegible] جب اس کی قوت [illegible] فطرت میں [illegible] کی طرف [illegible] صفات [illegible] ہوتا ہے [illegible] جاتا ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] جاتا ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہو

کی طرف ہو کر وہ اس وقت (مرنے کے بعد) حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ اور وہ شخص اس عقل کے ساتھ جو مرنے کے بعد اس کو حاصل ہوئی یہ خیال کرتا ہے کہ کاش میں تو ہر چیز کو جانتا تو اب کیا ہوگیا ہے کہ اس کا ادراک (سمجھ) نہیں ہو رہا ہے۔ اور وہ نہیں جانتا ہے کہ اس دنیا میں وہ عقل معاش تھی جس سے دنیا کی امور میں کو کامیابی حاصل ہوتی تھی نہ کہ عقل معاد جو اس آیت میں مذکور ہے یعنی وہ عقل معاش پر غور کرتا، عقل معاد پر غور نہیں کرتا۔ واللہ اعلم بالصواب

اور آیت وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ میں اشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللہ غنی حمید کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ چونکہ ایتاء حکمت قول کو متناول تھی، لہذا اس کا بیان (اس آیت) میں واقع ہوا ہے یعنی ایتاء حکمت یہی قول ان اشکر للہ تھا اور شکر کے معنی یہ ہیں کہ نفس الامر کے حقائق و کمالات قولیہ و علمیہ میں سے ہر ایک کے ساتھ واقعات میں سے ہر واقعہ میں ان کو جان کر ہر ایک کے مناسب حال اور وقت قصد کرے اللہ جل جلالہ کو خاص کے ساتھ ہر ایک کو منسب کرے تاکہ وہ اپنے کمالات پر فائز ہو جائیں اور اس کامیابی سے اشارہ ہو اللہ کے اس قول کی طرف ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ اور اگر یہ مراد لیا جائے کہ شکر کا وجود کمالات سے محروم ہوگا یہ کہ کوئی نقصان لاحق کرے گا تو یہ معنی ہوگا اس لیے کہ عالم امکان کے کمالات سب یا اکثر موجود ہیں اور ان کا حصول [illegible] اور اگر نقصان کو ملک عطا کی طرف کرنا مراد لیا جائے کہ شکر نہ کرنا ہو اور جو شکر نہ کرے گا تو اپنے ہی لیے [illegible] کے ہم شکر کرتا ہے اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے لیے اور دوسروں میں [illegible] کے واقع ہوتا ہے [illegible] تو اپنے لیے ہوں [illegible] تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بھی تو اسی طرح [illegible] آج تو کو فراموش کروں گا جس طرح تو نے میری آیتوں کو اس طرح بھی بہت سے فراموش کیا تھا۔ تیری خبر نہ لوں گا۔

شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہی سب سے افضل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول ومن کفر فان اللہ غنی حمید میں اس بات کی طرف اشارہ ہے پس اس تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ حکمت علمیہ اور عملیہ کی تمام قسموں اور ان کی [illegible] ہے جس سے تصرف ہوتا ہے۔ یہ تاکہ وہ [illegible] ہو جائیں اور [illegible] کے ساتھ واقع ہو جائیں اور سورۂ لقمان میں جس جگہ بھی حکمت کی نسبت ہے [illegible] کا سبب اسی جزئیت کا بیان کرنا ہے یا مضاف کے ساتھ یا اپنے نفس کی نسبت کے ساتھ یا پھر آیات کی نسبت کے ساتھ اور اس آیت کی تفسیر یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم اور ولجنک الی قولہ وہبات شعالا بیت الالاف ھجرت مکہ میں ایسا ارشاد فرمایا کہ بنات عم وبنات خال وبنات خالہ کے لفظ ہجرت میں نکتہ یہ ہے کہ اجنبی عورتیں جب کسی کے عقد نکاح میں آتی ہیں تو کسی طرح اس شخص کی ہمسری کا دعویٰ نہیں ہو سکتا بخلاف ان عورتوں کے جو اس کے قبیلہ یا خاندان کی ہوں اور اس سے قرابت بھی رکھتی ہوں تو اس کا خیال اس سے متوطن ہوگا نیں اللہ تعالیٰ نے ان کے نکاح کو ہجرت سے تعبیر فرمایا جب تک ان کا قدم محل صلح ان سے ظاہر نہ ہو جائے ان کلام ربانی سید عالم کی نسبت ان کے [illegible] اور یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک اللاتی اتیت اجورھن کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ تمام مخلوقات کے بے تعیین کی تقدیم سے مطلب یہ ہے کہ مخلوقات موجودہ کے خلق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام تعینات سے مطلق اور تمام الوان سے مجرد ہو کر اس کی نسبت تمام تعینات و الوان کے ساتھ مساوی ہوتی ہے۔ اس لیے

[illegible] تمہارے لیے حلال کیں تمہارے لیے تھا ری بیویاں (؟)

[illegible] اور تمہارے پھوپھی [illegible] اور خالہ [illegible] تمہارے [illegible] تھا

[illegible] ایک ہے وہ جس سے سب [illegible]

اگر کوئی خاص تقدیر متعین ہوتا ہے تو اس سے وہی اعمال صادر ہوتے ہیں جو اس تقدیر کے
ایک امتیازی خصوصیت و خاصیت رکھتا ہے اور تمام اشیاء کا صدور اسی
کے ساتھ جائز ہے ثابت ہوا اور وجود ہوا اسی سبب سے جس کی تقدیر
کے ساتھ یکساں ہوتی ہے اور سبب اسم کی تمام کیفیات سے متزوج
ظاہر ہیں ہوتی اور غیبان الذی سیدہ ملکوت کل شی ہو الیہ ترجعون
کی آیہ کریمہ کی تفسیر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کی شریعت و طریقت
امامہ میں اس وجود کے لوازم اور احکام ہیں اور ہر کائنات اس کے
طبعی دیکھنے کے ساتھ ہے اعمال کے تمام احوال و اطوار کا انتظام علم و
بلکہ ہر فرد کا طریقہ خاص اور جدا ہے پس انواع و اشخاص میں تجزیہ کا
اس کے بیان کلام کے ساتھ اور اس کے تمام احوال کا انتظام افاضہ وجود سے
سے بلوغ کمال تک ہی ہے ہر ایک میں اس شے کی ماہیت اور خصوصیت
لکھے ہوئے یہ بات مخصوص امر کسی غیب کے متعلق ہے جو اسی عالم کے ساتھ
متعلق اور اپنے صفات کے ساتھ تمام کیفیات سے مزین ہوتی ہے اور اس کی ست
کائنات کے تمام عالمات کے ساتھ برابر ہوتی ہے اور اس آیہ کریمہ تفسیر
اللہ ویکفون ما یوعظ بہ لو کانوا یعقلون وقلوبہم الی وکیل اللہ کی
تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وجود
اعمال سے ہے اعمال ایمان و کون مقامات ہیں سے ہے جو بطور وجوب
ہے پاک ہے وہ جس نے قصد کیا ہے حضرت یوسف کی عمر کو پھر واپس پھیر دیا
تو فرمایا کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس چیز کے ساتھ
وہ پہچانتا ہے ان کی کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس کا خالق ہے

خواص سے ہے اور وہ (وجد) لطف تقدیر کے خواص سے ہے اور سر کریمہ لطیفہ
اللہ اکبر من تقنکم انصکم او تدعون الی الایمان فتکفرون کی تفسیر
میں ارشاد فرمایا کہ جو کہ ہر انسان کی حقیقت میں ایک لطف قدسیہ و دیعت کیا
ہوا ہے اور وہ لطف توحید و معرفت سے فطری خصلتوں کا مقتضی ہوتا ہے جو ہر انسان
شہوت میں انہماک اور نفس کی اتباع وہ اختیار کرتے ہیں اور جس کا
لطف قدسی کی مخالفت ہوتی ہے اور جس کا لطف پر رحمت ہے جس
کشف کا وقت عطا ہوگا تو اسی بات کو آئینہ حق میں دیکھیں گے وہی ان کا لطف
ہے جو اس حال میں وقت بہ رحمت حق ہوگا اور وہی گریبان لطف قدسیہ کی عالمیت
کی طرف جو اس سے عروق و اسلاسل میں باندھ کر روح کی طرف کھینچ جاتا
ہے جو اس کی ماہیت کا اصل ہے اور جو کہ وہ عالم و اسبوع کا اس سے
وہ اکبر ہوگا اور آیہ کریمہ تلۃ من الاولین و قلیل من الآخرین کی تاویل
میں جو اہل یقین کے بارے میں وارد ہوئی ہے فرمایا کہ یہ جو اہل یقین میں اس نفس
انسانی کا بیان ہے جس سے وہ پیدا ہوا ہے جو قرآن میں وارد ہوا ہے اور وہ اکثر
مقام پر فرمایا ہے کہ [illegible] متقدمین و متاخرین ان بالخیرات (قیس)
[illegible] اس سے وہ وقت مراد ہے جس وقت ان کو لانے کے لئے
[illegible] کو حاضر کیا جائے گا [illegible] میں اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں
(جس اہل عرب کے لوگ پیدا ہو چکے ہیں بچے کہ ہوتے ہیں)
[illegible] کی اس تفسیر میں [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہوتا ہے لیکن حل نہیں کرتے اور بعض ان
[illegible] ہیں لیکن تھوڑے اور بعض کا ان میں لیکن
[illegible] ہے [illegible]

لطائف مشاہدہ کے۔ قلب کمال سے ہے یعنی عقل و قلب و روح کو ریاضت
میں۔ جس لطائف کی تہذیب کا فائدہ بالاصالۃ مقصود تھا۔ سترہ
لطائف کا مرجع کمالات ولایت سے ہے۔ سابقین وہ گروہ ہیں جو اس
امر کرنے والے ہیں جہاں تقاضا منتقضہ ہوتی ہے نبوت کی وجوہ سے
نبوت، رسالت اور حکمت وغیرہ جس کی تفصیل حجۃ اللہ البالغہ میں
فھذا الاعداد ان کان بالاصالۃ فھو النبی والمحدث والا فھو
قال ابن عباس شھادۃ قلبہ فھو من قبائل ھؤلاء لکن من
الیمین جملۃ السابقین وان اخذ بادنی مناسبۃ او بعرف
فھو ایضا من قبائل ھؤلاء۔ پس جب آنحضرتؐ کے ظہور سے
قرن نے پرورش پائی تو تمام مستعد چیزیں اسی سے
وراثۃ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذوا یاخذون بوراثۃ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من منبع القضاء الذی ھو من احکام اللہ الذی ھو فیہ
الاعیان الخفیۃ للاعلیٰ وھو فوق الفعل الثانی۔ پس اس
بنا پر فائز ہوئے تمکن تمکن الاولین و قلیل من الآخرین ہو گئے لیکن فی شان

لہ یعنی اگر بالاصالۃ ہے (یعنی اللہ سے براہ راست افاضہ کیا ہو) تو وہ نبی ہے اور اگر
الہام اور گویا ہے قلب کی شہادت سے اخذ کیا ہے تو وہ اس گروہ کے مقدس
کمالات سے ہو۔ لیکن بعد سابقین اصحاب یمین کے گروہ سے ہیں اور اگر کسی
اولی سے نسبت سے اخذ کیا ہے یا معرفت قلبیہ سے تو وہ بھی ان صفات قلب کی
حسنات و علم کے مقرب کمالات سے ہے۔

لہ یعنی اولیاء اللہ کی صحبت سے پیدا ہونے والے علم و حکمت کے احکام سے جو وہبی
علم اولیاء کے لیے مجبب اکتسابیت کے ہوتا ہے تبدیلیاں کے اوپر ہے۔

کے ظہور کے بعد لطائف انسانی کی تعمیر ہوئی تو تم ظاہر ہوئی اور باب ولایت
کھل گیا اور باب نبوت ختم ہو گیا جب اس کا اثر کمزور ہو گیا جس شخص کے لطائف
بالذکر کامل طور پر مجرد ہوئے اور انانیت کبریٰ کمالات کے ساتھ متجلی ہو گئے
تو بالفعل وہ اس بات کے قابل ہوئی کہ وہ تمام کمالات و خصائص کے افاضہ و نشر
میں جامع کلی ہو جائے اور شمس بالفعل اس کو پہنچ جائے لیکن ہر گروہ جو
اس کے مزاج اور وقت کے مطابق ہوتا ہے اسی وہ سابقین کی صفوں میں شمار
ہے اور کبھی اصحاب یمین کی حالانکہ حقیقت وہ سب سے یگانہ اور سب سے
دینی ہمدم اور ہمدم علیہ وہ گروہ ہے جو اور ان کی طرح
اقتضاء ذاتی حوس رکھتا ہے پس اس اعتبار سے ان کو اس بارہ میں
ایک دخل ہوتا ہے

حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب غور کیا تو دیکھا کہ آنحضرتؐ کا عین
اسی وقت ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کو دیکھا کہ ایک گوشت کا ٹکڑا ہے
اس میں اور صفات صالحہ ان پر نمایاں ہیں۔ ان کا دونوں کی تعلق ذات پاک
ہوئی جس نے کلی اور بقائے دائمی کے ساتھ میں اپنے میں محسوس اور ظاہر
اور اس پر متعجب و متحیر ہوں کہ اس تمام ضعف اتحاد کے باوجود جو آنحضرتؐ
کے ساتھ ہے پھر یہ ظاہری تعلق کیا ہے اسی اثنا میں یہ بات دل میں ڈالی گئی کہ
آپ کا یہ تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تعلق کی طرح ہے جو آپؐ کو حضرت
زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا جس پر طاہر علی کی زبان سے بحکم ربانی فرمایا گیا
حضرت ہی تھا اور اس وقت اس آیت کا مطلب واضح ہو گیا کہ کائنات کے حق میں
مداخلت اور شہود دنیویہ میں بمقتضائے وسعت حقیقت اور اس کی جامعیت تمام

حقایق وجودیہ کو پیدا ہوتی ہے کہ سعادت قوم ہر اس کے کران کا دعوی لذت تصفیہ
قی بنا دیتے کے ہے اور وہ صحیح تحقیقت ہے (یعنی وہ لذت متعدی جس کو ہم نے
نفس تک محدود رکھتے ہیں یہ حضرات جماع و وصال کی لذت یعنی مرد عورت سے
مستفید ہوتے ہیں) اور دار دنیا میں لذات یوں حاصل کرتے ہیں۔
اور جب عالم قبر میں گئے تو سبب عدم تکوین ماده جو اس کے نفس کا موجود کرنے
تھا اس جگہ (عالم قبر میں) معطل ہو جاتا ہے (یعنی جو اب کا ... رکھتا ہے نہیں
ہم سے اپنی حواس کے مطابق تکلم نہیں کر سکتے۔ پھر جب وہ عالم (یعنی
عالم برزخ) میں منتقل ہوتا ہے جہاں، اختلاط خیال وہم سے ہے (یعنی اعضا کی
طور پر عمل کو ظاہر ہو) تو اس وہ کی طلاقت عرض کی قابلیت کی وجہ سے عارضی
سے مدد دیتا ہے، تم ہو لیتے ہے اس لیے کہ نفس ناطقہ وہ نفوس وہمیہ ہو جو تا مرحوم
(ہمارے) کے احکام ماننے پر مستعد ہو۔ اور یہ وہ جو صورت خیالیہ و جسمیہ میں جیسے
سے کسی صورت میں صورت ... کا تعلق کرے وکالت میں رکھتے (یعنی
وہ عالم خیال میں جو خواب میں نظر آنے والے اشکال کے عالم ... کی طرح
ہے، پس اس وقت وہ استعمال و حواس کی واپس آ جاتی ہے۔ اس میں تمام
حقیقت کا سرمایہ اس کو حاصل ہوتا ہے، کہ اس کے بعد انسان روحیت کی
طرف ... سے قریب کو ان سب کے ساتھ ... اسی طرح یقظہ ... کو بھی یا ظاہر اور ادراک کرتے گا اور اگر اس حقایق، ... میں نظر کرے تو
تو یہ نفس کو تو ہر نہایت میں ... پاوے گا اور تمام قوی اور حواس سے
اس کے ساتھ لذت حاصل کرے گا۔ کما حاصل ان ... وہ ... جو یہ
ان خصوصیت وہ ... کے ساتھ تھا اس عالم میں بھی ظاہر ہوا
اور یہ خواب بیان کرنے کے بعد ارشاد ... وہ ... صلعم ...

بالصورت حاضرات ... اس ... علوم ... مشغول ... اور ان کی
سخت ... کی بہت تعریف ... کیے۔ یہ ... کہ ... دل ... کی
کو بیشتر اوقات دل میں یہ خلش، قلق ہوا کہ حضرت ... کے اس ... کی حضرت
... کے حق میں کیا وجہ ہے کہ حضرت جبرئیل ... کی ... میں تو دل
قرار ... ہیں اور تسلی ... کرتے ہیں اور ... ان سے ... کی
نہیں ہوا اور اس خصوصیت ... کا سبب ... کہ جب وہ ... حضرت
مذکورہ میں ظاہر ہوتے تو وہ ... کی صفت ظاہر ہوتا اور اس کے
ورکو اپنے میں پاتا اور وہ ... اس ... کی ... میں ... کو
نے کوئی ... نہیں دیکھا اور ... کی ... کی ... کی
حبی کا عکس ہوتا تھا ... کی ... میں ... کی
ہوتا تھا اور اس کا ... کو ... کی ... کے ... کے
موجب اختلاف ... ہوتا ہے ... دوسرے ... کے ... تو
ڈالتے ہیں تو اس حضرت کے حق ... کو ... کر دیتے ہیں مگر
اس طرح کہ دوسری جانب کو ... دے ... صفت ... نقص
... صفات ... ہیں ... دیتے ... اس ... ہو ... اسی لیے
علم ... کے ... ان کے ... کا سر یہ تھا
... ان ... صلعم ... کے ... عقلاء ... کی
... قرب ... گو ... ان کی ... میں ... ہے
... جو ... ... کی وجہ سے وہاں
کا ... ... کو ... کے تحت
نہایت ... ...

آستانہ کس طرح نصیب ہوگی۔ یہ مشکلات اور ایسا اضطراب حضرت اقدس کے
حضور میں عرض کیا۔ آپ نے بجانب کی طرف سے ان الفاظ میں عنایت نامہ صادر
فرمایا کہ پوراسان اسی جہاں میں گزارا ہی کرہ رمضان کا چند اپنے اعزا کے
ساتھ اطمینان و سکون سے گزاریں گے۔ ہر کیفیت اپنے کو معاف نہ رکھیں
اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ضرور کوئی صورت پیدا فرمادے گا اس کے قسمو
بے علت سے اسی کا یقین اور امید ہے۔ انتہی حین وقت یہ عنایت نامہ صادر
تو دل اور دیت حزن کو اپنے سے قرار کیا اور بے قلق و اضطراب طاری ہو
غایت شوق و اشتیاق سرور یا کی تمیز نہ رہی اور رات کی مشکلات (مقدمہ
کا کوئی اندیشہ و خوف دل میں باقی نہ رہا۔ اسی وقت سے اور مراقبہ حضور
کے طواف کا احرام باندھ لیا اور اس نفس میں کہ سے بیلوہ کرتی گاڑی اور یہ
قیام فرماتے لے بطن بے کم و کاست وقت ہوا۔ یاد تھی جو مسلسل حوری تھی
ایسی سہولتی کہ ایک بار بھی رکاوٹ اور رکاوٹ کی دشواریوں سے نہ ہوا
وہ ہوں ہو کر اس مقام فیض مقام پہنچ گیا اور ہی جیں بار کو حاکم نے ملاقات
آستانہ سے سرفراز کیا اور حضرت سے شرف قدم بوسی حاصل رہے حضرت اقدس
میں اسی وقت سے اس عزت و تمزی سے بہتر شروع ہوئی دسوہ ہوتا
کہ ہمارے پہنچے ہی کا سے انتظار تھا پھر دوسرے ہی روز سے شرف اعتکاف
اور مجالست فقہ علیہ سے مشرف ہوا۔ ان ایام میں جو کچھ فیوض و برکات
حضرت اقدس کی طرف سے اس علام پر فاضہ ہوئے کہاں سے لکھے جائیں کہاں
لکھنے کی لاہنتی حد بیان سے باہر ہے ؎

شکر نعمت تو چنیں چوں کنندہ ہر سار — کہ از و شکر و گزاری بہ باید و قت

[illegible] ہے [illegible]

ماکزادوقت جب خلوت خاص میں بار یابی ہوئی تو سرور عبدہ اعلیٰ، عنایت
ارحمہ کے بوشلوات سے سرفراز فرمائے۔ ایک روز مجھے مخاطب فرما کر ایک بیسی
بات زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائی جس کو اس فقیر نے سرے اعتکاف
کا حاصل جانا۔ کہ اے فلاں تمہارے یہاں ہونے سے میں نہایت انس پا رہا ہوں
اور مجھے بہت آرام مل رہا ہے" ؎

خوش بود شہ مراد و شتہ خاک — سرد گر بگذرام سر بر افلاک

ایک روز جب کہ یہ فقیر خدمت اقدس میں حاضر تھا ارشاد فرمایا کہ بعض
اوقات ملائکہ سفیہ قطرات نور یہ کے ساتھ نظر آتے ہیں لیکن نہ تو اس طرح کہ
صرف نگاہ ظاہری سے محسوس ہوتے ہوں اور نہ دیگر حواس سے بلکہ تین میں
کہ سکتے ہیں۔ اور جس کو کشف کامل ہو جاتا ہے وہ تو آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں
اور ان کے حقایق معلوم ہو جاتے ہیں جس طرح فضا کے کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں
کہ ہوا کا ایک مناسب تموج ہم پہونچاتے ہیں جس سے لطیف حواس کی مشاہدہ کو
فیض پہنچتا ہے اور اس وقت اس مادہ سے منسلک رکھنے والے حواس بھی
سے فیض پاتے ہیں اسی طرح وہ سرزمین جس کے عنصر میں ہوا غالب ہوتی ہے
اور دوسرے عناصر مغلوب۔ ایک لطیف تفکر اور عجیب قصہ اچھے اوقات اور
مبارک و مسعود قرآت میں ہوتا ہے جس وہ نورانی نفوس کے مادہ کے لیے
خاص ہوتے ہیں اور وہ مادہ اگرچہ یوں تمیں و تقرن نفوس کے حسد مطلقہ کا

[illegible] کہ [illegible] ہے یہ بعید ہے کہ میں سر کو افلاک
سے مسدد کروں (فخر الدین)
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے کیفیت کا بدل ہے

ہو تو میں ہو سکتا اور نہ خدا ہو سکتا ہے لیکن خالص قسم کی مثل کو تیوں
نا تخلیقہ اشکال کو کھا ڈالتی ہے اور مدد یا مثلث یا مسدس یا مسبع و
اور ان نفوس کے خاصہ کے وقت ہر تندہ جو حکم ہوتا ہے یہ کہ اس
شامل ہو جاتے ہیں پس بعض حروف و الفاظ کے ساتھ بیک خصوصیت رکھتے
اور اس کے موکل ہوتے ہیں۔ اور بعض دوسری نیتوں کے ساتھ اور اعداد و
کی خصوصیت کے مطابق ان کے حقایق بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔ اور جنود و
اقسام ظاہر ہوتی ہیں اور یا یہ علم جنود رب الارباب سے ہی کی طرف اشارہ
ہے۔ اور اس قسم کے شاہد کو کسی علم و تجلی کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ یہی بات اور ہے
ہوتی ہے نور بصارت کی قسم سے جو انوار بصری سے ہے۔ اور جو کہ اس قسم
ان کی قسم علاحدہ ہے اور ان کی ایجاد مصرف ایسی ہوتی ہے
مقامات متبرکہ اور ذکر کی مجالس میں طواف کرتے ہیں
دیگر مرتبۂ نبوت میں تعینات صرف کے مجرد سے ظہور پیدا کرتے ہیں اور
اور انہیں کو عقول کہتے ہیں اور یہ قسم عالم ایجاد کے لوازمات سے ہے
مثال ایسی ہو جیسے کوئی شخص ایک کوٹھا بنائے پس اس کی
کے لیے سقف و در ضروری ہے۔ اور حقایق اہل اعداد اس تجلی کی مرتبہ
ہیں۔ اور اسرار ان اعداد میں سے اور ان
تا میں سے کسی ترتیب اور وجہ پر ہو میں
اعداد کے وسائط ہوتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تدبیر
قسم وہ ہوتی ہے کہ جب اس شخص نے حق پر
متعلق ہوتا ہے اس کو صورت
بعض

وہ جسم ہو اور تجلی آتی اس کا نفس، نقطہ حق کو جب تجلی اس کو بطریق ترجیح تا علی
ہے کہ ذات بحت تک اس میں سرایت کر جاتا ہے اور مادہ عوالی پر اس قسم کی تجلی کا
سبب یہ ہوتا کہ مادہ کچھ آتا ثیر صحت کو بہت جلد قبول کر لیتا ہے۔ اور ارشاد فرمایا کہ حضرت
موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام جس کا قصہ توریت میں مذکور ہے وہ گویا یک
علم تھا جو اللہ نے اسی قسم کی تجلیات کے راز ہائے اظہار کے لیے تعلیم فرمایا اور یہ
حضرت موسیٰ کے عظیم مناقب میں سے تھا واللہ اعلم

ایک روز عزب وقت کے میں بندہ کاتب حروف حضرت اقدس میں حاضر
تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تجلی ذات کا سقط حروفوں کی رعایت سے ہوتا ہے اگر
اس سے لفظ ذات صرف حرف حاء و تاء کے فوق ہی اگر دیا جائے تو وہ خود
دوام نہیں رکھتا، اور وہ برق خاطفہ کی طرح ہوتا ہے۔ اور اگر تجلی مظہر و شہود بغیر
اسماء و صفات کے ملاحظہ کے مرتب ہو جائے تو اس کا دوام ہو سکتا ہے مگر یہ کہ کبھی اس
سے رقائق ظاہر ہوتا ہے اور ارشاد فرمایا کہ باطن میں یعنی بحر بحت کی راہ سے جس
تجلی ہو لیکن شہود کے وقت لطیفۂ سرّیہ اس کو کسی قید کے ساتھ مقید کر دیتا ہے
لیکن یہ تقید اسی لطیفہ کی جانب سے ہوتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ حقیقت تعالیٰ
ذات وہ ریکی میں ہے اس لیے کہ وہ وہی نقطہ احاطہ ہے جس نے نفس کلیہ میں تجلی
کیا ہے پھر ارشاد فرمایا کہ اس تجلی عظمیٰ نے اس اجمار بہتیہ کو جو اس تجلی کا نمونہ ہیں اپنے
کمال رحمت کے حقایق میں ودیعت کیا ہے یعنی یہ اجمار بعض تعلقات کے لطیفہ
امر کی شعاع اور اس کی خلعت ہوتے ہیں جس یہ بات بذات مختلف کے ساتھ

نہ خلعت اور خلوت و تنہائی

گلہ رخسار۔ حقیقت حاصلہ کو کہتے ہیں اور یہی حاصل کتاب ہے۔ بعض لوگ رخسار
سے وجہ ایت بھی مراد لیتے ہیں۔ (تقی اوحدی)

ہوگا (مختصر ہوگا) شاذ و نادر حکم جس نے تجلی اعظم کا حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جرجت کے تقاضہ سے ظہور فرمایا یہ تھا کہ حضرت تجلی اعظم نے طور سینا موسویہ میں بروز فرمایا۔ اور اپنے احکام ظاہر فرمائے پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام وجود میں آئے تو اس حقیقت مقدسہ نے ان کے نفس ناطقہ کو اپنا مظہر فرمایا پھر احکام کا ظہور کیا پھر جب وہ اس عالم سے اٹھا لیے گئے تو حقیقت جامعہ تجلی اعظم کا ظہور ہوا پھر جب اس کے بعد وہ جامع کمالات متقابلہ ظہور فرما ہوئی تو اس حقیقت کاملہ آمنہ نے باوجود منصہ نفس ناطقہ کاملہ کے ظہور کے بعد عبدیت اپنے چہرہ پر ذلت کی چادر لپیٹے رکھی اس سب کے باوجود آپ کی ذات مقدسہ دونوں آثار متقابلین یعنی صاحب نبوت خاتم لایغبیان کی مصدر ہوگی اور جب وہ نبوت ختم ہوگئی اور جب ولایت کھلا تو اسی طرح طبقہ طبقہ حقیقت محمدیہ بصورت مترتبہ متعددہ ظاہر ہوئی جیسے یکے بعد دیگرے ہزاروں اس کی کمالات کو حاصل کرتا رہا اور یہ معاملہ قرار کاملین کا ہے لیکن محمد کے وجود سے وہی کمال، دل، روح، زندگی حاصل کرتا ہے نہ کہ کوئی علاحدہ کمال ظہور پذیر ہوتا ہے پھر آیہ کریمہ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ کے اسرار میں ایسا ارشاد فرمایا کہ انبیاء سابقین صلوات اللہ علیہم اجمعین میں ہر ایک الگ الگ کمال میں مخصوص تھے اور اس میں اتنی وسعت اور گنجائش رکھتے تھے۔ پھر جب حقیقت محمدیہ کے وجود سراپا جود کا زمانہ آیا تو نفس کلیہ نے جو ان تمام نفوس موصوفہ پر یہ کمالات خاصہ بالکل وسعت حاوی تھا آنحضرت کے نفس ناطقہ کی صورت مقدسہ میں نزول کیا پھر وہ تمام نفوس جو نفس کاملہ مقدسہ کے تحقیق و تعلقات ہو گئے ان کے تمام کمالات بہیئت اجتماعیہ کے ساتھ اس نفس میں سونپ دیے گئے پھر صرف قصد و ارادہ کے تعلق سے اس سب کے مراتب عمل پر ظہور ہوگئے۔ چونکہ کاملین شمائل میں سے

اس تجلی کے بروز کا سبب ہوتا ہے اور ارشاد فرمایا کہ تمام افراد میں سے کوئی فرد جب اپنی جرجت کی حیثیت سے اس تجلی اعظم کا پتا مقام پالے تو تمام علوم و معارف اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور شعر

فَوْقَ مَا نَالَتْ اَیْدِی الْفَلَاسِفَہ مُطْلَعُ الْاَنْوَارِ اَلْقَاہُ فِی قَلْبِہٖ

اس جگہ متحقق ہو جاتا ہے مگر یہ کہ وہی تجلی اعظم ایک علم کا اس شخص کی راہ سے تو فرماتی ہے اور اس وقت اس کی زبان اس کے ساتھ ہوتی ہے۔

ایک دن ارشاد فرمایا کہ تجلی اعظم کے دیدان کو گرد و پیش سے نسبت کرنے توحید ہی اس نے ایسا غلبہ کیا ہے کہ اس کی وجہ سے اکثر احکام اور کیفیات قلبیہ ضعیف ہو گئی ہیں اس لیے کہ وہ احکام رنگ و کیفیت کا تقاضا کرتے ہیں اور اس معنی کی بے کیفی اور بے رنگی ان کی نفی کرتی ہے اور یہی حال خوبیت اور قوت میں ہے کہ اس حال کا غلبہ ان سب کو فنا فی اللہ کر دیتا ہے اس سرور کو دل سے جو کیفیت قلبیہ میں پایا جاتا ہے ہر ایک وقت ارشاد فرمایا کہ تجلی اعظم کے ظہور کمالات کی تنظیم میں جو افراد کمال کے اتحاد حقیقی کے متعلق ہوتی ہے اس سے کمال کی قوت مقصود ہے اور یہ بات اس ثابت کے لوازم وجود سے ہے کہ جس طرح نفس کے وجود کے لیے مظہر و محل ضروری ہے اور نفوس فاضلہ کے لیے مرکز ضروری ہے اگر تجلی اعظم کے کمالات میں سے کوئی شان کمال جرجت کے واسطہ سے نفوس انبیاء کے اقسام میں کسی فرد کامل میں ظاہر ہو اور اگر اس کے بعد کوئی دوسرا کمال پیدا ہو تو ضروری ہے کہ علم و معرفت یا جو کچھ اس کے علاوہ اقسام کمالات ہوں وہ اس کمال ثانی کی حقیقت سے جو اس سے (وہ) کمال اول کی حقیقت کمالیہ پر مترتب ہوتے

ہ اور ان کی جگہ میں علوم کے مظہر پیدا کر دیے گئے ہیں اور علوم کی مثالیں وہ نوزائیدہ کرتی ہیں ان عورتوں کی طرح جن کے بچے مر چکے ہیں۔

ایک نے ان کمالات میں زمانِ سابق میں اس نفسِ مقدسہ میں ایک وسیع پیدا کر لیا تھا اسی نے اس ذاتِ مقدس میں اس کے بعد ظہور کیا۔ اس بات کو لفظِ فقد سے تعبیر فرمایا گیا۔

حضرتِ اقدس نے ارشاد فرمایا کہ ماہِ رمضان المبارک روز چہارشنبہ وقت اشراق حجرۂ اعتکاف میں غنودگی طاری ہوئی اور اس حالت میں حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ ہاتھی پر سوار ہیں۔ لیکن وہ عماری جس پر آپ سوار ہیں ویسی نہیں ہے جیسی عام طور ملک میں ہوتی ہے مکہ رین کی طرح کی ایک چیز ہے جو اس کی گردن کے نزدیک بندھی ہوئی اور ایک جماعت آپ کے ہمراہ ہے اور اسی ہاتھی پر ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے اور گوشت کوٹنے میں مصروف ہے۔ جب میں نے یہ صورتِ حال مشاہدہ کی تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ہر قوم کا ایک جداگانہ طریقہ ہے، اور منحوذت کا طریقہ ان کی قوم کے رواج کے مطابق یہی ہے کہ ان کے ہمراہ کھانا پکانے والے ہوا کرتے ہیں۔ عماری میں آپ ہاتھی سے اترے اور قریب پہنچ کر مسترخی نگاہ اور اس ہاتھی پر بیٹھا ہوا گوشت آپ کے منہ میں رکھا گیا اور اس کے ہضم ہونے کے بعد وہ گوشت اور روٹی تمام لوگوں کو تقسیم کر رہے ہیں تھے میں بھی حضرت قدس سرہ نے اپنی طرف نگاہ التفات سے دیکھا اور میں نے بھی کر دی سے وہ دولت نوش فرمائی ہے۔ اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کھانے میں کے کھانا تناول فرمانے کے بعد کریم علیہ الرحمۃ میں عالم بیان کیفیات پر لیکن عمرانی زبان سے بالکل نابلد ہیں اگر آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوں تو مشاہدہ کا طریقہ آسان ہو جاوے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں عبرانی زبان کم جانتا ہوں پھر میں نے جب کہ توریت سے کچھ آپ کے سامنے پڑھوں لیکن پھر بھی مشکل ہوا کیونکہ توریت عبرانی زبان میں ہے اور میں عبرانی زبان سے

ہوں پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اچھا دو تین جگہ اس میں سے ترجمہ اردو زبان میں پڑھنا چاہیے۔ لیکن اجب نسخہ توریت کا تو وہ عربی میں تھا میں نے اس میں سے تھوڑا سا حصہ حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق علیہما السلام کی پیدائش کا پڑھا۔ بعد ازاں ایک برہمن آیا اور اس سے مسلمانوں کی شکایت کی جو اس وقت ملک ہندوستان پر قابض ہیں۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی فرمایا کہ میں جس شہر میں پیدا ہوا تو عجیب لوگ نظر آئے اور ان کی عجیب بے یکوں کا ذکر کیا۔ بقیہ نے عرض کیا کہ ملت مصطفویہ میں بہت سے فرقے پیدا ہو گئے ہیں یہ تمام بے یکیاں انہیں لوگوں کی وجہ سے ہیں ان میں سے تین فرقے ہندوستان میں بہت ہیں ایک فرقہ غیر مقلدین وہابیوں کا ہے جو قرآن کو صرف ظاہری معنوں پر قیاس کرتا ہے جس طرح قرآن عظیم میں حضرت موسیٰ کے ہاتھوں فرعون کے غرق ہونے کا تذکرہ ہے۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ نفس کی قوت ملکیہ نے ظاہر ہو کر قوتِ بہیمیہ کو ہلاک کر ڈالا۔ اس میں نے یہ بیان کیا کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرا دیئے اور دوسرا فرقہ اثنا عشریہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ آنحضرت کے بعد اصل خلیفہ برحق صرف آپ کے ابن عم حضرت علی مرتضیٰ تھے اور ان کے بعد گیارہ امام اور صحابہ کو ثابت کرتا ہے۔ اور اس میں بھی تحریف کرتا ہے جو میرے دل میں یہ آیا کہ میں کہوں کہ تیسرا فرقہ جو فراخ میں بہت قلیل ہے اور مجھ کو حاجب شہر ثابت ہے لیکن اس تیسرے فرقہ کا میں ذکر نہ کر پایا تھا کہ جاگ پڑا۔

پھر جب عشرۂ اخیرہ کی طاق راتوں میں سے دوسری رات یعنی تیئیسویں شب ہوئی تو آسمرتب اس خاکسار سے ارشاد فرمایا کہ یہ رات عبادات کی بقولیت میں ایک خصوصیت رکھتی ہے جب دن ہوا تو اس علام نے خدمتِ اقدس میں اس کی

آواز دی تو میں نور کی حالت ہی میں جواب دوں۔ اچانک آپ نے عام طور پر جیسے آپ پکارا کرتے تھے) اس غلام کا نام لے کر آواز دی میں بعجلت تمام حجرہ کے دروازہ پر پہنچا۔ آپ نے دست مبارک سے دروازہ کھولا اور خلوت خاص میں رونق افروز ہوئے۔ قریب بیٹھنے کا اشارہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ (بیدار ہوا) ایک قسم کی تجلی ظاہری دیکھتی ہے جس کی تفصیل کا اظہار نہ فرمایا۔ مجھے بھی جرأت نہ ہوئی اور خاموش مواجہہ میں بیٹھ گیا اور بہت دیر تک شرف حضوری سے مشرف رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر جب خلوت خاص میں تنہا بیٹھے ہوئے تو جناب مقدس سے اس کی تشریح کا خواستگار ہوا۔ ارشاد فرمایا کہ تجلی اعظم کی پرتو شمائلہ کی ایک نقاب کامل طور پر منکشف ہوئی تھی۔ اور مسیح محمدی نے جو نائب ولایت آپ کے مستفیضین میں سے تھے اور مسجد خاص میں معتکف تھے اس رات شب قدر کی بعض علامات مشاہدہ کیں اور پھر تحقیق کرنے پر مزید تصدیق ہو گئی۔

جب تائیسویں شب ہوئی جو کہ ختم قرآن کی رات تھی لوگوں کی ایک کثیر تعداد بعض طلباء علماء فقراء جمع ہو کر جناب مقدس کی دعا کے خواستگار ہوئے جناب اقدس نے اس رات قیام لیل فرمایا اور اکثر ارادت مند مجاورین آستانہ وغیرہ بھی شب بیداری کے شرف سے مشرف ہوئے۔ بعد حضرت والد بزرگوار نے ارشاد فرمایا کہ اس رات اس درجہ عیش از حیش پانی جاتی ہے پھر تہجد کے وقت دست بدعا کر کے بیٹھے اور دعائے خیر و صلاح دارین اور حصول مطالب ظاہری و باطنی سے سب کو نوازا اور جب تائیسویں رات ہوئی تو فرمایا کہ یہ وتر راتوں کی آخری رات ہے اس میں قیام لیل کرنا چاہیے پھر خود بدولت بنفس نفیس حجرہ خاص میں مشغول ہوئے اور تمام مجاورین نے بھی قیام لیل کیا اور وقت سحر جب یہ غلام خلوت میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا کہ آج رات تو نے دعائی کافی

تشریح چاہی۔ ارشاد فرمایا کہ اس شب تجلی اعظم نے صورت شمائلہ کے ساتھ التزام رکھا اور اس کیفیت کا مقتضا قبول طالبات رہا ہو۔ اس وقت زبان اقدس سے یہ بھی فرمایا کہ کامل جب اس عالم سے انتقال کرتے ہیں تو ان کی تمام اختیارات و عادات ان سے سلب کر لی جاتی ہیں پھر وہی تجلی اعظم جس رنگ میں کہ وہ ہوتا ہے ان میں سریان کر کے تصرف کرتا ہے۔ بعد دوسری وسطات میں جب کہ یہ حدیث شریف اندر حضور تھا اپنے ارشاد فرمایا کہ آسمان کے دروازوں کا کھلنا اور ملائکہ کا نزول حسب قدر کے وہ میں وارد ہوا اس سے مطلب اس عالم میں تجلی شمائلہ کا ظہور ہوا اور اس میں طالبات و عبادات قبول ہوتی ہیں اور یہ بات اسی رات متحقق ہوئی۔ اس وقت اس غلام نے اور متعدد محسوس کئے اور جب چہرہ مبارک پر نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ نور نمایاں کا حجاب بن گئے ہیں جس سے بہ طرف سکون ہی رہا تھا۔ پھر جب نماز تہجد سے فارغ ہوئے تو حاضر ہوا میں نے جو امام جماعت تھے بیان کیا کہ میں وہ گانہ تراویح کے باقی رہ گئے تھے کہ مجھ پر ایک ایسا حال طاری ہوا جس سے قبل کبھی ظاہر ہوا تھا اس وقت جب میں نے آسمان کی طرف نگاہ کی تو اس کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا۔ حافظ صاحب مذکور بیان کرتے تھے کہ اس وقت قوت خلیہ کو اپنے میں دگنا پایا تھا اور صورت دوبالا ہو گئی تھی۔ پھر تمام اصحاب قیام لیل کے لیے وہ ہو کر حاضر ہوئے اور خود بدولت بنفس نفیس تھوڑا وعظ ارشاد فرما کر ہو کر آئے اور حضور کر اذن تکرار اعتکاف مشغول ہوئے اور یہ غلام اور حافظ صاحب مذکور اعتکاف کے دوبارہ نماز میں مشغول ہوئے۔ اس وقت حافظ صاحب کہتے تھے کہ میں اس حجرہ کو انوار فیوض سے بھرا ہوا اور مالا مال پاتا ہوں اور اس سے بہت متعجب و متحیر ہو رہا تھا اس وقت اس غلام کے دل میں یہ خطرہ آیا کہ آنحضرت قدس سرہ اس وقت

ایک شخص یہ سوال کرتا ہے کہ وہ علت جو قیام قیامت اور بعثت رسل کا سبب ہو کیا
باری تعالیٰ نے اسی وقت ایک علم عظیم میرے دل میں القا فرمایا؟ میں بتادوں بلند
آواز کہہ رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ وجود و عدم تو تعاقبین ہیں جو آگے پیچھے چلنے والے ہیں
چنانچہ ذات الٰہی نے ایک ارادہ کیا جس کی تعیین عالم کا وجود ہے اسی طرح اس کا
ایک ارادہ ہوگا جس کی تعیین عدم محض ہے پس ایک وقت ایسا آنے والا ہے
کہ سب عدم محض ہو جائے گا جس طرح آفتاب جب طلوع کے قریب پہنچتا ہے تو تعیین
صبح کا ظہور ہوتا ہے اسی طرح جب عدم نزدیک پہنچتا ہے تو فیاضوں کا وجود
ظہور پذیر ہوتا ہے یعنی حوادث ظاہر ہونے ہیں جو عالم کو عدم محض کے قریب کر
دیتے ہیں اور یہی قیامت کا سبب ہو جاتا ہے اور لوگوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے
کہ ایک گھر ہو جہاں وہ متحملہ سب کے بدن کی پوشاک اتار کر جائیں یعنی عالم برزخ
بعد ازاں ایک اور گھر ہو جہاں تو لے شایبہ اجسام میں حلول کریں یعنی حشر۔
اور جب عالم برزخ میں لوگوں کی سعادت و شقاوت ظاہر ہو گی جن کا انتظار
اعمال اختیاریہ ہوگا، تو حکیم حقیقی کی حکمت میں اس علم کا مترشح ہونا حق ہے جب
یہ ناکردن میں کا ایک بڑا حصہ سعداء ہوں گے سب ان کی قوت عاقلہ کے غلبہ کے ہوئے
بہیمیہ، سبعیہ یعنی حضرت حق کے من تھے ان کی قوت عاقلہ کا تابع ہو جائے
(اور اکثر ان ہی لوگوں میں سے) ہر فرد کو اس علم کے ظہور کی قابلیت نہ ہوگی لہٰذا ایسے
شخص کا اختیار واجب ہوگا جس کی اصل میں ایک فطرت رقیقہ تجلی عظیم سے
مناسبت رکھتی ہو اور ایک فطرت رقیقہ علاوہ اس کے ساتھ مناسبت رکھتی ہو تاکہ یہ
علم کمال اس میں مترشح ہو اور اس کی قوت عاقلہ قوت بہیمیہ و سبعیہ پر زور
وجاہت غالب ہو ایک تہیہ کو کوئی رکاوٹ ان قوی سے اس علم کے ترشح میں ظاہر نہ ہو

فاقد تعلیقہ وہابیہ کو کہتے ہیں اور کس بنا تعلیقہ سے کیا مراد لیتے ہیں۔

تھا کہ قوائے نباتی کا اور یہ بات بہت برکتوں والی ہے (اس میں) قوائے حیوانی
کے ظہور کے آثار کا ہر شخص ادراک کرتا ہے بخلاف قوائے روحانی کے کہ ان
کا حصول (صرف) بعض کے لیے مخصوص ہے اور جب دن ہوتا ہے
کہ طلوع صبح کے قریب نورانیت طاری ہوئی اور اس میں یہ مشاہدہ ہوا کہ ایک مجلس
والی ہے جہاں تمام احباب موجود ہیں اور کچھ غیر لوگ بھی ہیں جو اس مجلس کے
ہمارے سامنے بیان کر رہے ہیں، اور میں نے اپنے اکثر احباب کو مورد رضوان
پایا اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو چند ان خضوع نہیں رکھتے وہ بھی صورت اس سے
خالی رکھتے ہیں۔ اور میں نے دو سایوں کو دیکھا ایک چتی دار دوسرا سیر و سفید
رنگ لیکن دونوں ہلکے رنگ کے ہیں اور خواجہ ابوالخیر ان دونوں سایوں کی طرف
اشارہ کر کے کہہ رہے ہیں کہ یہ دونوں سایے فلاں شخص ہیں (ان دونوں سایوں
کے تعین میں فلاں شخص ہیں) اور دنیا والوں میں سے ایک شخص کا نام لیا اور یہ
کہا کہ جب وہ گھر کے باہر نکلتا ہے تو اس رنگ کا ہوتا ہے یعنی چتی دار، اور جب گھر کے
اندر داخل ہوتا ہے تو سفید و سیر ہو جاتا ہے۔ گویا اس مجلس کا ایک شخص ہے جو کبھی
کبھی سامنے آتا ہے جب اس کے عرض کرنے کی نوبت پہنچی تو (بعد کے) یہ
الفاظ کہے جا رہے ہیں کہ یہ ایک شخص کی رو ہے کہ جب اصحاب رسول کا ذکر ہوتا ہے تو
سینہ کوبی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ حضور نے ایسا کیا اور بعض نے ایسا کیا اور تعین
میں ایک شخص اور بھی ہے جو اس مجلس سے اٹھ کر حقہ پینے میں مشغول ہو گیا اور اس کی
آواز سنائی دے رہی ہے اور اس سے کہا گیا کہ تو اس کی باتوں کو ناخوش تو نہیں
کر رہا ہے کہ یہ کیا فعل بد اور بے ہودگی ہے جو اس شخص نے اختیار کی ہے پھر
میں جاگ پڑا۔

پھر بعد نشہ ارشاد فرمایا کہ آج عید کا دن تھا صبح کے وقت خواب دیکھا کہ

دوسرے یہ کہ ایک قسم کی صورت سعادت بوجہ کل اس میں ظاہر ہو اور
ضرورتی ہو کہ اس کے طالع میں زمانہ اور زمانہ والوں پر غیبی اس وجہ سے دو
رکھا گیا ہو کہ اس علم کو اس علم کا مغلوب کر دے۔ یعنی یہ علم کو جو اس پر
یا دوسرے شخص کو بخش فرمے۔ پس عنایت الٰہی نے اس شخص کو اپنے لطف
ان پر وہ علم جو علم برتر تھا حضرت کا بخش ہوا تھا فرمایا تاکہ وہ ان علوم و
موقوف ہے تعلیم فرمائے۔ اور یہی رسولوں کے بھیجنے کا سبب ہے (یعنی جیسے
حُب کا اظہار)

خاوری جن دنوں اپنی فوائد میں لکھتے ہیں کہ حافظ محمد فضل نام مکہ کا
جو حضرت اقدس کے مخلص خادم تھے ایک روز مشہور مولانا روم قدس سرہ
تھے اسی دنوں حضرت جلال الدین رضی اللہ عنہ کا قصہ اور ان کا پوری سے تھا
کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں پڑھا شروع کیا اس کے سنتے ہی حضرت
اقدس پر وجد و بیخودی کی کیفیت طاری ہو گئی آپ کے مربیا کی تمکین کو دیکھتے ہوئے
حاضرین دعائیں کہ حیرت و تعجب ہوا بعد کو بانے گفتگو کی حوالت کرتے ہے
اس بھید کو دریافت کیا فرمایا کہ ہر ملیفہ اپنے مقام کے مطابق پناصہ حاصل کرتا ہے
اور وجد و شوق کی حالت جو ملیفہ قلب کے مخصوص ہے وہ تمام مذکور سے
سے دل پر غالب آئی۔ اور حضرت جلال الدین کے قصہ سننے سے جو قدیمی رقت اور شوق
ظہور میں ہے اس کو دیکھتے ہوئے بعض حضرات نے استفسار فرمایا کہ ملیفہ قلبیہ کی
رجوع کرنے ہو اور اس کے مطابق آثار ظاہر ہوتے ہیں

اسی دوران خان کے بنگلہ کے دو تمام لوگوں آبادی والوں پر تعداد اضطراب
طاری تھا، اور ہر شخص اپنی جان دینے کو تیار تھا حضرت قدس کے جس خلیفہ
محمد حسب اللہ مشہدی رہتے جان نصر نے ان حالات کے پیش نظر آپ کی

خدمت میں عرض کیا کہ اس فتنہ و فساد میں اپنا مال و اسباب کہاں لے جائیں
آپ نے نہایت وضاحت سے فرمایا کہ تم اور تمہارے تمام مخلصین بلکہ تمام
اہل شہر انشاء اللہ تعالیٰ اس فتنہ و فساد سے محفوظ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ
ایسے حالات پیدا فرمادے گا کہ بیماری سے اس ہوگا۔ اور واقعی ہوا بھی ایسا
ہی کہ افغان بادشاہ کے لشکر شکست کھا کر جس راہ سے آیا تھا واپس گیا
اور اس کے حملہ سے شہر محفوظ رہا

انھیں ایام میں جب کہ محمد شاہ تخت سلطنت پر متمکن تھا اور تمام ارکان دولت
اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے فتنہ کی صورت ظاہر ہو چکی تھی حضرت اقدس
نے عبدالمجید خاں کشمیری سے فرمایا کہ یہ حکومت درہم برہم ہو جائے گی اور تغیر
کلی رونما ہوگا اور تمہارے اطمینان میں بھی خلل واقع ہوگا لیکن ذات
باری تعالیٰ کے فضل سے اس کی پوری امید ہے کہ عزت و آبرو محفوظ رہے گی اور
ہم بھی تمہارے حق میں دعاگو ہیں۔ آپ کے فرمانے کے کچھ ہی دن بعد فقیر
نے اس دنیا سے کوچ کیا اور بیشتر امرا افغان کی جنگ میں مارے گئے بعد ازاں
بادشاہ اور بخشی دونوں نے وفات پائی۔ یہاں تک کہ قدیم ارکان سلطنت
میں سے کوئی باقی نہ رہا اور جو خدمات عبدالمجید خاں کے سپرد تھیں وہ سب محمد شاہ
کے بیٹھتے ہی دوسروں کے سپرد کر دی گئیں اور ان کی حمایت کا شیرازہ منتشر
ہو گیا لیکن وہ (خود) حضرت کی توجہ عالیہ کی برکتوں کی بدولت باوجود معزولی
کے بھی معزز رہے۔

ایک دن خواجہ محمد صدیق حسن قنوجی وہ بیدی نے جو میر حیدر فرخ سیری سے قرابت
رکھتے تھے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا ایک لڑکا ہے جس کو میں نے

لہ ایک قسم کا عطر ہوتا ہے

دوسرے یہ کہ ایک قسم کی صورت سعادت بوجہ کمال اس میں ظاہر ہو
عزیزی ہو کہ اس کے طالع میں زمانہ اور زمانہ والوں پر غلبہ اس وجہ سے دیعت
رکھا گیا ہو کہ اس علم کو اس علم کا مغلوب کردے۔ یعنی اپنے علم کو جو اس پر تسلیم
ہو دوسرے شخص کو بخشا ہے۔ پس عنایت الٰہی نے اس شخص کو اپنے سلطنت و
ان پر وہ علم جو عالم بروز و حشر کا مخبر واقع فرمایا تاکہ وہ ان علوم و اسرار لدنی سے
موقوف ہو تعلیم فرمائے۔ اور یہی رسولوں کے بھیجنے کا سبب ہے (یعنی حبیب سے
حبیب کا اظہار)

صاحب مآثر رحیمی اپنی خواہش میں لکھتے ہیں کہ حافظ محمد افضل (امام مسجد کہ
جو حضرت اقدس کے مخلص خادم تھے ایک روز مخطوطہ مولانا روم قدس سرہ زیر
تھے اسی اثنا حضرت بلال مؤذن رضی اللہ عنہ کا قصہ اور ان کا بیوی سے جھگڑا جس
کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں پڑھا شروع کیا۔ اس کے سنتے ہی حضرت
قدس سرہ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی آپ کے وجد کی تمکین کو دیکھتے ہوئے
حاضرین دم بخود رہ گئے کہ بعد کو [illegible] کی جرأت کرتے ہے
اس بھید کو دریافت کیا فرمایا کہ ہر لطیفہ اپنے اپنے طریق پر حصہ حاصل کرتا ہے
اور جذبہ و شوق کی حالت جو لطیفہ قلب کے ساتھ مخصوص ہے داستان مذکور سے
اس پر غالب آئی۔ اور حضرت بلال کا قصہ سننے سے جو غیبی رغبت اور شوق
فہمیدہ ہے دل کو پہنچا ہے، بعض [illegible] استغفر اللہ فلاں علیہ الرحمۃ کی [illegible]
رجوع [illegible] ہو اسی کے مطابق آثار [illegible] ہوتے ہیں۔

اسی حال خمار کے بیٹھنے کے بعد [illegible] جہاں آباد والوں پر اتحاد [illegible]
طاری تھا اور ہر شخص اپنی جان دینے کو تیار تھا حضرت قدس کے بعض مخلصین
خواجہ حبیب اللہ کشمیری اور [illegible] نے اس حالت کے متعلق آپ کی

خدمت میں عرض کیا کہ اس فتنہ و فساد میں اپنا مال و اسباب کہاں لے جائیں
آپ نے نہایت وضاحت سے فرمایا کہ تم اور ہمارے تمام مخلصین بلکہ تمام
اہل خبر انشاء اللہ تعالیٰ اس فتنہ و فساد سے محفوظ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ
ایسے حالات پیدا فرمادے گا کہ ہر طرح سے امن ہوگا۔ اور واقعی ہو بھی ایسا
ہی کہ افغان بادشاہ کے لشکر نے شکست کھا کر جس راہ سے آیا تھا واپس گیا
اور اس کے صدمہ سے شہر محفوظ رہا

انھیں ایام میں جب کہ محمد شاہ تخت سلطنت پر متمکن تھا اور تمام ارکان دولت
اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے فتنہ کی صورت ظاہر ہو چکی تھی حضرت اقدس
نے عبدالصمد خاں کشمیری سے فرمایا کہ یہ حکومت درہم برہم ہو جائے گی اور تغیر
کلی رونما ہوگا اور تمہارے اطمینان میں بھی خلل واقع ہوگا لیکن ذات
باری تعالیٰ کے فضل سے اس کی پوری امید ہے کہ عزت و آبرو محفوظ رہے گی اور
ہم بھی تمہارے حق میں دعاگو ہیں۔ آپ کے فرمانے کے کچھ ہی دن بعد فرید
نے اس دنیا سے کوچ کیا اور بیشتر امراء افغان کی جنگ میں مارے گئے بعد ازاں
بادشاہ اور بخشی دونوں نے وفات پائی۔ یہاں تک کہ قدیم ارکان سلطنت
میں سے کوئی باقی نہ رہا اور جو خدمات عبدالصمد خاں کے سپرد تھیں وہ سب احمد شاہ
کے بیٹھتے ہی دوسروں کے سپرد کر دی گئیں اور ان کی جماعت کا شیرازہ منتشر
ہو گیا لیکن وہ (خود) حضرت کی توجہ عالیہ کی برکتوں کی بدولت باوجود معزولی
کے بھی معزز رہے۔

ایک دن خواجہ محمد صالح [illegible] وہ بیدی نے جو میر [illegible] فرخ سیری سے قرابت
رکھتے تھے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا ایک لڑکا ہے جس کو میں نے

حضور کی عرض کر دیا تھا اور جو اس کا علاج بھی ہو۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ حسن
میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اسی دن میرے وہاں ایک لڑکا پیدا
تھا تقریباً چھ سال کا ہوا ہے جب حضرت اقدس سے رخصت ہو کر گھر پہنچا
گھر کے تمام افراد گریہ و زاری میں مصروف ہیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ
دودھ پینا چھوڑ دیا ہے اور کسی طرح نہیں پیتا اور حالت یہ ہے کہ جب
اس کے سر پر سے بلایا تو دیکھا کہ اس کی پتلیاں چڑھی ہوئی ہیں
سے دیکھ رہا ہے اور قے کی حالت طاری ہے۔ میں اسی وقت حضرت اقدس
حاضر ہوا اور صورت حال عرض کی۔ آپ نے صورتاً پانی دم کر کے حاضرین
پانی کو نگلا تھا کہ گویا تن مردہ میں پھر سے جان آگئی اسی وقت مرتبہ ہوا اور
دودھ پیا اسی وقت میں بچے کو آپ کی نذر کر دیا۔ الحمد للہ وہ بچہ
سال کا ہو کر اللہ حضرت میں حاضر ہو کر شرف ملازمت حاصل کرتا ہے

رمضان ۱۳۱۶ھ میں حضرت اقدس سے چلہ کشی کا قصد فرمایا اور یہ بندہ
کاتب حروف بھی حسب الحکم آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ حضرت
حضرت اقدس اور طلباء اور دوسرے متوجہ حضرات کے لئے مکان تھے۔ حضرت اقدس
روزہ کے ساتھ صرف شام کو کھانا کھاتے تھے جو اپنے وطن سے روانہ کرتے تھے
انسان کھس ولایت سنگ کی طرف رہتا ہے اسی سے متعلق ہوا اور مشکلات بیان
کے حل کے متعلق میں سب جو رھم قوۃ لا یتقی علیہ کی صداقت
سے مشرف ہوا۔ اس مبارک ایام میں سب سے بڑی سعادت جو حاصل ہوئی
ہوئی یہ تھی کہ رات دن میں جس وقت چاہتا حضرت اقدس میں حاضری دیتا
حاضر ہوتا اور اپنا مطلب جو آپ سے متعلق ہوتا عرض کر دیتا
سے اس وقت کو بھی غنیمت و مغتنم جانتے اور اس تمام مبارک اوقات کا

ذکر تحریر کر کے اپنی سعادت کا سرمایہ بنایا۔ اور تمام خدام کو دی الاحترام کو
شرف حاضری سے مشرف تھے اپنی اپنی حسب استعداد فیوضات ظاہری
و باطنی سے بہرہ اندوز ہوئے

خواجہ محمد امین بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس نے ایک دن خلوص فرماتے وقت
ارشاد فرمایا کہ ان ایام میں شغل باطنی کی طرف توجہ کرنا میں زیادہ سے زیادہ
پابندی کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ تھوڑی ہی کوشش سے مقصود
ہوگا چنانچہ تعمیل حکم میں ایک وقت متوجہ ہو کر میں آپ کی توجہ کرتا ہی
ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ از خود رفتہ ہو گیا اور ایک گھڑی تو حالت
رہی کہ آنکھ کھولنے کی بھی سکت نہ رہی۔ اور وہ سرور جو اس وقت حاصل
معروف پر وضع ہوئے تھے۔ ان کے حالات میں مفصل تحریر میں لکھا دیئے گئے ہیں

حقایق آگاہ شاہ نور اللہ نے اسی دوران حضرت شیخ مجدد قدس اللہ سرہم
العزیز کو درقہ میں دیکھا کہ فرماتے ہیں یہ عارف وہ ہے جس کے وجود کا ہر ذرہ
معرفت ہو اور محبت الٰہی سے بھرا ہوا ہو اور جس کے ہر قول و عمل میں ایک تاثیر ہو

انہیں ایام میں ایک روز صبح کے وقت یہ بندہ کاتب حروف حلوت خاص
میں بیٹھا ہوا اس وقت حضرت اقدس کو دیکھ کر مشرق عظیم کی طرف
تھوڑی دیر مراقبہ تعریف میں مشغول رہا پھر استعداد فیض حاصل سے مستفیض ہو کر
اپنی جگہ واپس آیا پھر حسب معمول وقت کے باہر تشریف فرما ہوئے تو
ارشاد فرمایا کہ میں جب حلوت میں داخل ہوا اور متوجہ ہوا جاہا تو اس وقت نہ
قلب کو پایا اور نہ روح کو جس کے ذریعہ توجہ کروں۔ مگر تجربت کی کیفیت اجمالی
ہو جاتی تھی۔ پھر جب میں متوجہ ہوا تو کلی طور میں محو بحت کا استحلال قوی
ظاہر ہوا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ حضرت مجدد قدس سرہ نے جس کلی عطا فرمایا ہے اس تجلی کا

نمونہ ہے جو ہر نفس جزئیہ میں جو اس نفس کلیہ کے تحت داخل ہے پایا جاتا ہے۔ اور اسی کو جبلت کہتے ہیں۔ اور جس طرح نفس جزئیہ کے ظہور میں عملیات طبعی واقع ہوتی ہیں جو معدنیات سے نباتات کی طرف اور نباتات سے حیوانات کی طرف اور حیوانات سے انسانیات کی طرف پہنچتی ہیں۔ اسی طرح تجلیات کسبیہ و ریاضیہ واقع ہوتی ہیں یہاں تک کہ جبلت پھر تجلی اعظم [illegible] پہنچ کر اس نفس کو جو اس نفس جزئیہ میں اس کا ملحق ہوا تھا خود فنا ہو کر اس تجلی کی تمتع مطلق ہو جاتا ہے لیکن اس کے وجود، علم کو، اس نفس کے ساتھ جو اس کے تعین کا منشا ہو گیا تھا، یکا مرتبط باقی رہتا ہے اور یہی تجلی اعظم کی [illegible] اعمال کے ساتھ مناسبت کا واسطہ ہے اور اسی وجہ سے [illegible] دوامیں ہیں۔

اور علوم الہیہ [illegible] دارین [illegible] ہوتے ہیں اور یہی وہ واسطہ ہے جو قرب الٰہیت تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ آفتاب جب ہوتا ہے تو اس میں ایک لطیفہ و خیمہ گرمی و حرکت کا مادہ ہے جس میں [illegible] حرارت ہوتی ہے اور یہی مثال حرکت کی ہے جو اور رے نور کا خمیر ہے اور جس طبقہ کی مثال تعلقہ ہے جو [illegible] ہے اور لطیفہ و بسیط ہے [illegible] ہے کہ یہ جو ہر تعلقہ کے [illegible] کو قبول کرنے والا ہے [illegible] ہے جو ہماری نظروں سے اوجھل ہے

[illegible]

[illegible]

ستاروں کی روشنی اپنی آب و تاب پر ہوتی ہے اور امتیاز کلی رکھتی ہے اور جب دن ہوتا ہے اور آفتاب نکل آتا ہے تو ستاروں کی روشنی اس میں گم ہو گئی اور اسی کی ایک شعاع ہو گئی اس میں کسی قسم کا امتیاز نہ رہا لیکن باوجود اس گم شدہ روشنی کے درحقیقت ایک رہتا ہے اسی انشراح کے ساتھ حواس کے تعین کا منتج ہو گیا تھا باقی رہا اور شاد فرمایا کہ اسی طرح کامل کا نفس، طبقہ اور تمام قوتیں، اگرچہ بسبب انحلال جبلت گم ہو جاتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوتا کہ وہ تعمیم جنانیہ کے قابل نہ رہے بلکہ ان صفات کا افاضہ اس پر علی وجہ الکمال ہوگا۔ اس لیے کہ اب وہ دوسرا اختیار و استطاعت رکھتے ہیں جو گم شدگی سے قبل نہ تھا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تجلی اعظم کی کاملین کے اجسام بہیتہ کے ساتھ مصلحت کلیہ کے ظہور کے اقتضا کے مطابق مختلف نسبتیں ہوتی ہیں جیسے آفتاب کی نسبتیں ستاروں کے ساتھ کہ کبھی وہ آمنے سامنے ہوتے ہیں اور کبھی محاق، حجاب میں کبھی تثلیث یا تسدیس میں اور کبھی نظر و ثبوت میں اور ان میں سے ہر ایک کی نسبت کا مقتضا اور نظریات علاحدہ علاحدہ ہیں۔ پس بعض اجسام بہیتہ میں جو نسبت کے مطابق حواس میں ہو لاہوت کا ناسوت میں اکتساب ہوا اور بعض میں عبدیت محض اور بعض کے ساتھ ربوبیت و الوہیت، اور تجلی اعظم کی بعض اجسام بہیتہ کے ساتھ ایک بے کیف نسبت ہے جو اس نسبت مذکورہ کے ماوراء ہے اور ان جمیع نظرات مشہودہ اعتبارات و نظریات کے علاوہ ہے گویا اس کی نظر غیب صرف اور بے تعینی محض سے نمودار ہوتی ہے اور بے تعینی و خالص ہیرگی کے ساتھ جوش مارتی ہے جس کا شاہد حافظ نے اپنی غزل کے اس شعر میں کیا۔ ولے بطرف کلہ خیمہ بر سحاب زدہ) اور اس کا نور ایسا ہو گویا کہ تھا، چنانچہ اس کے احکام ظاہر ہوتے ہیں

اور یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس سمت سے آئے۔ اور اس معنی کا متقضا صرف
تیقظ وبیداری ہے اور ہر چیز کے سر کا ادراک اور ہر کلام میں نکتہ تہی یہی
اصل حکمت ہے اور اسی وجہ سے وہ شخص کسی منصب خاص سے متصف نہیں ہوتا۔
پھر ارشاد فرمایا کہ جب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کا ذکر
کرتا ہوں تو عجیب قسم کا ادراک ہوتا ہے جو تمام حقائق کا کمال وسعت سے ربط
کیے ہوئے ہے گویا پورے پورا عنوان ہو گیا ہے اور یہ فقیر
اک فقیا میناسے اسی طرف اشارہ ہے پھر آپ نے حقیقت جبریلی کی عجیب
دقیقہ بیان کی جس کے ادراک سے عقلیں قاصر ہیں پھر بندہ کاتب حروف نے
جو آپ کے بعض خاص کے بقدر پیش ہوا تھا اس پر کچھ لکھا اور اس موجودات
کا ہر فرد اسماء وصفات کی زیادت تمام مراتب تسویات پر گفتگو کرتے اس نشأت
میں حسین و متخلص ہو گیا ہے کسی طرح یہ وہ وسیط سالک کے ذات تک وصول
کے لیے مخصوص ہوا وہ صورت یہ کہ انسان کبیری جس سے مراد انسانی ذات ہے اس
میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور وہ چیز جو وجود سے قبل ہے یعنی اسم
کی حقیقت ہے اور یہ آیت عربیہ کی قبل، قبل لفظاً ظرف و اضمار
اقتضیوا قبلیتہ ہیں۔ پھر اس کی حقیقت جو اسی وجہ خاص ہے جس میں اس
توجہ کرنا بعینہ صفات کی تمیز کے ذات صرف کی وصل ہے جس طرح
اول واسطہ کو اسماء صفات کے وصول کا حق ہے جس توجہ خاص کو مصطفیٰ
قوم ہے یہی دوسری چیز ہے۔ ارشاد فرمایا کہ یہ صورت ہے لیکن جو مصطفیٰ قوم
ہے اس سے مراد صورت مقدس کی حفاظت ہے جو ظلمت سے بچاتی ہے اور
یہ معرفت جس کا ذکر تم نے کیا ہے قیس تو اس کے نفع سے ایک ظلمت
زائل ہوئی جو باقی رہ گئی تو اس ہر شخص اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ ولایت کی

شئی صدوف دقیقہ کی جبین ہوتی ہے بندوں پر خاص توجہ کی تحقیق
میں جو اکابر نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کی اصطلاح میں ہیں ارشاد فرمایا کہ جب
نفس ناطقہ مجردہ بے کیف حقیقت کے شہود سے پر ہو جاتا ہے تو اس جگہ سے اس
شخص کے وجود میں ایک مقدس اور بے رنگ صورت ظاہر ہو جاتی ہے چنانچہ یہ
صورت مکانیہ مجردہ بے کیف ہو جاتی ہے اس صورت دہمیہ کی مماثلت وجہ خاص
کے ساتھ توجہ کرنا ہے اور یہی صورت صورت توجہ و تاثیر و مدد و نسبت ہے جو
کیفیات مقدسہ میں سے ایک کیفیت ہے وہ نہ مجرد محض اور بے کیف صورت میں یہ
بات پیدا نہیں ہوتی بلکہ جو بلکہ وہ خاص نسبت بشارہ ہے یعنی بے کیف صورت
ایک تیقظ بسیط ہے اور بعض مشائخ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس ناطقہ کی یہ
توجہ ذات صرف بے رنگ و بے کیف کی طرف ہے اور یہ صورت وہمیہ سے تعلق سے
ناشی ہوئی ہے اور یہی تفکر سے پیدا ہوتی ہے اور اس کی یہی علت ہے اور اس
کے پیچھے پڑنے سے منع فرماتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ ہے کہ یہ توجہ ذات محض
کی طرف نہیں ہے بلکہ تجلی اعظم کی طرف ہے جس سے مطلب نفس کلیہ وہ تقاضا جو
خلق ہوا میں ذات کا ظہور ہے اور وہ صورت بھی تعقل وہم سے نہیں ہے بلکہ اس
مقام سے وہم میں حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ اس تجلی کے کئی برزخ ہیں ایک
افلاک کے مجاز یعنی ہیں اور اس کی وہ صورت جو مدد کرنے کے ساتھ وہم میں ہوتی
ہے وہ قرب کے مناسب ہے اور وہ مدد کرنے آسمان کی مدبروں کی جانب کھینچ لیتا ہے اور
دوسری ملا اعلیٰ کے اتصال کی جانب میں ہے اور اس کی صورت عمارت میں صورت
ہوتی ہے مشائخ کی اس بارہ میں عبارتیں مختلف ہیں اور وہ مدد کرنے آسمان و زمین کے واسطہ میں لے
جاتا ہے اور دوسری عالم اصل میں ہے کہ اس کی صورت وہم میں وہ خستگی کے
مناسب ہے

اس کا مراد یہ ہے کہ کیفیات نفسانی ان ذوات کے لیے ثابت ہیں جو مقدس
اس کا مراد یہ ہے کہ ان کی صورتیں جب عدم کے محل میں متمثل ہوتی ہیں تو ان کی تصویر
ان سے زیادہ واضح و روشن ہو گویا یہی اطوار مواطن میں اس کی تمثل کے لیے
موضوع ہیں۔ میں تعقل دہم کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

ایک روز دہر کے وقت یہ بندہ شرف حضوری سے مشرف تھا کہ ایک عزیز
نے حضور معارف گنجور میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے یہ دیوان یہ معلوم ہوا ہے
کہ موت کے بعد ان حالات کے بعد جو اس کو اس عالم میں پیش آئیں گے۔
حقیقۃ الحقایق تمثلے کل خارجی ہو گی اور بسالمت تمام ظاہر ہو گی۔
(یعنی فنائے کل ہو جائے گی اور ترکیب ختم ہو جائے گی) اس وقت آدمی
کے آفتاب دیوان کی شعاعیں جو اس دیوان پر مقدار پر پڑیں تو آپ کے
اس قول کے صحیح کو دریافت کرنے کے لیے عرض کیا کہ جب عالم اجسام کا کوئی
شخص علاوہ نبی کے اپنی حقیقت کے یعنی نفس کو حقیقۃ الحقایق میں جو
نفس الامری ہوتا ہے وہ تعینات کے مانع ہونے کی وجہ سے وہ کا حصول
بالفعل نہیں ہوتا ان کے بعض دل میں ایسے متمثل ہوتے ہیں کہ مرنے کے
بعد یہ صورت ظاہر ہو گی حضرت اقدس نے اس حقیر کی سمت تفویت فرمائی
حقیر کی اس عرض گذاشت کی تائید فرمائی اور پھر بالتفصیل ارشاد فرمایا کہ بعض
کے بعض صوفیا کا قول میں نے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد ایسا ہوتا ہے
جیسے دنیا سے ایک گروہ آب بحر کو فنائے حسی کو دیکھ گیا تو وہ بھی بحر ہو گیا
بس میں مل گیا حقیقتاً اس قول کی تحقیق بھی یہی ہے کہ وہ جو ایک قسم
تھا شک و بدوت اس کا متصل کے ساتھ تمثل رکھتا ہے اور اس کو بالقوت

بالفعل کر بالفعل۔ اور اسی جسم اور قوتی کو فعلیہ سے، مانع جاتا ہے تو یقینی
طور پر یہی گمان کرتا ہے کہ اس بدن کے خراب (فنا) ہونے کے بعد یہ صورت
ظاہر ہو گی۔ حالانکہ حقیقۃ الحقایق تک دوسرے تعینات بھی ہیں، اگر کامل اور
وسیع ہیں جو کہ مانع ہیں (حقیقۃ الحقایق تک)

اسی وقت یہ بھی ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ نفس ناطقہ جو
حادث ہونے کے تجرد کے بعد ابدی ہو جاتا ہے کہ اصل سے تعلق منقطع ہو کر آزاد
ہو جائے گا، انہوں نے نفس ناطقہ کو کل حقیقۃ نہیں سمجھا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ
وہ ایک ایسا جوہر مستقل ہے جسکا تجرد سمجھا میں جاتا ہے حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے
کہ وہ نفس ناطقہ نہیں ہے بلکہ بطور نفس کلیہ کے ہے اور اس کی ہیئتوں میں سے
ایک خاص ہیئت ہے جس نے باضافہ تعلق و تسری ایک ہیکل خاص کے ساتھ قیام
پایا ہے۔ پس اگر وہ اس کی حقیقت کے اعتبار سے نفس کلیہ ہے یہ بات کہنے
میں قوت ہے۔ لیکن وہ حدوث سے برتر ہے پس یہ نہیں کہہ سکتے کہ پہلے
وہ حادث تھا پھر ابدی ہو گیا اور اگر اس کا تصور یہی ہے تو یہ خود ایک کذب
محض ہے۔ اس لیے کہ تصور کی مختلف صورتیں یہ ہیں، حقیقت میں طرفۃ العین
کا تفاوت کرتی ہے دل کی بھی مقتضی ہے۔ بعد ازاں وہ تحقیق و معارف بیان
فرمائے جو بیشتر لوگوں کی سمجھ سے بالا تھے۔

ایک روز حضور معارف گنجور میں سلف صالحین اور اہل سلف کا ذکر ہوا جن کے
نزدیک عمدہ و اعلیٰ مقام علم لدنی کا حصول تھا۔ ارشاد فرمایا کہ علم لدنی کے کئی

لہ علم لدنی عرفان اور حقایق کو کہتے ہیں جو خود بخود، بغیر واسطہ، اللہ جل شانہ سے حاصل ہو
جاتا ہے، رومی فرماتے ہیں ؎

علم کاں بود و حجاب و واسطہ — آں بنا یدہ بجز رنگ و واسطہ۔ تقی قمر

مراتب ہیں ان میں سب سے بہتر ہے کہ حادث کا قدیم کے ساتھ (یعنی مخلوقات کا حق
کے ساتھ) جو جمع ہے وہ حاصل ہو جائے۔ یعنی وہ ابصار خلق و تصویر قدرت کے
ظہور کی کیفیت کی معرفت ہے جو کہ ثابت ہے آیۃ میں اور اس کے مدعا سے کلمات
کا علم کلام نفسی کے احکام ہیں (وقیت ہے) اور اس سے مطلب یہ ہے کہ جب فرع ان
کے احکام قولہ علیہ و علیہ کے مطابق حضرت تجلی اعظم سے (دلالۃ) تحقیقاً ثابت
ہیں ثابت ہو گئے تو وہ احکام جو بہ صورت دلیل ہوتے ہیں یعنی علماء الٰہی کے مدارک
و علوم کی جگہ ان میں وہ ادلہ ہیں اور شبہات کے رد کے بیان میں جس سے ان لوگوں
کے قولہ علیہ و علیہ کی تردید ہوتی ہے تاکہ حضرت تجلی اعظم کے ساتھ اس
صحت توجہ کے اقتضاء کے مطابق مناسبت پیدا کریں اس مقام میں علی وجہ
الکلی تعین فرمایا چنانچہ قولہ علیہ کی تہذیب کے لیے تسبیح محمود یعنی اثبات
کمالاتی کے معانی جو کہ عقول کی کیفیت تصریحیہ ہیں مادیں کہ شئ کے ساتھ ادراک
ہوتے ہیں یہ مقرر کیا اور یہ یعنی ایک اعتبار سے اس مقام سے حقیقۃ القدس میں
متمثل ہو گئے ہیں اور وہی کلام نفسی ہے دوسرے قرائن حالیہ کے اعتبار پر اطلاع
اور ان کے ادراک کی کیفیت آیۃ ما من دابۃ الخ کے موافق سے چلا شد ہو
اور مدح جزئیہ کے مطابق ہیں جارحۃ آیۃ کا دورہ ہو۔

ایک روز ارشاد فرمایا کہ جب حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگوں سے فرمایا کہ میں تم کو دو چیزوں کا حکم
دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں ایک تو شرک کرنے سے دوسرے کبر
سے منع کرنے سے اور حکم دیتا ہوں توحید کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ
کا اور یہ وجہ ہے کہ اس کے ساتھ لگے ہوئے کوئی چیز جواب نہیں ہے۔ اور اس
کلمہ میں بہت سے حقائق و دقائق مشتمل ہیں ایک تو یہ ہے کہ اس سے معبودیت اللہ

خالقیت و ربوبیت بلکہ خالقیت اور موجودیت بھی اور یہ کلمہ ان صفات کے
منافی ہے اور دوسرے سبحان اللہ و بحمدہٖ کا کیونکہ یہ وہ کلمہ ہے جس کے
ذریعہ تنزیہ دی جاتی ہے۔ یعنی ان تعریفوں اور کمالات کا اثبات جو
انام اس کی مدح کرتے ہیں لیکن وہ اس طرح کہ مخلوقات سے مغائر اور انبیاء کی تعلق
سے منزہ ہو اور یہی وہ معرفت ہے جس کا مقتضا مخلوق کی خالق کے ساتھ نسبت ہے
پس یہ کلمہ (یعنی حالت کے مطابق اس بات پر اس حال کی مثال ہے
جو کہ موجب تربیت ہے کیونکہ رزق روحانی بھی کی ایک قسم ہو گئی ہے۔ اور اسی
لیے حیوان کا رزق ہے جو انسان کے رزق سے کمتر ہے اس لیے کہ چوپایوں کا
رزق چارہ ہے اور آدمی کا رزق جو تسبیح بحمدہٖ بحیثیت اس کی ترقی کے مقتضی و
مدرک و اثبات حامد تنزیہ ہیں حیوان سے افضل و اعلیٰ ہے اس سے جب
ظاہر ہوا کہ چارہ سے افضل ہیں اور ہیں انسان کی فضیلت کی دلیل ہو گئی ہے پس وہ کلمہ
ان کی رزق روحانی کا سبب ہوا۔ واللہ اعلم

ایک روز ارشاد فرمایا کہ شیخ ابو علی سینا نے نفس ناطقہ کے بیان میں ایک
قصیدہ کہا ہے جس کا نزول مقام تجرد سے ہوا ہے جو محل ارتفاع ہے اور اس میں
عیص ناموت اور اس کی پانے سدی کا ذکر کیا ہے اور اس کی معنوی حکمت پر اظہار
حیرت کیا ہے یہ امر معرفت کی کمی کے باعث ہے کیونکہ طور شرعیت میں مصالح کلیہ منظور
ہیں نہ کہ مصالح جزئیہ جو ہر فرد کی نسبت سے کمتر ہوتے ہیں۔ پس اس تنزل تعلق
میں اس تنگ نشاء کمالیہ انسانیہ کا حصول مراد ہے جو تنزل سابقہ یعنی حجرت
کا ثمرہ جو نفس انسانی میں تجلی اعظم کا ظہور ہے۔ (الخ) اس کی وسعت اور علاء اعلیٰ
سے اس کا اتصال نیز نفس و تجرید میں نظام عالم کا ادراک ہو یہاں تک
کہ وہ علوم الٰہیہ پر جا ہوا ہو اور وہ نظام اس نفس سے ظہور فرماتا ہو اور یہ بات غیر

اس تعلق کے ممکن ہیں۔ اور یہی حضرت فوجہ کلیہ کے ظہور کا اقتضا ہے کہ کچھ افراد اس کمال سے ماڑ ہوں۔ اور اس ظہور سے مقصود ذات ہی افراد ہیں اور ان کے ناقص افراد کا بھی ظہور ضروری ہے تاکہ وہ انتظام جن میں متحقق ہو وہ ناقص نہ رہے جب یہ نقص دور ہو گا تو کمال مرتبہ کا ظہور کیسے ہو گا پس حیرت محض اسرار تنزلات کی عدم معرفت سے پیدا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا کہ بعض علماء نے ان لوگوں کی عبادات کو جنہوں نے جنت کے شوق میں عبادت کی ہو سست بتایا ہے اور کہا ہے کہ یہ تجارت کی ایک قسم ہے ان کا شمار کمالات میں نہیں ہے اور یہ بھی جنت کی حقیقت کا ادراک نہ کرنے کی وجہ سے ہے کہ انہوں نے انبیاء کی دعوت کے بھید کی نادانستگی جس میں جنت کی طرف رغبت اور جہنم کی طرف رہبت ہے۔ اس لیے کہ جنت درحقیقت حق کے نفس کے کمالات و تہذیبات و تجلیات پیشوات ہیں چنانچہ چشمہ ان جنت تسنیم و کافور و زنجبیل ہیں کا ابرار و مقربین کے لیے قرآن میں ذکر کیا ہے جب اختلاف نفوس اصناف کی تہذیب کے ان کے کمالات تجلیہ کی تجلیات ہیں اور اس حدیث میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ الجنۃ فیہا ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر فاقرءوا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین۔ اور اس میں رغبت دلانا اور اہل ان کمالات کے قلوب میں علی وجہ الکمال رغبت دلانا ہے پھر ارشاد فرمایا کہ وعلی ان کے شبہ کا یہ جواب ہے کہ جنت کے جو احوال و مقامات کے بیان میں شارع علیہ السلام سے وارد ہوا ہے صرف محض عبارات و کنایات ہیں ہیں کہ جن کے ذریعہ سے حق تعالیٰ نے دقیق معانی کی تفہیم فرمائی ہے کیونکہ وہ معانی کو بطریق تمثیل و تصویر بیان کیا ہے تاکہ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہو کہ حقیقت یہ ہو کہ دقیق معانی جو صورتِ خیالیہ میں متمثل ہوتے ہیں کہ کلام نفسی میں انہیں مشکوک و [illegible]

[illegible] بیان فرمایا ہے مثلاً جو حقائق [illegible] کو عین واحد ہوا اس کی تحقیق یہ ہے کہ نوع انسانی اپنی تمام استعدادات و قوی و اعضاء کے ساتھ تو خلق اللہ میں متحقق ہو اور انہیں کے مطابق رب الارباب کے فیوضات کو قبول کرے اپنے حال و استعدادات کے ساتھ حقوق ربوبیت کا اقرار کیا کرے ایسے ہی مثالاً بصورت حقائق کلام نفسی میں متمثل ہوئے نوع انسانی کی کمال تربیت کا اقتضاء ان کی استعدادات کے مطابق اس حوض میں متمثل ہے اور یہ سب انہیں تشبیہات کا بیان ہے۔ مثلاً معاد میں جو حوض کوثر کا بیان ہے تو درحقیقت وہ حضرت رب العزت سے ایک لطف اور فیض جدید ہے جو نبیاء علیہم السلام کی امت کے ممثل میں ظاہر ہوا اور پھر وہی فیض حوض کوثر کی صورت میں متمثل ہو گیا پس کلام نفسی میں اسی تشبیہ و تمثیل کے اعتبار سے اس کا بیان واقع ہوا ہے۔ اس جگہ شارع علیہ السلام نے خود کوئی تصرف مجاز و کنایت اپنی طرف سے نہیں کیا ہے۔ اور اصل وہی حکایت نفس الامری ہے یہ حقیقت و تمثیل ہے جو خلق کے سامنے پیش کی۔

ایک اور ارشاد فرمایا کہ تجدد امثال[1] کا مسئلہ جو صوفیاء کے نزدیک محقق ہوا ہے

[1] تجدد امثال یعنی تعینات کی صورتوں کا جدید ہونے رہنا۔ بعض لوگ اس کو علمائے دہر کے اس کو تناسخ کہتے ہیں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ [illegible] میں کہ ما لم تر فی نفسی من خلق جدید تمام [illegible] موجود ہیں یا سکون میں ہر آن عدم سے کسی کی فرد ہونا کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کی اصل ہے پھر حضرت حق سے ہر آن ان کو ایک نیا اس وجود کا [illegible] قیامت رہتا ہے۔ اور ہر شخص اپنے مراتب وجود میں ہر ہر شے میں بھگتی سے جو فرق پیدا ہوتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ اور اعراض کا تبدل سے یوم دنیا تک۔ اس میں تبدل ہوتا رہتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ جسم یا تو قبول کرے یہ تبدیل ہوتا رہتا ہے یا دیدہ تبدیل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ جس عدم میں ہوا اس سے خالی ہو جائے اور حضرت وجود سے دوسرے افراد کو لفاظ حاصل ہو جائے۔ تحقیق الامر

اس میں دو باتیں ہیں اور دونوں معقول کے قریب ہیں۔ ایک یہ کہ ہر شے کے وجود کا
اضافہ فیض دینے والے سے ہوتا ہے جو زبان و بیان سے بالا ہے کہ اس دھارے پر وجود
و بقا ایک ہی مرتبہ میں پورا نہیں اس لئے ٹھہراؤ نہیں ہوگا اس کی وجہ سے یہ دونوں
ایک دوسرے سے متاثر ہوں اور یہ موجود مفاض و فانی ہو جس میں تغایر، وقت لازم
آتا ہے پس اس اضافۂ بقا کے لئے جس میں کوئی تناقض نہیں ہے اس شے و فانی
دوسرے زمانہ کے اعتبار سے ہو کے ساتھ جس میں ہر آن تغیر موجود ہو ان میں تضاد
ثابت ہے پس اس اختلاف تجدد زمانی سے تجدد امثال (کہ مثلاً ظاہر ہوتا ہے کہ ایک
ایک وقت زمان میں ذات متغایرہ کے ساتھ صورت اختیار کرکے متحد ہوتا
ہے) سے ہر یک کا اشکال ٹلے۔ ان مقولات میں جن میں حرکت واقع ہوتی ہے جو ہر
کے حرکت کرنے کے اعتبار سے تجدد امثال کا ان میں اثبات کیا ہے لیکن جوہر میں
ثابت نہیں کیا کیونکہ جوہر کی ذات میں حرکت نہیں ہے اس لئے کہ حرکت ایسے کے لئے حرکت
ہونا چاہیے جو متحد اس جگہ سے متغایر جو ہر اور کچھ میں ہو لیکن تحقیق یہ ہے
کہ مقولہ جوہر میں بھی حرکت ثابت ہے اور اس میں متحرک وجود ہی اس لئے کہ وہ
بھی شکل انسانی میں جو کہ جوہر ہی متمثل ہوتا ہے۔ کبھی فرشتہ کی صورت میں
وحی لاتا ہے۔ اور یہی حرکت ہے لیکن جب شخص اکبر کی حرکت میں جو کہ ظہور

شخص اکبر حضرت شاہ ولی اللہ کے نزدیک شخص اکبر عالم مثال اور عالم ارواح کو جو عالم
جسمانی یا شخص اکبر ہے ایک دوسرے پر ہونا ہے دیگر جسم و جسمانی سے بالا ہے جاتے
ہیں ان کی حالت ایسی ہے جیسے حضرت اسرافیل کی سر، عالم مثالی کے صاحب کا قوت کو
جو روح و نفوس کی کمالات کی انسانی دوسرے عالم سے ارواح و نفوس کی جاتا ہے ان سے
جانتے کیا جا سکتا۔ شخص اکبر میں (عالم مثال) جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عالم مثال
اور عالم ارواح سے پاک و منزہ تسلیم کیا گیا ہے اسے شخص اکبر کی صفت ہونے سے تعلق
(باقی اگلے صفحہ پر)

کی ہیئت مجموعہ ہے اور اس کے نقائص اور وقت میں وہ حرکت شامل ہو گی تم
اس میں غور کرو تو شمس آفتاب کے جو تموج دکھتا ہو پاؤ گے۔ اس وجہ سے کہ
حضرت وجود اپنے تمام شیون و کمالات مقتضیہ فاتحہ ہا کے ساتھ ایک (وحدہ ہر تنبیہ
جو فوق زبان ہے) اس صورت میں جلوہ گر ہو ہر تنبیہ میں طلع (تنزیہ، قدس (تشبیہ)
اس میں متحقق ہو اس لئے اس صورت کلیہ جامعہ میں من حیث ہی تجدد امثال پیدا ہو
اور چونکہ وہ وجود مشبہ اسی سے موجودات کے ہر ذرہ میں متحقق بالضرورت
یہ تجدد خلقی تحقق رکھتا ہے۔ (وتوی الجبال تحسبها جامدة وهي تمر السحاب)

وتر راتوں کی پہلی رات یہ خاکسار تہجد کے وقت خلوت خاص میں حاضر ہوا
تھوڑی دیر مراقبہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ اس شب فوزیت و عبادت کے معانی منکشف
پائے جاتے ہیں۔ ذکر مناسب بہ تجلی۔ پھر دوسری رات قریب صبح یہ خاکسار جب شرف
حضوری سے مشرف ہوا تو رات کی حالت و کیفیت کے سلسلہ میں دریافت کیا۔
ارشاد فرمایا کہ صرف عبادت کے انوار ادراک کیے گئے ہیں اور گذشتہ شب جو
پہلے ملنے کا نتیجہ حاصل ہوا کہ انسانی دماغ کے ساتھ ہو عالم مثال شاہ صاحب کے نزدیک
شخص اکبر کی دوسری قسم ہے جو شخص اکبر کی عقلی قوت کو وہ عالم ارواح تعبیر کرتے
ہیں۔ جملہ یہ بات ملحوظ رہے کہ قوت جان کے توسط سے انسان ان صورتوں کو سمجھتا ہے جو
اپنی خصوصیت سے متصف تو ہوتی ہیں لیکن مادہ میں ہوتیں، مثلاً کسی شے کی شکل، رنگ یا مقدار
وغیرہ، اس کے برعکس عالم ارواح ہر لحاظ سے مادی خصوصیات سے پاک اور منزہ ہوتا ہے
فرق شخص اکبر کے دماغ میں عالم مثال اس طرح ہے جیسے انسانی دماغ میں خیالی تصویر ہوتی ہے
(شکریہ الرحیم ماہنامہ بریلی ۱۹۶۳ء از عباد اللہ غازی) فتح نور
اور قریب ذروں کو ایک کر کے سمجھتے ہوئے دیکھتے ہوں ہیں پھر جگہ سے نفس سے ہیں ہو خیالی شکل
اور ہالہ کی طرح ہے جیسے ہالہ چاند کے گرد ہوتا ہے۔ سورہ نحل رکوع ۱۵

ہائیسو یہ شب تھی اس میں تجرد کی طرف بہت زیادہ میل محسوس ہوا لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ کمالات دنیاوی میں برکات و ترقیات میں سے کچھ نہیں پایا جاتا۔ اور عالم مثال میں لوگوں کے افتاد کے لیے ایک لمبے مثل برق چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے نہیں کہا جا سکتا کہ کس شخص پر پڑے گی۔ اور کیا صورت اختیار کرے گی۔ ایک روز ارشاد فرمایا کہ فرد مشرق تنزلات کے وسایط کی وجہ سے ذات مجرد صرف کے مرتبہ سے استہلاک مجرد میں ہو کر مجرد کی راہ سے جو ذات آلہی کا طلسم ہے حقیقت انسانیہ میں غایت قرب میں ہے اس کی مثال ایک آئینہ کے ٹکڑے کی طرح ہے جو آفتاب کے مقابل زمین پر پڑا ہو ہرچند آفتاب اپنے مقام رفیع پر ہے لیکن زمین پر پڑے ہوئے اس آئینہ کے ٹکڑے سے بھی انھیں شعاعوں سے تابش و درخشش ہو رہی ہے پھر ارشاد فرمایا کہ اولیاء قدست اسرارہم کے قلوب کا سبب یہ ہے کہ جب طلسم آلہی کی اس راہ سے ایک انس نازل ہوتا ہے اور نفس ناطقہ کے ساتھ مل جاتا ہے تو اس وجہ سے وہ کمالات فراوان سے جوش مارتے ہیں اور انھیں مفاخرات سے نفوس ضعیفہ مبتہج و مسلوب ہوتے ہیں اور ان کے کمالات کا اعتقاد پیدا کرتے ہیں کہ اگر نہ ہوتا تو کون جان (بوجھ) کر نہ پہچانتا مگر خاتم الانبیاء علیہ و علیہا الصلوٰۃ والتسلیمات جن میں صدیت محض ہے۔ تمام ان کے انقیاد سے عالم بھرا ہوا ہے (حق آپ سراپا صدیت تھے باوجود اس کے عالم آپ کا مطیع و منقاد ہے) اور یہ بھی اس ذات عالی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خصوصیت امتیازی ہے۔

انھیں متبرک راتوں میں ایک رات وقت تہجد جب یہ بندہ حلاوت خاص میں بار یاب ہوا تو ارشاد فرمایا کہ قبلی اعظم کا عالم اور اس میں مجرد کا استہلاک ایک عجیب اور غریب نظیر رکھتا ہے اس علم سے یہی مطلب لیا جا سکتا ہے کہ صرف تحقق و تقرر ہے اور مجرد کا استہلاک یہ کہیں کہا جا سکتا کہ یہ ایک قسم کی [illegible]

اس کا جزو بالکل انقطاعات و نہایت فروعیہ جزئیہ سے نکل کر عموم و کلیہ کا حکم حاصل کر لیا ہے۔ کہہ سکتے ہیں کہ عالم کی تمام جہتوں کا مستوجب تقرر [illegible] جب ایسے [illegible] بحیث لا یتبدّی منہ شیء۔ اس حیثیت سے کہ اس سے کوئی چیز نہ جھوٹے،

دوسری رات بھی یہ خاکسار وقت تہجد خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ارشاد فرمایا کہ عالم سے انتقال کرنے کے بعد ہی لطیفہ خواص پر اس شخص پر اس کی سلطنت کے مراتب غالب ہوتا ہے ظاہر ہوتا ہے۔ اور اسی لطیفہ کے احکام پر وجہ [illegible] ہوتے ہیں اور دوسرے دعاوی اس وجود سے لطائف کے نیچے کے پوشیدہ ہو جاتے ہیں اور اس موطن میں اسی لطیفہ کی راہ سے حقیقت الکمالیہ میں [illegible] ظاہر ہوتی ہے اور اس وقت میں وہ شخص جس نے تجرد سے کلی حظ کے ساتھ اتصال پیدا کیا جو صورت مقدسہ کے مدارک میں اس تجرد کا [illegible] ہوتا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا کہ بعض احادیث میں جو یہ وارد ہوا ہے کہ [illegible] ہو گئی اس کا ایک مختار تھا جو قبیل ہو گیا۔ اس کے معنی اس طرح واضح ہوتے ہیں کہ ان کی روحوں کو اس مناسبت کی اتفاق کے تعلق کو کسی وجہ سے ان میں کمی ان کو اکمل میں منتفی کر دیا۔ کمال اتصافی کا یہ سبب ہے کہ ان کی انسانی سے مراد اس کی میرزہ حظیرۃ القدس کے ساتھ اس کا الحاق اتصال تو۔ القدس کے اس نقطہ کی راہ سے ہے جو حقیقت انسانیہ میں ودیعت رکھا ہے اور اس نقطہ کے احکام کو حق اشر سے تعبیر کیا اسی لیے وہ محروم رہے اس لیے کہ ان کو کمک کی حظیرۃ القدس تک رسائی نہیں ہوئی اور اگر ہو تو وہ کلی اعظم کے (چھوٹا سا حصہ) برزخ میں سے دوسرا ہی پرزہ ہے۔ اور یہ کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں ہوتی

لہ [illegible] ہے جو عرش میں آنے کے بعد عرش کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں مگر جب کہ [illegible] ہو جائے تو [illegible] ہو جاتی ہے اور اگر [illegible] ہو تو [illegible] نقطہ کی شکل میں ہوتی ہے۔ منہ

ہیں وہ ان کے اعمال نامہ کی صورت میں ہیں کہ وہ اس دن سے نعمت و لذت حاصل کرتے ہیں۔

ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ آج صبح کے وقت بہت انشراح ہوا جیسا اس دن صبح کے وقت میں انشراح ہوا تھا جب میں علقہ سے نکل کر خلوت میں آیا تھوڑی دیر بعد غنودگی طاری ہوئی اسی حالت (نیم بیداری) تھا کہ گویا وہ حضرت اقدس [illegible] تھیں اور خلوت ہو چکی تھیں اور دیکھا کہ بہت خوبصورت جگہ ہے اور وہاں حضرت برق کنڑول میں بلوس جیسے ابن بطوطہ کی وجد میں اسی جگہ خلیفہ شیخ صلاح الدین (حضرت اقدس کے بڑے بھائی) اور ان کی تعلیم فیضہ حیات ہیں اور ان کے سامنے ایک انتہائی حسین لڑکا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا یہ تھا کہ گا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں نہیں عطا فرمایا ہے اس کے بعد میں کہ اس حیات میں ان کے کوئی لڑکا نہ تھا جب ان حضرت سے استفسار حال کیا تو انھوں نے کہا کہ جس زمانہ میں میری شادی ہوئی تھی اتنا سردی کا زمانہ تھا رات دن سردی کی تکالیف میں گذرتی تھی اور اس وقت سے جب سے میں یہاں آئی ہوں تمام تکالیف دور ہو گئی ہیں اب بہت آرام ہے پھر دو تین بچے خواب میں دیکھے اس کے بعد وہاں اور بھی دو تین لڑکے ملے ہیں اور کھیلوں میں سے ایک کھیل کود رہے تھے جس کے چہرہ کا رنگ خالص سرخ و سفید تھا اور سفید براق لباس پہنے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ حقیقی فرزند ہیں جو اس عالم میں موجود ہیں لیکن ان کی زیارت کا اتفاق نہیں ہوا اور ایسا معلوم ہوا کہ جو کچھ ان حضرت کے عمل میں اس کی حاضری ہوگی اس عالم میں وہ عمل کیا گیا، بعد اس کے بیدار ہو کر جب بستر پر لیٹ رہے تھے کہ غنودگی کی حالت طاری ہوئی تو اس وقت وہ بچے تو دوبارہ نظر آنے لگے اور کہنے لگے

کہ ہمیں پڑھائیے گی، اور اس لڑکے کی تمنا کے ظہور میں بصیرت ہے کہ انسان کی سعادت وغیرہ کے متعلقات سے افراد کا ظہور ہے اور چونکہ اس دنیا میں کبھی نفرزیان مادہ غلبہ پا جاتی ہیں تو وہ اقتضائی ہیں ہوتے اور وہ عالم عصیان مادہ کا مقام نہیں ہے جو کچھ اس کا مقتضی ہے وہ علی وجہ الکمال ظہور پاتا ہے، اور اسی معنی کی طرف اشارہ ہے جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ تمام اہل جنت ایک آدمی کی صورت پر ہوں گے یعنی وہ اختلاف جو بسبب عصیان مادہ کے تھا درمیان سے اٹھ جائے گا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جو زمانہ صغیر سنی میں فوت پا گئے تھے یہ وارد ہوا ہے کہ ان کے لیے جنت میں دودھ پلانے والیاں ہوں گی تاکہ ان کی بہت رضاعت کی تکمیل کر دیں نیز یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس صورت نوعیہ کا حصول اپنے کمال کے ساتھ تبدیلی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ معتزلہ آخرت میں رویت کے منکر ہیں اور صاحبان ذوق وجدان احادیث نبویہ کے مطابق صحت رویت کے شاہد ہیں۔ اس لیے کہ وہ حضرت قہار عظم کا ایک عکس ہے جس نے صورت نوعیہ انسانیہ کے مقابل اور اس کی حسب استعداد ظہور پایا ہے اور وہ صورت کلیہ منزہ مجردات کے ہو چونکہ آئینہ صورت نوعیہ انسانیہ کے کمال کا ظہور ہے اور شکر گذاری کے ساتھ اس لیے وہ بھی اس جگہ بہیات کفایہ کی مکمل طور پر جلیے ہو گا جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جنت کے شوق میں جس صورت میں کوئی شخص انسان سے تو بہ چاہے گا اسی صورت میں ظاہر ہو گا اور جس ملائکہ کی مجردات پر ایک خاص نظر ہے، اور اس کا اس دار دنیا میں مادہ کے مانع ہونے کی وجہ سے ہر فرد میں ظہور نہیں ہے اور اس نشاۃ میں یہ تمام میسر ہو گا پس اس ذات مقدس کا انکشاف تمام جو رویت ہے بہ نسبت جمیع افراد نوع انسانی کے اسی جلوہ کی ماہ سے جو صورت کلیہ کے مجردات

[illegible] ہوا واقع ہوگا۔

اور تیسویں رات جو ختم قرآن کی رات تھی اکثر خصوصی انعامین خلوت خاص کے باہر شہر جیرہ کی میں صحت ہونے وقت تھے حضرت اقدس خلوت سے باہر تشریف لائے اور دست مبارک سے تمام حاضرین کو سرفراز فرمایا اور حاضرین نے فصل کشمیری نے جو حضرت اقدس کے خدمتگار تھے اس وقت حوریہ رحمت کا قصیدہ طیب اللہم رغیرہ کے اشعار خوانی پڑھ کر آواز میں پڑھنا شروع کیا۔ اور حاضرین وقت کو سعادت مسرور کیا۔ اور اسی کے دیر بعد دعائے خاص کے بعد [illegible] ہونے۔ دعا کے بعد کی آخر سے عربی وقت کے درمیان جب کہ یہ عاجز خدمت اقدس میں حاضر تھا ارشاد فرمایا کہ وحشی وحشی حضرت حمزہ کا قاتل تھا کے اسلام لانے پر جو احادیث میں وارد ہوا ہے کہ تم سے ہو سکے تو ہمارے قریب سے دور رہا کرو اور ہماری نگاہوں سے اوجھل رہا کرو اس سے اب یہ حکم کو معلوم ہو گیا ہے اس وجہ سے تھا کہ وحشی جس حضور سے نظر نسبت کا تقاضا ہوتا تھا۔ فضل و رحمت طلبی تو حضرت حمزہ کے قتل کی وجہ سے ہوں۔ اس لیے کہ اگر وہ بھی حاضر ہوتی تو حضور کی نظر [illegible] ہوتی جیسے [illegible] اور لیس [illegible] اور [illegible] اسلام پھیلی [illegible] اس آیت کے [illegible] اس سے [illegible] قتل [illegible] قوت کی نظر [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تو [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

وقت تقاضا کی خوبی تشریح سے باہر اور بیان سے بالا ہے۔ الحمد للہ اور منہ
لہٰذا وہ کما حقہ شکر ادا نہ کر سکا۔

حافظ جمیر بیان کرتے ہیں کہ ایک عزیز شاہ غلام حسین نے جو ایک مر
صادق المقال کہا جاتا تھا مجھ سے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ
سراپا نور ہیں کہہ رہے ہیں کہ اس زمانہ میں امت محمدیہ میں کوئی شخص شاہ ولی
کے مثل نہیں ہے۔

۱۳۱۰ھ میں جب حضرت قدس سرہ نے حج سے واپسی پر ماہ رمضان میں مر
قصد فرمایا اس خاکسار کو تاکید حکم انشاء و ایمان غیب کہ خود بہ دولت اس سے
دانف کیا حضرت قبلہ گاہی کا بعد متعال کے جوار میں رحلت کر جانا اور
تھا کہ بعد کے آخر میں آپ فرش بدلے اور بارہ ماہ شوال کو فیض میں
واصل ہو گئے۔ اس سلسلہ میں جو پریشانی و اضطراب جملہ متعلقین کو لاحق ہو
بیان کی تاب نہیں۔ اس تناقض فیض کا شیاد نے بعد کی تجویز فرمائی کہ
بمکان کا حکم عزت فرمایا۔ اسی سبب سے ان ایام میں حضور
ارتمات کو بلا استیعاب اور بعض فیض کے اکتساب کا موقع حاصل ہو گیا
زندگی بھر اس کے فوت ہونے پر حسرت و افسوس رہتا۔ اگرچہ اس دیار میں شہ
بعد باطن کے مطابق توجہات اس عبد ناقص کے حال پر مبذول نہیں تا ہم
واقعات کے بعد خاکسار سے بھی اس بندہ کو اپنے فیض عام سے محروم نہیں رکھا
فرمایا۔ اور زبان قلم فیض رقم کے ذریعہ خطاب مستطاب کی سعادت سے مشرف
اگرچہ اس مقام پر بیان فیض صاحب کا مقام جو شروع کتاب میں میں نے لکھ

لہ سب قریب اس امر کے ہے جس نے ہم کو اس سے پہلے بتایا تھا اور ہم جو یہ
فرمانے کا مل نہ کہا جاتا ہے دیتا ہے ایک کے ہاتھ ہم

ہے یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا لیکن بگم سے

ای خالی ماشد از جان من سیر ای خالی ماشد از جان من سیر

اختلافات کے سلسلہ میں وہ شرط انتقید سے باہر ہو گئی اور اب خاکسار اس قید
سے نکل کر سائل غوامض کے بحر ناپیدا کنار میں تیرنے تار ہو گیا۔ اس بنا پر اس
میں کچھ حسب مناسبت ملفوظات میں جو قسم ثانی ہے تحریر کر دیئے
اور اس میں سے کچھ یہاں بھی لکھے جاتے ہیں تمہیدتاً بالفعل و تذکرۃً ابتدا اور ہر مسئلہ
کا لفظ معرفت سے معنون کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الذین یعلمون الموفق ومن حق اللہ تعالیٰ کو معلوم
عطا کرے اور حقایق اشیاء کی معرفت جیسی کہ وہ ہیں عطا فرمائے۔ جب نفس
کلیہ پیدا ہوا تو ایک حقیقت غلیظ اس کی تربیت کی طرف متوجہ ہوئی اور وہ ذات
بحت کے مقابلہ سے وہ ایک حقیقت رقیقہ ہے اور ہماری اصطلاح میں وہ
تجلی اعظم سے موسوم ہے۔ تجلی اعظم کے لیے عنصر کثیف کی تربیت بالکل ویسی ہی ہے

لہ جب حق تعالیٰ کی معرفت اور علم اور پھر اس پر مستزید ممکن اور بڑی سخت چیز ہے
تو جب حق تعالیٰ نے بعض اپنے خاصان اور عارفین ذات سے خلعت معرفت عطا فرمایا
تو یہ ذات بحت کی ان متوجہ ہونے والے متعلقین صرفیا کے نزدیک اس توجہ سے شیون ذاتیہ
میں جو اختلافات ہیں ان کا امتیاز پیدا ہو جاتا تھا۔ عظیم آبادی مرید۔ سبع
بعسیر کے یہ بیعت ہو گئے اور شاہ جی تجلی ہو گئے۔ اور ان سے اور ایک اور سے
خلافت کی اس تقریب پر جلسہ ہوا جس میں صحت کرانے گیا تو نے آیت کا کام کیا
اور شیون ذاتیہ کے اندر تو ہیں منتظم ہو گئے اس تو ہم کو ہم سمجھ کا اطلاق ہوا اور اس
اور عرفان حق صفت کی صحت پر ہے۔ کا اطلاق ہوا کیونکہ یہ اجمالی تھا اور قلت قدر کا
اجمال ہونے کے وہ یک صحت تھی بالفاظ دیگر وہ کا چہرہ ہم سمجھ کے آئینہ میں عیاں ہوا
اجمالی اگلے صفحہ پر

جیسی افراد انسانی میں فرد واحد کے بدن کے لیے نفس ناطقہ کی ترتیب و تدبیر
الاصل ہیں تجلی اعظم کا پہلا انعکاس یعنی تجلی اعظم میں نفس فلک کے فواد پر واقع ہو
حدیث شریف ۔ ان اللہ خلق آدم علی صورتہ فواد فی الصورۃ وغیرہ

پچھلے سلسلے کا بقیہ حاشیہ ۔ اس لیے تمہیں معرفت کے ہوتے ہوئے اور موجود کے کرنے میں حرج
تعالیٰ نے حقیقت کا مشاہدہ کرایا ۔ اس نے جو دیکھا اور سمجھا اس کو بیان فرمایا فکر نہیں کیا اور
ہمارے مذہب کی بنیاد ہے جس کی ابتدا رسول اکرم نے فرمائی جیسا کہ ہمارے مولیٰ تفتازانی نے عر کی
اتنا اختلاف نہ ہوتا ۔ اس لیے ہم نے یہ حقیقت کے شرح سے بعد ڈالا کہ وہ قوت ذاتی (اور
جس میں وہ حقیقت ہے) ہی صورت کو پیدا کرتی ہے ۔ اس صورت کو نہ کہ
کا نفس قرار دیا ۔ اس عمل کو کہ وہ صورت کو پیدا کرتی ہے ۔ اس کو ۔ اس
کی سب سے بڑی مثال اس صورت کی تمثل ہے جو ۔ ذاتی میں کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے اور
ہاں ہوتا ہے ۔ یہ ۔ ہوتا ہے ۔ اس کو ۔ ہوتا ہے ۔ اس کو ۔ ہوتا ہے ۔ اس کو

اس بحث لفیف کے رنگ کے مشابہ ہے جو بعید تقرر آفتاب نورانی ہو گیا جیسے
شفق) اور اس سے کمتر درجہ اجمار سبعہ ہیں جو احکام نفوس کے مجلات سے ملے
ہوئے ہیں اور اس سونے کا رنگ جو کے مشابہ ہے جو ایک قسم کی سرخی پیلے
ہے پھر اس سے کمتر درجہ سرب نفوس ہیں جو [illegible] رنگ
جو مشابہ سراب کے نظر آتے ہیں۔ جیسے ہوا کی حرکت سے سراب نظر آتا ہے
پس ملک اصطلاح اور ذاتیہ اور کاسبہ کے اجمار سبعہ عرش کی طرف پر
اور اجمار سبعہ جو مجلات نفوس ہیں (یعنی ان کے موجبات طبع پر بیاتر
کا اور وہی اور دوسرے اجمار جن میں مجردہ کے احکام بہت ہی کم
(یعنی ان میں جن کی تجلی قبول کرنے کی صلاحیت بہت کم ہے) اور احکام
ملکیہ پر ظاہر ان دونوں قسموں (یعنی اجمار سبعہ اور اجمار سبعہ) کی قسمیں
من حوثہ سے ہی جا سکتی ہے۔ اول اور دوم مجردہ اور دوم، جو تجلی جس کے ریح
عرش پر پیدا ہوتے ہیں۔ پھر دوم اور عالم عرش کے درمیان متصل ہونے ہر
(یعنی کل اعظم کے ارادہ کو جن قبول کرتا ہے اور عرش کے اجمار سبعہ، اجمار سبعہ
کے تقاضے بھی قبول کرتا ہے تب اس کی متصل تجلی اجمار سبعہ پر ہوتی ہے
جن کے نفوس ناطقہ حاملان عرش ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء و صفات کی
تعریف میں اسی تجلی اعظم کے احکام [illegible] ان فرمائے ہیں اور ان اسماء کی
[illegible] (یعنی عبداً) دو قسمیں ہیں ایک تجلی اعظم ہے جو ذوالجلال والاکرام ہے
ایک سمت قبر علیہ ماتی نفوس کے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھو القاھر
فوق عبادہ جس سے قدرت، عادت، سخط اور بصر کی صفات ثابت ہوتی
ہیں کیونکہ ان صفات کے بغیر طبیعہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ قدرت و اختیار کل ہے
[illegible] کی ذات کو اس کے کوئی نہیں جانتا۔

ذات اس اختیار کا عمل میں لانا ہے اور سمیع و [illegible] اشیاء کے تعاملوں
کی دریافت ہے جو صاحب حقیر یہ عدل کا علم [illegible] کرتی ہے [illegible]
ہیں ہوتے دیتی) اور سرب ذات بحت سے [illegible] ہے حق کا
اور تو ہے پہلے تجلی اعظم کے [illegible] عالم ہوا [illegible] ہیں
ذات بحت سے ناشی ہوتے دیے حق [illegible] سے [illegible]
اور تجلی اعظم ان عنایت کے [illegible] ہیں [illegible]
کے مطابق تجلی کرتی ہے اور [illegible] تجلی اعظم [illegible]
ہیں جس کے بغیر ہی آدم کے ساتھ [illegible] [illegible]
عالم امر اور عالم خلق کے درمیان واسطہ ہے اور [illegible] سے متعلق
ہوتے ہیں، جیسے نفس کلیہ کو بسیط [illegible] کہ اس میں وہ سب طاہر کہ اور تو
عقل میں متحقق ہو۔ پس وہاں سب سے پہلے ذات بحت کی صورت کا ظہور ہوا
پھر اس کے ذریعہ تمام استعدادات اور صورتیں جو مرتبہ عقل میں محقق تھیں ظہور
میں آئیں اور اس صورت آمیزے جو [illegible] تجلی اعظم سے متعلق ہے تمام
ماجرائے کلیہ پر ان تعاملوں کی رسیوں سے جو مثل رشتہ ہائے نور کی اس سے باہر
آتی ہیں [illegible] ہر نقطہ ہر حرف) پھیلی اور [illegible] کی جہت سے غالب آیا اور
اس کے ظاہر پر باطنی علم کیا پس اس نقطہ کا وجود ظہور ہی کے لئے ہے اور ہستی
سے ہستی میں آنا اور عدم سے وجود میں آنا اور اس مادہ میں جو کچھ کہا جائے
سب ایک شے ہے لیکن غلبہ ظاہری سببیت کے ساتھ اسماء کا تقاضا ہوا سببیت

[illegible] ہر ہر [illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible] اور جو [illegible] ہر [illegible]
[illegible] کی [illegible] اس سے ہوتی ہے [illegible] ہیں۔ جیسے صفات ذات
حیات و علم و قدرت و ارادت و سمع و بصر و کلام اور [illegible] ہیں [illegible] ہیں یعنی
(باقی صفحہ پر)

میں ان اسباب کا تسلط اور ان کے احکام کا اجرا ظاہر ہوتا ہے
ہے اور اس مقام کو دماغ الملک سے تعبیر کیا ہے (یعنی صفات حقیقی کے
میں ہیں پائے جاتے لیکن صفات حقیقی کا ظہور
کلیہ میں ان صفات حقیقی کے اعداد ہوتے ہیں اور اس مقام کو
سے تعبیر کرتا ہے) اللہ تعالیٰ ہدایت یا ضلالت، نفع یا ضرر کی حقیقت
فرمانے کہ انہوں نے ایک جگہ کہا ہے کہ کسی حادث کا حدوث محض
بے واسطہ نہیں ہو سکتا وہ اعراض ہوں یا اعمال جوارح یا
میں افعال کے اعداد جو مکس کے رشتے سے
قدرت واحد کی تاثیر سے ہے۔ یہ بھی بات انہوں نے کہی پھر جو
نفس کلیہ میں ہے: جیسی چیز ہے جو بوئی جس لیکن جیسی مکس
کھلا جیسی کہ تخم جہل حاصل ہوتا ہے جو ان صفات کے اعداد
ہیں یہ جانتے لیکن صفات
ہیں صفات پوشیدہ رکھتے
نہ پائیں اور دنیا میں محنت کرنا اگر
علوم کو ذات اور کمال سے تعلق نہ ہو
ہیں جہل ہو ہو کہ نفس کا
ثابت نہ ہو یا جہل صفات حقیقی
قرار نہ ہو گیا
سب تک ہے یہ جہل نفس کی
حقیقی سے اصلاح ہو گئی ہیں
نفس میں

ہے ہیں وہی نفس کلیہ آدم کی ذریت کے ہے، جو نفس جزئیہ جو
اس پر صورت آلیہ نفس جزئیہ میں صادق ہو گئی اور وہی ہیات عام کا
ہر ایک کا مطالعہ کر لیا ہو یعنی یہ
نفس جزئیہ کے تولد پر اکتفا کیا ہے اور وہ تخلیقات نفع نفس کے
ہے اور حقیقت صدور کار اور محل عنداز نہیں ہے
کو نفع نفس جانا اور نفس جزئیہ کے موجود ہونے
حقیقت قابل التفات نہیں ہے، لیکن یہ التفات کی حالت
ہیں وہ حروف کن کے علم سے مقدم ہوئے نفس کلیہ میں
ہیں وہ ہوئے، نفس کلیہ کا اور نفس کلیہ میں پیدا ہونے
کے ہیں ہو اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایجاد کی صورت پر
سے ارادہ میں ہی وہ نفس کلیہ کی صوری صورت پر
ہے اس
ہے جو نفس
حقیقی کی تفصیل ارادی اس کو صدر کے نام سے موسوم فرمایا اور وہ صدر
و نفس کلیہ نفس کلیہ والوں کے حاصل تھے اور ان کی
ہے جو
کے ہیں سے
اور صفات کی تفصیل ہے
ہے اور
کلیہ اور صفات کی حق تعالیٰ کے صدور سے تفصیل ہیں
کہ نفس
ہیں اور

تمام حواس کے مشابہ ہوگی (یعنی مخیلہ نے اس مشابہت کی وجہ سے دعوٰی کیا
اور نفس جزئیہ کے احساساتِ متخیلہ اس شکل کے مرافق ہیں جو نفخِ روح کے وقت
مرتسم ہوئی (یعنی لفخِ روح) اس وقت ہوتا ہے جب نفس جزئیہ میں عمل کی صلاحیت
نہیں ہوتی گویا عمل صلاحیت مرتسم ہوتی ہی اور ہماری زبان میں نفخ آرزو سے
نفس جزئیہ کے عمل کلیہ ہوجانے کی طرف اشارہ ہے طلسم آدمی کی بنا
اسی مقام سے ہے کہ وہ جزو جو صورت آدمیہ ہے اس نفس جزئیہ میں اس کے کل
ہونے کی وجہ سے یہ نفس جزئیہ ان تمام ہیئات عالم پر جن کا اندراج صورت
آدمیہ میں ہے اجمالاً صورت آدمیہ کی طرف منجذب ہو۔ یہ انجذاب در اصل طلسم
آدمی ہے۔

پہلے تمام افلاک کے احجار ہیئیہ (عرش پر) آفتاب کے رنگ پر مجتمع ہوتے ہیں
ہم ایک مثال بیان کرتے ہیں ان احجار ہیئیہ کی طرف صورت آدمیہ کی جو حقیقت
مجردہ سے ایک درخت کی صورت ہے (یعنی ہر صورت آدمیہ کی مثال ایک درخت
سے دیتے ہیں جو ایک حقیقت مجردہ ہے کیونکہ درخت کی حقیقت درخت کا بیج
ہے) اور ہمارا تعلق اسی اصل سے ہے جس کی شکل و صورت وہ پتے اور ٹہنیاں
اور پھول و پھل ہیں جن کو دیکھنے سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے درخت کو دیکھا
پس یہ نسبت جو درخت کی حقیقت مجردہ اور تنوں اور شاخوں، پھولوں اور پھلوں
کے مابین واقع ہے عینہٖ وہی نسبت ہے جو نفس کلیہ کے صلب میں صورت
آدمیہ مجردہ کے درمیان پیدا ہوئی ہے (یعنی نفس کلیہ کا بیولی صورت آدمیہ مجردہ
ہے اور نفوس جزئیہ بمنزلہ تنوں شاخوں، پھولوں اور پھلوں کے ہیں جنہیں
دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے صورت آدمیہ کو دیکھا) اور نیز افلاک اور ملائکہ
کے احجار ہیئیہ اور ان کے اور کے درمیان وہی نسبت ہے اب یہ سب

بمنزلہ شاخوں اور تنوں کے ہیں اور صورت مجردہ بمنزلہ نفس شجرہ کے ہے
اور وہ صورت مثالی ہیئتوں کو صورت آدمیہ مجردہ کے ساتھ احجار ہیئیہ کی نسبت
وہ صورت علیہ ہے جو معلوم سے ہمارے دل میں آتی ہے اور انکشاف کا عمدہ
معلوم ہوجاتا ہے۔ اس کی دو جہتیں ہیں ایک جہت سے عرض ہے مانند کیفیت
کے جو نفس ناطقہ سے متعلق ہے اور اس کی مثال اس تصویر کی سی ہے جو
زید اور عمرو کے حال کا انکشاف کرے (یعنی جب مصور مختلف رنگوں سے
کاغذ پر بناتا ہے، یہ صورت حقیقتاً ان رنگوں کی ایک قسم ہے اس کو بہ نسبت
کی نسبت بہ جہت دیگر وہ عین معلوم ہے اور وہ جہت کونسی ہے وہ یہ ہے کہ ہم
اس عارضہ صورت کی طرف التفات نہ کریں اور اس صورت کے قیام سے
اس نفس کی طرف نظر نہ کریں بلکہ ہمارا التفات اس معلوم کے ساتھ مصور ہوجائے
(یعنی زید و عمرو کی اس صورت کی طرف جو ہمیں معلوم ہے) اور اس اعتبار سے یہ
صورت علیہ عین معلوم ہے۔ اسی طرح احجار ہیئیہ کی دو جنسیں ہیں ایک جہت سے
وہ عین صورت مجردہ ہیں اور دوسری جہت سے بدن کے غیر ہیں۔ ذاتیہ
افلاک کے احجار ہیئیہ کی اصل فطرت کے سبب مختلف ہوگئے حالانکہ در حقیقت
نزدیک تریں احجار ہیں اور ان کا رنگ آفتاب کی صورت کے مشابہ ہے بعد
ازاں ملائکہ اور بنی آدم کے نفسوں کے احجار ہیئیہ ہیں جو کامل ہیں در کامل
کے معنی ہمارے نزدیک یہ ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی دعائم کا ارادہ کیا
تو وہ ارادہ جو عین تھا تین (یعنی تو، ہیات) کے ساتھ منتشر ہوگیا کہ بنائے عالم
انہیں تینوں (یعنی تو، ہیات) پر موقوف تھی۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے
کوئی حکیم ایک کرہ کو متحرک فرماتا ہے تو اس کا ارادہ تحریک علیہ منطقہ
(پشکہ یا کرہ) اور قطبین (جنہیں یہ دائرے) کا تعین ہوا بلکہ دوسرے دائرے

جو تقدیر کے منطقہ سے قمرین تک تنگ تر ہو گئے ہیں اور وہی نقطہ صیف کروہ
(گردش کی جگہ) ہو کیونکہ کرہ کی حرکت کا دارو مدار اسی دائرہ پر ہوتا ہے
اپنے محور پر گھومتی ہے جس سے رات دن کا تعین ہوتا ہے اور رات دن کی
بدلتی رہتی ہیں لیکن کبھی دن دس گھنٹہ کا اور رات چودہ گھنٹہ کی ہوتی ہے
موسم سرما میں اور پھر موسم گرما میں اس کے برعکس ہوتا ہے دوسری مثال اس کی
کا گردش کی ہے جس پر دن (مشتمل) بنتی جاتی ہے اور دائرے منطقہ سے قصیر
چھوٹے ہوتے جاتے ہیں) اسی طرح تمام عالم کا ارادہ ان افراد سے جو اصل وجود
ان کے انتظام کا واسطہ ہیں یا تکمیل افراد میں ان کے کمال کی صورت کی قدر
مدبر (یعنی جب عادۃً الٰہی ایجاد عالم سے متعلق ہوا تو اس کے ضروریات بالذات
یعنی مشغلین ظاہری و باطنی اسی ارادہ میں شامل تھے جو اولیائے اہل خدمت
اور صاحب ارشاد ہیں) اور یہ کاملین کے انجار بیتہ ہیں جو منزلہ ہوا اور میں فانی
ہو گئے ہیں اور وہ اوراد میں ذکر ہو گئے ہیں اور اسی طرح کاملین کے ان جماعت
کثرت سے انجار جمع ہو گئے ہیں اور اس کا آخر سرخ رنگ مائل سرد روشنی ہے
اور آخر شمل سراب کے یک ہوتا ہے۔ الحاصل یہ ایک موجود ہے جو اول
کے روپ قائم ہو گیا اس کا اول حمل آفتاب اور آخر حمل ہوتا ہے اور کتب ہیئت
میں اس کو علیین کہتے ہیں اور جو اس کے مقابل ہے اس کو سجین کہتے ہیں۔ اعاذنا
اللہ منہ۔ یعنی عالم علیین اور سجین پر مشتمل ہے اور سجین علیین کی پشت پر واقع

---

[1] یعنی ان کا صاحب ہے۔ یہ اشارہ ہے اول فعل کی طرف جو حقیقت محمدیہ کا ہے اور اس
اور اس کو مشتمل تھا یہ ان انجار بیتہ کے مظہر تھے جن سے اقطاب پیدا ہوئے تھے اور
کا اول لکھتا آفتاب کے حمل اصلی پر ہے جو سرطان کے ختم تھا اور آخر ہے اس کو علیین کہتے
ہیں اور اس کے مقابل جو میزان ہے سجین کہتے ہیں جس کی حالت بہت بختی ہوتی ہے
(تقویم)

ہوا اور یہی حضرۃ القدس میں ماضی ہونے والے حقائق و علوم کے سامنے تجلی ہوا
قدرے پہلے پیش ہوتا ہے کیونکہ اس پر زمان کی تبعی سے قدرہ تقسیم ہوتا ہے کہ اجمال
پیمانہ میں سے کون علیین کے لائق ہیں اور کون سجین کے لائق پھر ان علیین کا
مختلف عوالم میں ظہور ہوتا ہے اور وہ ظہور کو حسب بیتے ہیں دیکھتی رہتی ہے اس
خلق کی طرف نظر کرتا ہے جس کی طرف افلاک کی صدر دیتے والے نفس افلاک
افلاک) متوجہ ہوتے ہیں اور اس میں استغراق رکھتے ہیں یعنی روح
افلاک جو زہرہ و مشتری وغیرہ دیگر گروہ سے موسوم ہیں نفس کل
زمین پر اپنی تاثیرات ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے وہ خطہ زمین مراد
اور اس میں تعلیم مطبع ہوتا ہے جیسے حاء رصاد اور بلخ جس کو علامہ قدیم
بیان کرتے تھے اور جب حضرۃ القدس رس کے کسی خطہ میں متوجہ ہوتا ہے تو اس
اجمالیہ کے نفوس اپنے اوپر اس صابہ کے ساتھ تعلق ہوتے ہیں اور
افراد بشر کے تمام قوی ظاہر ہوتے ہیں اور ہر قوت کی بدولت اس نفس کو مدد کا
حاصل ہوتی ہے اور ہر لذت کا مقتضا ہے مستحسن و تصور کرتا ہے درس کی حقیقت کا
از وہ مطلق عند الصورت الٰہیہ کا نفس فلکیہ پر ماثلی علیہ کی طرح جس مشترک
میں صورت جمیلہ کے اجادے کا سبب ہوتا ہے اور بھوک کے غلبہ کے وقت کھانے
کی صورت میں اور پیاس کے غلبہ کے وقت پانی کی صورت میں جس مشترک ہیں
مخلوق ہوتا ہے[1] لیکن اس معنی میں یا ملاء اعلیٰ (یا کسی اور سے) مصنف ہیں کہ
اس معنی میں علم حق ان تاثرات کا ہوتا ہے جو صورت نفوس سے ہوتے ہوئے

---

[1] حشر تو وہ صورت کے وہ قدیم تھے

[2] یعنی وہ حقیقت محمدیہ کا گروہ جو اقطاب (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰۲)
عہدہ و خلیفہ کا وہ اس بھی وہاں موجود ہو۔

مثال اور ارواح افلاک کے نظر سے متاثر ہے اور عالم شہود کو اس کی حاجت
ہیں (یعنی یہ صرف اس وقت ہوتا ہے جب حظیرۃ القدس حقہ زمین پر منطبع ہو،
اور کبھی عالم مثال کے مراتب میں سے کسی برزخ میں زمین سے بالاتر تمثیل ہوتا ہے
یہ بھی بہتر ہے کیوں کہ ہیئت کا مطلب حظیرۃ القدس کا کسی برزخ میں منطبع ہونا ہے
جو تشکل و تمثیل میں آئینہ کا کام کرے یہ ہے طلسم الٰہی کی تشریح۔ واللہ اعلم بحقیقۃ
الحال۔

تجربت کی نسبت تجلی اعظم کے ساتھ کس طرح ہوتی ہے وہ اس طرح ہے کہ جب
آفتاب نے آسمان کی بلندیوں پر پہنچ کر پھیلایا آئینہ کو اس کے مقابل کر دیا اس
اس کی شعاعوں کو پھینکا اور جذب کر لیا وہ (عکس) ایسا واضح ہوتا ہے کہ اگر تجربت
والے عالم میں نہ ہوتے تو عالم عالم و ہری ہو جاتا۔ اس لیے کہ ارادہ و اختیار کی
تجلی عظم سے جڑتا ہے اور تجربت کے علاوہ اس کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہے۔

مخالف کلام کے بیان میں (اللہ کے بندے ان پر رحمتیں کے اتنے تحقیق
سے وہ عاجز تھے اس لیے کہ ان اشیاء کے ظہور کو چلانے والی ایک ایسی شعاع
ہے جو تجلی اعظم کے ذریعہ ہے اور حکمت میں دلیلوں سے ثابت شدہ ہے کہ اگر چراغ
کو ایسی جگہ رکھا جائے جہاں اس کے اور دیکھنے والے کے درمیان پانی حائل
فاصلہ ہو اور اس چراغ اور دیکھنے والے کے درمیان ظلمت تحقیق ہو تو چراغ کی
تجلی اعظم کی [illegible]

میں جو ضعف ہے وہ دکھائی دیتا ہے (یعنی اگر چراغ بلندی پر ہو تو بہت دور سے
نظر آتا ہے اور درمیانی فاصلہ میں ظلمت تحقیق ہوتی ہے اور چراغ تمام تر نظر آتا ہے
یہ ثابت ہوا اصل چراغ کی روشنی ضعف سے جو نظر آنے لگتی ہے اگر قریب سے جب
جائے تو چراغ کی روشنی [illegible] نظر آئے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ چراغ جو تجلی
چراغ کو محیط ہے اس حالت میں بصورت شعلہ ظاہر ہوتا ہے یہی حال تجلی اعظم
کی شعاع کی ہے جو اسفل اس میں کی طرف دیکھنے والوں میں تجلی اعظم کی صورت
میں ظہور کرتی ہے (یعنی کمزور حجربت والے تجلی اعظم کے ادراک سے محروم رہتے ہیں
صرف اس کے گرد کی شعاع کا ادراک کرتے ہیں اور اسی کو تجلی اعظم کہتے ہیں اب
ہم بیان کرتے ہیں کہ حجربت والے (یعنی کامل) تجلی اعظم سے کیوں راہ یاب ہوئے
علوم و ہدایہ میں علم اور معلوم کے درمیان نسبت ہونا ضروری ہے اس لیے حکماء
متقدمین کا قول ہے کہ مدرک میں مدرک ہونا یعنی ادراک نسبت طبیعت کے بغیر
حاصل نہیں ہوتا، یا کہا کہ ان کے کامل کے [illegible] شعاع
انگیز ہوا تو وہ تجلی اعظم کی توجہ کی طرف ہمیں ہی حرکت میں مبسوط ہو گئے ان میں طلب
تھی یا نہ تھی (یعنی جاذبہ نے ان کی غیریت ختم کر کے نسبت کے ساتھ متوجہ کر لیا)
اس کی مثال اس شخص کی ہے جو خواب سے بیدار ہو کر اسفل کی طرف متوجہ نہ ہے
اصل فطرت کہ وہ میں جانتا کہ اس کی اصل فطرت میں کون سی چیز حرکت دینے
والی ہے، اور اس نے کس چیز کو حرکت کا قصد بنایا ہے (یعنی جب آدمی اپنی اصل
فطرت سے بعد ہو کر اضطراری حالت کا شکار ہوتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اس کی
فطرت میں کون سا عنصر غالب ہے اور یہ حرکت اضطراری کس عنصر کے غلبہ سے
سرزد ہوئی جب یہ حرکت اضطراری کا تعین میں ظاہر ہوتی ہے تو تجلی اعظم کے
علوم صاحبہ ان کی روح اور سر میں نور ڈالنے لگتے ہیں اس مقام پر مختلف

رنگ ظاہر ہوتے ہیں، یہ کچھ الوان طبیعیہ جو اس موٹی کے اصل مقتضا ہیں میں یہ
کرتا ہوں۔ نور صرف کی صورت اشیائے مشہودہ میں تمام الوان پر علی السورت ہیں
صورت سریان شے واحد ہے (یعنی نور صرف کی صورت ہر رنگ ہے جو دیکھنے
میں سریان کئے ہوئے ہے اور ہر رنگ کی حقیقت ہے رنگی ہے جو شے واحد کو
ان تمام الوان میں سے کسی صورت نجلی اعظم سے تعین حاصل کرتی ہے مگر حکمت کی
فطرت سے اطلاع جوش مارتی ہے۔ (یعنی حکمت اپنی فطرت کے باعث حقیقت
پر مطلع ہونا چاہتی ہے) کہ یہ الوان اصورتیں ہی علی السورتیں ہیں جو اوزاز
ہیں یہ ایک امر مستحسن ہے جس میں تعبیر کا گلہ نہیں (یعنی حکمت کی یہ فطرت
جاری ہے جس کو بلا میں جا سکتا ہیں یہ ناممکن ہے کہ حکمت کی حقیقت پر مطلع
ہونا چاہے، کبھی ہیں کہ کتب میں (یعنی رنگوں کی صورتوں اور حکمت کی
فطرت سے جو کشش سر میں پیدا ہوتی ہے تمام الوان نیست و نابود ہو جاتے
ہیں اور صرف حقیقت کروہ (یعنی رنگ) باقی رہ جاتی ہے جیسے قلی (دیکھنے والے
آدمی کو ہو جاتا ہے اور اس کی حکمت کا ادراک صورت قلی (دیکھنے والے
کرتے ہیں یعنی وہ صورتوں کی نظر میں قلی (دیکھنے والا) موجود ہوتا ہے کیونکہ کسی کتاب
وصفت والوں کو نظر میں آتا ہے۔ دیکھنے والا دیکھا جاتا ہے) اب پردہ
اٹھ گیا اور خطا مشکل ہو گئی۔

جواب چاہیے کہ ہی آدم کی حکمت وہ شے ہے جس میں وہ تصرف کرتا ہے گھوڑے
کا مالک، وہ ہے جو اگر سوار ہوتا چاہے تو سوار ہو جاوے کسی کو عاریتہ دے دے یا فروخت
کر ڈالے علی ہذا القیاس مالک زمین اور مالک بندوق ہے جو اس میں تصرف کرے
اللہ ہی ملک ہے دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ان خاص صورتیں ان کی اصل فطرت
کے مطابق واقع ہوتی ہیں جس طرح بلی بیس کے بعد دوسری کتیا میں

ایک طرح کی فطرت ہے اور فطرت تدبیر الٰہی کا مقتضیٰ ہے اور اس تدبیر الٰہی کے
اجزاء کے لیے اسباب کا آپس میں ارتباط ضروری ہے جیسے پہلے مزاج میں رطوبت
پیدا کر کے محفوظ کی گئی پھر وہ رطوبت حیض کی شکل میں نمودار ہوئی دوبارہ جنین
کی غذا بنی اور سہارہ مولود کی غذا کے لیے خالص دودھ بن گئی یہ ارتباط خاص
کو قرآن عظیم میں ملک سے تعبیر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خلق لکم
ما فی الارض۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اصل فطرت میں تصرف کر کے نوع انسانی
کو مرد و عورت میں تقسیم فرمایا اور تناسل کے لیے اللہ تعالیٰ نے مرد میں وہ
خصوصیتیں ظاہر فرمائیں اور عورتوں کے خصوصیتیں کو ان کے جسم میں پوشیدہ رکھا اور
ان عورتوں کے خصوصیتیں سے مادہ کو میں ظاہر فرمایا اور عورت کے خصوصیتیں کے مادے کو
بھی پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ یہ سب چیزیں تناسل و توالد کی (بعد میں تفصیل)
مقتضی ہوئیں پھر ایک کو دوسرے کی رغبت دی اور ایک کی حاجت دوسرے
پر موقوف رکھی (یقضی الله امرا کان مفعولا سے یہی مراد ہے) اور اسی طرح
کتب آسمانیہ میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چوپایوں کو آدمی کے لیے پیدا کیا اور اس
کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو صاحب عقل اور صناع پیدا کیا کہ وہ صنعت سے
رسی بنائے اور گائے، بیل اور گدھوں کی گردنوں میں ڈالے اور حیوانات سے
دودھ حاصل کرے اور ان جانوروں کا سختی اور نرمی سے علاج کر کے ان کو
اپنی حاجتوں کے لیے مسخر کرے (والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة ویخلق
مالا تعلمون اور ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون) کا مطلب یہ ہے
کہ ان کی صورتیں ایسی بنائیں کہ ان کی نوع کا اقتضا عبادت ہو۔ یعنی تخلیق کا
مقصود اصلی عبادت ہو لیکن جب تک افراد نوع اپنے مزاج کی سلامتی سے
موافقت رکھیں، ان کی قوت عاقدان کی قوت سمیعہ اور بصیرہ پر غالب رہے

[illegible] ہیئت یک فرد کا ظہور جس کا مجربت تخاب ہوتا ہے کہ وہ صحیح طور پر [illegible] کر سکے یعنی
[illegible] کے مناسب [illegible] ہو اور [illegible] کا مجرد ہیئت جو معطل ہو کر [illegible] ان [illegible] سوں اللہ [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہیں ایک [illegible] کے بالمقابل جیسے [illegible] اور [illegible] [illegible] جو [illegible] جس کے لیے
[illegible] ہو جانے والی [illegible] کا [illegible] ہونا [illegible] اور [illegible] [illegible] کہلاتا ہے اور [illegible]
[illegible] ہیئت جس کے تحت [illegible] جسے دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں پر [illegible] آپ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کا ایک [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] آپ کے حوالہ ہوئی اور آپ [illegible] [illegible] ہو کر معراج سے واپس تشریف [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ایسے شخص کا ظہور جس کے مجربیت پر احکام نفوس کے غلبہ سے اسے بکلی دخل
اس کی توجہ تجلی اعظم کی جانب ناقص رہی اور وہ مراقبہ نہ کر سکے یہ بھی
تقضیات سے ہے) اور پھر حکم آنی سے اس فرد کے مجربیت کا ظہور ہو
کے حمل وقلب میں لوہے کی طرح جوش مارنا پھر اس کے زبان وعمل سے
اور لوگوں تک پہنچنا اور قوت ملکیہ کے درمیان سے اور ملاء اعلیٰ کی تائید
الہام سے تالیف دینا اور شریعت وملت کے درمیان ظاہری ثابت کرنا یہ
کی تبلیغ کا بالفعل بھی مجربیت کا اس شخص کے روح وسر کے بکمال عقل وفکر
نور کی طرح جوش مارنے سے ہوتا ہے اور وہ شخص اضطراری طور پر دین
کرتا ہے اور ملاء اعلیٰ کی تائید اس کے الہامات کی تالیف حاصل ہوتی
صورت نوعیہ کی کل انسانیوں میں (یعنی خیر وشر دونوں حیثیت سے ہیں اور
بجھ سکنے کا قابلیت ہونا وغیرہ جو اس صورت نوعیہ میں موجود ہے اور

اس کا چہرہ ہوتا ہے اس کے اعضاء اور اس کا ہر حصہ اس چہرے کو سجدہ کرتا ہے
کلیتہً عمل میں آنا پھر اس کے اعضاء میں تقسیم کے ناسوت میں آنا اگلی صورت سے
وہ اس کی تقسیم ہے جو نفس وغیر اس کے لئے صورت نوعیہ کہلاتا ہے نفس وغیرہ
تناسل کے ذریعہ نہ کیا گیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حقیقی معنی
میں علیہ وسلم اسما معنی ولیم اور آدم صفوۃ اللہ کا اطلاق فرمایا
اور یہ ان کمالات کا کہ جو حق تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے تھے
اور اس سے ہر ایک کو اس کی استعداد کے موافق حصہ ملا اور اس
اور پھر حکم کے جلد سے حاصل ہوتا ہے یہ تمام حالات اور تفصیلات متحقق ہیں اور یہ تمام ربط وضبط ثابت ہے

ا یعنی افراد اس کی کے وجود ایک دوسرے سے مرتبہ ظاہر ہوا اس کے مجربیت یا عقلی کے مثل تھا
میں اس میں تمام اطلاعات حاصل کرنے کی استعداد تھی اور مراقبہ کی مشاغلیت میں جیسا کہ
تمام مظاہر کی مساعی کی ہر ایک صورت نوعیہ کے مقتضیات اور حکم الٰہی کے مجربیت سے ایک سیلان جاری
ہوا جس سے وہ نفس وغیرہ میں لوہے کی طرح جوش مار کر پھر اس کے زبان وعمل سے ظاہر ہوئی
(باقی آئندہ)

تحقیق خود کرو تو تشریع تقدیر میں داخل ہو یعنی تقدیر یہ وہ امر ہو جو ہمیشہ بر
احکام ملکیہ یا احکام نفوس کے علم کے مطابق قرار دیا اور تشریع احکام ملکیہ اور احکام
نفوس کا بیان ہو اور اس کو پورا کرنے والا ہو یعنی امر کے صحیح ثابت کرنے والی
ہو) اور افراد کا حکم انواع کے حکم میں داخل ہو اور اس کا پورا کرنے والا ہو یعنی ہر کسی
ظاہر کار سے ساتھ قدر کے وقت جس فرد کے مجربیت یا جو احکام ملکیہ یا احکام نفوس
غالب کر دیئے گئے وہی اس کی شریعت میں لقمان علیہ السلام کا قول علم علم الیقین
جس شخص نے یہ کہا ہے

دریا بمحیط عرش موجے دارد — حس بیدا کہ ایں کنار کش با چیست

یعنی جس نے اپنے آپ کو مجبور محض جان کر اللہ کے فعل کو اور اس کی قوت وہر ایک کا
مذہب ہے (جس میں غیریت بھی ہو اور جہالت بھی کیوں یہ سب امر حقیقت انسان
جامع کے صدر نوعیہ سے ہے) اور مجموعہ کا مذہب یہ ہے کہ وہی طریقہ پر یہی تقدیر تشریع
اور یہی حزم وعمل ہیں جنہوں نے عملی عنصر سے (یعنی العبس کی صدر نوعیہ سے) جوش مارا
ہے اور قصد تاثیر سے وارد ہوا ہے (یعنی محمدؐ اپنے نفس کے مقتضیات کو بیان کر
اللہ تعالیٰ کا لزام نہیں دیتے بلکہ اپنے نفس کو اور سب جہان کو اس سے چھٹکارا دلاتے ہیں
وہ اللہ تعالیٰ ہے لفظ دیگر وہ غیریت غیریت کی پیداوار ہے اور ایمان معیت
کی پیداوار ہے یہ تمام حالات وتفصیلات متحقق ہیں اور یہ تمام ربط وضبط ثابت ہے

ہوگئے کے قوی کی ہو جو مقاومت اعداد دن سے مسرح استقبال ہوئے بیان
یک کہ فعل کی صورت اختیار کی جس طرح کسی مشوق نے عاشق سے مرہ کوئی
بات کہی ہیں اس بات میں کتنی قوت شنویہ داخل ہوئی اور کس قوت متفیہ
صرف ہوئی اور قلب کی تاثیر کس انداز سے اور لطیفہ روح کا تو کس طرح وقع
ہوا علی ھذا القیاس۔ غرضکہ تمام حرکات و سکنات اور لفظ لفظ و قوی میں
ترکیب و امتزاج اور ہر ایک کے میزان و مقدار کا میں نے مشاہدہ کیا اور ان علوم
کا افاضہ ایسا تھا کہ معلوم ہوتا تھا ست تیز نازل ہو رہی ہے اور ان اجسام
متشکلہ کی حقیقت میں وہی تمام علوم جمع ہیں جنھوں نے صرف مشاہدہ و معاینہ کے
لیے یہ تشکل اختیار کی ہو اور ایسا معلوم ہوا کہ اس قسم کے علوم کا افاضہ حضرت کو اکثر
طور کے اوقات میں کیا ہوتا ہے۔

حضرت اقدس کے ایک مخلص عزیز تھے جن کے ایک لڑکی تھی اور ان کو اس کی
استطاعت نہ تھی کہ اپنے خاندان کے رسم و رواج کے مطابق دھوم دھام سے
شادی کر کے رخصت کر سکیں۔ چند حضرت اقدس نے ان سے بہ تکرار اور بتاکید
فرمایا کہ وقت کی نزاکت اور حالات دیکھتے ہوئے کسی کے ساتھ اس کی شادی
کر دیں مگر مجلسی کے خوف اور غیرت کی وجہ سے حضرت کی تعمیل حکم نہ کر سکے اور اس
معاملہ میں اتنی زائد تاخیر کی کہ خود اس عالم سے چل بسے جس کی وجہ سے لڑکی کی
ماں اور زائد بے سروسامان ہو گئیں اور وہ لڑکی حد راہفت[1] سے بڑھ گئی لیکن
پھر بھی پاک دامن و صالحہ رہی اور کبھی کبھی حضرت کی زیارت کے لیے خدمت
اقدس میں حاضر ہوا کرتی تھی۔ اپنی پرانی عادت و معمول کے مطابق، ایک مرتبہ
آپ کے دولت کدہ پر حاضر تھی حضرت اقدس پر جناب الٰہی سے یہ الہام ہوا کہ

[1] یعنی حد بلوغ سے بڑھ گئی۔

[illegible] حضرت نے جو دعائیں کیں ہم نے سنیں اور ہم کو بہت پسند آئیں۔ مکہ کی دعا کے الفاظ بھی آپ پر القا ہوئے تھے کہ میں بے کس ہوں اور میرے کوئی وسیلہ نہیں نسیبات بارگاہ ربوبیت میں پسند آئی لیکن اس میں اس کی صلاحیت نہیں آ کو ہم ہدایت اس کے قلب پر القا کریں۔ تم اس سے بیبات کہہ دو کہ وہ اس کی اس طرح کارسازی کریں گے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔ لیکن اس وقت کے قرآن سیکھ لے اور اس کے پڑھنے میں زندہ بار کوشش نہ کرے۔ پس حضرت نے اس کو یہ بشارت سنائی اور جب قیض کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ ہی لڑکا تھا جس سے اس نے دعا کی تھی۔

۱۰ شعبان ۱۳۰۲ھ میں جب کہ اعتکاف چلہ کشی حضرت مولانا وجیہ الدین قریب پہنچا دل عقیدت سے بوجہ عبادت اور اعتکاف کے شرف مجاورت کے لیے بیتاب ہوا۔ چونکہ حضرت قدس سرہ کا حکم دہلی ہی میں قیام کا تھا اور اس مقصد تک کے لیے سفر آپ کے مزاج کی کمزوری کے خلاف کو سخت دشوار معلوم ہوا۔ اپنا فطرتاً تاسف بدیں وجہ حضرت قدس کی خدمت میں تحریر کیا آپ نے جواب میں اس مضمون کا دلنشین تحریر فرمایا۔

"تمہارے وصف آگاہ سادہ نفسی اخلاص اور عزیز اقدر میاں محمد عاشق سلمہ اللہ تعالیٰ و ابقاہ تقبیر دلی۔ تمہاری طرف سے السلام معلوم ہوکر دشہ کی عنایت سے یہاں سب خیریت ہے اور تمہاری خیر و عافیت جناب آلہی سے بدل مطلوب۔ تمہارے خطوط پہنچے جن سے یہ معلوم کرکے کہ تم اس اعتکاف میں نہ بیٹھ سکو گے میرا تو عجیب حال ہوگیا اور تمہاری ملاقات سے جو سکون اور انس حاصل ہوتا تھا اس کے نہ ہونے سے حال ہوا اور پھر یہ سوچ کر کہ جس کام کے لیے تم یہاں مقیم ہو اس کے لیے وہی جگہ مناسب ہے

[illegible] کا گشت نمائے خلیے جو ای ستہ"

مرحال اس ظاہری جدائی کی تلافی بھی ضرور ہونا چاہیے اور دل میں یہ بات جاگزیں کرلی ہو کہ اس اعتکاف میں ان اوقات میں تم سے بالمشافہ معرفت کی باریکیاں جو ہوں گی تمہاری صورت مثالیہ سے ان کا خطاب کیا جائے گا اور جس وقت جو کچھ بھی تمہارے دل پر وارد ہو اس کو بقدر ممکن سہولت قلم بند کرتا کہ المکاشفہ وضع الطافیہ کا رنگ ظاہر ہو جائے۔ دوسری خاص بات یہ ہے کہ یہاں حضور غیب کیساں ہوا اور تا قابل بیان اس کو تمہارے نفس کے حوالہ کرتا ہوں۔ والسلام"

اس تسلی کی بدولت اس حاجزے دل ہی میں ان کی طبیعت یاسیدہ و مضمحل کرتے ہوئے اور ان تفوات کو مدنظر رکھتے ہوئے اعتکاف چلہ کشی مقبول ہوا اور اس اعتکاف جو فیوض و برکات معنویہ آپ نے افادہ فرمائے کیا بیان کیے جائیں جس کے شکر کی ادائگی تقریر و تحریر سے ماہر ہے ؎

گر تن من زبان شود ہر موئے — یک شکر تو از ہزار نتواں کرد

مدت کی محاطبات جو وہ آپ کے قلم اعجاز رقم سے صادر ہوئے اس کی تحریر سے [illegible] کتاب کو مزین کیا جاتا ہے اور ہر مقدر لفظ محاطبہ سے معنون کیا جاتا ہے۔

افادہ:۔ ایک بار بظاہر ہوا کہ ملک عمان میں جس کا مذہب اور مسلک اہل اللہ کے صفات سے متصف یک بہت ضعیف الحال اور صالح بزرگ رہتے ہیں جو سلک بیس کے قبیلہ حمیر سے ہیں اور اب ابادی اکمال عمان میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان کی طرف ایک خاص لطف ہے اور ان کا جی چاہا علمائے حدیث کی

نہ پس ای چاہ سوئے یار میں جاتے ہے اور اس ان دیدہ عالم کی نظروں میں قدر ہی نہ ہو جائے گی

نہ صحابت مخالفت (ہر کلامی) کی ایک قسم ہے

تتہ الخیر ہے جس پر ہیں اور ان کی اولاد ہے [illegible] ہر ہزار مشکلوں میں سے ایک مشکل حل ہو سکتا۔

جانب ہوا اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شافعی مسلک کے ہیں۔ فوراً حیرت اس کے چہرے سے ظاہر ہوا لیکن وہ گم سم اور گم شدہ نشینی اختیار کیے ہوئے ہیں اور ان کا مدیہ ہے مخاطبہ۔ اسی بیس اوقات میں ایک وقت یہ القا فرمایا کہ ہم نے تجھ میں اس وقت ایک دوسری طرح سے ظہور کیا ہے اور یہ ظہور سو سال تک رہے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات بلند درجہ کی لطائف نسبیہ و لطائف بارزہ کی جانب ہے جو صفات و سوا لطائف کا منبع سے زائد فیض بخش ہوں گے۔

مخاطبہ۔ سوسن مادہ النجم کے تناسخین طریقہ اختیار یہ تہجد کے وقت بند ایک بلطفہ فنی الاطلاق اور ایک فنا بلطفک بلطفی پڑھا کرتے تھے فقیر نے بیان ان کی حالت میں جب یہ بات میں اعتکاف میں سے پڑھا ایک رات اس کے پڑھنے کے دوران الطاف خفیہ کے ظہور کے موقع نظر آئے اس میں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص زراعت کرتا ہے یا تجارت اور اس سے اپنی گذر بسر کرتا ہے تو لطف جلی اس شخص کے حق میں یہ ہے کہ اس کی کوشش مایگاں نہ جائے اور مقصد حاصل ہو جائے اور نعمتا قلات میل سے آئیں اور بہتیں اور جو اس شخص کے ملک کے غیر اس سے تجارتی چیزیں لیتے ہیں اس کو ان معاملات میں بدیہ و حسن معاملہ محمود ہو اور اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ اتفاق و نگہداشت وظیفہ کے ساتھ قائم کرتے ہیں اور ان الطاف لطیف کی ایک علامت جب ہم میں ظاہر کرتی ہے تو لطف جلی اس جماعت کے دل سے جوش مارتا ہے یہاں تک کہ دوسرے سے بلا محبت سے شیخ ہیں فائدہ دعا کرتے ہیں اور لوگوں کے رغبت کرنے میں محبت ہوتی ہے تو وہ بھی اسی کی وجہ سے ہوتی ہے اور جو شخص اس کا دوست ہوتا ہے اس کے فوائد کو بھی پہنچتے ہیں

[illegible] کے آگے [illegible] کہ اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

[illegible] اس کے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ یہ اس شخص کی دوستی کی وجہ سے حاصل ہوا ہے اور وہ شخص اس کا دشمن ہوتا ہے اس کو اس سے نقصان پہنچتا ہے اور اس کے دل میں آتا ہے کہ یہ اس شخص کی دشمنی کی وجہ سے ہے تو وہ توبہ کرتا ہے اور دیکھتا ہے بار بار ہوتا ہے پھر دیکھا کہ جب یہ شخص یا لطیف الاطلاق اور فنا بلطفک بلطفی پڑھتا ہے تو اس ہم کی حقیقت اپنی آنکھوں اٹھا اٹھا کر اس کو دیکھتی ہے اور اس کی اس غائر نظر کی وجہ سے اس بندہ کے نفس، نطفہ کے صلب میں جو سلف حمل تھا اس سے ایک چشمہ جاری ہو کر پوری طرح پھیل جاتا ہے اور جس جگہ بھی کسی قلب کو پاتا ہے تو علیہ اس قلب کے نظام میں کوئی خلل پڑتے اس میں مدد کرتا ہے۔

مخاطبہ۔ فیض ہر جگہ ہے اور یہ فیض سالک کے حسب پاس کی نظری، مشہود کے مطابق ہوتا ہے۔ مدینہ فیض سب سے عام ہے اور اس کلیہ کے مخاطبہ علیہ لیکن کو حیدرآباد کے فیض کی طرح جو سورج کی شعاع کی مثل ہے جس پر جس قدر سامنا چاہے اور جس طرح مستفیضین کی استعدادات کا تقاضا ہے ترقیوں کرے ہیں ہوتا ہے اسی طرح اسلام کا تعلق شعاع ترقیوں کرے ہیں جس طرح سورج کی شعاعوں سے حرارت قبول ہیں کرتا اور پانی کریت ہے اور جس پانی سے بہت زیادہ قوت کرتی ہے اور جو آب سے زائد ہے سب سے اعلیٰ مرتبہ میں تاثیر شیشہ ہے جو اپنے مقابل جسم کو نور کے انعکاس کی وجہ سے واضح حاصل ہوتا ہے حسب حاصل جو بندہ کی صفت ہے حقیقت کے مبدائی محبت کے پیدا کرتی ہے وہ اس بندہ اور اس کے درمیان چھپی ہوئی مسبب ہوں کے کسب کی وجہ سے ظاہر ہوئی اور اس ظہور کے سبب کی محبت بندہ میں اس طرح کا تر ہو کر وجود بندہ وجود حقیقی میں وہ پوشیدہ رنگ ہو جائے اسی طرح وہ محبت حق اپنے محبوب کی طرف ہے۔

مخاطبہ۔ جب یہ کلام معلوم ہو گیا تو اب یہ جاننا چاہیے کہ تجلی اعظم کے مقابل آدمی

کے لحاظ سے ایک نقطہ ہے اور تجلی اعظم کی رغبت و محبت اسی نقطہ کی طرف ہے جو
ہو چکا۔ اگر یہ نقطہ مثل براق صاف شفاف اور نورانی ہو، کدورت
اس میں عارض نہ ہو تو جو شخص مثل شیشہ آئینہ ہو تو وہ تجلی اعظم سے
کو جذب کرتا ہے اور قبولیت کا اثر اس میں دکھائی دیتا ہے یہاں تک آ
عرفی حالات، اپنے بعض حالات میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اب ہم یہ چاہتے ہیں
حالات کی تشریح کر دیں۔ تجلی اعظم کی نسبتوں سے تجلی
کی شناخت ہو اور محبت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہونا اور اپنے کو اس کے سپرد
اور اس میں فنا شدہ رہنا ہو جاتا ہے۔ جس طرح بعض نفوس کے قوی
کہ جب مجاہدہ کے قوی بھی پیدا کیے ہیں اچھے ہیں اور کوشش کرتے ہیں اور بعض تو
بڑے ہی مطلع ہوتے ہیں اور یہ کہ طرح سے ان کی نظر ہے ہی روشنی کو
کے تحت میں کوئی ایک مجاہدہ کے متعلق علوم پر مشتمل ہوتے ہیں اور اس سے عالم میں
ایک گونہ کشائی ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ نفس اپنے ہی اندر گونہ کشائی کرتا ہے اور
کو مطلع ہو جاتا ہے اور اپنے میں ایک قسم کی بیداری پاتا ہے اور تجلی اعظم کے بعض
علوم اس میں گردش کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض علوم سب زیادہ ظاہر ہیں جن کے
[illegible]
[illegible] کو ان آیات سے ان کا اظہار پاتا ہے۔ ان علوم میں سب سے زیادہ
روشن ان اسباب کی معرفت ہے جن کا استعمال بدن میں نسمہ کے ساتھ اس نقطہ کی حاکمیت
کو تجلی اعظم میں وسیع تر اور مادی بنا دیتا ہے اس کی کاوش سے بہت سے پھیلے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دیتا ہے اور اس سے الگ ہو جاتا ہے اسی لیے یہ اسرار قرآن عظیم میں ہر صورت میں
مکرر بیان کیے گئے ہیں کہ اس نقطہ کے اخلاق کی طبیعت یہ علوم تجلی اعظم کو دے
دیتی ہے۔

خاطر ما خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں

آفتاب کو صفات کمال میں سے جو کچھ چاہیے سب حاصل ہے مگر حیات
کمال میں سے ایک جزو جو آفتاب کو بغیر حجاب کے حاصل نہیں ہوا، وہ روشنی
اور کونہ کا جلد دینا ہے۔ یہ آفتاب کا تمام بلکہ فوق التمام ہونا اس کا حاصل ہوا
کہ وہ کمال جزئی بھی اس کو حاصل ہو جائے۔ جس آدم کے حکما کو یہ الہام ہوا
کہ وہ لوہے اور جلد سے آئینہ بنائیں اور اسے تراش کر سورج کے سامنے رکھیں
شعاع جو ایک نقطہ کی شکل میں حاصل ہوگی اس میں جلانے کی قوت پیدا ہو جائے
گی یا قوت کو اپنی ذات کی حد تک، جیسا کہ چاہیے شعاعوں کے ریک حاصل
تھے لیکن اس کا دوسرا کمال یہ ہے کہ وہ غیر مختلف روشنیوں کے اجتماع کے ظاہر ہیں
ہوتا اور وہ بھی اس روشنی کے تعاکس و تموج کا فرق ہو۔ پس یا قوت کی حاکمیت
یہ ہے کہ وہ مختلف روشنیاں پیدا کرے اور ان روشنیوں کو اپنا خادم بنائے اور پھر
اس میں دوسرا کمال ظاہر کرے۔ جیسے کہ نقطہ جیتہ سب سے پہلے کسان کی جانب
منتقل ہوا کہ وہ اُسے بوئے اور اس نے اس کے بونے میں ہل و بیل وغیرہ مہیا
کر کے زمین کو اس قابل بنایا اور اس میں وہ سرمول کا بیج بویا اور آسمان اور
زمین کی برکتیں اس کے شامل حال ہوئیں یہاں تک کہ وہ درجہ بدرجہ پودا اگ
آیا پھر اس نے (کسان نے) اس کو نکالا اور اندر کا حصہ نکال کر باقی (بھوسی وغیرہ)

[illegible] جس سے بہتر وہ صحبت کبریٰ ہے جو مختلف اوراد و وظائف سے گہری اور ہمیشہ
ترقی یافتہ رہنے کے ساتھ رہے۔

وہیں چھوڑی اور یہ دولت ثانیہ ہے۔ بعد ازاں وہ نقطہ جثیہ تیلی کی جانب منتقل ہوا اس نے اسے جوہر کثیف سے کرکٹ سے صاف کیا اور مختلف ترکیبوں سے مرتب کیا اور پھر اصل جوہر سے اس سے تیل نکالا اور باقی چھوڑ دیا۔ یہ دولت ثالثہ ہے۔ بعد ازاں بادشاہ کے متعلق نے اس کو خرید کر مختلف قسم کی خوشبوئیں ان میں تیل ڈالا پھر اس میں آگ لگا دینے سے ان کا تیل ظاہر ہوا اور دھواں کا ہنگامہ برپا ہوا پھر بادشاہ نے ان متعلقوں کو ایک کوٹھی میں جمع کیا اور اس کی دھونیں ایک دوسرے پر صادق آگئیں اور ایک ہی حقیقت نظر آنے لگیں اور مقدار کے اس وجہ سے ان کی روشنی میں فرق واضح ظاہر ہوا اور یہ دولت رابعہ ہے۔ اس وقت یاقوت کو جلوہ بخشا اس کی سرخ روشنی سفید روشنی کے ساتھ جمع ہو گئی اور رنگوں اور روشنیوں کی قلت و کثرت سے اتنی شعاعیں اور تجلیات ظاہر ہوئیں جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ یاقوت کا اصل مقصد ان تجلیات کا ظہور تھا اس نے [illegible] نظر بنایا اور پھر یاقوت مقدس نے ان شعاعوں کو خطاب فرمایا [illegible] خلقت الافلاک و لولاک لما اظہرت ہذہ الجبلۃ و فی حدیث آخر ج [illegible] علی اسلوبۃ الوان لا ادری ما ھی و تلک الاشکال صورجہا الظاہر و ما یقابلہا الا ما شاء اللہ۔

لحاظہ: بعض اوقات یہ دکھائی دیا کہ افراد کا عین ہیرا طاہر علی کی ارواح اور اسماء حسنیٰ کے انوار متخصصہ اور وہ تمام اسماء حسنیٰ جو عالم مثال میں قائم ہیں اور یہ سب کے انوار جن میں تجلی اعظم کا حکم ہے افراد بنی آدم کے قوائے نفسیہ کی آمیزش [illegible] ن۔ جو قوم رکھتے ہیں افلاک کو بیدار کرتا اور اگر قوم رکھتے ہیں بلکہ ہدایت طاہر کرتا اور عوالم کی سیر میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ ویت سے رنگ ظاہر ہوتے ہیں کہ کہہ سکتا کہ یہ لوگ کو یہ سلامی دیتے ہیں اور ان کا مرتبہ کھڑا ہونا ہے کہتے ہیں۔

ہے جاوں تیس مثل کواکب مشتبہ ہوئیں اور ہر کوکب سے خود شعاع اس بندہ کے نفس کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور اس نفس کی انتہائی گہرائیوں میں چلی گئی اور اپنے کو ہر کوکب کا محبوب پایا اور ہر کوکب کی عنایت کے ذکر کو دیکھا۔

لحاظہ: بعض اوقات ایسی حالت کا ظہور ہوا جو صورت کے بعد پیش آئے گی تو ہم صوری جو حجرت سے مثل فوارہ نکلتا ہو اس کے اندر لپٹ گیا اور اس میں گم ہو گیا اور حجرت کے اور اس کا تجلی اعظم کا آئینہ ہونے کی حیثیت سے اپنے میں اس کی ضروری کے سوا کچھ باقی نہ رہا بلکہ تجلی اعظم کے سوا کسی طرف توجہ نہ تھی۔ نہ یہ کہ کوئی اور چیز ہو جو تجلی اعظم کا آئینہ ہو۔ اس وقت ایک عجیب فنائیت طاری ہوئی جو بیان میں نہیں آ سکتی۔

لحاظہ: [illegible] پھر کہیں کہ زید اس صنم کا فاعل ہے پھر (بصیرہ بنظر ظاہر) اس کو دیکھیں اور یہ کہیں کہ یہ تو پتھر کا صنم اور اینٹ کے ساتھ مضبوط کیا ہوا ہے (زید میں حیث ہی زید کی نفس ذات کے اعتبار سے) بلکہ زید کا نفس ناطقہ قوائے نفسیہ حسنی (بلوس) اور ان قوائے نفسیہ میں خشت و حجر کے اوپر تصویر کی قوت بطور کسب و جبلت ظاہر ہوئی اور یہ صورت جو زید میں ظاہر ہوئی بلا واسطہ اس استعداد خاص سے متعلق ہے جس کو ہم نے تصویر کا نام دیا ہے اور وہ قوائے نفسیہ میں تمیز ہے اور وہ قوۃ المصورہ کا کلی فیض ہے ان دونوں میں فرق اجمال و تفصیل کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح ایمان بالغیب کی زبان میں اگر ہم تمام آثار و وجود کو اللہ کے نام سے متعلق کریں پھر یہ نظر ظاہر ہم کہیں کہ اللہ کے نام کے دو کمال ہیں۔ ایک کمال ہر موجود کی ایجاد کی وجہ سے ہے اس جگہ ایک چیز کو دوسری چیز پر ترجیح نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ اشیاء کو حرام و حلال کرنے والا ہے۔ حسن کو حسن دینے والا اور برے کو برائی دینے والا ہے

اشیاء میں امتیاز پیدا ہوگا اور ہر مخلوق غائب کے ہر کمال کا ایک نمونہ
کریں تو اس کا مزاحم قول یہاں پر کہ جب یہ بات صاف اور واضح ہو گئی تو
جان لینا چاہیے کہ وحدۃ الٰہی حقیقتاً ہر حکم کی متعلق ہو لیکن ہر حکم کی ایک
جہت ہو۔ جب اشیاء کثیرہ ظاہر ہوئیں تو انھوں نے تدبیر و ربط و وسط کی حیثیت
سے ظہور فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ثم استوی علی العرش۔ تو چونکہ حکام کی
ظہور کے ساتھ محسوس ہو گئے جس طرح نفس ناطقہ اور متصدا و کسی دلیل کی
شان کے بارہ میں ہم نے لبا جو قوائے بسیطہ میں ظاہر ہوئے اور اسی مقصد
کو ہم تجلی اعظم سے تعبیر کرتے ہیں ؛

فتبارک اسم ربک ذی الجلال ۔ وکل ذلک بالی بالی یشیر

ے لہ ابا۔ تجلی اعظم کے احکام جو اسطقات اجمالیہ افراد بشر پر پرورش کرتے ہیں
اور وہ یہ کہ انسانیت و عبادت خاص تجلی اعظم کے لیے مخصوص ہو اور
کے علاوہ کسی کو معبود متبع دینا نہیں اور تجلی اعظم کے مرتبے لائق تعظیم کو کسی
دوسرے کی طرف متوجہ کریں۔ اسی لیے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے
اسی پر اتفاق کیا ہے۔

لحاظ لبہ۔ طلبیں کی تشریح جس طرح نفس ناطقہ کا ظہور اعضاء سے ہوا
لیکن تقاضائے یہ کہ ہم میں اس نفس کے تعلق سے اعضاء و اعضان دیکھے

اصطلاح نفس انسانی میں جس طرح ظاہر ہوئے اسی طرح تجلی اعظم کی صفات
کا ظہور ہوا ہے لیکن انسان کی خصوصیت ہے کہ عالم میں انسان کا
ایک خلیفہ بنایا گیا ہے جو عالم کی اصلاح جانب میں نظر کرے اور تدبیر و تنزیہ

لحاظ لبہ۔ طلب پانے سوری اتباع کی تشریح اور اس کی رویت جاننا چاہیے
عبادت کی نفس میں بتقاضائے صورت نوعیہ انسانیہ تجلی اعظم کی طرف ایک

[illegible] کیا اور اس سے کثرت کا تعلق کے آگے بھیجنے ہیں ہوئے گے، جو پر عالم کا [illegible]
کی گئی ہے۔ جیسے اس کے بعد انفاس بنی [illegible] اور اکابا و ابا اللہ کے آگے بھیجنے
ہیں پھر ان کے بعد اکثر [illegible] ہیں جو نفس ناطقہ و تسمہ کی پردہ میں
چھپے ہوئے ہیں اور اس تسمہ میں ایسے گرانی ہو جو بات ساتی بیان میں نہیں آسکی بھا
کے بعد بہت سے نفوس ہیں کہ اکثر وجود بالفعل وجود کی بات آنے تک ان میں ظاہر ہو کر مسن
حضرت میں لیلی علیین میں منتقل ہوئے جس طرح لوہے کے ٹکڑے مقناطیس کی
کھنچ جاتے ہیں، لیکن ان میں سرایت نہیں کرتے، پس اس مقام پر اعمال اہل جنات
کا ہو درج ہیں سے سرو ایک درجہ پر قائم ہو جیسے اجمار، بھیمہ اور ان کے صور جاہلیہ
براور اس مقام کا نام شریعت میں علیین ہی

لحاظ لبہ۔ عارف جب اس مقام پر پہنچتا ہو تو اس پر عرفوم میں ایک عجیب حیثیت
منکشف ہوئی دیکھا کہ اس کا تحریک علم حضوری کے ساتھ وہ عالم ہو سب اشیا
اس پر پوشیدہ ہیں اور یہ علم حضوری میں جو علم حضوری تجلی اعظم سے پھر دوبارہ تجلی اعظم پر غالب
ہوا اور علم حضوری کا تسلسل منتہی ہوا وہاں رب علم حضوری پایا جس میں خود حاضر تھا۔
اس نیز گی سے پہلے تو حیرہ گیا بعد ازاں معرفت کے دیدار کیے گئے اور حجابات اٹھا
لیے گئے۔ تو وہ مجھ پر کہ جس طرح آفتاب آسمان کے، ان میں لبدی، کہتا ہوا وہ آفتاب
کی صورت آئینہ میں عکس فگن ہو جب دونوں حصولیہ فرد یہ سے دائیں بیٹھ کر
تشنہ صدائیت ہی باقی رہ جائے گا کیا کہ یہ دونوں اس میں تھہ ہو گئے ہیں
جلیہ آنکھ سے پیدا ظاہر ہو گیا تو اسی جگہ سے اپنا مقام اس پر واضح ہو گیا۔

لحاظ لبہ۔ طلب پانے سوری اتباع کی تشریح اور اس کی رویت جاننا چاہیے
عبادت کی نفس میں بتقاضائے صورت نوعیہ انسانیہ تجلی اعظم کی طرف ایک

الحجاب رکھا ہے میں اگر وہ حاسہ مفتوح ہو نے تو بقدر انجذاب اس کو محسوس کرے گا لیکن تو نے بصیرہ کے حجابات اس پر واقع آتے ہیں کہ وہ انجذاب سے پہلے اندر حاسہ کھل جائے جب انجذاب کا وقت مقررہ آئے تو اس کی قوت بصیرہ کو مضمحل ہو جائے اور صورت توجہ کا افق غائب آجائے اور صورت فریضہ مطلوب ہو جائے اس وقت وہی انجذاب کی طرف نظر نے اور یہی اکسیر قوت بصری کو عالم مثال میں آلہ کرے۔ اگر اس شخص میں تجلی اعظم کی شناخت ہے یعنی وہ اس کو رنگوں اور اشکال سے منزہ جانتا ہے اور عالم میں اس کے قدرت اور قدر کے سر کو اپنے اس اعتقاد کے موافق جانتا ہو تو یہی علاقہ جذبی تجلی اعظم کی حقیقت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور وہ یعنی بصری عالم مثال کے بارہ میں کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ اور اگر اس کا ان شخصوں میں سے جن میں اس نے آثار قدرت دیکھے ہیں کسی شخص میں تصور کیا ہو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت علی علیہ السلام تو توجہ کا انجذاب انہیں کی شکلوں میں نمایاں ہوتا ہے اور اوپر سے ایک بات کا ظہور ہوتا ہے جس کا باعث خود اللہ کی قوت و طاقت ہوتی ہے اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جرأت سے نفس عالم میں ظہور قدس کا ایک حصہ جاری ہوا ہے وہ بھی اپنی استعدادات کے مطابق اس حصہ سے سیراب ہوتے ہیں جو ظہور ذات میں بالی اور دوسرے کی شکل میں منتقل ہوتا ہے اگر یہ صورت منتقل ہو جائے تو حوض کی شکل ہوگی۔ اسی طرح شریعت میں بھی ایک ہے جو حسوات کی شکل پر قائم ہے اور وہ حسوات تیز اور بالکل صاف شفاف ہے قوت متخیلہ اس پر قابض ہو جائے (تو) وہ صورت انسانیہ کے لیے کیم ہوگی عقل اس کو اس طرح توجہ اور اہتمام سے قبول کرے گی جو بعض حجابات میں

پڑنے کے ذریعہ متمثل ہوتا ہے اور اسی کے مانند ہو جاتا ہے اگر حشر کے روز وہ صورت متخیلہ سے صورت توجیہ کی استعدادات کے لیے جو قدر مشترک ہے متمثل ہو جائے (تو) افراد میں قدر کی صورت ظاہر ہوگی اور نفوس کے لیے علت ہوگی۔

یہ اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول الرحمٰن علی العرش استوی اور دوسرے ملائکہ حاملین عرش وغیرہ العرش کی تشریح کے بارہ میں۔ یہ نظر کشف جو کچھ پہ تصریح معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ جہاں آیات میں عرش سے مراد عرش مثالی ہے جو اس اجمال کی تفصیل ہے کہ عرش جسمانی اور افلاک سب کے سب صاحب روح ہیں اور ان کی ارواح میں ایک نقطہ ہے جو تجلی اعظم کے مقابل ہے اور وہ عرش و افلاک کے مجموعہ کے مقابل ہیں اور وہی رحمان کے مستوی ہیں اور ملائکہ حملہ میں بھی اس بات پر ہم ہیں کہ اس عرش مثالی کے گرد طواف کریں۔ اور اس کے حامل ہوں ان کے حقائق کا انجذاب بحسب ضرورت تجلی اعظم اور بسبب انعکاس تجلی عظم عرش مثالی پر ہے کہ افلاک کے ہر تحریک کی ان ارواح کی ارواح کی طرف ایک کل وہ راہ ہے۔ جب حکم اجمالی تجلی اعظم سے پیدا ہوتا ہے تو یہی عرش تکوینی بصورت جامعہ اس کے حکم اجمالی کی تشخیص کرتا ہے۔ اور فرشتوں کی یہ جماعت کہ اس عرش کو اٹھائے ہوئے ہے اس کا سبب یہ ہے کہ وہ نظام تجریبی اس طرح واجب الصدور ہیں (یعنی جن کا وجود میں آنا ضروری ہے) جیسے کہ جب حرکت میں آئے تو منطقہ بروج اور تعلیس کا ظہور ہونا واجب ہے۔

یہ اشارہ ہے حقیقت بعثت مثل عرض عام کے پر حقائق مختلفہ نے عرض عام کے معنی میں

ف۱ عرش پر مستوی ہو۔

ف۲ اور وہ بھی کا حرف عطف ۔ کہ بعد ہے ہیں عرش کے اردگرد۔

ف۳ عرض کے معنی ہیں جس کا کوئی وجود ہے بلکہ کسی شے کے وجود پر اس کا وجود منحصر ہو۔

اتفاق پیدا کیا ہو اسی وجہ سے ایک ہی نام اس کے لیے جاری ہو گیا ہو کہ وہ
ہو پس علیین کا جامعا اور جو لطائف میں عینی زمین کے اس بقعہ میں جس میں قبر
شائع ظاہر ہوئے اور عالم مثال صرف اور عالم مثال عنترج اعراض کے
مثل اخوان الصفا کے نزدیک ہے۔ پس بہشت ان میں سے ہر ایک میں ہو سکتی ہے
اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہو کہ بہشت مسیح کی دیوار قبلہ میں ظاہر ہوئی اور
اندازہ مستعارہ نہیں ہے۔

اتحاد، جب شاہ شہاب الدین صلعم آیا اور حضرت قدس کی خلوت چلہ کشی
قریب آئے اس خاکسار نے اس اضطراب کی بنا پر جو اس کو درپیش تھا اور وہ
یہ تھا کہ آپ کے شرف صحبت سے محروم تھا چاہا کہ فیوضات کے حصول کے
لیے وطن ہی میں ایک گوشہ میں بیٹھے اس مسئلہ میں حضرت اقدس رحمت
میں عریضہ لکھا آپ نے اس مضمون کا سرفراز نامہ تحریر فرمایا۔

حقایق و معارف آگاہ سجادہ نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق
سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام محبت معلوم ہو کہ الحمد للہ علی العافیۃ الظاہرۃ
والباطنۃ والمسئول من اللہ تعالیٰ کذلک لکم ولاولادکم وجمیع
من یلوذ بکم۔ حضرت ولایت کا احسان کس زبان سے ادا کیا جائے جو صورت
و معنوی دکھلی اس چلہ میں حاصل ہوئی جثیرۃ القدس کا انکشاف اور ان محققہ
اور ہیبات مقدسہ سے کتنی بار مختص ہوا اور ہیبات جمیلہ کے بعض وعدوں کی
بشارت کتنی ہی بار ظاہر ہوئی چونکہ سابقہ اس کا بیان گذر چکا ہے اس لیے
دوبارہ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ع مثنوی ہر شش جہت یک روزنست
دراں چند باتیں جو بیٹھے لکھی گئی تھیں وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ العزیز معارف میں تحریر
فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر میں سے ایک سے
حکایت کرتے ہیں کہ میں کسی آیت کی تلاوت میں وقت تک کرتا رہتا ہوں یہاں
تک کہ اس کے کہنے والے سے اسے سن لیتا ہوں اور اس کی توجیہ اس بات سے
کرتے ہیں کہ وہ اخروی شکل و صورت محسوس ہو جاتے ہیں اور اپنے ان کلمات متلفظہ
کو سنتا ہوں اور کہتے ہیں یہ ہے جو کچھ شیخ سہروردی نے فرمایا لیکن طور ذوق و

ایں ہیں قصہ آں کہ آپ کی کارکشادہ اوں اور ہمت عالیہ نے ارشاد فرمایا اور توجہات
مبارکہ نے دستگیری فرمائی جن کا شکر ادا کرنا بندہ کے امکان سے باہر ہے ؎

گر ہر تن من زباں شود ہر موئے یک شکر تو نہ ہزار ہا نتوانم کرد

اور چلہ کشی سے فارغ ہونے کے بعد اس کے اسرار سے اس بندہ کو مطلع فرمایا
اور اس میں کچھ حصہ کو جو حقایق و معارف کے مکاتیب پر مشتمل تھا اس سے
اس بندہ کو مرحمت کیا جاتا ہے عنایت فرمایا۔

حقایق و معارف آگاہ عزیز بقدر سجادہ نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق
سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام محبت معلوم ہو کہ الحمد للہ علی العافیۃ الظاہرۃ
والباطنۃ والمسئول من اللہ تعالیٰ کذلک لکم ولاولادکم وجمیع
من یلوذ بکم۔ حضرت ولایت کا احسان کس زبان سے ادا کیا جائے جو صورت
و معنوی دکھلی اس چلہ میں حاصل ہوئی جثیرۃ القدس کا انکشاف اور ان محققہ
اور ہیبات مقدسہ سے کتنی بار مختص ہوا اور ہیبات جمیلہ کے بعض وعدوں کی
بشارت کتنی ہی بار ظاہر ہوئی چونکہ سابقہ اس کا بیان گذر چکا ہے اس لیے
دوبارہ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ع مثنوی ہر شش جہت یک روزنست
دراں چند باتیں جو بیٹھے لکھی گئی تھیں وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ العزیز معارف میں تحریر
فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر میں سے ایک سے
حکایت کرتے ہیں کہ میں کسی آیت کی تلاوت میں وقت تک کرتا رہتا ہوں یہاں
تک کہ اس کے کہنے والے سے اسے سن لیتا ہوں اور اس کی توجیہ اس بات سے
کرتے ہیں کہ وہ اخروی شکل و صورت محسوس ہو جاتے ہیں اور اپنے ان کلمات متلفظہ
کو سنتا ہوں اور کہتے ہیں یہ ہے جو کچھ شیخ سہروردی نے فرمایا لیکن طور ذوق و

حال جو کچھ اس بندہ ضعیف پر گزرا وہ یہ ہے کہ کلام نفسی کا مقام مکشف ہوا اور آنحضرت کے نزول قرآن کے مقام کی یافت ہوئی کہ ہمیشہ ان معانی کو سترین واسلوب کے ضمن میں زمین والوں پر مثل بارش نازل کرتے ہیں اس لیے کہ وہ سب کا مطلب لوح میں ہی اور اس انکشاف نے مرتبہ قلبیہ صرف سے تنزل فرمایا، وہ خیال وہم کو اپنے ہی رنگ میں رنگ ڈالا اور قوت صرف کی طرف توجہ میں مثل نقطہ کے ایک عجیب حالت حاصل ہوئی چاہا کہ تین ختم اسی طرح پر کیے گئے خلاصہ یہ کہ ان ہی رنگ نے اسی حالت کا ارادہ فرمایا ہوگا جس طرح صوفی شہود کو کبھی رویت و نظر کہتے ہیں اور اس حالت کو سمع سے تعبیر کیا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

افادہ:۔ حضرت اقدس نے فرمایا جس سر مطہر کو اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے اس کی حفاظت قیام قیامت تک اس کا مقصود ہوتا ہے۔ ایک شخص کو اس پر متنبہ فرمایا کہ وہ ان کلمات آیہ اور عبارت کو جو انبیاء پر نازل ہوئے جمع فرمائے اور وہ اس وقت اطراف عالم میں متفرق ہیں۔ وہ بعد انتقال کے بعد یہ مقام اس شخص کو جو معلوم ہو سب کیا جائے گا۔ اور ان کتابوں اور عبارتوں کی حفاظت اگرچہ اس زمانہ میں مطلوب نہیں ہوتا تاہم اس کی حفاظت خود ہی اس کا مطلوب و مقصود ہوگا۔

افادہ:۔ حضرت اقدس نے اس حدیث کی حقیقت کے کشف میں کہ وہ ان میں کو ایک فرشتہ مکرتا ہے الفتح والقدوس فرمایا کہ ظاہر جنوں کو یہ شاق ہوتا ہے کہ فرشتہ کی اس مار سے کیا فائدہ اگر تسبیح کی طلب ہے تو وہ لوگ خود فرشتہ کی مار سہتے اور اگر آنحضرت کی دعا بشنے اس مار کا خلاف فرمایا تو یہ آنحضرت کی احادیث سے بھی تسبیح مطلوب ہے اور یہی کافی ہے پھر اس کو فرمایا یہ حقیقت روح ہے وہ صفت کبریا رکھتی ہے اور بھی ہر ایک اسم و حقیقت کے متعلق اس کے دلی ظاہر ہوتے ہیں کی طرف متوجہ ہوئی اور اس کے ذکر اور اس سے اخذ فائدہ

تخلیف اور فوت نوعیہ کی روحوں ہر جمع فرشتوں کی روحوں میں ڈالا گیا جو جب ثابت طائفہ پیدا ہوئے حکمت الٰہیہ نے ان کو مختلف اصناف و اجناس اور ہر نوع اور ہر صنف میں ایک خاص استعداد رکھی۔ ہر فرشتہ قدسی کی طرف مختلف ہوئے اس کو مصطفیٰ فرمایا ہے کہ غیب سے کیا ابہام ہوتا ہے تاکہ وہ اس کے حق کو داخل کرے ہر دستہ کو الہام کرتے حکمت یہ اس کی استعداد اس کی خصوصیت اور وہ اس استعداد اس کا طلب کرے اور اس کی فطرت میں اس کے سوائے تعلق کے ساتھ ایک مناسبت ہو۔ بخلاف اس فرشتہ جس کی فطرت میں ان دو امروں نے دلوں طلب میں مکان رکھا ہے اور اس طلب کو جو عالم غیب میں پوشیدہ ہو اور اس کی طرف متوجہ ہو یہ فرشتہ اپنے دل میں اتار لیتا ہے اور محفوظ کر لیتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آیہ کو ستاروں کے مقابل کریں تو وہ دستہ اس آیہ میں تسبیح پڑھتے ہیں یہاں تک کہ سبحان کا علم ان پر غالب نافذ ہو جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سر عظیم کی جو آفاقی حیثیتوں کی جانب سے ہے خبر دی ہے اور اس کے بیان کے سلسلہ میں ان حدوں کے ذکر کی طرف بیت بلیغ اشارہ میں بیان فرمائی ہے اور اپنی امت کو اللہ تعالیٰ نے تجلیات صوریہ و معنویہ سے برابر حصہ فرمایا ہے اور حقیقت تجلی ظاہری یا وحدت مجردہ کے مناسب ہے صورتوں اور لباسوں کے ساتھ کہ حکمت الٰہیہ نے جو نقشہ اس کی مثال کی تعیین فرمائی اور دونوں صورتوں میں اس عبارت کا اس مجردہ حقیقت مجردہ فعالہ کا استناد ہو جاتا ہے اور اس سے ایک۔ خلاصہ و منگ اپنے میں منعکس ہوتا ہے اور اس کے نوعے علیحدہ علیحدہ ہو جو اس تجرد کے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور لطیفہ روح میں ایک اس و انجذاب پیدا ہوتا ہے اور لطیفہ نفس حقیقت مجردہ کے ساتھ ان دونوں امور اور تجاذب کے ساتھ لیا جاتا ہے اور ایک عجیب اتصال اور عجیب حالت ظاہر ہوتی ہے جو اصل چیز ہے اور معنوی تحمل سے

اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ صورت خاص اسی سے برآمد ہوئی ہے۔ محقق حاذق
کو اسی کام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ اس صورت کی طرف اس تمام قصید کے بعد
بیان کرنا چاہیے کہ عالم میں حقیقت فنا آسمان کے افق میں مثل آفتاب ظاہر
ہوتی اور کوہ زہد سے اعتصام، ہوا اس کی شعاع صورت وجیہ سے محظوظ ہو کر حسرت
طلب الوالد بشر ہیں۔ ان پر کمال فنا بہت اور کمال سرعت یعنی صعوبت اور لطف
احسان جلوہ گر ہوئی اور اس ضمن میں یہ آگاہ کیا گیا کہ یہ وہ اسم الملک القدوس
اور ہر اس فرد میں جو اپنی اطراف میں ہو موجود کی قوت رکھتا ہے۔ تجلی صوری کی
ریزش کرتے ہیں اور اس کو اس تجلی سے انس و انبساط دیتے ہیں اور اس کو اس
تجلی کے ساتھ انتہا خاص و نہایت عطا کرتے ہیں اور اس شخص کی دونوں آنکھوں کے
سوراخ سے اور ان سے اور الملک القدوس اس طرح ہے جیسے پانی اپنے چشمہ سے
جاری ہوتا ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک فرشتہ اس امر پر
موکل ہے جو منصوب ہوتا ہے (اور) جس نے ساعت خلوہ میں تجلی اعظم کو اپنے
میں چمکایا ہوا اور اس وقت ہر ہو اپنے کمال سعادت میں تھا ظاہر ہو گیا ہے
اور اس سر کو اس کے قلب کی نہایت میں رکھا ہوا اور وہ ہر شے کو دیکھا کرتا ہوا اس لئے
کہ اس عالم سے نکلنا اس وقت ممکن ہوتا ہے جو خواہ اطلاع سے پیشتر ہو تفصیلی
یا اطلاع کے بعد یہ تفصیلی طریقہ۔ حاصل اس مقام کا طلب صحیح کے وقت ہوا اللہ
تعالیٰ اعلم و احکم و ارشد و اعلم۔

حضرت قدس کے لفظ خاص سے یہ تحریر کی گئی ہے

[illegible]

[illegible]

توجیہ: میں بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ آج
شب میاں سعد الدین کا جو آپ کے فرزند تھے اس میں بے وجہ گریہ سا گیا ان کی والدہ نے
خیال کیا ہو کہ ان کی والدہ کو تسلیہ کی جس نے ان کی تیمارداری میں غفلت برتی تھی اور
جو کچھ اس لڑکے کے رونے سے متاثر ہوئے۔ اسی حالت میں غنودہ آ گئی۔ واقعہ میں
دیکھا کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ قطب الدین قدس سرہ العزیز اہل تفرید کے لباس میں
ایک مقام پر تشریف فرما ہیں اور ان کے پہلو میں سعد الدین بھی بیٹھا ہوا ہے اور وہ ہمہ
طرف متوجہ ہو کر فرما رہے ہیں کہ ہم اس لڑکے کے کھیل میں اور اسی ضمن میں یہ بھی فرمایا
کہ ہم نے اس لڑکے کے حق میں خصوصاً اور دوسرے عام لڑکوں کے حق میں عموماً

[illegible]

شاہ کی دعائیں کیں اور شائخ نقشبندیہ و چشتیہ و قادریہ کی ارواح سے مدد
معلوم ہوا کہ یہ اکابر ہماری اولاد کی طرف بھی نظر عنایت رکھتے ہیں وہ
اسی ماجرے کی مثال ہے۔

خواجہ صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ حافظ عبدالغنی قدس سرہ
انتقال کے بعد حضرت اقدس کی اکثر جلسوں کا اس حجرہ میں جس میں حافظ
بیٹھتے تھے اتفاق ہوتا تھا خیال ہوتا تھا کہ اس حجرہ میں آپ کی نشست
اتفاقیہ ہو جاتی ہوگی۔ پھر دنوں بعد ارشاد فرمایا کہ ملائکہ کی ارواح اس حجرہ سے
خاص انس رکھتی ہیں اسی وجہ سے دل اس کی طرف کھنچتا ہے کہ تھوڑی دیر اس
جگہ بیٹھ کر اوراد و وظائف میں سے کچھ پڑھا جائے۔ بلکہ وہ ملائکہ جو حفاظت
دیوار سے الفت رکھتے ہیں۔ اگر اس سلسلہ میں تھوڑی سی بھی غفلت واقع
ہوتی ہے تو ان کا انس وحشت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ناچار وہ تین گھڑی اس حجرہ
مشغول رہنا منظور ہوا کیونکہ ان کی رعایت اسی کی مقتضی ہے۔

۱۲۶۹ھ کے جلسے کے بعد ارشاد فرمانے کے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ
کشف حقیقی بھی اور مجازی بھی صورت کی نسبت میں واقع ہوتا ہے اور کبھی بصورت
حدیث نفس ہو جاتا ہے ایک دفعہ حدیث نفس ظاہر ہوئی اس حالت میں کہ در
بیداری تھی لیکن واقعہ حال کی طرح ظاہر ہوا گویا میں ایک بحر عظیم کے سامنے
تھا لہر ہوا بعد ضرب کے واقع ہے اس وجہ سے بظاہر ایک وحشت طاری
ہوئی لیکن دریا میں ایک عمدہ دلکش منظر دیکھ رہا ہوں۔ اسی اثنا میں ایک
شخص دبلا پتلا جسم کے رنگوں میں سے ظاہر بظاہر جوان۔ سیاہ داڑھی لمبی اسلامی
ہوتا تھا کہ وہ اپنے وقت کا قطب ہے۔ اس نے تھوڑی سی گیہوں کی گرم روٹی اور
برکات غیبیہ حاصل ہوئیں۔ لیکن اس سے اہل کی نسبت کی برکات اور کا اثر

نے میں محسوس ہوا تھا پھر تھوڑی دیر بعد حزب البحر کا جو کہ مشہور و معروف
شیخ ابوالحسن شاذلی کے ملہمات سے ہے اس وقت شیخ ابوالحسن شاذلی
قدس سرہ کی صورت برق خاطف کی طرح نظر آئی جس کا رنگ سعید سرخی مائل تھا
اور حبشی داڑھی تھی۔ بعد ازاں اس فقیر کو شیخ ابوالحسن شاذلی کے مقام پر لے گیا
اور اس قبلی کی طرف جو شیخ کا قبلہ عبادت تھا متوجہ فرمایا اور آپ کی نسبت سے مناسبت کی
اور آپ کے شیخ کے مزاج سے ہم آہنگ کر دیا اور اس قبلی اور نسبت کے تعاقب کو
مفصل طور پر بیان فرمایا۔ اور حزب البحر کو منبع (علی (اللہ کی صفتیں) کے مشاہدہ
کے لیے بمنزلہ کوہ (عظیم سے) بنایا ہے

[illegible] وصفی کلمۃ [illegible]

بیک وقت سے معلوم ہوا کہ اس کوہ سے مشہود ہوئے اس واقعہ کے بعد حضرت قدس
نے حزب البحر کی ایک عجیب شرح جو دقیق نکات اور حقایق و معارف پر مشتمل تھی تحریر
فرمائی جس کا نام لوامع ہے۔ اس میں اولاً کل الٰہی کی معرفت جو جملہ کمالات
واجبہ کی نذیر ہے اور اس سے مطلب ابداع و خلق و تدبیر و تدلی ہے اور تولیت
واجبہ کیفیت کی معرفت کر یہ حزب البحر اسمیں سے ہے بیان فرمایا اور
اس میں اسمائے آلیہ میں سے تین اسمائے مبارک یعنی (اللہ۔ قادر۔ علیم کی
تحقیق بیان فرمائی اور عدد شریف حقایق کے ابواب قرار دیئے۔ (یعنی، قولہ
عضہ یہ قولہ ملکیہ سیئات مثالیہ۔ بہت طلسم آلہی جن کا پورا ذکر اس کتاب
میں مخاطبات کے حصہ میں لکھا ہے۔ دوسرے اور پھر اس تجلی کا بیان جو شیخ ابوالحسن
شاذلی کا تعلق تھا تحریر فرمایا۔ اور اس کی تمہید میں سم آلہی کی تحقیق جو تجلی آلہی
کی اصل ہے اور تصفیت و تجرد و تخلیت کرنے والی ہے اور ملک و ملاک و دین اصل

[illegible]

کتوب بعینہٖ مطلوب کے واردات سے بعینہٖ اس رسالہ کو مرتب کرتا ہو اور وہ ہو
حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ صمد سجادہ نشین سلاف کرام شیخ محمد عائش سلمہ
اللہ تعالیٰ فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام محبت التزام معلوم ہو کہ نامہ مرسلہ یاد
سے خبر سرور ہو اور تمہاری خیریت مطلوب و مدعا ہے نیک مطلوب۔ تمہارا مرسلہ خیر
پہنچا جن باتوں کے جاننے کے شوق پر مبنی تھا جو حل کشی کے دوران صادر ہوئے۔
اور اس میں کی چند باتیں تحریر کی حالی ہیں ہر چند کہ اکثر وقت ان علوم کے
ظہور کے وقت دل ان کو تحریر میں لانے پر مشغول نہ ہوتا تھا اور پھر اس کے بعد وہ
دل سے محو ہو جاتے تھے لہٰذا اس میں سے جتنا تحریر ہو سکے۔ ما لا یدرک کلہ
لا یترک کلہ

جاننا چاہیے کہ تجلی تملی جس کی خبر دینے کی طرف اشارہ کیا ہے یہ تجلی ہے

جاننا چاہیے کہ طریقہ نقشبندیہ میں تجلی تملی اس حالت کو کہتے ہیں جو سالک پر اس کے لطائف
کی استعداد کو تجلی میں لانے کے لئے ہوتی ہے کہ تجلی لا یدرک الا بقدر۔ تجلی تو لیکن بعض اوقات تجلی کا
تحمل نہیں ہوتا جیسے دیکھنے والے کی آنکھ سے تعلق۔ اور اس کا بہت سی مثالوں
میں ایسی حالت ہوتی ہے جس پر تجلی ہوتی ہے گمان ہوتا ہے کہ یہ تجلی قابل کی استعداد کے مطابق نہیں
ہوتی اور اس کا غیر متعین رہنے کے واسطے تصرف اس جگہ کھلتا ہے ہوتا ہے اور اس کو
کے طور میں اس عبارت سے تعبیر کرتے ہیں کہ تجلی نے تجلی ذاتی کی طرف تدلی کی اور بعض
مقامات میں اس کو تنزل اور سایہ ہونے ہیں اور اس تجلی کے ساتھ شوق نزول [illegible]
اس کی کیفیت ہے کے مقام کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اس وقت کہا جاتا ہے کہ تجلی نے ترقی کی [illegible]
کسی سے ہوتی ہے اور کبھی بے کیف۔ اور ذکر کرنے والے طریق میں غلبہ کرتی ہے [illegible]
حالت [illegible] ہوتی ہے اور کبھی بے کیف ہوتا ہے کہ بعض لوگوں میں یہ تجلی تملی ہے [illegible]

ہوئی۔ پھر اس سے بعد وہ لوگ اس میں رہتے رہے اور پھر قاش کے بعد بعد
وگھر کا کچھ اسباب رہ گیا ہو۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ فتنہ کی وجہ سے سامان سا
بدحال ادھر ادھر کیا جاتا رہا اور یہ سب طاہرین کی حفاظت کے دوران ہوا کہ حق
نے کی حفظ اس کی حفاظت میں کی تھی۔ ان دنوں فرشتوں کی بات بھی حل
لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ الخ

اسی دوران جب کہ سندھ جنگ کی بادشاہ سے جنگ چھڑی ہوئی تھی اور یہ
قصہ طول کھینچ گیا تھا اور نظام کی پریشانی کا باعث بنا ہوا تھا اور لوگوں کے
خیال میں اس کا خلل ظاہر ہو گیا تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک دفعہ جنگ یہ
ہو گئی ہو ایک دن دو فوجیں ہو رہی تھیں لگا کہ اگر یہ امرا جنگ میں ما
گے تو ہم ان کو ہلاک کر دیں گے پھر جیسا ہی ہوا کہ ان جنگوں سے ان کے کام
ہو گئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں سندھ جنگ کو ایک عجیب حالت پیش آئی
کے سر میں آفت نازل آئی۔ جیسا اس کے پیر کا گوشت کاٹا جاتا تھا وہ اور سڑتا
جاتا تھا اور مرہم کاٹنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ آخر کار وہ پیر جاتا رہا
اور اس فرشتہ کا کہا ہی واقع ہوا۔

حضرت اقدس سندھ دھنکان ۱۱۹۶ھ میں جب طوت مانو و فتاب
چلہ کشی فرمایا چونکہ یہ جاکسار اپنے آبائی وطن میں ماہ تھا اس کی وجہ سے آب کی
شرب کی دقت سے صدمہ تھا بھوتا ہے کو وطن ہی میں انجاب نصیب ہو جس تو آپ
عالیہ کے حصول کے لیے بیت گوشہ میں ڈال کر اسباب حکمت کی عنایت کا ظہور
ہی آپ جانے بے مقتضائے کرامات علیہ ان سہد علیہ سے ہے اس حال
فرمایا اور اس بارش سے اس کے سر محترم کو تری کی بسی وجہ سے نہ پہنچی وہ اس

سد کیسر

کچھ گیا اور جو کچھ سمجھا وہ یہ سمجھا اور ان میں سے یہ بھی ہے کہ اس نور اعظم کی ایک عجیب کیفیت بتائی گئی۔ ذوق ازل نے علوم کا ہر ذوق جو اس حالت میں یاد آیا سب اس نور میں مخلوط آئینہ کی طرح نظر آئے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ صورت کی طرف پڑتا ہو بلکہ یہ نور ہی حقیقت ہو جاتا ہو اور اسی رنگ میں ظاہر ہوتا ہو اور ان چیزوں کے ضمن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام تجلیات اللہ کے ذوق الازل کے علوم اسی نور اعظم سے پیدا ہوتے ہیں، چونکہ ذوق ازلی کی اسمعہ یکا منہ کہتے ہیں تو اگر جبریہ آئینہ ان کی نگاہوں سے غائب بھی ہو جائے تو وہ کچھ جانتے ہیں کہ ان کی نظر حق بین ازلیت کے آئینہ پر بلا واسطہ پڑ گئی۔ تجلی اول سے لیکر قلب میں ایک تاثیر واقع ہوئی اور حیرت طاری ہوئی پھر کمال تاثیر کے بعد ان کے دل میں افاقہ ہوا اور عجیب مکاشفات پیدا کیا جب اس حالت سے افاقہ ہوا تو چند علوم مناسب مقام تھے متخیلہ و ہمیہ میں ظاہر ہوئے۔ مجددیوں کے ایک یہ ہے کہ اس محل کو باعتبار حواس نہیں دینے والا ذوق ازل ہے اور وہ اعتبار ذات نور اعظم کی قوت منطبعہ کے ساتھ ہمیشہ تعلق کا قیام ہے جیسے حس ظاہری میں قلب، اس لیے کہ نفس کل ذات کلیہ کے ساتھ عالم میں باقی رہتے ہے اور وہ اس کی قوت منطبعہ کے ذریعہ سے نقطہ ہو جو عرش اللہ پر ہے اور قوت مجردہ جس کو ہم تجلی اعظم کہتے ہیں وہ وہی نقطہ ہے جس کو اس نے اپنا عرش بنایا ہے اور یہی وہ مناسبت ہے جو اس بات پر حاصل ہوئی کہ یہ تجلی ذات قلب پر واقع ہوئی اور اس میں سے بعض اقوام اور امتیں گذشتہ زمانوں میں نبیوں ہوئے اور اولیاء اللہ ہوئے، ہیں ظاہر ہوا بسبب تفاوت استعداد کے جیسے کسی کی نسبت سے حضرت ابراہیم کو اور موسیٰ اللہ میں فنا فرمایا اور وہ ولایت عظمیٰ کی حقیقت ہے جس شیخ مشائخ کو سرہند میں اس نسبت کا حقیقت حقہ فنا و بقا

کچھ جہان میں بھی کوئی اس نور کے قابل نہ ہوا اور وہ اس دنیا سے کہ اس کا حصہ اس عالم کون میں صرف یہ ہے۔ اور یہ نور اعظم عرش رحمان ہے اور دونوں میں تین چیزیں جمع ہوئیں ایک قوت مجردہ جو تجلی اعظم ہے مقابل ہوئی دوسری قوت منطبعہ جو حسن ظنیہ ہے مقابل تیسری حاملہ یعنی خیال وہم اور یہ تینوں قوتیں نور اعظم کے سبب اس نور اعظم کی طبیعت سے اس کا تقاضا کیا کہ اپنی صورت کو اس نور کے سر پر سے ڈالدے۔ مگر نفس ناطقہ تجلی اعظم کے مشابہ اور قوائے نفسیہ قوت جسمیہ کے مشابہ اور مدرکہ احدیت کے مشابہ بنے ہیں کہاں وہم میں صورت آتی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ان اللہ خلق آدم علی صورتہ اسی کی طرف اشارہ ہے اور مجتہدان کے یہ ہے کہ آدم کی جزئی نظر ان وقت اور اس کا انطباع اور ارتسام روحانیت کا اس پر غلبہ کے ساتھ ہیں ہوا اس سلسلہ میں ایک اشارہ اس مضمون کا ہوا کہ اس حالت میں تو اوفق حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش سے تمسک آخر شب میں مفید واقع ہوگا۔ اور نماز کے بعد اس کی دوسری التزام کرنا چاہیے۔ اس سخن میں یہ دکھ معلوم ہوا کہ ہندوستان حضرت کی بعد جماعت اس کے غلبہ کی دور کرنے کے لیے ہوا اور مجتہدانہ ہے یہ ہوا اس قسم کے جواب میں جس نے یہ سوال کیا تھا کہ تیری نسبت قوم کی نسبتوں سے کون سی نسبت سے مناسب ہے جواب یہ ہے کہ اس جگہ کوئی نسبت نہیں ہوئی نفس اللہ سے ہوا اس میں نقش کر دیا ہو جیسے تصویر آئینہ میں ہوتی ہے اور اس کی بقا اور بھولنے کی وجہ سے مطلوب ہے سوا اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے اور ہم چونکہ جانتے ہیں اور ان پر بھی واضح ہوا کہ اس کو نسبت نہیں اور اس کی مناسبت قوم کی مناسبت سے تفاوت فاحش تمام ہے جو کچھ وہ

ایک اور کے بعد متحقق ہوا۔ چونکہ کمالات کے حصول کے بعد متحقق ہو
روشن اور حسن کا ادراک ہوا جیسے ایک جاہل اور ایک حکیم نے ایک درخت کو
جاہل کی نظر ظاہر پر تھی اس نے اس کے پتوں کی تعداد گنی اور پھل
کو دیکھا اور حکیم کی نظر بطن یعنی درخت کی مختلف قوتوں پر جیسے قوت
اور قوت جذبہ کا اعتبار۔ دونوں نے اپنی اپنی دید کا حظ حاصل کیا یعنی
بقدر استعداد حصہ پایا لیکن معرفت کے لیے ہمیشہ ایک نے دوسرا درخت
دیکھا اور دوسرے نے دوسرا۔ اسی طرح دوسرے نے یہ گمان کیا کہ ولایت
نبوت دو مختلف چیزیں ہیں۔ جو نسبت کہ لوگ ولایت سے سمجھتے ہیں
اس حد اس نسبت پر علوم و فیضان ہوتا تو ثابت معلوم ہو جاتا کہ یہ دونوں
دو امر اس کی غیریت کے سبب اس کے جو ہم نے بیان کیا دو لوگوں میں ان کی استعداد
کے مطابق تقسیم ہوئے اور اسی طرح دونوں امروں کے مسائل کا حل انھوں نے دیکھ
اور سمجھ کر یہ مسائل ان کے غیر ہی حوالے سے حاصل ہو چکے ہیں اور یہی حقیقت ہے
اور سمجھدار کے لیے ہو کہ خیال اور دلیل کے طے طریقہ سے ہو۔ علوم الاول حرف ہیں
اس لیے کہ ان کی کل کا قرب اللہ اس میں فنا نہیں ہستی مراد ہے اور اس کی حقیقت
یہ ہو کہ ان کی کل کا نہ ہونا ان خلوص میں ادراک ہو جو حقیقۃ القدس میں حاصل
کے تابع ہیں۔ اور عالم الاعلیٰ و نباتات نفیسہ سے ان کی تربیت کی جاتی ہے پھر نہ
ملکہ تقدس الٰہی جو کے شہود مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی اس
سے بالبتہ اللہ ان کا سلسلہ کیا جاتا ہے اگر وہ اس سعادت پر حوالہ کے مناسب ہو
ہو جائیں اور وہ اس پر ہیں اس تک کے اعمال و اذکار و نباتات نفیسہ لمحہ دیتے ہیں
معرفت ازل کا ذوق، لمحہ دینے والے حادث کے رابطہ کی معرفت تو یہ کہ تحقیق
ہوں تو بہتر اللہ اگر نہ ہوں تو بھی نہ ہونے کے۔

تجلی تو ہم جو قرآن مفسر کی تلاوت کے وقت واقع ہوئی اس سے لطیفہ
عقل کو جنبش ہوئی اور ایک اصحاب متحقق ہوا اور قرآن کے بعد یہ علوم ظاہر
ہوئے یہ کہ ہر ولی و رسول تمام "حس" سے ہے اور وہ تمام اہل کا
اب نبیہ اللہ اس کے افراد کی تعداد جبلی میں نظر ہے کہ تمام افراد اس میں
متحقق ہوتے ہیں اور جو ان ہونے والے خاتم تک افراد کو محیط ہوتے ایک
اس حوالہ شاطان اور ہر ایک کی استعداد پر وہ جیسے ہر وہ اس طرح ہی کہ
مناسبت اور مشابہت دو قوتوں تین قوتوں کے ہوتے ہیں جیسا تجلی اول میں
جس نے قرآن کو اور اس کے ظہور جس آئی اور تجلیوں باہم مل گئے اور ان دونوں
کی کثرت و کثرت سے ہیں۔ آیت قرآنی ان تمام شعاروں کا حامل
جاتا ہے جب تک دنیا اور دنیا والے ہیں۔ حق تعالیٰ اور آیت قرآنی "فذرہ لیکو
فی غیب کے ترجمان حضرت خاتم الاولیاء ہیں کہ یہ بعض قوتیں ان میں ہو
نہیں اور وہ تمام ان کے دسترخوان کے ریزہ خوار ہیں۔ اور انہیں میں سے
بھی ہو نہ نبوت اور نہ ولایت قرآن محض علم علم نہیں ہے۔ مدعو اسموات والارض
جس طرح شہود جوہر میں سے ایک صورت کو معدوم کرتا ہے اور دوسری صورت
کو موجود کرتا ہے اسی طرح ملکوت میں شرائع تکلیفیہ کی اشیاء کو بصورت روحیہ پھر
وہیہ پھر جامعہ صورۃ مثل کرتا ہے اور ملائکہ کے طبقات اعلیٰ مرتبہ ملکیت سے اسفل
مراتب ملکیت تک سب کے سب اسی رنگ میں رنگ جاتے ہیں اور اسی مناسبت سے علیم
ہوتے ہیں۔ اگر کسی جاہل نے شرائع کا انکار کیا اور ان کے علاوہ تاویل کی ہر چند وہ
حق نہ ہو کفار گا لیکن ماخوذ ہوگا جیسے رطوبت کہ تب ہی بارش کا موسم آیا آسمان

۱ بصیرت۔ قصد کرنے والا مشاہدت میں کا قصد کیا جائے۔
۲ قاعدہ بہت دیر میں مکمل کرتا ہم ہستیم۔

سے کہ تحت الثریٰ تک سب مرعوب ہو گئیں اور وہ خود اپنے خیال میں یہ سمجھ
کہ انتہائی شدید گرمی کا موسم ہے اور اس واقعہ یا ذاسد کی وجہ سے اس نور
نہ ہوگا اور اس کی ہیبت ساعۃ بساعۃ اور لمحہ بلمحہ اور دم بدم
رہیں گے اور یہ میری آخری بات ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب
وتعالیٰ۔

جب رمضان ۱۳۲۵ھ میں حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ
بعض موانع کے سبب جو اس کو پیش آئے شرف عبادت کے حاصل
آنجناب کے کرم عام نے اس احقر کو بھی اپنے فیض عمیم سے محروم نہ
پسند نہ فرمایا اور اعتکاف کے ارادہ سے خاکسار جس دن ہیں کل کلیہ
بیان اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر شروع فرمایا تھا اور
خاکسار کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سننے کی
سادہ لوحی یہ تجلی کی حقیقت سے بے خبری میں اس کو کاغذ پر جلد جلد لکھنے
اصل پر فقط اور فقط اس کو تجلی مطلب ہے اس موجود سے جو واجب کا
اس کے بعض کمال کا ظہور ہو اور وہ کمال جو تجلی کی شرط ہے کہ کوئی فعل اور تجلی کے
واسطے سے حق کی طرف منسوب ہو خواہ نسبت بھی، جان جو صبا کہتے ہیں کہ
نے ایسا ادا دیا کہ یعنی اس تجلی کے ساتھ اس کے ظہور کی شرط جیسا
میں کہا گیا کہ اللہ نے فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا
یا معنی مفعولیت جیسے حدیث آدم فی الجنہ میں ہے
دیکھا اور اگر تجلی کا تو صدا اس اتصاف کے کسی صفت واجب کے ساتھ شاذ تم
چاہتے تو زید کی انگلیوں کی حرکت کو شرط کتابت کے ساتھ دیکھو اور کہو زید کی
انگلیوں کی حرکت ہمدم اس کے شرط کتابت کے ساتھ متصف ہونے میں تابع ہے

ہی طرح امور عادیہ میں جیسے ریل کا آج کے دن روانہ ہونا اور آج کے دن مردہ ہونا
اور یہ سب امور عادیہ اللہ کے فعل کے ساتھ بھی حق کے لیے تابع ہیں اور یہ سب
موصوف کے ساتھ متصف ہیں۔ اس احسن تفصیل سے یہ تجرد تجلی کے
درمیان ایک مناسبت یا تعلق پیدا ہو گیا اور دونوں اس کی تعبیر ہو گئیں پس اس
تخیل کے کہ حق مشترک اس کو شجر و حجر سے ملا کر تجلی ہے اور جب ہم حقیقت واجب کا
تصور کرتے ہیں اور اس پر تجلی کا حکم کرتے ہیں تو یہ تجلی ہماری تو [illegible]
کی صورت قائم ہوتی ہے اور اس صورت کی وجہ سے ہم کہتے ہیں [illegible]
جیسی جو افراد متحریں سے ایک فرد [illegible] سلام دے سکتی ہے؟
صورت وہمیہ متحرکہ [illegible] کی عنصر [illegible] کا خیال [illegible]
[illegible] ہیں ہر ایک کی شکل و ہیئت کے ان کی ہوا [illegible]
[illegible] شکل و ہیئت میں ہوتی ہے جس طرح ان کی شکل موجود ہوتی ہے
[illegible] کی اور اس متعلقہ [illegible] ہوتی ہیں اس کو حوالہ [illegible]
[illegible] سے عرش پر لانے میں [illegible] کی اطلاع صرف اس کو ہوتی ہے اور متعلقہ [illegible]
کو اور تقاضوں کو اور یہ [illegible] کا حکم دیتا ہے اور ان کی حکمتیں یا کیسی ہیں [illegible]
کرتا ہے عرش کے [illegible] اس وجہ سے [illegible]
[illegible] کے خاصوں کو ظاہر کرنے کے لیے ہر ہم کہتے ہیں کہ فرشتہ پیدا کرتے ہیں
جو صرف اس وقت تک کے لیے ہوتا ہے کہ اس سے کام [illegible]
جس کی صداء مصداق [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ایک جزء [illegible] ان فرشتوں کی شکلیں جو [illegible]
کی شکلوں کی طرح ہوتی ہیں [illegible]

کی حیثیت ہیں جس کا حاس تک الافلاک ہے ایک نمونہ ہے اور وہ اس کی کل محسن
و خیال مطلق کی حیثیت سے بغیر کسی دوسری ضرورت کے اس کو وجود
کے خیالات میں ایک نمونہ ہے جہاں کی استعدادات خاصہ کی ضرورت
ہوا ہے اور عالم اجسام میں ایک نمونہ ہے جہاں بیکم اس نشانات خاصہ کے
وجود تحلی خود خلاق اور عالم کو واجب قدیم سے اور اس کے لعس کی
کہ یہ ہے تحلی کی حقیقت لیکن چونکہ وجود سے اس کا اثبات متعین ہو گیا ہے
یہ کہ عین بیچ میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رب العزت کو خواب
دیکھا اور اس رویت کو کہ سکتے ہیں کہ ابن قتیبہ اور محمد بن سیرین نے اس
کلام میں اثبات کیا ہے کہ اس صورت مرئیہ خواب میں ایک مخلوق ہے
کا الخلق کرنے والا ہو سکتی ہے اور وہ اس کی تحلی ہے وہ صورت ہے کہ اس نے
نے فرمایا علی غیر وہ تحلی اور اس میں شک نہیں کہ وہ
صلہ کہ وہ تحلی صدر ہوا کہ اس واجب کے لیے حالی ہوئی اور
لیے ضرور ہوا تصور ہے کہ اس بیچ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ
میں کلی کی استعداد کے مطابق تحت تحلیوں میں دیکھیں گے بعض ایسی استعداد
خاصہ کے حلام اور بعض دنیا استعداد بیچ کے مطابق دیکھیں گے جنتے ہیں
کے سجود میں اس حضور کی اس کریم اور اس کلام کی کہ تحلی سے نسبت رکھتے ہیں
اس کی کلام کرتے وقت کہ سکتے ہیں کہ اللہ اس کے سننے کے وقت کہ
اور اس کی صورتیں جیسے وقت کہ سکتے ہیں کہ کتبہ الصان کے شان
نزول میں حضرت یہ کہتے ہیں کہ حضرت آدم کہ اللہ اکبر
نے ہاتھ سے اور اپنی کلام قدیم میں یہ الفاظ خاص ترتیب
کے ساتھ ترتیب میں اور قصہ یا ہاں ہو کہ اس واسطہ سے ایک کا حکم دوسرے کی

ملاں کہتے ہیں یا ہیں کہ صفات فعل بحث میں یہ بات قرار دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
صفات قدیمہ ہے متصف ہے۔ ان صفات میں سے ایک صفت قدرت بھی
ہے۔ قدرت جب کسی چیز سے متعلق ہوتی ہے تو اس جگہ حادث قدرت کے متعلق
ہوتا ہے کہ قدرت حادث کے متعلق اور قدرت ان تعلقات کے مطابق مختلف
نام لیتی ہے اور ہر جگہ دوسرا معلوم پیدا کرتی ہے احیاء اور اماتت ازندگی دینا اور موت
دینا، اور تصویر و رزق، مصوری و رزق رسانی، اس سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ ان
صفات حادثہ سے یا ہو اور اس سے تعلق قدرت متصف ہوتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں
پیدا ہوتا ہے کہ قدرت قدیمہ اور اماتت و احیا کے درمیان ایک خاص نسبت ہے اور
اسی نسبت کی بنا پر یہ کلی قدیم اور اس کا نمونہ جوں لیکن حکمت کے طریقہ پر اس میں
شک نہیں کہ نسمہ اور غیر مجردہ کے درمیان ایک خاص مناسبت ہے کہ اس
کی وجہ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ناموس الٰہی اور نسمہ کے متعلق خواص
جو ہے یہ ہے کہ آنکھ سے اشیاء کو دیکھیں اور یہ بیں صور [illegible]
[illegible] اور صورت [illegible] کے ارواح
[illegible] کی نسبت ہے اس کے بارے میں کہہ سکتے ہیں [illegible]
[illegible] پس مجرد و غیر مجرد کے درمیان ایک نسبت ہے کہ اس کی وجہ
سے ایک کا حکم دوسرے پر واجب ہوتا ہے۔ اور چونکہ فلک الافلاک بلکہ تمام
افلاک قوت متخیلہ رکھتے ہیں تو واجب ہوا کہ یہی چیز جو ان کی قوت متخیلہ میں ذیش
ہو صحت جاہلیہ لیتے ہوئے ہو اور اس مناسبت کا حامل انداز خیالی سے افضل
اور تمام موجودات خیالیہ سے خوبصورت ہوتا ہے اور نفوس بشریہ کی تہذیب جہاں تک
کہ اس انداز جمالی کے مناسب ہوتی ہے مناسبت جبلی کے ساتھ حظیرۃ القدس سے
نفوس کو کھینچنے والی ہوتی ہے۔

ساتواں مقام۔ چوں کہ تجلی اعظم کی دو جہتیں ہیں ایک جہت
یہ کہ وہ خود ملکوت ہے پس ان اعتبار کی طرح جو کوئی تزکیہ
ا ہوتے ہیں اور ظلمت آنہی کے بنظر اس پس ملکوت اس تجلی کے
وابستہ یا متعلق ہوا۔ اور نفوس ذکیہ عطیۂ نسمہ کے ساتھ مخصوص ہوتے
کے اعمال کے متحمل ہو گئے جیسے مرغوب ہوا حب ریاست کی
کو بھی اپنے سامنے لیتی ہے۔ لہٰذا تدبیر عالم ان نفوس کے ذریعہ
اور جنت و ملیین بھی اس تجلی کے واسطہ سے منعلم ہو جاتے ہیں اور
سعادت کا سبب ہوتا ہے آہستہ آہستہ اس حقیقت کا عین ہو جاتا
زائل ہو جاتا ہے جس میں خود کی بصورت وجوب کے طور کی متعلق ہے
جلاد صفاتی کے عدم آفتاب کی صورت کو نہیں کرتا ہے۔

ساتواں مقام۔ کمال کے مطلب ہو حق کی تجویز کا خلق کی تکوین یعنی اور اس
تسبیں ہیں ایک نقطۂ صفات دوسرا نقطۂ ذات نقطۂ صفات کی مثال یہ ہے کہ
مگر میں بہت سی سیاہیوں کی گیں جان تک کہ وہ دور سے کھڑی
چاروں طرف پانچوں ہر ایک کو اس اور سے ایک حصہ جیسا
ہو گیا کسی کو سرخ نور لیکن وہ بھی اس کے صباغ سے ایک
برابر اور کسی کو بہ مخلوط جرم کے رنگ کے ساتھ جس کو اس نے پیدا
اور نقطۂ ذات کی مثال یہ ہے کہ جیسے کسی شخص کی روح اس کے بدن سے
پھر وہ روح اور جوارح کی طرح میں مشغل ہو جائے اور اسی میں
ہو جائے اور نقطۂ صفات کی ہر ایک بہت سی قوتیں ہیں تو طرح
عبادات کی نسبت کے خلق سے ہو دیعہ یا ہو دیعہ نسبتا توحید کی نسبتوں کے مطلق
سے جب یہ سب برہم ہو جاتی ہیں تو ان حروی نسبتوں سے کسی خاص ہو جاتا ہے

کیوں کہ وہ ایک نور ہے جو مشابہ ہے نور جامع کے پہاڑ سے مثل نسبت دیدہ شاہ
وہ ہے جو نفس عارف فانی ہیں جوارح سے پیدا ہوتا ہے اور عدم الصورت
والا ہے۔ ان اعمال عبیہ کے وجود حوالہ رحمت سے رہیں پیستر ہو کر اور علوم
کی تو ہیں جبریں ہیں تمر شجرۃ جو آئینہ نفس ہیں بھی عکس کی صورت ہے اور بہت
نہ ہیں پہلے ہی ذہب کسی شخص کو علوم سے مسرت کرتا چاہتے ہیں تو اس
ہے جنت سدرت المنتہیٰ قلبیہ ہیں اس متفاوت ہوتے ہیں اور وہ شاخ
اس شخص کے نواب علیہ و علیہ پر اس طرح آویزاں ہوتی ہے کہ ہر
سے جاری ہوتی ہیں وہ سدرت نقطہ جنیہ جو ہیولی کے اور استعداد ہیں نفس ناطقہ
قدیمہ کے ہے عالم فیضان حظیرۃ القدس کے وسط سے پیدا ہوتا اور نقطہ نفسیہ مسرہ
خلاشہ کے ہے جو تجرد سے تعلق ہوا اور وہ نقطہ ہے ظاہر ہیں اس شخص کا نوں
ہوتا ہے اور وہ تجلی اس کو خبر سے قریب کرتا ہے اور شر سے اس کی حفاظت
فرماتا ہے اور اسی پر سنت جاری ہوئی ہے کہ اس نقطہ جبیہ سے ایک عدد محیط اس
شخص میں پیدا ہو جاتا ہے جیسا حدیث میں آیا ہے اللھم اجعل فی عن یمینی
نورا و فی لسانی نورا و فی سمعی نورا و فی بصری نورا۔ تیسرے نفس ناطقہ
کے جو ہبا تبدل کل کے وہ ہیں، تنفعلال (یعنی فنا ہو جانا) ہے اور یہ یعنی قوم کی تمام
عنصرہ نسبتوں پر موقوف ہے جو صورۃ نسبت التی اور ایدہ نفسہ اور نور ہو
اور تمام صفات میں رس نفس کو ہیت یا وارد عدم بنا جس کی تفصیل ان
سے ممکن نہیں ہے اور جو کچھ نفس کے جوہر سے ممکن ہے وہ اس نقطہ لا کے ساتھ
وہموں کا مانع نہیں ہے۔ ع ہر دون دیدہ اگر نیم وا ست۔ بسیار است
جسم عنایت الٰہی سے اور ظلم نے ان تیوروں سے اس نفس لا (نقطہ) کو

لہ ہمزہ نقطہ کا سوکت انحلال یعنی انہدام فنا ہونا ہے۔

اور برق سحاب ذات نے یکے بعد دیگرے جوہر نار میں شکستگی پیدا کردی تو مظہر ذات کی قابلیت حاصل ہوگئی۔ عنصری قابلیت دیر یا جلد ائی کے بعد مبدأ فوریں مخلوقات وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ اس چراغ کی طرح جسے اس گھر میں روشن کریں اور وہ نور مشعلوں کے نور کے ضمن میں گم ہو جائے۔ عدماً لاوجودہ بعدہٗ (ایسا عدم جو کے بعد وجود نہیں ہے)

خود آزمودن و بعد طلب کردن دیگراں — چو سایہ کوشش کان دوسو پیرایہ آمد

ساطلیہ۔ وہ حقیقت آلیہ جو جامع ہے ملکوت و جبروت کے دریاؤں اور ان دو مقاموں کے وسط میں واقع ہے۔ جبروت بمنزلہ اس کی صورت کے ہے اور ملکوت بمنزلہ اس کے مادہ کے۔ اس کا حکم بنی آدم کے وہم و خیال کے ساتھ بلکہ قوت عاقلہ کے ساتھ وہم و خیال پر حاکم ہے اور وہ ان دونوں کے درمیان مجمع ہے۔ اس میں انسان کی صورت نوعیہ پر ایک خاص نظر ہے جب انسان کی صورت نوعیہ اس جگہ مکمل ہوئی تو عقل و وہم و خیال تینوں روشنی کی طرح ظاہر ہو آگئے۔ انسان تینوں کے درمیان ایک عجیب امتزاج ہوا۔ پس حضرت جامعہ سے چند کلے انسان کی صورت نوعیہ کی جانب جدا ہوئے ہر کلہ ان تینوں قوتوں کے مزاجوں سے ایک مزاج کے مطابق تھا کہ اجلی و اکون اقرب الی العقل۔ ہر کلے نے جس سے اس کو مناسبت زائد تھی اس کی استعداد کے مطابق اس کا اخذ کیا اور عشق کی (جس کی وجہ سے) اسمائے الٰہیہ اور بسا اس جگہ سے باہر آئے۔

ساطلیہ۔ اسمائے الٰہیہ اور ان کا ہر اسم اسمائے آلیہ میں سے ایک سر کو

لہ اس سے ظاہر و باطن سے علم کی مدد میں دونوں سے سایہ کی طرح ہو گیا کیونکہ اس کے دونوں سمت چراغ میں کلہ قبل سنجی نہ کہ استعداد کے مطابق ہوتی ہے۔

جو کامل کے قلب میں ودیعت رکھا ہے۔ اس اجمال کی شرح اور اس بات کا کشف یہ ہے کہ ہر اس کامل نے جب یہ دانہ صفت اپنے کو جوہر نار میں فنا کر دیا تو فنا ہونے سے قبل اس پر ایک حال طاری ہوا، اور علم نے اس کا گریبان پکڑا اور وہ حال و علم اشیاء میں سب سے زائد قریب تھا۔ جب ان تمام احوال و علوم کو یکجا کر کے جمع کیا تو اسمائے الٰہیہ نکل آئے جیسے زیتون کو کسی دیگ میں رکھ کر اس کے نیچے آگ سلگائی جائے یہاں تک کہ وہ دیگ سے ہوا میں گر پڑے۔ پانی کا آخری حال جوش مارنے اور دیگ سے آواز آنے اور تیل نکلنے پر ہوتا ہے کہ اور زیتون بھی بکھر جائیں۔ یہ تمام حالات بوقت کے ہو جانے تک ہوتے ہیں۔ اسماء واجب ہو کر یہ اسمائے نسبتی ہوں گے جو تنزیہ کے نزدیک ہوں گے اور یک تقیدی ہوں گے ذاتی حال کے اور بے تقیدی کے نمود کا ایک نشان ہوں گے جس کو اطلاق کہتے ہیں ساطلیہ۔ تمام کل کا ظہور وہم و خیال دونوں کے ساتھ ایک وجہ سے واقع ہوا کہ ان دونوں قوتوں اوہم و خیال کے درمیان جہاں کہ احدیت دونوں مقام کی ہو وہاں متجلی ہوگا لہٰذا تمام کل کے ہیاکل کلیہ جو اسماء کے ساتھ مسمیٰ ہوتے ہیں اور جو کچھ ان ہیاکل بشر کا متواد ہے وہ حکم نوع کے مطابق ہے۔ پس اول ہیاکل کلیہ تمام کل کی ہر شے پر قدرت ہے اور ہر شے کی ملکوتیت کو ہاتھ میں لینا اور ہر ایک میں اس کے مناسب تصرف کرنا۔ اور اصل یہ اس مسئلہ میں یہ ہے کہ تدبیر ہر شے کا موافق کرنا ہے غیر نفس کے ساتھ ابا کے قبض و بسط سے۔ تھا اور قبض و بسط نہیں ہوتا لیکن شے کی طبیعت کے مطابق لہٰذا ہر شے کا طور مختلف ہوتا ہے ایک یا اب کل شے و انسان و ساعد و ساعد اور یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے جو چیز کو طبیعت شجر کے ساتھ واقع ہوتا ہے اس کا طبیعت کے اعتبار سے رطوبت ہے اور برگ کے اعتبار سے عدیت۔ دوسرے صراط مستقیم پر ہونا یہ مرتبہ جو اس کی

طبیعت ذی فیہ وتجسیہ کے تقضیات سے نہیں گذرتا اور ایسے طریقہ پر واقع ہوتا ہے
اس فرد موصوف میں [illegible] کسی چیز اولی واحق نہیں ہوتی اس سے
جو واقع ہوا جیسی اس کی عیان ہے ہی اس کے لیے اولی واحق ہوتی ہیں [illegible]
[illegible] فی کل احوالہ ویحمید افعالہ وانہ جمیع حقہ بسلسلہ
معرفت کلیہ سرمدیہ اور ہے کہ تدلی کل مظہر مجرد شخص کل کے اس طرح متحد
ہوا کہ یہ مجرد متشخص اسی کے مطابق عبد العبادی سے اخذ اور [illegible]
ہوا اور یہ صورت مجرد عبد العبادی ہے۔ عبد العبادی سے علوم وہبیہ کے [illegible]
فرشتوں اور مجرد عقل فرد سے [illegible] کی بنا اور صورت نوعیہ کلی میں کے تو تو
بھاری [illegible] میں متشکل ہوتا ہے۔ پس تدلی کل کی قابلیت کے اعتبار سے مجرد متشخص کی اور
مجرد متشخص کی قابلیت کے اعتبار سے عبد العبادی کی تدلی کل میں ایک شان پیدا ہوتی ہے اور
اور وہ شان جب پورا اس کا ظہور تو اللہ وہ سب سے بالا ہے اللہ ہو جاتا ہے اللہ الا ہو
الحی جلا جلالہ یا قیوم یا [illegible] فوق کل شیء علو اس تعالیہ سے ہی مظہر
ہوا جو تجلی کل سے [illegible] استعداد استجلاء جزئیہ مختلفہ اطوار کرتا ہے اس نسبت
کی طرح جو شئات [illegible] میں پیدا ہوتا ہے اللہ وہ تدلی کل کی نسبت ہے یہ اقتدار
حاصلہ [illegible] فعال جزئیہ علوم کی نسبت کی طرح ہیں مجسموں کے ساتھ جو اس سے [illegible]
گئے ہیں وہ علوم سب میں پائی جاتی اور اس کے مجسموں کے تغیر و تبدل کا علوم میں
کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یلوا صد الی فی اولی شیء و آخرہا واظہر لا بطنا ولا
[illegible] ولا [illegible] اس آیۃ کی ایک حکمت ہے۔ پانچویں یہ کہ جب اللہ اور اسم
بشر نے جو کچھ اپنے [illegible] حقائق عالم سے ادراک کیا تو اس [illegible]
نسبت دیا اور صفات عدوت اللہ تین صفت صمد کی [illegible] پھر جب اس سے

۵ غیب ۶ رب

آگے بڑھا تب کوئی غیب [illegible] دیکھا یعنی یہ سب تقیدات دیدہ و فہم نظر آئیں اور
یہ بھی تمام ارباب نسبت کے متفق علیہ ہیں۔ اس اعتبار سے اسماء [illegible] متفق کیا
جیسے یا محمد [illegible] بغیر تسمیہ کے ملائق کھو [illegible] یوصفہ کبیر
آمن اللہ الذی لا یتجلی الا [illegible] یوصف نفسہ [illegible] اور فرد
چھٹے افعال الٰہی تدبیر کے نظارے سے اس حالت میں اس میں افعال
بہت ہوتے ہیں ہر جنس کا ایک نام مقرر کر دیا ہے انہیں میں سے رحمانی کثرت
اور ان کا ہم کرتا ہے۔ وہ انہیں میں سے سائل کے سوال کی خصوصیت اور تشبیہ
بناتا ہے۔ یا فعال [illegible] البطش الشدید است الذی لا یطاق انتقامہ یا
[illegible] کل حساب عقید بقصور عن [illegible] کا [illegible] ملک و
[illegible] وعادہ ما تعرق [illegible] کل کرۃ [illegible] محیب
[illegible] کل دعوۃ دعی جائی حین تقطع علیق [illegible] الذی لا یجیب
سائلہ وطالبہ ساتویں یہ کہ اشیائے ثانیہ کی صورتیں با طبع تدلی کل کے
ساتھ موجود ہیں اور صورت عنصریہ کی اس کے صدور صورت ثانیہ سے شدید تعلق
پیدا کرتی ہے اور پھر عمل کی پوچھ گچھ جو ہر میں متشخص منصبغ ہوتے
ہیں اسی صورت ثانیہ سے واقع ہوتی ہے اس نکتہ کا مطلب دین و عبادات
کے متعلق واقع ہوتا ہے۔ اذا مر [illegible] الخلائق لدعوتہ من [illegible] وبیاں
العباد کل یقوم قائما علی [illegible] ورعتہ۔ آٹھویں خیال[5] یہ کہ
تدلی کل کے ساتھ موجود ہوتا ہے اس وجہ سے کہ وہ تعین تحقیق کا مقتضی ہے
بے شرط یا باشرط اور اس نکتہ کی تفسیر علم الغیوب سے ہی متعلق ہے اور تدلی کل
کی معرفت کے لیے بہت سے بیولے تو اسے اوہام و خیالات نشر نے کسب کیے جو
[illegible] حقائق جو ہیں تھے، عدم میں تھے اور وجود میں [illegible]

۵ خیال

حکومت میں مبتلا ہو گئے

سلطنت عثمانیہ کی سنت ہے کہ جب کسی شخص کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ دیا جاتا ہے تو اس سے شادی کر لیتے ہیں اور اس شخص کے گھر سے دو لڑکیاں لیتے ہیں۔ یہ شادیاں صرف اس کے تابع ہوتی ہیں اور نہ اس کا مقصد اس شخص کی محبت کے اظہار کے سوا کچھ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ ہیں جن کی بہتری صرف اس کے ساتھ اور اس کی بہتری صرف اس کے ساتھ ہے۔ اس کی بہتری صرف اس کے ساتھ ہے۔ اس کی بہتری صرف اس کے ساتھ ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی تاریخ میں بہت سے ایسے واقعات ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص کی زندگی میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی تاریخ میں بہت سے ایسے واقعات ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص کی زندگی میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی تاریخ میں بہت سے ایسے واقعات ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص کی زندگی میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی تاریخ میں بہت سے ایسے واقعات ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص کی زندگی میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہوتا ہے۔

ملکوت میں منتقل ہو گئے

سلطان:۔ اس کی سنت اس بات پر جاری ہوئی ہے کہ جب کسی شخص کا جوہر بیدار ہوتا ہے تو اس سے شعاعیں نکلتی ہیں اور اس شخص کے توائے عقلیہ چمکنے لگتے ہیں۔ یہ شعاعیں بعض اسماء الٰہی کے طابع ہوتی ہیں اور ان اسماء کا ظہور اس شخص کی تخلیق کے اسرار کے نہج و طریقہ پر تو ان اسماء الٰہی کے ساتھ اور ہر دو کا رعام کے ساتھ اس کی بہترین معرفت کا سبب وہی اسماء ہوں گے۔ اگرچہ ان کی شناخت سب کو حاصل نہیں ہوتی

سلطان:۔ اسماء عظام کی تاثیر میں مادہ ہی کوئی وجہ سے ہوتا ہے ایک یہ کہ ہر شخص میں کواکب سبعہ سے ایک رقیقہ ہوتا ہے جو اس کے عناصر علوی پر اور ہر کوکب کی حقیقت اس اسم میں ایک اسم کے ساتھ موصوف ہوتی ہے جس طرح نوع حیوانیہ کسی ایک کوکب کے ساتھ موصوف ہوتی ہیں۔ پس جب تسبیح کرنے والا کسی اسم کی تلاوت کرتا ہے تو رقیقہ کو کسی تیز روشنی کے ساتھ جس پر مقبل وہ اسم ہو حرکت میں لے آتا ہے گویا وہ اسم مدد کرتا ہے جس طرح جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے مدد طلب کرتا ہے اور جوشش میں پڑی ہوئی ہو تو اس رقیقہ ظاہر ہوتا ہے اور اسی طرح معقول و محسوس کے جس میں اسی طرح علم اور مصلحات آثار بعضی کے معنوں کی معرفت اور خلاقت و تدبیر وغیرہ کی معرفت۔ اگر کسی کے لیے پڑھتا ہے اور پڑھنے کے وقت ملائکہ کے وصف سے متلبس ہوتا ہے جن کا الہام ہی آدم کے قلوب میں شائع ہوتا ہے اور اپنے مطلب کو دل میں مستحضر کرتا اور محبت باندھتا ہے کہ مطلوب شخص میں تاثیر کرے تو یقیناً اعظم کی طرح وہ اس کی طرف میلان کرتا ہے اور اس شخص کے دقائق میں سے ایک رقیقہ کو جنبش دیتا ہے جیسے تسبیح کرنے والے کی آواز کا

سکوت یا تمام تصرف، شوخی و بے باکی سے اس کا رک جانا (یعنی تسبیح سے جو حرکت دی تھی اس سے رک جاتا ہے) کبھی یہ رقیقہ بہت ضعیف ہوتا ہے پڑھنے والے سے اس شخص کے مقابلے میں جس کے لیے وہ پڑھ رہا ہے پس رقیقہ پر اس اسم کی تلاوت گراں ہوتی ہے اور وہ رقیقہ اس تلاوت کے ساتھ مقصد کی کارروائی کرتا ہے۔ اور اس تلاوت کا حکم اور ہیبت جو نفس کو تلاوت سے حاصل ہوتی ہے

طلسمات کے علم میں سب

سلطان:۔ آدمی میں بہت سے لطائف ہیں اور ہر لطیفہ ایک مقام رکھتا ہے ہر مقام ایک علم اور ایک معرفت کو متضمن ہوتا ہے اور یہ واضح علامات کے ساتھ علم معرفت کی بسیط و مرکب جو ہر نفس و صاحبان نفوس میں رکھی ہے اور عنصرۃ القدس نفوس کو کہتے ہیں جو کہ طلسمات کے بڑے کو اس سبب سے واجب ہوا کہ ہر دو میں ایک حقیقت عنصرۃ القدس کی جانب محکم رغبت کرے اور اس حرکت پیچ سے دوار اور قوت سے فعل میں آتا ہے وہ علوم ان پر فعل ہوتے ہیں اس طرح جیسے آگ لوہے اور تیغہ سے روشن ہوتی ہے اور ان علوم میں عالب اسی لطیفہ کا حکم ہے جو اللہ کے درمیان سے قوت و ظہور سے موصوف ہے اور ہر نکتہ جو ان کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے ایک مستی و ذوق عطا کرتا ہے اور مستی میں پست و بلند الفاظ ان کی زبان سے ادا ہوتے ہیں وہ اری ہوتے ہیں۔ اگر شریعت کی تسبیح کی یاد نے ان کی زبان کو اعتدال پر کھینچ رکھا تو خیر اور کھینچ رکھا تو وہ ضائع کریں گے

---

(۱) یہی حالت ملکوت اعلیٰ کی ہوتی ہے جب کہ عناصر میں سے ہوا اور آگ کی طرح ہیں جیسی خاصیت چاہتی ہیں عناصر میں پیدا کر دیتی ہیں۔ جیسا امر کا تعمل میں آنا اور نفی کا خلق ہوتا ہے۔ (تحقیق مؤلف)

ادنا پسندیدہ باتیں ظاہر ہوں گی اور ایک جماعت کا عجز محسوس ہوگا۔ تو ان کی شعاعیں ان کی عقول پر غالب آجاتی ہیں تب وہ کہنے لگتے ہیں کہ حواس انکی نفوس میں موجود ہیں اور اس کہنے سے وہ عقول اور شرک کے حجاب سے گرفتہ ہو جاتے ہیں۔ اگر شریعت کا اعتدال ان کی تہذیب نفس کرتا تو یہ کہنے والے کے آئینہ میں حق کی صورت ہوتی اور اس بے ہودہ تصورات سے بازرہتے اور ایک جماعت کا عربی نفس رحمانی ہوتا جو صورت کے تعین کا محل ہو یہ جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ حکما کے ایک فرقہ نے اسے ہیولے اور صورت سے تعبیر کیا دوسرا فرقہ جو صوفیا کا ہے وہ توحید و اتحاد کا قائل ہوا۔ اگر توفیق الٰہی (حکمار) ساتھ دیتی تو وہ نفس رحمانی کو عالم اول کہتے اور بڑے الف و دیان میں نہ پڑتے۔

ایک عزیز نے بخط خود کتاب علم صلاح میں حضرت سے مستفسر تھے دوسرا سوال کا ایک گروہ ان سے متعلق تھا اور وہ دعائے عارف اور وہیں سے لکھتے تھے جس وقت حضرت اقدس سے عرب الجزائر کی اجازت مع شرائط حاصل کی تھوں نے بیان کیا کہ حضرت اقدس سے اجازت حاصل کرنے کے بعد میں نے بارہ روز روزہ رکھنے کا ارادہ کیا۔ یہ ارادہ کیا اور جلالی وصالی کو ترک کرکے اس عرب کو پڑھنے میں مشغول ہوگیا لیکن کوئی اثر نہ ہوا۔ اور جن ثمرات و اثرات کی اس کے پڑھنے سے توقع تھی وہ ہوئی نہ ہوئی۔ بعد ہوا جو کہ بتقاضائے بشریت حضرت اقدس سے جو حسن ظن تھا اس میں نقص پیدا ہوگیا جو کہ تنگ دلی کا باعث ہوا۔ ناچار آپ کی خدمت میں عرض کیا اور مقصد بیان کا بھی بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس ناکامی کا علاج صرف یہ ہے کہ از سر نو اس ورد کو حسب شرائط تعلق کے ساتھ پڑھا جائے۔ اس دیکھنا چاہیے کہ اس کے بعد کیا ظاہر ہوتا ہے

فاضل کہتا ہے کہ آپ کے حکم کے بموجب پھر دوبارہ میں نے خلوت کا التزام کیا اور راتوں کو اس وظیفہ کے لیے وقف کیا تین راتوں تک میں نے اس کی تلاوت اور مقررہ شرائط کے ساتھ پابندی کی جب تیسری رات ختم ہوئی اور تجلیات کے آثار کچھ ظاہر نہ ہوئے تو میرا دل تنگ اور افسردہ ہوا۔ اسی دوران سو گیا۔ خواب دیکھا کہ حضرت اقدس ایک مقام پر تشریف فرما ہیں اور میں نزدیک اور عزیز وہاں موجود ہیں۔ اور حضرت اقدس میری جانب خطاب کرکے فرما رہے ہیں کہ ہم شرح صدر کہتے ہیں اور شرح صدر کا سبب یہ ہے کہ ایک روز شاہ ترکمان قدس سرہ نے ہمارے حضرت بزرگوار کی دعوت کی اور کہا کہ اپنے لڑکے کو بھی ہمراہ لے آئیں۔ حضرت والد ماجد مغفور کو بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔ اور شاہ ترکمان کی دعوت میں شریک ہوئے۔ اسی دوران شاہ ترکمان نے والد بزرگوار کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ اس لڑکے کے لیے دعا کرو۔ والد ماجد ہاتھ اٹھا کر دعا میں مشغول ہوئے حضرت شاہ ترکمان آمین کہتے جاتے تھے اور دعا کے الفاظ یہ تھے۔ اللھم اعط مالا و ولدا و شرح صدرہ فی الدنیا والسلام عند الموت و مغفرۃ بعد الموت و فرودس فی الجنۃ۔ نقل کرتا ہے کہ ان الفاظ کو میں نے یاد رکھا۔ اور وہ تین الفاظ اور تھے جو یاد نہ رہے اور اس واقعہ کے بعد ایک اطمینان و مسرور دل پر وارد ہوا اور مسرت و خوشی حاصل ہوئی۔ اور جس ظن اور عقیدت میں جو کدورتیں اور نقائص پیدا ہوگئے تھے کافور ہوگئے اور حضرت اقدس سے عقیدت و خلوص میں ترقی ہوگئی۔

شرح صدر یہ ہے کہ دل دولت اولاد اور شرح صدر دعوت کے وقت ملاقات اور دعوت کے بعد حضرت اور محبت میں فردوس عطا فرما۔

ارادت کا۔ خواجہ محمد امین حضرت اقدس سے روایت کرتے ہیں [illegible]
رقہ تجنبہ میں نے [illegible] دیکھا کہ جیسے میں ایک مسجد میں بیٹھا ہوں [illegible]
جامع مسجد ہی ہے مسجد بیگم اکبر آباد والے دانا لوگ کہتے ہیں کہ [illegible]
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ ظاہر ہوگی۔ یہ سن کر [illegible]
جماعت آپ کے حسن و جمال اور کرم کی آرزو میں محو بیٹھا ہوا اور میں بھی [illegible]
کے مشاہدہ کی تمنا میں جدھر بتایا گیا تھا متوجہ ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ [illegible]
میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ آہستہ آہستہ ظاہر ہونا شروع [illegible]
یہاں تک کہ پوری طرح ظاہر ہو گئی۔ اور پھر اس آئینہ سے نکل کر [illegible]
جلوہ گر ہو گئی۔ اور ہم نے عرض کی کہ حضورؐ کی عنایت و توجہ ہماری تربیت [illegible]
اور علم حدیث کی اشاعت و ترویج میں [illegible] عطا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہو گی
پھر عرض کیا کہ اس علم کی اشاعت ہمارے ہاتھوں نیز ہماری اولاد اور [illegible]
ہاتھوں ہو۔ اس سلسلہ میں بھی حضور (تو جہ) اور کا ہی قول قرار [illegible]
فرمایا کہ ایسا ہی ہو گا۔ پھر وہ صورت کریمہ روپوش ہو گئی۔ اور ہم [illegible] کے لیے
مسجد کی جانب چلے ہی تھے کہ یہ آواز آئی کہ آئینہ کی صورت کریمہ پھر جلوہ [illegible]
ہم پھر اس سمت گھومے دیکھا کہ اس مرتبہ بھی وہی صورت آئینہ میں متمثل ہو [illegible]
ہوئی یہاں تک کہ پوری صورت ظاہر ہو گئی۔ اسی اثنا ایک سولہ سالہ جوان حاضر کیا
گیا اور آنحضرت کی جانب سے ہماری طرف ارشاد ہوا کہ اس جوان کو حدیث [illegible]
میں نے آپ کے فرمانے کے مطابق اپنی جیب اس جوان کو [illegible] کی
کی طرف سے کی اس کو حدیث [illegible] ہو سکا کہ وہ جوان کون تھا؟

[illegible]

ارادت کا۔ [illegible] کہ [illegible] خلوت خاص میں [illegible] کے ارشادات کا

منتظر تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

اهلا لاعلى وكون ان انت تلك الحكمة
لغيرك ملتمس على انفس به ويمين
كل عهد مستقر لانفسه تقرّ عهودها
الدين وهو الحوادث ما لى وما
لى هذا وانسلاخه من جميع
اعماله وجوده وبقيته من
علاوة ذلك وعدته عوض بحال
له وهو الذى يقول ولا
وقال هذا الرجل اساء فى
قضاء وقعى ساخطين فعزما
عليّ ان اذهب اليه وانقض
قال صاحب الوقت فعدت انقض
بنفس هذا الحكم وانا غير
اهل سوق الاسلامية وانا تو
الاموية وانا هم المخلية
وانا اعلم ما كيف
يكون صعيد مكرو قد
صنعت لكم ملتمسى فى الاولى
والاخرى فتوجه الى السيد
ملاوة وحاسبين وقالوا

ايها السيد نحن ما
جئنا لهذا فقد غرّ رت
فى المقال فقال السيد كما
اهل كرم واهل فضل و
ذكر ممن ثبت له الفضل
بالوجه ولا يستبعد من
خص له يا لكم من ذكارة
فكان الامر فى ملكوت
مطويا على غرة محفوف على
سرة فجاء هذا الرجل
فكشف الستور واستخرج
المعنوى والغرض الشاين من
الشاين وادرك الخفى من
السماين . فقام صاحب الوقت
وقال فعل كان هذا البوقى
وهل فعلت ذلك بقدرتى
قال لا ولكنه كالجارحة
للقتاب يرا الالهى وكل ميسّر
لما خلق له قال فما ذنبى
اذن وما العيب على
فسكت السيد عن القوم

پس تم میں قرع ہوتا ہے تو وہ
میں سے قطعی طور پر مقرر کیا جاتا ہے
اللہ اس کے موت کا شب
ساتھ بیٹھ کر جاتا ہے وہ کشد و
ہو بوجوی اس کی
پس کہتے ہیں اس کی
آخر تک اللہ اس کی حکمت کی
جلد ہی کہ وہ سرخشہ کو خیر خشہ سے
تبدیل کرے اور وہ میں
اور ہر وہ کو اس کی دولت کے
منتقل کرے اور وہ
میں سے ایک پر حق ہے اور دوسرا
جو باطل ہے اور ہمارے لیے اس
میں ایک حکایت ہے اور وہ یہ ہے
چند دوستوں نے اکٹھا ہو کر ملکوت
کی حدود میں سے ایک جزیرہ پر
جانے کے لیے کشتی لی ہے
سید شجاع اور اپنی اولاد اور یاروں
کے ساتھ بیٹھ کر اور وہ
سے صاحب وقت کی نشانی کی
اس شخص صاحب وقت کے پاس

ایسا نہیں ہے کہ
ہیں اور ان کو مشتبہ کر دیتا ہے
ہیں اور جہاں جہاں حقوق کو جوڑتے
ہوتے اور ہر کام اس کی نگاہوں سے دیکھ
ہوتے صاحب وقت نے دیکھ کر کہا
اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شخص ایسا
شریک کرے حالانکہ آپ لوگ جانتے ہیں اسلام
کا فرمان ہے کہ کوئی اس کی کوشش
کرے تو اس کی کوشش کیسے نہ ہو جائے
جو کہ آپ کے ساتھ ہو چکا ہے ہر شخص
جس کو اللہ نے بھیجا ہے اور ہر شخص جس کی
کوشش کیسے نہ ہو جائے

مراشد اقعد عدة غيبت ... عالم ملکوت میں ایک خصوصی
ارحکامة ولاحول ولا ... میں ہو تو اور مجھ کو ہر وقت کی
قوة الا بالله ... ہے میں ایک شخص (صاحب وقت

کے نفوس پر محض اور ہمارا اصل حقیقت کی اور ظاہر کر دیا غیب کو جیسے
اور کھوٹے کو کھرے سے لیں صاحب وقت کھڑے ہوگے اور [illegible]
یہ سب ہمرہ تو ہے تو اور کیا اس کو میں سے اپنی قدرت سے [illegible]
وہ تو صاحب سر ہے تو اور ہر مخلوق کے پیچھے جبرآئیل کی [illegible]
کے سب وہ بدل لیا تو میں صاحب وقت سے ملا تو پھر اس وقت میرے گا تو
اور غیب کا ہے علم نہیں۔ اور جبرآئیل غیب میں متعین ہو چکی تھی پس سیدھے
ہو گئے اور فرمایا کہ تو نے کیا تو خوب کیا ہے تو اللہ نے صاحب وقت سے
افادہ۔ حقایق آداب سیر و سلوک ہمارے مولیٰ قدس سرہ سے جو کچھ میں
نے سنا ہے بیان کیا کہ میں ایک بار رمضان کے زمانہ میں تھا میں
عالم ملکوت اور رات کا منظر تھا جو غیبوں میں اور روح طائفہ کا مسکن جو غیب
میں رہنے والے ہیں اس کی ہوا بھی اس میں شامل ہوتی ہیں جن کو ہر وقت
ہر وقت [illegible] میں لاکر جمع میں بھر لیتے ہیں اور دوسرے فرشتے
کے سپرد ہیں دے جاتے ہیں جو حضرت قدس کے مقربین اخلال سرور کرتے ہیں اور
شرح دیں ہر کام سپرد ہونے کی وجہ سے عالم امر میں اس کو [illegible] صاحب
وقت کی سکونت سے کہ عالم ملکوت میں پہنچ گئے۔ (منہ)

۱۔ شاہ صاحب کے مکتوبات مکتوبات میں لکھا ہے کہ اس مدینہ کے نسخوں میں علیہ السلام کی
جگہ [illegible] حضرات صفات کو ذات سے وابستہ کرکے نام رکھے ہیں جیسے کلیم اللہ
صبیح اللہ رحیم اللہ احسان اللہ وغیرہ واللہ اعلم (منہ)

میں تھا۔ وہاں مشائخ صوفیہ میں سے ایک کے سر سے شب قدر کے ادراک کے
سلسلہ میں اشتیاق ظاہر کیا۔ وہ صاحب اس کا وجہ سے بے تمنا تھیں ہوئے
اور کہا کہ مجھے تمہارا نام ہو گیا اور اس تمنا میں میں بوڑھا ہو گیا میں نے کہی اس کو
۔ پایا تم کہاں سے پا گئے میں ان کے اس جواب سے حیرت زدہ ہوا اور
پاس ہو کر حضرت قدس کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورت حال عرض کر کے شب
قدر کے بارہ میں دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت سے ایک
صحابی نے فرمایا تھا کہ شب قدر میں [illegible] چاہیے [illegible]
[illegible]
میں فرمایا کہ جیسے ہمارے پیر نے ارشاد فرمایا ہے [illegible] پھر عرض
کیا کہ وقت کون سا ہے فرمایا کہ ہمیشہ عشر اخیر طاق راتوں میں تلاش کرنا چاہیے
پس میں تیسویں رات کو شب محمد تھی [illegible] بیداری کے ارادے سے بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی میں ایک نور دیکھا جب
آسمان کی طرف سر اٹھایا تو دیکھا کہ مسجد کے اوپر مغرب سمت ایک حجاب بہت
بڑا نور عظیم ظاہر ہوا جس سے اطراف و جوانب منور ہو گئے۔ اس مشاہدہ سے
اپنے اندر بے انتہا سرور و بیداری اور قوی ہمت کا احساس ہوا۔ پھر میں اس نور کی
میں مستغرق ہو گیا۔ اور وہ نور نصف گھڑی تک قائم رہا پھر آہستہ آہستہ ہلکا ہوتے
ہوتے غائب ہو گیا اور ایک قسم کی ہمت اور خوشی حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ صبح
کی اذان ہو گئی اور مناجات و مشاہدہ کے ذوق کی شدت میں مجھے یہ ہوش ہی
نہ رہا کہ کب رات گذری صبح کو حضرت قدس کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرا
عرض کیا فرمایا کہ وہ شب قدر تھی۔ پھر آئندہ دوسرے سال رمضان میں حضرت
اقدس نے اپنے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ حکم کے موجب میں آپ کی

خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی برکت صحبت سے دوبارہ شرف قدمبوسی سے
مشرف ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اتفاق سے احمد شاہ ابدالی کے فتنہ میں جو عزیز الدین عالمگیر کے عہد میں ظاہر
حضرت اقدس نے جو کچھ ان غیب سے فرمایا وہ بہ کم و کاست پورا ہو
جب احمد شاہ دہلی ہندستان سے ایک دو بار لشکر کھینچ کر چلا گیا تب سے
فرمایا کہ اس ملک میں اس کا غلبہ ہونے والا ہے لیکن وقت کا تعین نہیں
جا سکتا مگر جب عزیز الدین عالمگیر کے عہد سلطنت میں سفر دہلی
کے بعد ہندوستان کا قصد کیا اور دریائے اٹک پر پہنچا اور اس نے سنا ہے
اس کا شہرہ ہوا تو مادھو خاں طوچی نے اس وقت اپنی جان و مال کے بارے میں
انکشاف چاہا۔ آپ نے ان کو جان و مال و آبرو کی سلامتی کی بشارت دی پھر جب
نے دہلی کے سلسلہ میں انکشاف چاہا تو آپ نے بہ تصریح فرمایا کہ اس سفر میں
اس کا مکمل غلبہ ہو جائے گا۔ عرض کیا کہ پھر ان ارکان سلطنت کا کیا ہوگا
کہ ان کا حال نہ پوچھیے لیکن بہرحال تم محفوظ و سلامت رہو گے بعض وقت
قریب جیسا تمام ارکان سلطنت اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور ان سے کوئی
بن نہ پڑی ناچار بادشاہ وزیر نے حضرت اقدس سے رجوع کر کے اس کے بارے
میں عرض کیا آپ نے بادشاہ عالمگیر سے فرمایا کہ تم اس فتنہ میں محفوظ رہو گے
اور وہ غازی الملک سے مصالحہ کے ساتھ فرمایا کہ جنگ ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ تمہاری
جان کے ہم ضامن ہیں۔ یعنی تمہاری جان محفوظ رہے گی لیکن تمہارے مال و دولت
کے ہم ذمہ دار نہیں۔ جب تیمور شاہ ابدالی دہلی سلطنت کے قریب پہنچا تو بادشاہ
اور وزیر نے اس سے صلح کر لینے کے علاوہ کوئی چارہ نہ دیکھا اور شہر سے باہر نکل کر
بادشاہ کے ہمراہ ہو گئے۔ بادشاہ عالمگیر کی تعلیم و توجہ کا اثر تھا اور تخت تاجی پر

بٹھا کر سلطنت اس کے سپرد کر دی اور حضرت اقدس کی بشارت کے مطابق پوری ہوئی
اور باوجود اس کے کہ عماد الملک کے لیے حلاوطنی کے تمام اسباب موجود تھے
اور ہر شخص نے جلاوطنی سے اس کی سکایتیں کرنے میں کوئی کسر
نہ اٹھا رکھی تھی لیکن بادشاہ نے اس کا تمام مال و اسباب ضبط کر کے نہ صرف اس
کی جان بخشی کی بلکہ اسے ہندوستان کی وزارت پر بحال رکھا اور جو کچھ حضرت قدس
سرہ نے اس کے حق میں غیب دان سے فرمایا تھا وہ بہ کمال و کاست پورا ہوا اور
پیشوا مرہٹہ نے بھی بادشاہ کے وزیر کی معرفت جس کا نام نجف خاں تھا صلح کر لی
اور اپنی جان و مال و آبرو محفوظ کر لی۔ بلکہ بادشاہ کی نگاہ میں عماد الملک کے رفقاء کو
جو اعتبار حاصل تھا وہ کسی دوسرے کو حاصل نہ تھا اور اس کو صمصام الدولہ و حشمت جنگ
تھا تھی ہی نہ اس کو پریشانیاں اٹھانا پڑیں اور دولت کی فراوانی کا خاصہ وہ
جوان اسب کے دل و دماغ میں رچ بس گیا تھا اس کا مکمل تشفی و اطمینان ہو گیا
اسی دوران اس عالیشان کو والا نامہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ یہ افواہ پھیلی ہے کہ ابدالی فوج
مرہٹہ کی طرف جا رہی ہے جس کی وجہ سے فکر و تشویش و قلق حاصل ہے ہر چہ گمان
غالب یہ ہے کہ نجابت و بڈھانہ کی طرف ان کا رخ نہ ہوگا۔ اور نہ شد کے فضل سے اس
کی پوری امید ہے کہ وہ ہم کو اور تم کو تمام آفات سے محفوظ رکھے گا اور اسی وجہ سے
دل مطمئن ہے حالانکہ ظاہری حیثیت سے وہ لحاظ بشریت اٹکی ہوئی بات تھی۔
صمصام الدولہ نے فرمایا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا کہ ابدالی اور فوج نے قصبہ نجابت سے تین چار
کوس کی مسافت پر پہنچ کر لوٹ مار کی لیکن قصبہ مذکورہ بہ دستور محفوظ رہا۔
اور اسی طرح قصبہ بڈھانہ بھی۔ اور شہر شاہجہان آباد میں عالمگیر ثانی جو حضرت
اقدس کی قبر کا نگہبان ہے لوٹ مار کرنے والوں کی دست برد سے اور ان تاراجیوں سے
جو خانہ جنگی کے شہر پر ٹوٹ گئے تھے محفوظ رہا اور کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ والحمد للہ

نہ: اس میں اس کا نام ہیبت "کوشک" لکھا ہے (مقامات طریقت صفحہ ۳۰)

ذلک حدا کثیرا و الحمد للہ۔

اعادہ۔ ان ایام میں جب کہ دکھی فوج نے ابدالی افواج کو ہر جگہ سے شکست دے کر ہندوستان سے باہر کر دیا تھا دہلی کے تمام امرا میں سے ظاہر ہوئی جس کی وجہ سے یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ احمد شاہ اس ملک میں پھر تک [illegible] کو نکال باہر کرے گا اور اس کو باوجود اس قدر مخالفت کرنے کے زندہ رہنے یہ بات گو کہ اس وقت بظاہر امر بعید معلوم ہوتی تھی لیکن [illegible] جب دکھی فوج اپنے ملک لوٹ گئیں تب اس ملک والوں کو اس [illegible] انہیں ایام میں ہے، ایک مکتوب میں جو اس عقیدت مند کے نام [illegible] ان الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ آپ نظر آرہا ہے کہ بہت بڑا فتنہ پیدا ہو کر عالم مدہ بالا ہو گا۔ اور مبارک ہے وہ شخص جو اس وقت خیر و رشد کو یاد رکھے اور ہاتھ سے نہ جانے دے۔ یہ بات بھی بظاہر اس وقت نامکن معلوم ہوتی تھی کہ دکھی فوج کے ہندوستان سے باہر جانے کے بعد مرہٹہ دکھن کی قوت میں جمع ہو کر نجیب الدولہ کے ساتھ مل کر جنگ کی ٹھیں گے اور تمام ہندوستان کے طرف بارہ میں جنگ و جدل جاری رہے گا اس دوران ایک عالم قتل ہو اور بیشمار مخلوق کے اموال و جواہر تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ اسی ہنگامہ کے دوران حضرت اقدس نے نجیب الدولہ کو اس بات کا حظ کیا کہ اس امیر المجاہدین (آپ کے) کے حق میں دعائے خیر کی جاوے گی جو فتح فیصلہ سے فتح کی بشارت سنی جاوے گی۔ نجیب الدولہ نے ہر چند اس مقام پر آسائش کی جو نجیب الدولہ نے جنگ کے لیے تیار کی تھا لیکن فائدہ نہ دیکھ کر جب دشمن کی فوجیں بڑھنے لگیں تو عبور کر کے اس کے ملک میں داخل ہوئیں اور

وقت مدد کی تو اچانک شجاع الدولہ کی طرف سے مرہٹوں کی جنگ کی تیاری کی وجہ سے دشمن کی مدد ختم ہو گئی اور پریشانی کے عالم میں ہر سمت آدمی دریا میں ڈوب گئے اور ہزار ہا قتل ہوئے اور ہر جگہ وہ عجیب حال مشاہدہ کرتے تھے کہ کفار کے سر و جسم ہوتے جاتے تھے مرحمد یار اور میر مدد کو بھیج گئے تھے لیکن کچھ بس نہ چلا اور اس دوران جب کہ یہ کفار مسلمانوں کی جنگ ہو رہی تھی یہ حال حضرت اقدس کی آنکھوں سے مشاہدہ تھا ایک روز زبان غیب سے ارشاد فرمایا کہ وسادی انجھ میں ہے دیکھ لیں کہ یہ دریا جس کو ہم عرصہ سے ہماری ضمانت میں رہا تھا اور اسی سبب سے اس کے حق میں دعا جاتی رہی ہو اب ہماری ضمانت سے نکال لیا گیا ہو اور اس وقت سے دعا کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ میں بے اختیار ہو اس واقعہ کا ان احباب کے سامنے جو اس وقت موجود تھے۔ بلا فرق، میں نے کہا، اس وقت جو لوگ موجود ہیں وہ اگر اس واقعہ کو یاد رکھ سکے ہوں تو یاد رکھیں میں نے اس واقعہ کو یاد رکھا تھا اب اس ذمہ داری سے سبک دوش ہو گیا اور اس دوران یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ابدالی مرہٹہ کی طرف رخ کرے گا اور تمام روہیلوں کو ساتھ لے کر مرہٹوں سے جنگ کرے گا اس وقت تک اس کا آنا ممکن نہ ہو تھا اس کے آنے کی کوئی بھی صحیح خبر نہ تھی۔ نجیب الدولہ نے دریائے جمنا کو عبور کر کے مرہٹوں کی فوج کو اس کے مقابلے سے میدان کھڑی ہوئی تھی مشغول کیا اور نقیبہ کو تنگ دامنی اور سہارن پور میں داخل ہو وزیر مرہٹوں نے اس کے مقابلہ کی [illegible] کر شاہ جہان آباد پہنچ کر جنگ کی تیاری کی اور شاہ ابدالی نے تمام روہیلوں کو اپنے ہمراہ لے کر شاہ جہان آباد کا رخ کیا اور دوران دریائے نقیبہ میں سے ایک قوم کی سفارش سے حضرت اقدس

کی خدمت میں حاضر ہوا اور انکسار و زاری کرتے ہوئے یہی عرض کیا
کے تفصیل حال کے بعد میں انکشاف چاہا۔ آپ نے بے ساختہ فرمایا
بادشاہ غالب آئے گا اور کفار کی فوج کو شکست ہوگی اور تم بھی مظفر و
کے ساتھ جیتے جاگتے وہاں تشریف لے جاؤ گے۔ اور اس سے قبل جو تم کو پریشانی
میں مبتلا کیا گیا تھا تو اس کی وجہ سے دل تمہاری طرف متوجہ تھا اور کثرت دعا
تمہارے حق میں دعا کی جاتی تھی لیکن اب تم کو ہماری طرف سے اس
جانب ہے جس کی وجہ سے اب ہماری وہ توجہ بھی باقی نہیں رہی ہے جو
جس طرح پہلے کی جاتی تھی اب نہیں کی جاتی۔ وزیر یہ جواب سن کر واپس
چلا گیا اور اس واقعہ کے تین روز بعد شاہ ابدال اطراف سرہند میں تشریف
اور دشمنوں کو ساتھ لے کر دیار اور مرہٹوں کی فوج سے جنگ کی
گئی یا جس میں کفار کی فوج کا سردار مارا گیا اور تمام فوج شکست کھا
بھاگ کھڑی ہوئی۔ اس جنگ میں ہزارہا کفار جہنم واصل ہوئے اور وہ جس
مقام پر جس کی حضرت اقدس نے زبان غیب سے خبر دی تھی یکدم تھا دگ
اور بھاگ کھڑا ہوا۔ بعد ازاں خود رئیس اوج نے شہر میں داخل ہو کر لوٹ
مار گری شروع کی جس سے لاتعداد آدمی مقتول ہوئے اور یکایک چاروں طرف
پامال ہو گیا اور حضرت اقدس کا مسکن بھی اس نے صدمہ سے محفوظ رہا۔ اور وقت
جو آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ ایک شخص جو تمہیں اور تمہارا پیچھا کر رہا ہے
اسی طرف سے وہ تباہ اور ہلاک ہوا۔ اس کو دیکھ کر حضرت اقدس نے
ایک دفعہ فرمایا تھا جس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کو [illegible]
کا حصہ ہوا
ہے وہ مقام [illegible] جس میں آپ اور آپ کے [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے وابستہ ہیں [illegible]

آنجناب کے حق میں ان صورتوں سے جلوہ گر ہوا۔ الحمد للہ [illegible]
پھر آپ وہاں سے منتقل ہو کر شہر بیاہ کے اندر تشریف لے گئے اور اس مقام
پر یہ فرمایا کہ [illegible] ہو کر [illegible] ہوئی کوئی اگر
اور جات ان اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں جب تک ہم اس محلہ میں رہے
وہ وہاں آمد و رفت رکھتے، ہوا [illegible] تشریف کسی مصلحت کی وجہ سے
آپ نے ملاحظہ کی تھی۔

احادہ [illegible] کے متعلق میں [illegible] کی تھی حضرت
اقدس نے وطن مالوف سے جمیع تمام اعزہ و اقربا، قصبہ [illegible] میں رہنے
کے لوگوں کی معاونت ادویہ کے تعلق سے [illegible] اور مصالح کی
پر کہ آپ خود انبیاء کے [illegible] پر مامور ہیں [illegible] کے ارادہ سے تجرید
فرمائی [illegible] دیا اور [illegible] مصدوں کو [illegible]
اور اس خصوصیت سے ان کے [illegible] کو [illegible] حبیب اور [illegible]
[illegible] آیا تو حسب معمول قدیم [illegible] کیا تھی تو [illegible]
ہی سے عادت شریفہ یہ تھی کہ [illegible] میں تشریف فرمائی [illegible]
مشرف ہوتا تو خلوت خاص میں [illegible] کے اسرار و رموز سے
فرماتے اور اگر کوئی دقت سے اس شرف سے محروم ہوتا تو حضرت اقدس اور خود
ان تمام واردات کے فوائد اپنے اس فقیر کو تفصیل تحریر فرماتے
اور شرف اختیار بخشتے۔ اس علت میں گو کہ وہ اس سعادت سے مشرف ہوا
لیکن حضرت اقدس کے [illegible] کرم سے اس [illegible] خود گرفتاریت کو محروم
[illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
ہے اور [illegible] [illegible]

لکھا پسند فرمایا ہو، اشکال کے موضحات یا تفصیل تحریر فرما کر عنایت فرمائیں
سرفراز فرمائیں۔ لہٰذا وہ اس رسالہ کو ان تمام واردات و کیفیات سے خالی،
اور ہر شبہ کو غلط اور وہم سے مصئون کرتا ہے۔

(۱۰) اس (۱۰) کیفیت کے بعد یہ عجیب کیفیت انعام کی ہوتی ہے جو بعض سالکین کو
محفوظ ہوتا ہے اور رفع انس و انجذاب کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کیفیت کے بعد
اجزاء میں تفکر کیا جاوے معلوم ہوا کہ وہ ذرہ عالم کبریٰ کا پورا نمونہ ہے۔ جس
مشاہدۂ صرفہ جبروت اس پر منکشف ہو وہ ذرہ عالم ملکوت کا بھی مشاہدہ کرتا ہے
حاصل یہ ایک باب علمیہ کھول دیا ان میں سے قدرے ان اوراق میں بھی
جا چکا ہے۔

(افادہ) مجھے بتایا گیا کہ بہت دفعہ ہم نے لفظ ہیئت کا اطلاق دو
معنی پر مشترک اصطلاح کے طریق پر کیا ہے ان دونوں قسموں میں ایک
ہیئت کی جس کے معنوں کا دارومدار [illegible] پر ہے دوسری
[illegible] خصوصاً تک ختم ہوتی ہیں۔ اور اس کے وجود میں نفس کی قوت
ظاہر ہے اسی کو اطلاق موت کے بعد عالم مثال میں بھی اعمال صالحہ اور ہیئات متجسدہ
نفس میں صورتہ کے ساتھ ظہور کرتے ہیں اور یہ ہیئت یا تفصیلی بیان دونوں
قسموں میں تفاوت کا ہے یہ اور دوسری قسم ہیئت کی [illegible] ہیں
اور اعمال کی آپ جو بیانات و جوانات کے [illegible] جوں کی طرح نفس کی صورت سے
اعمال متعدل تو ایک حیثیت فرد اور [illegible] میں سے [illegible] ہیں ان کی ہے

[illegible]

جن کے مطالع میں سعادت مسہور [illegible] کو مشتمل ہے جو ان کی دلالت
[illegible] اور [illegible] میں جو درج ہیں ہے [illegible]
جو کہ اب میں سے ہے جو ہوتی ہے [illegible] کیفیت [illegible] کیا
کی تابع تھی اور ہم دونوں ہم ہو جاتی ہیں اور اس میں سے [illegible] کی کوئی کیفیت
باقی ہیں رہتی۔ اس حالت میں مبتدی اپنی اس کو سکین دیتا ہے اور اس میں سے
انتظار اور صبر پیدا کر دیتا ہے کہ وہ اس کیفیت سے مست ہو جاتا اور تمام حرکات و
سکنات سے عاری رہتا ہے اور تسکین کی کیفیت یہ ہے کہ جس طرح کسی شخص نے بہت
گرمی میں شدید جسمانی محنت کی جو جس کی وجہ سے اس پر جو گرمی کی [illegible] ہے
کی حالت میں اس کو برف کا شربت جس میں گلاب و عنبر ملا ہوا ہو پلا دیا جائے
اس کی کلفت کافور ہو جائے اور اس تسکین کی کیفیت میں مست و سرشار ہو جائے
وہ یہ کیفیت اس عالم کی کیفیات میں ایک چیز ہے جس کو صورتوں کے خالق نے
اسباب کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اور اس اصل کیفیت میں اس نفس پر وہ کیفیت
موت جدی اور ہرہ اور مشتری سے سیلاب کی طرح [illegible] کرا حاصر فرماتی ہے اور
اس سے سبب موضحات برزخ میں متزجوے ہیں یہ کیفیت نعم کی قوت علمیہ سے
اس کو کامل کر دیتی ہے کہ خواب و خور سے اور اس کی صورت مستمرہ کو اس کے
لیے عالم مثال میں اس طرح مخلوق کر دیتے ہیں کہ وہ نہیں جانتا کہ میں روح
صرف جسد ہوں اور جسد سے جدا ہو گئی ہوں اور کھانے پینے کی حاجت مجھے نہیں ہے
بلکہ اپنے کو زندہ جیسا کرتا ہے اور اس واقع پر اس سے یہ مطلب لیا گیا کہ [illegible]
میں نفس [illegible] دوسرے [illegible] نے نفس معتدل مزاجین پر اپنی خواہش کے مطابق
لیے مقامات دیے ہیں وہاں فرد سے مشابہ احساسات کا ازالہ کر کے ان
اور [illegible] کا [illegible] عالم [illegible] کے جو ہوا میں ہے جہاں کی

وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان مختلف کے حصوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس لیے کہ یہ پٹھوں
حرکت عصبیہ کو براہ راست پر لگا دیتی ہیں۔ یہی طاقتیں ہیں جو طاقتوں کو اس میں
موثر دیکھتی ہیں اور کسی دوسرے عمل کا اس میں دخل نہیں دیکھتے اور ایک جماعت
ان میں سے ہوش ہوش کی ہے جو تاج و تخت رکھتے ہیں اور ایک فوج ان کے ہمراہ ہے
اور ایک جماعت صاحب خانہ کی ہے جن کی نیچے حصہ تاج کے طاق ہوئی اور
پھر وہاں معتدہ مخلوط پردہ، متاع رکھتے ہیں اور کھانا پینا تخیل یا متخیل
کھاتے پیتے ہیں۔

دلیل دوم۔ مجھے بتایا گیا کہ نبی آدم کی جماعتوں میں ایک گروہ ایسا ہے جن کا مزاج
فطرتی اسی نہج پر پیدا کیا گیا ہے اور ان کا نام ملائکہ ہے وہ خلق کے درمیان
کائن و فاسد موجود و غیر موجود ہیں ان پر تمکین غالب ہے اہل و عیال مال و
دولت ہم جنسیں اور تکلفات معیشت اور پوشاک وغیرہ میں ہیئت خلقیہ ایک
خاص طور رکھتے ہیں جو ان کے طابع خلقیہ کا مقتضا ہے اور یہ ایسا متحقق ہے کہ
کبھی ایک مادہ پر ہوتا ہے اور کبھی دوسرے مادہ پر۔ سحاب کے تفکر و تجسس میں ہیں
پڑتے اور فطرت و جبلت کے مطابق ایک خاص وضع کے ہو شعار رہتے ہیں،
اس کی مزید تفسیر کرنے سے مجبوری ہے۔ اور ان قسموں میں سے ایک قسم ان لوگوں کی
ہے جو ایسی عورت کی طلب کرتے ہیں جو ان کے ہمراہ ہو اور جماع سے قبل غسل کرتے
ہیں اور ابھی ان کے بال خشک بھی نہیں ہو پاتے کہ جماع سے فارغ ہو جاتے
ہیں اور پھر غسل کرتے ہیں اس جماع کو اپنے مزاج کے موافق نہیں جانتے اور ان کی
مدد میں جو صفات سے متصف ہوتی ہیں مثلاً یہ کہ وہ خوش رنگ، خوشبودار،
خوش شکل نہ بہت کم نہ بہت زیادہ ہیں۔ مثل سابق از بیخ سفید یا شکر سفید

آباد ہوا ہمیشہ معتدل رہی ہے، چونکہ دوسری کے غلبہ اور ثانی رطوبت میں سے
دوسرے اجزائے غلبہ کی وجہ سے ان کی ہوا زیادہ تر مرطوب ہے جس سے
نشو و نما ہوتا ہے جو صبح و شام انہیں دیا جاتا ہے اور اس کام کے لیے ملائکہ مقرر ہیں
آدمیوں کی جیسی ایک جماعت کو مقرر کر دیا ہے اور یہ طریق عادت آدمیوں میں
جماعت جو ابھی عورت طبیعی سے مرد نہیں ہوئی ہے ان کے پاس جاتی
کرتی ہے جب اس بہشت میں پیدا کیا گیا تو ایک گروہ ہزاروں فرشتوں
موجود ہیں اور کسی کو کسی سے کوئی واسطہ یا ربط و ضبط نہیں ہے ایک
سے تعلق ہے نہ کوئی کسی سے پوچھتا ہے کہ تو کون ہے اور کہاں سے
آیا ہے اور نہ کوئی کسی کو کچھ دیتا ہے نہ کوئی مرض ہے اور نہ دوا
ناک چھنکنے کی حاجت ہوتی ہے اور نہ کھانسی اور تھوک آتا ہے
ہے اور اس کے سوا کچھ اور نہ وہاں اس کی فکر ہوتی ہے کہ میں کل کیا کروں
گا نہ تو میں نے کیا کیا اور کھانا پینا ہمارے پاس کہاں سے آتا ہے اور
والے کون لوگ ہیں اور ان کی غرض اس سے کیا ہے کہ
کسی ان کے خیال میں نہیں مگر نہیں وہ حدیث نفس کی
لذت ہوتی ہے ان مخلوقات کے متعلق کا سبب اور اصل ان کے
مگر وہ شکل ملکی ہے جس سے ان کی پیدائش کے وقت
تھا کیا تھا اور وہی صفات ظاہر ہوں گے جس طرح ہم اگر
صورت میں تو ہماری مطلوبہ صورت ہوگی نہ کہ کوئی اور
سے ہو ہوا سے ہدایت پائے ہے۔ اسی طرح وہ صفات و
مادہ سے ہوتا ہے مثل ہوتے ہیں۔ اور بعض افراد میں وہ
نے ہیں ان کی جان میں اس کی کیفیت کو جس

ل ہوئی ہو اور اس میں گلاب پڑا ہو اور یا اور قسم کی سبزیاں وغیرہ
اور خربوزہ اور ... وغیرہ ہو اور ان کی شرط یہ ہے کہ ان کی قیمت ...
چھٹا حصہ ہوتا ہے۔ اور ان کا کھانا جو تھائی پیٹ ہوتا ہے اور ... وغیرہ
لیے ایسے اسباب مہیا کرتا ہے وہ جانتے بھی نہیں اور وہ جو ... وغیرہ
ہیں دیگر لوگوں کے سمجھ دار کو معتبر نہیں سمجھتے، اور ان کی باتیں خفیہ ...
معرّج ہوتی ہیں، اصحاب منازل ہوں یا ملوک زمین۔ فکر کا ان کے تو ...
نہیں وہ ایک جماعت کو اپنے طابع کے مطابق مسخر کر لیتے ہیں ...
زمانہ کے اسباب و سامان کی ضرورت ان کو ... کی طرف کھینچتی ہے ...
بحسب الہام حبلی تو اترے فلک سے شود تا پائے ہوئے ہوں کا ...
اس طرح اس ... کی ریاست اسلامی کی صورت قائم ہوئی
واللہ ... اگرچہ اس قسم کی تیکن ... ہوئے ... جیسے ...
اس میں سے ایک صبح صادق کی طرف گہری نظر رکھتا ہے۔ اور اسی میں مستغرق
غوطہ زن ہوا ہے اور اسی میں سے دوسرا شغل ہے جو سلطنت ... کے
کے سبب سے یا اس ... تیسرے سے حاصل ہوا ہے اور اسی میں سے ... کی تقریر ...
کا تقرب ... کرتا ہے، اور ... میں خلوت میں سے ... کا
واللہ ... تک ... ہوا اور ... لشکروں وغیرہ سے بھی ... وجود ...
واللہ ... مجھے یہ ... کہ ... اس ... حرکات و حالت میں ... کے ...
کے خواطر کے تقاضا پر چلتے ہیں، مثلاً کسی کے دل میں وجہ اس بیقراری کے ...
عشق کی طرف ہے جو اس کے طابع میں ہو نکاح کی خواہش ہو تو اسی صورت میں
وہ خیال کو ... کر دیتا ہے اور ... دل میں کسی خلعت کی تعمیر کا خیال گزرے تو ...

ل ... پہنا تا

... جو اس کے طابع میں مقرر ہو اس کے ... ہوگا اور اگر کسی ... خیال
... تو وہی لباس جو اس کے طابع کو مقتضی ہو اس کے دل میں متمثل ہوگا علی ہذا القیاس
جب کوئی شخص ... تو اس کا ... اور ... جس ...
ہیں اللہ وہ خیال مسزد ... کے قبیل تصویر اور ... ہے ... وہ
ایک عجیب قصہ بیان کیا کہ وہ اپنے بچپن میں خاندان کی ... کے ... کھیلا کرتی
تھیں اور اس وقت ... کھیلنے کے لیے تیار کرتی تھیں
... میں ... ہوئی ... پڑھنے میں ... اور بڑے
... کے ... ہوئے ... کی ... عورت ... تھیں اور
جیسے ایک ... کرتی ... ہوئے ... کی ... اور ...
... ہو گئی اور ... کی ... گذارتی رہی ... اور
... کرتی تھیں کہ ... لڑکوں میں سے جب کوئی ... اور
تصویر والوں میں ... اور جب ... سونے ... ہیں
... کہ تصویر اور ... سے کوئی ... ہوگا اور جب ... سونے ...
... اپنے کو ... اور ... نے ... کا ... اور ...
کرتی ہو تصویر ... تھا اور ... میں ... اور ...
کرتا تو ... نے بیان کیا کہ تصویر کی ... کے ... اور ...
... کرنے کے باوجود ... اور ... سب لوگ ... اور ...
... میں ... گئے ... اور ... اور ...
... تھا اور ... کی ... کی وجہ سے ... تھا
... اور ... اور ... اور ...

گروہ ہے جو اپنی تگ و دو اور وقت پیٹ میں مشغول ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے علاوہ ان کا کوئی اور مطمح نظر نہیں۔ اور ایک جماعت وہ ہے جو ایک قدم ہر وقت اللہ کی طرف بڑھتا ہے اور دوسرا قدم اپنے نفس پر غلبہ حاصل کرنے میں مشغول ہے۔ ان کی ہمت کا مطمح نظر صرف اخلاق رذیلہ کی اصلاح اور اخلاق حسنہ کا حصول ہے اور ایک جماعت حضرات انبیاء کی ہے ایک قدم تو ایک قدم اور دوسرا قدم ہے جو جنگلوں میں رہتا ہے اور جنگلی جانوروں کا شکار کرتا ہے اور ایک جماعت ہے جو شہوت کی وادی میں اس جماعت کی طرح ہے اور ایک جماعت ان میں سے ایک قدم تو ایک قدم اور دوسرا قدم کی طرح ہے جو مالیخولیا کے اکثار میں مبتلا ہے اور پشت در پشت ہی اس کا حال ہے مثل شراب خوش اور مردار خوار کے کہ گروہ کا سب روزہ سے رکھنے کے بعد چند لقمہ گندم کے استعمال کے ساتھ صحت باطنیہ کی طرف رجوع کرتا ہے

اور دوسرا گروہ جو ان جراحات سے ہے جو کثرت طبع کی سلامتی کا سبب ہے۔ جیسے بول اور شہوت اور دواعی پر منحصر ہے مکشوف ہوئی۔ اسی طرح دوسرے جراحات کا سبب ہے اور روح خارجی جو اعمال و ملکات کے ساتھ وابستہ ہے عالم میں واقع ہے لیکن چونکہ ہم کو حجابوں کا کشف بطریق ذوق ہوا اس لئے ہم نے یہاں مقام کو قلم سے موقوف رکھا۔

دوسرا گروہ آدمیوں کا جن طرح دوسرے گروہ جس کا حال واضح ہو چکا سب تو سعادت جنت میں داخل ہوں گے اور حق تعالیٰ پر متکل ہوں گے ہاں ان میں ایک جماعت ایسی ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اور اس ذکر کی وجہ سے ان پر غلبہ ہوا ہے اور ان کے دلوں میں عالم دنیا کی طرف سے ان کے دلوں میں ایک وسیع اور کشادہ راہ ہے۔ اس جماعت

کو اس دنیا سے انتقال کرنے کے بعد جہنم و دائمی عذاب کرتے ہیں اور مسجد حرام میں ہیئت اللہ میں یا مدینہ طیبہ میں بھیجنے سے کا حکم دیتے ہیں

دوسرا گروہ آگاہی آنی کو تعالیٰ امراض میں سب سے سخت تر روحانی کے اعتبار سے قیامت کے روز حقد و کینہ و شہوت تحتیہ کو حقد سے مطلب ہے کہ عقد کا تقاضا چونکہ اس وقت اس کا اللہ ممکن نہ ہوا بلکہ اس صحت جانتا ہو تو نفس اسے اپنے میں جذب کر لیتا ہے اور ظاہری اختیار سے کان کو لمبا کر دیتا ہے اور غضب طبیعی (ظاہر) محبت و انتشار کرتا ہے اور یہ کوشش رکھتا ہے پھر موقعہ و قدرت پاتے ہی اپنا انتقام لیتا ہے اور شہوت خفیہ سے مطلب یہ ہے کہ تعلق دنیا و بشریت کی شہوت پیدا ہو اور نفس اس پر عمل اپنے طلب کرے لیکن اس پر قدرت نہ ہو تو نفس اس کو اپنے میں جذب کر لیتا ہے اور کان کو لمبا کر دیتا ہے پھر اس کا رنگ اختیار کرتا ہے یعنی تو روزہ رکھتا ہے اور مسجد میں بیٹھتا ہے اور کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہے مزہ وعظ کی مجلس میں بیٹھتا ہے اور ہر حکمت جدیدہ سے جو شہوت کے مقابل ہو تمسک کرتا ہے۔ پھر موقعہ ملتے ہی شہوت پر عمل کرتا ہے یہ دونوں اعتقاد اور شہوت خفیہ قیامت کے روز انتہائی مضر رساں ہیں اور دنیا میں ان دونوں کا علاج مشکل ترین علاج ہے۔

دوسرا گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کریمہ سے معیت کے وقت جو کہ دوسرے طریقہ میں ہے آگاہی آنی کہ اپنے علیہ السلام سے تمسک کرنے والوں کی دو قسمیں ہیں، ایک جماعت صرف مقلد ہے اور وہ عامۂ مومنین کی ہے اور ایک جماعت نے عقل کی شہادت سے یہ پایا ہے یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شرع کے احکامات اور ہر چیز میں جو حدود و حکومت کے مسئلہ میں شرع میں وارد ہوا ہے عالم میں مصلحت کے موافق ہے اور یہ جانتے ہیں کہ شریعت انسان کی مصلحت

فطرت کے مطابق دین و دیانت ہو کل مولود یولد علی الفطرۃ
کی تشریح کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ
ہر بچہ جس پر وہ پیدا ہوتا ہے اپنی فطرت سلیمہ و عقل
سلیم پر پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس کی طبیعت فسری عقل و تمیز سے
کورا ہوتا ہے اور اس کی طبیعت میں کوئی بات ایسی نہیں ہوتی
جو اسلام کے خلاف ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنی
حکمت سے ہر بچہ کی طبیعت میں یہ بات رکھی ہے کہ
وہ اسلام کی طرف مائل ہو اور یہ خاص سکوں میں
رکھا ہے کہ تجھ کو حضرت آدم کی قسم ان سب کی
طبع میں کھی اور ہر وقت عقل اور بلوغ کے وقت میں ان کی
وقت حد ہے کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ یا علیہ ہر وہ کہ
اور دوسری مجید ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور تمیز کے لیے
اور دوسری مجید ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور عقل ہونے کے لیے
اور دوسری مجید ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور وقت کے کہ
ہے اور دوسری مجید ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور
جس پر خدا تعالیٰ نے انسان میں سے یا ایمان یا کفر
سے اپنی طبیعت کے موافق تعین کیا تھا۔

---

۱ کیا وہ اپنے یاد کرنے والے ہمسفر پر جس اللہ نے کہ اور اس کا
کہ ہو پیدا ہوا ہے

۲ اللہ نے ان کو فطرت نیک کام کرنے کی دی تھی یہ ہو کہ اس
اللہ کی تقسیم جس پر لوگ حضرت کے ساتھ دنیا میں موقف کر رکھی ہے۔

[illegible] ۹ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

[illegible] ہوگا یہی آئی دیکھے بتایا گیا کہ جبروت عقل تعلق و تعالیٰ کی صورت ہوتی
عبارت ہو کیونکہ جبروت عالم اسماء کہلی ہے اور ان اسماء کا مسمّی وہ صورت
ہے جو عالم مثال میں موجود ہے اس معنی میں مظاہر [illegible]
محض ل حکایت کرتی ہو اور [illegible]
ہے اور کبھی اس کا تعلق کثرت ہو کو اکسیر ہے [illegible]
[illegible] جیسے کہ ہر شخص اپنے [illegible] رہا ہو جس کو کہ
لگے اس شخص کا جلد ملاں سن کے [illegible] کی صورت
ہوں ہو جو کہ [illegible] کرتی ہو اور [illegible]
ذہیسا کہ عوام کے کہنے کے [illegible] اور [illegible]
ہے اس کا جو تعقلہ و ہن میں متمثل ہو اور جبروت [illegible]
عن کی صورت مثال کی حکایت کرتی ہو [illegible]
وجود دا - آلیہ کی تحقیق ہو اس کے بعد ہر کوں میں [illegible]
صورت آلیہ رکھی گئی جو اس کے وہم و خیال کے [illegible] کیونکہ [illegible]
مقید ہو کر نفس ہو گیا عرش کی صورت وہ [illegible] جو ہر ہی [illegible]
اس سے نکلنے والی صورتیں اپنے کمال میں خواہ [illegible] کی صورت ہو خواہ [illegible]
خواہ آدمی کی اس جوہر نامہ کی [illegible] شرع کے مثل ہو۔ اللہ کے علم میں [illegible]
[illegible] کسی موجود ہر شرع سے علی اس کے علم پر منبسط ہو اس طرح [illegible]
[illegible] دوسرے حوالہ یہ صورت صوا قیاس کے [illegible] سے قائم ہو گئی یہ [illegible] کل [illegible]
باقی، بچنے والا پیدا ہو کیونکہ جسم کلی کے [illegible] نے ہر مخلوق کو قبول کرنے کی [illegible]
اور منبسر ہونے والے [illegible] کا تعین [illegible] نہیں ٹھہرتا [illegible] ہر [illegible] قبیر و تعلق [illegible]

[illegible]

کل ہر صورتی شان ظہور پذیر ہوتی رہتی ہو عالم شہادت کے، اور کامیہ فاسدہ کے
تعین وجود میں یہ قوہ مقدس متحقق ہوتا ہو اور یہی فرد وہ مشرب جامد کی طرح ملکوت
سے محسوب ہوتا ہو اور افراد کاملہ فاسدہ عالم شہادت سے تعلق رکھتے ہیں [illegible]
[illegible] اور دوسرا فرد جو مقدس تر ہو کیونکہ اجزاء اور زائد موجود ہے اور وہ جبروت سے محسوب
ہوتا ہو اس طرح ایک وجود میں تین وجود پیدا ہوئے۔ شہادتی۔ ملکوتی جبروتی
اس اعتبار سے ایک شخص قائم ہوا اور وہ عالم میں کہا جاتا ہو جس سے مطلب
جبروت ہو اور اس واحد شخص میں ایک جوہر ہو جو نفس سے متصل ہو مفصل نہیں
کہ جو جبروت سے بالفعل ہر کمال کا مبدء ہو اور اس سے ان سارے متفرق اجزاء کو
وحدت کی شکل دی ہو جیسے دس وحدتوں کو جمع کرنے سے عشرہ کا پیدا شدہ وجود
ظاہر ہوتا ہو اس وحدت کو اعلیٰ صورت دی گئی۔ کیونکہ یہ واجب تعالیٰ کے مجازی
(مقابل) ہو اس کی مثال واجب تعالیٰ کی نسبت سے روح بدن کی نسبت ہے
ہر چند کہ جبروت کا تعلق عالم شہادت اور عالم مثال سے ہو حق تعالیٰ نے اس کو
اپنے لئے اختیار فرمایا اور منتخب فرمایا اس لئے صورتوں کی دو گانگی بخشوائے ہی [illegible]
[illegible] تعدد آیات متعدد ہو کے سب کے وحدت ہو گئی
اس شخص قدسی میں عالم کی تشریح کرنے والی ساری کثرت مندرج ہو گئی اور تعدد
مضمحل (غیبت) ہو گیا لیکن وہ ماہ جبروت باقی رہا۔ اسی صورت جبروت کی نمائش
تین طرح پر ہو نمائش اولیٰ میں وہ احجار بجنیہ افلاک کا مبدا ہو اور اسی اعتبار سے
فرشتوں کے نام سے موسوم ہو اس کا اور نہایت سفیہ اور نگ سیع صادق کی طرح

[illegible] گویا اور جن سے ہم تم کو خالص، اور دھواں چلاتے ہیں۔ پارہ ۲۷ رکوع ۱۰
[illegible] کی جگہ قاب قوسین کے قریب ہو گئے۔ پارہ ۲۷۔ سورۂ نجم رکوع ۱

سفید ہے اور دوسری عالمِ ملائکہ علیا اعلیٰ کے انوارِ عقلیہ کا سیدا ہوا اس کا
رنگ شعاعِ سبز رنگ مائل بہ سفیدی ہے اور تیسری عالمِ ملائکہ میں نبی آدم کے انوارِ عقلیہ
کا سیدا ہوا جن کی صورت (روشنی) آفتاب کی روشنی کی طرح یا بادلوں کی روشنی کی طرح
یا سحاب آفتاب کے وقت منعکس ہوتی ہیں اور اس کا رنگ ہوا کے رنگ کی طرح
مائل بہ سرخی ہوتا ہے۔

واضح رہے۔ آگاہی آئی کہ جس طرح آفتاب اپنی ذات میں شعاع رکھتا ہے
کہ آپ موجود ہوا، ہر اسی طرح ذات سے ایک شعاع نکلی اور عوالم کے سرے
تک پھیل گئی ہر جب یہ شعاع خیالِ عرش سے نقطہ عقلیہ پر پڑی تو اوہ قدیل کی
اصل ہوگئی، پھر جب آسمان و زمین و ما فیہ و ما بینہما نفوس فلکیہ و ملائکہ علیین
پیدا ہوئے تو وہی شعاع برزخ کے عرش پر مستوی ہوگئی اور جب کہ ایک طرح کے
صدور تو کثرت و وحدت نے نبی آدم کے عالم میں تین عالم سے ظہور کیا
یہ تینوں عالم اور ان میں سے دو سرے دو پیدا ہوئے ایک اعتبار سے وہ سب عالم
یہ دو عالم حق ہوا اور ایک ہی چیز ہے ہوا ایک اعتبار سے متعدد ہے آسمان و
زمین کی تخلیق کے وقت تمام عالم پیدا ہوئے۔

واضح رہے۔ آگاہی آئی کہ جبہہ نظری طور پر ایک اعتبار سے اس طور سے نسبت
رکھتا ہے جس کی شکل ایک گنبد کی ہے جو شخص اس کی طرف دیکھتا ہے اس کی نظر اس
گنبد کی طرف عکوف کرتی ہے اور جو شخص اس میں دیکھتا ہے اوہ وہی اس صورت دیکھتا
ہے اور نظر کا نفوذ ہوتا ہے کہ وہ اپنے چہرہ کے عکس کے ساتھ محفوظ رہتا ہے۔

واضح رہے۔ آگاہی آئی کہ ایک حجرت جو کسی کمال میں پیدا ہوتا ہے اس کا اثر
تمام عالم پر ثابت ہے جس نے حق کو خلق کے نزدیک کر دیا ہے۔ (یعنی اس کمال کی حجرت
نے عباد کو حضرت حق تعالیٰ شانہ کی [illegible] کو ظاہر کر دیا ہے)

کو خلق کے نزدیک کر دیتا ہے)

واضح رہے۔ آگاہی آئی کہ عالمِ آلی کی اس صفت کے ساتھ معرفت کہ اس کی حقیقت
اور ماہیت واضح ہو اس کے اسرار و رموز اور نقائش ظاہر ہوں خاص طور پر یہ
نقائش جو شکل کوہ بلور ہمنے بیان کی وہ اطلاق کرنے والی ہے معرفت طلسم الٰہی کے
عقدہ کو حتم کرنے کی ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ اس کے بعد آثار قیامت ظاہر ہوں
گے یا کوئی دوسرا عقدہ شروع ہوگا۔

واضح رہے۔ آگاہی آئی کہ جس طرح مراتب ترقیات تکوین میں عالمِ ملکوت تبعیت
اور خیالات بصورت جواہر اور جواہر بصورت انسانیہ متقمص ہوئے (فیصلہ یا
حکم کیے گئے) اسی طرح مراتب تشریع میں مشیت تعالیٰ عظم کے سرے ایک دوسرے
سے پیوستہ ہوگئیں اور ایک خاص وضع پر نزول فیض کی جاگاہ ہوگئیں
اور یہ فیض ملت متاخرہ ہوگیا۔ پس ملت محمدیہ دعوت نبی رسالت اخلاق و ملکات
محمودہ کے اصول کی تعمیر ہوئی گزرے کے بعد ملت محمدیہ آئی اور ملت محمدیہ دعوت
نبی صلعم ضائع شدہ تا یوم النشور اور خلافت محمدیہ اور علماء ملت
حقہ کی تبلیغ کی اور ملت نصرانیہ دعوت نبی حکمت تہذیب نفس اور فنا فی الرسول
کی جب یہ سب مشیت تعالیٰ عظم کے سامنے حقیقۃ القدس میں قائم ہوئیں تو شریعت محمدیہ
کے نزول کی استعداد رکھنے والی پیش خیمہ ہوگئیں اور روح القدس کا علم ملت
محمدیہ سے اور اوضاع محمدیہ کا علم ملت محمدیہ سے مستفاد کر بیگ اور فنا
فی الرسول کا ایک جمعیت کرا مستفاد کی گئی اعتدال کر کے برگزیدہ کو بنا گیا اور

لہ ملت حقہ سے مراد کو سمجھنا چاہیے آفتاب سے مراد کا علم ہوتا ہے
لہ ملت سابقہ سے مراد کا علم حاصل کرنا چاہیے مراد سے آفتاب کا علم ہوتا ہے (تقی غفر)
لہ حاشیہ کو مشوش
لہ شہری انتظام

ان سب کا مجموعہ ملت محمدیہ ہوگئی اور یہی افضل الانبیاء پر جو افراد بشر میں سب سے
زائد عادل ہیں مشتمل ہوئی ذلک تقدیر العزیز العلیم۔

افادہ: ان ایام میں جب کہ شاہ عالی اور نجیب الدولہ کفار دکھن کی افواج
سے مقابلہ کر رہے تھے احمان ملعونوں کی ایک فوج شاہجہاں آباد پر بھی مسلط
تھی اور وزیر عماد الملک نے ایک شخص کو بزعم خود نام تخت سلطنت پر بٹھا دیا اور بادشاہ
ان ملعونوں کے محاصرہ اور توپ خانہ احمان کی کثرت سے سخت پریشان ہو گیا تھا ان
دنوں حکیم امداد کشمیری نے جو حضرت اقدس کے مریدوں میں سے تھے آپ کی
خدمت میں ان حالات کے انجام کا استکشاف چاہا۔ فرمایا کہ میرے دل میں جو
القا کیا گیا ہے یہ ہے کہ کلی مصالح میں بادشاہ کی پریشان حالی اور اسے
مائیں سے پریشانی میں پڑے اور ابھی کسی کو شش کو کامل فیصلہ پانے اور
بکمال عروج کے لیے اس کی بدحالی اس وبال ظلم کی وجہ سے ہیں جو اس نے شہر
کے سلاطین پر ڈھائے ہیں جب میں نے اثرات ملائکہ عالیہ کی جانب سے ظاہر
ہوں گے جو تخت دہلی کے لیے مقرر ہیں۔ سابق قدیر تو ی ذلت اٹھائے گا اور کفار
بھی ذلت اٹھائیں گے۔ بعد ازاں بادشاہ فتح ہو جائے گا اور سلطنت کا کام ایک
دانشمند شخص کے تعہد میں چلا جائے گا۔ اس شخص کے تعین کے بارے میں ملاء اعلیٰ
میں غیر متعارف الفاظ میں گفت و شنید ہو رہی تھی۔ بعض فریدون کو ہمراہ تخت پر بٹھا
لیں گے اس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سب میں اس کی اصلاح مقصود ہے اور
شخص مسعود اقبال دولت میں ہوگا۔ خصوصاً وہ شخص جس کا باپ ظلم و ستم
سے مارا گیا۔ انتہی۔ میں ایسا ہی ہوا کہ کفار باوجود کثیر تعداد کے اور تعداد بھی کیسی
کہ ہزاروں لاکھوں کی تھی اور سامان جنگ بھی بے شمار بہا تھا سر نگوں ہوئے
جس وقت کفار یاں دلیر اور شجاعت آئین مقابل ہوئے تھوڑی سی

ہی جنگ میں حواس باختہ ہو گئے اور شکست کھا کر مفرور ہوئے۔ کثیر حصہ مستعدہ
فوج کا قتل ہوا۔ بھاگنے میں ہزارہا لوگ جہنم واصل ہوئے اور ان کفار
کے تمام سردار ہلاک و مستقر ہوئے اور جو باقی بچے وہ قید ہوئے اور جس کو تخت
سلطنت پر بٹھایا تھا وہ پھر قید ہو گیا اور وزیر نے فرار ہو کر قلعہ میں پناہ لی اور باوجود
اس فتح کے جو وہ چاہتا تھا اس پر قابو نہ پا سکا اور پھر اپنے ملک لوٹ گیا۔
یہ دوں شاہ عالم ثانی گوہر پسر عالمگیر شہید ملک یورپ کے نواحی میں تخت پر بیٹھ کر
شاہجہاں آباد کی طرف جو اس کا موروثی تخت گاہ تھا متوجہ ہوا اسی زمانہ میں
زیب زینت محل والدہ شاہ عالی گہر نے حضرت اقدس کی خدمت میں اپنے اوپر
گذرے ہوئے مظالم کا تفصیلی خط لکھا۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ حق
بات تو یہ ہے کہ آپ کے خاندان عالی شان پر جو ظلم ہوا ہے اس کے شرر سے فلک
کے کنگرے جل گئے ہیں اور عرش تک پہنچ چکے ہیں۔ قوی امید یہ ہے کہ دن ہی اور ستارہ
وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ اِنَّهُ كَانَ
مَنْصُورًا[1] بن جائے گا۔ تغیر و حوادث میں مشغول ہو اور قبولیت کا منتظر رہے غیب سے
ہوگا۔ فرمایا کہ بلکہ وہ تدبیر بھی گوش ہوش میں ڈال دی ہے جو صاحب حوالہ کو
تخت حوالہ سال کی مدت میں کرنا چاہیے اور وہ تدبیر بھی جو سات آٹھ سال بعد
مطلوب ہوگی۔ ان تدبیروں کو انشاء اللہ وقت پر لکھا جائے گا۔ اسی دوران جب مسلم
افواج اور کفار کی فوجوں کا تصادم ہوا حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ [illegible]

---

[1] گیارہ حنبلی گر گئے ہیں اور شیر سے بک کر بھاگ گئے ہیں ۲۹ سورۃ کوع ۲

[2] اور جو شخص ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قانون سے قصاص لینے کا
اختیار دیا ہے تو اس کو چاہیے کہ خون کا بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرے کیونکہ وہ اس بدلہ
لینے میں بھی مدد کی حمایت ہے ۵ بنی اسرائیل رکوع ۴

لب شبہ کو واقعہ میں دیکھ کر گویا اسلاف کو مشرکین پر فتح یاب ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہو جس کی وجہ سے ایک قسم کی فکر لاحق ہے اور یہ چرچا ہو رہا ہے کہ لڑائی طور پر کیسے ہو گی میں نے کہا کیوں نہ اس سلسلہ میں فال دیکھی جائے حضرت سلطان سلطان الدین اولیاء کے ملفوظات موجود ہیں اس کو میں نے فال کے لیے جیسے ہی کھولا یہ ہی صفحہ پر یہ مضمون نکلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی جانب تشریف لے گئے تو ایک شخص نے حضور تک خبر پہنچائی کہ فلاں کافر حضور کو قتل کرنے کا قصد کر رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس بات پر قادر نہ کرے گا۔ اور اگر وہ سامنے آجائے تو میں اسے قتل کر دوں گا۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ اس جواب کی تعبیر خود واضح ہے لیکن دیدان کے مطابق اس کے معنی ہوئے کہ وہ یہ کہ ان ملعونوں کی نکبت عالم ملکوت کی بلندیوں میں تا حال یقینی ہے (مقولہ ہی) اب ملاء اعلیٰ کے مذہب نزول کیا ہے اور اہل علیین کی ارواح نے اس عالیہ، پیل کش کو قبول کر لیا ہے۔

واضح رہے کہ دیدان حضرت اقدس نے اس خاکسار کو سر فرازانہ عنایت فرمایا اور اس میں یہ تحریر فرمایا کہ تین تلواریں مشہور ہوئی ہیں اول تو وہ تلوار جو کفار پر اٹھی اور کفار سے مراد یقیناً مرتد جاٹ ہیں۔ نقل خاں ہے کہ وہ ایسی ذلت و نکبت اٹھائیں گے کہ کبھی اس کے مثل نہ دیکھی ہو گی اور لوگوں کو کبھی اس کا گمان بھی نہ گزرا ہو گا۔ اور دوسری وہ تلوار اس شیشہ فروش نے لی جو ہندستان میں ہے وہ بہت ذلت و خواری اٹھائے گا اور اس کی جمعیت منتشر ہو جائے گی اور ان کا زوال ہو جائے گا۔

اور تیسری تلوار ان مبغضین اہل بیت پر اٹھے گی جو بانجانب بصری سے (یعنی طائفہ کو جانب اور مذہب کو مغلوب رکھتے ہیں) اصلاً ثابت و قرار نہ پائیں گے۔

فی الحال۔ خیر کو ان تینوں تلواروں کے اٹھانے پر مامور کیا ہے اور باقی تین اس طریقہ سلامیہ کے ہادی کرنے کا داعیہ اور طلب رکھی ہے۔ واللہ علی ما نقول وکیل

اتفاقاً۔ اسی رمضان ۱۱۷۶ھ میں جب کہ حضرت اقدس نے قصبہ جھانسی میں اعتکاف فرمایا تھا اس اعتکاف میں جو بھی حقائق آگہیہ کو بہ اور معارف اسرار شریعہ عطا ہوئے ان میں سے مشتے نمونہ از خروارے حسب فرمائش راقم حروف خاکسار کو تحریر فرما کر عنایت فرمائے۔ پس وہ مذکر ہیں کہ اس مقالات و فقرات و نکات الواردات اس کی تحریر سے اس کتاب کو رونق بخش ہے اور ہر مقدمہ کی یک واکھ سے مضمون کرتا ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

لائق۔ یہ شخص اکبر کے نفس منطبعہ سے بعد کی صورت نوعیہ کی مس شخص اکبر میں بانی کے عرض کی طرح ہے جس کے وسط میں نصف النہار کے وقت آفتاب کی صورت منطبع منعکس ہوتی ہے اور اس کا ظل دس متقابلوں سے پورا ہوتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جس طرح آفتاب حقیقت کا ظہور دس شخص اکبر کے نفس میں ہے اور اس کی مشابہت سے آفتاب کی تمام افلاک کے نفوس میں نیز نفوس قدسیہ انبیاء میں ظاہر ہوئی ہیں

لائق۔ شریعت سلامیہ میں تکلم لغت اسانید کے طریق واقع ہوا ہے اور فرقان کی نظرت میں اگر بعض کی معرفت نہیں رکھی ہے۔ جب آدمی کو اپنی فطرت پر چھوڑ دیتے ہیں تو اور اس کو خارج از فہم کر دیتی ہے اور خارج سے ماورا (حالات تک (یعنی کلمات ان کی سمجھ میں نہیں آتے) اور وہ مادہ و مدت کے ماورا سے

(اللہ سبحانہ) ملتا ہے صاحب کا اور اول دائرے سے وہ طبقہ ہے جو عقل کو اول مقام دیتا ہے اور ان اور فرقہ باطنی سے تعلق نظر کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (تقی نور)

نہ جو جزو عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ (تقی نور)

تجاوز نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے شرع ہی تجلی یا تصور (فکری بوتی) ہو جو حاجز میں واقع ہو اور اس تجلی کے ماورا اس کا ادراک نہ ہو سکے۔ حجاب[1] النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ (یعنی بے حجابی سے حق کو دیکھنا محال ہے نفس انسانی کی زندگی گردش احوال کے اعتبار سے اس تجلی سے علاوہ متنوع ہیں ہے۔ لیکن نفس انسانی کی ترقی ہم وعقل کے اعتبار سے فرد کامل بنانے تک بینچتی ہو بعینہ اس کے نبی جس طرح وہ توحید جو قرآن عظیم نے بیان کی ہے وہ توحید عبادت ہے کوئی اور۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی معرفت جو قرآن عظیم میں بیان ہوئی ہے کسی تجلی کی معرفت ہو نہ کوئی اور۔ تو ہوں لوگوں نے جو اس معرفت کو بجز وحدت سے متعلق کر دیا اور اس توحید کو توحید وجود یا توحید اتحاد یا توحید حق پر متعلق کر دیا تو انہوں نے ایسا کیا وہ جہل بالہ میں پڑ گئے وہ اسی جہل میں مستغرق ہو گئے۔

ہر کہ عارف تر او دور تر — از حقیقت مسیت مہجور تر

لائحہ:۔ جس طرح انسان معرفت یا تصور کی صورت جو اپنے ذہن میں موجود ہوتی ہے تو وہ وجود رکھتا ہے ایک وجود خارجی کے مقابل ہے جس سے فرض ہو نفس ناطقہ نے اپنے محسوسہ کے رنگ کی طرح اور دوسرا وجود ہے انسان نفس کا جو وہ ہستی ہے۔ انسان و فرس کی حقیقت اس مدرک اور مدرک سے قطع نظر کے اس صورت سے ظاہر ہوتی ہے اور وہ صورت خارجیہ کے علاوہ ہے اسی طرح اس صورت

---

[1] اس پر یہ اعتراض نہیں اس کی کیفیت سے مشغول نہیں ہوتے۔

[2] اس کا حجاب ایک نور ہے اگر وہ اس کو ہٹا دے تو اس کے چہرہ کا جلال اس کی مخلوق کو جہاں تک جلال سے اس پر منتہی ہے جلا دے۔ فیضان ظلمات و فیوضات نور ظاہر ہیں۔

حقیقیہ میں جو فلک اعظم کے نفس منطبعہ نے قبول کیا ہو وہ طرح سے موجود ہے ایک وجہ سے تو وہ فلک کے نفس منطبعہ کا کمال ہے اور دوسری وجہ سے مبدا اول کا وجود۔ عارف کو اس تجلی سے وجہ قسم کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ صوفی اور حکیم اس وجود ذہنی کی طرف رجعت کرتے ہیں جو وجود ذہنی کی مانند ہے اور کیا ملائکہ علویہ اور اور کیا متعلقہ اور نفوس انسانیہ وہ جس طرح اپنی حرکت انتقالیہ کی طرف مائل ہیں اسی طرح اپنی معرفت تصوریہ کی طرف بھی مائل ہیں جس کا مدار و مدار حرکت انتقالیہ پر ہے تو کی طرف مائل ہوں ہو وجود خارجی کے مقابل ہے خلاصہ وجود بالنظر شریعت بھی مائل ہو جیسے ملائکہ علویہ و متعلقہ اور نفوس قدسیہ انسانیہ فتدبر۔

لائحہ:۔ حدیث میں آیا ہے کہ لوگ آپس میں جھگڑتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اس جگہ کہیں گے کہ خلق اللہ من خلق اللہ اور ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ شیطان اس کے ذریعہ کہے گا خلق اللہ من خلق اللہ کا۔ جب یہ حالت پیش آئے تو چاہیے کہ اپنے دل کو روکے اور سنبھالے رکھے۔ یہ حدیث بطور اشارت کے اعتبار سے اس بات پر دال ہے کہ جب حق تعالیٰ بندہ کے لیے خیالی مطلق یا مقید میں تجلی کرتا ہو تو اس بندہ کو چاہیے کہ اس بات کی طرف متوجہ نہ ہو کہ یہ تجلی کون سے موطن میں ہے اور اس تجلی سے اشارہ حقایق جبروت میں سے کون سی حقیقت ہو اور وہ تجلی کے لیے کس استعداد سے متجلی ہوئی ہو کہ تعلق اس فکر سے علامت لیتا ہو وظیفہ وقت یہ ہو کہ جس طرح کتاب دیکھنے والے کی نظر کتاب کے صفحہ پر ہوتی ہے نہ کہ اس بات کی کہ وہ کس چیز سے بنی ہو اور کس طرح بنی ہو اسی طرح یہ عارف خالص بحث کی طرف متوجہ ہوتا ہو اور تجلی کو غنیمت جانتا ہو اللہ تعالیٰ کے اسرار کی تفتیش سے بس فریضہ معرفت سے تعلق رکھتی ہے اسی لیے وجود حق پر دال ہے

لائحہ:۔ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو اس کو کس نے پیدا کیا۔

میں نہیں پڑتا۔

لائحہ:۔ قرآن عظیم میں جو اللہ نور السماوات والارض آیا ہے تو اس میں ایک باریک نکتہ ہے یعنی اللہ جو اپنی تجلیات اور اپنے جبروت کے اعتبار سے ذات محض ہے وہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے یعنی یہ نور تجلی وہی حقیقت وحدہ لا شریک ہے یہ نہیں کہا گیا کہ نور السماوات والارض ھو اللہ، اس لیے کہ خود اللہ اس اللہ تعالیٰ کا اطلاق نور السماوات والارض ہو گیا۔ پھر ترتیب عبارت کی رعایت کی مثل کمشکوٰۃ فیھا مصباح۔ یعنی اس تجلی الٰہی نور السماوات والارض کی مثال ایک روشن طاقچہ کی ہے جو اپنی شعاعوں سے محراب کو منور کر رہا ہے اس طرح اس نقطۂ بسیطہ نے جو قلب اکبر کے وسط میں ظاہر ہوا ہے تمام آسمانوں اور زمینوں کو اپنی شعاعوں کے گہوارے میں لے لیا ہے (اسی لیے) المصباح فی زجاجۃ کہا گیا اور مشکوٰۃ فیھا مصباح نہیں کہا گیا اس لیے کہ ذات آسمانوں اور زمین کی اس نوری نسبت کے بیان میں تھی اور اس نور کا تمام آسمانوں اور زمین کے کروں کو اپنے نور سے مسخر کرنا۔ المصباح فی زجاجۃ کا ذکر نہ تو کلام کے قسمے کے بیان میں دخل نہیں رکھتا۔

لائحہ:۔ شخص مخیر جو ہوا اللہ نہ ہو ایک طبقہ گوشت و پوست کا ہے دوسرا طبقہ حس یعنی دماغی کا جو حال قوی ہے اور تیسرا طبقہ روحانیہ ہے جو قوائے نباتات سے ظہور پذیر ہوا اور عالم کے نفس مطلقہ کی سطح میں مستغرق ہو گیا جو حسب نفس کل ہر نفس جزئی کی مثال میں متمثل ہوا تو اس روحانیت نے خاص خاص طور پر ایک جب ان افراد بشر میں سے کوئی مرجاتا ہے اور گوشت پوست والا طبقہ ختم ہو جاتا ہے اور حس والا طبقہ روحانیت نکلتی جاتی ہے تو اگر اس روحانیت نکلنے والے میں وہ قوتیں کم ہوئیں تو عالم برزخ میں ملکوتی شکل

مثال کے بغیر جنت روحانیت کو ایک کی مناسبت جبلی کی وجہ سے ظہور کرتی ہے اور وہ اپنے اس نفس میں عالم مثال کے ساتھ اتحاد کرتا ہے جیسا کہ قدرے اس موضوع پر اعتقادات سابق کے بیان میں لکھا گیا ہے اور اگر اس نے روحانیت نفسیہ کا حکم یا حس وحدت قبول نہ کیا تو عالم برزخ میں جنت اعمال بنیں آئے گی۔ وتلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون۔ ملکات اعتقادیہ و اعمال حرکات کے مشابہ ہیں جو تر متمثل ہوتے ہیں گویا عجب الذنب کی حدیث شریف میں ایک مثال دی گئی ہے جو انسان کے تولد ثلاثہ امیہ یعنی عقل و قلب و حس کی حامل ہو سکتی ہے اگر اجزائے بدن میں سے کچھ بھی گوشت و پوست باقی ہو اور خیال نفس اس کے ساتھ جیسا ہو تو وہی جزو حسہ نشاۃ کی تکوین کا سواد بنیں اصل ہوگا اور گر وہ باقی نہیں ہے تو جس جزو سے وہ جب ہو وہی جزو جسد معادی کی تکوین کا اصل ہوگا۔ اس بدن سے نفس کا تعلق نشات کی تکمیل کا مقتضی ہے اس لیے کہ نشات ان ملکات و اعمال کے تمثل کا تقاضا کرتی ہے جو نفس کے جوہر میں سرایت کر گئے ہیں اور اس کی مثال اس حبۃ کی طرح ہے جس کی شاخیں کئی ہوئی ہیں اور اصل تنہ باقی ہو اور فصل ربیع میں اس کے قوائے نامیہ حرکت کرتے ہیں اور بارش سے اس نفس نباتی کے سلسلہ اجزا کا ظہور پورے طور پر ہو جاتا ہے۔

لائحہ:۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کو مثل ایک جزیا کے تصور کر کہ بارش کا پانی اس کے پانوں میں پہنچا ہو اور اس کو تھوڑی دیر بعد اپنے سے خشک دیتی ہو یا مثل مریا نصور کر دیں میں پانی خالص صورت امواج ظاہر ہوتی ہیں پھر چند ساعت بعد فطرت آبی ان تمام امواج کو [illegible] میں ساکن ہو گئے ہیں۔

ختم کر دیتی ہے۔ اسی طرح فقہاء، صوفیاء اور متکلمین جب ملت محمدیہ میں باہمی تحقیق کا کام کرتے ہیں تو وہ ان کے تفکر و تجسس کا تقاضا ہوتا ہے کہ اصل ملت کا اقتضاء اللہ تعالیٰ ہر فرد کی تعلیم و تربیت کے لئے تحقیق و انکار کو مزید بڑھاوا دیا جیسے بارش کا پانی ایک چوٹی تک پہنچتا ہے یا بہت سی انواع ہواؤں کے چلنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ملت کا اصل ان دعوات کا ذکر اللہ ہے جو ان انواع کا ترجمہ کرنا اور ذکر اللہ کی رحمت کرنے کا کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا گیا ہے جو تمام رسولوں سے افضل ہیں۔

اس لئے ہمیں ہر حال میں ہر ملک پر عمل کرنا اصل مراد ہے اور تقریبات کی تراکیب و ظاہر صورت پر اکتفا نہ کرنا جیسے کہ جاننے والے کے روبرو تراویح کرنا اور انکار دیدہ سے مقصد اس بات کو روک دینا ہے اور اسی طرح حق سے مراد اس زمانہ میں صوفیاء کے مکاشفات اللہ تعالیٰ اور اولیاء کی بات زمانہ میں سمجھا دیتا ہے۔

دوستے گر در بایدو ستگی — باکی بسیارد دو ستگی

ایں قدر بس بود حال را — عاشق رند لاابالی را

[illegible] اور یہی نہایت ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے اللہ ہی جانے کہ ان عبارات فاسدہ میں کیا میں کہنے سے

اگر ہم شکر انگیر کردن ما خطا بینی — ز خوبان دلستانی عشوہ خوش می رسد

لاتعلم۔ مطلب کہ اس کہ میں ہم اگر بعد بسیط عالم کی صناع کے یہ صفت شنیع نہ ہو تو ہمیں کوئی بات اور نہیں لیکن ولی نعمت کی محبت اور اس سے جدا ہونا عاشق رند لاابالی کے لئے ہی ناپسندیدہ ہے۔

یہ اور یہ ہی نہایت ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اگر ہم شکر انگیز کرنے کا خوبوں کا عشوہ جانے کے لئے شکر کرنا کہ تو ہمیں دلستانی باہم دلکی ہی کی بیاد کو یاد رہیں گے۔

کرتا ہو ہر زمانہ میں ایک نئی شکل اور رنگ میں ہو جس طرح آفتاب کی شعاع جسم صیقل اور جسم کدر میں ہر دو شعاع جو گرتی ہیں ہر دو ہو کر دونوں پر مختلف طبیعتوں پر دیکھتی ہے اسی طرح آفتاب حقیقت کی شعاع عالم میں مختلف سینے رکھتی ہے اور شرح اور انکشاف کی تحقیق حق ہے اور وہ آفتاب حقیقت کی شعاع سے نازل ہوئی لیکن چونکہ [illegible] اور مرجعیہ وغیرہ کے تسلط سے عالم بھرا ہوا تھا [illegible] ہمیں شبہات پر مشتمل ہو گئے تھے چنانچہ اس شعاع نے ان کے درمیان طرح طرح کے معاندانہ اور اختلافات پھیلا دیئے تاکہ ان کے اطمینان کو درہم برہم کر دے اور حق کی وہ تحقیق بھی حق ہے جو حق احادیث بلدان سے نقل کی تھی اور وہ بھی شعاع حقیقت سے نازل ہوئی ہو لیکن اس وقت مسلموں کے درمیان احادیث بلدان جمع ہیں ہوئی تھیں اگر اس جماعت (فقہاء) کا فتویٰ ظاہر ہوتا تو ہمارے روزہ کی تقسیم کیسے ہوتی اور اقامت کس طرح فصل ہوتے اور ان کا دعا و فتویٰ کون سی شکلوں میں متمیز ہوتا صوفیاء کے اشارات و دعوات بھی حق ہیں اور وہ بھی شعاع حقیقت سے نازل ہوئے ہیں لیکن سمجھدار آدمی اگر تھوڑا سمجھ پائے تو ہر ایک شعوذی کا حق اس اصل کے ساتھ ادا کرے گا جب ارباب حقیقت نے اپنی موجوں کو شکست دے دی تو دوسری صورت ظاہر ہوئی ؎

چوں بآں دعوت رسی کاں داشتی — ہمچو گوہر جوہر آشتی

لاتعلم۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لانبیاء فی ولایتہ واحدۃ اخوۃ متشتی۔ یہ وہم صفت کلیہ ہے جو نقطہ وسط سے نکلا ہے اور علات متشتی استعداد حال ہو جن پر شعاع پڑتی ہے اس قیاس پر دین محمدی کے جملہ تبدلات میں [illegible] تم ان دعوت تک پہنچو گے جو اتحاد مقصود ہے تو وہاں ہو گا اور جو صفت مختلف ہیں گے [illegible] علیہ السلام باہم علاتی بھائی ہیں ان کا باپ ایک ہے مائیں مختلف۔

ملت کو مقرر کیا ہو مگر وہ لوگ جو نیابت کے قائل نہیں ہیں اس کو تسلیم نہ کریں اور ان کی نیابت کو توڑ دیں اور یہ لوگ (نائبین) اس کے دفع پر قادر نہ ہوں تو مجبور ہو کر شریعت ظاہری کی طرف رجوع کریں تو مطلب حاصل ہو جائے گا۔ اسی طرح کوئی فقیہ جب کوئی فقہ قوم کے واسطے مرتب کرے ہر چند اس میں احتمالات اور تحریجات پسندیدہ نہیں ہیں داخل ہو جائیں تو اس مجدد کی ولایت داری ارکان اسلام کے ساتھ اور گناہ کبیرہ سے اجتناب اور اصل قصاص کے مجھے بنی جگہ مسلم ہیں اسی قدر پر اکتفا کرنا چاہیئے اور قیسر کا حل تلاش کرنا کسی دوسرے مجدد کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ مجدد دین کا کلام خطا اور اغلاط فکریہ سے پاک ہونے میں انبیاء علیہم السلام کے کلام کی طرح ہو (یعنی مجددین کی باتیں انبیاء علیہم السلام کی باتوں کی طرح ہیں کہ وہ خطا اور غلط فکر یہ سے پاک ہوتی ہیں) سے ہر شخص دعوے و ہر نکتہ سنجی کا دعوی کرے۔ اسی طرح صوفی کسی قوم کے لیے جب کوئی طریقہ مرتب کرتا ہے تو ہر جگہ کہ اس جگہ بعض مکاشفات کو مقامات سلوک کے ساتھ مشتبہ کر دیتا ہے اور بعض اشارات کو جو تیزی ذہن کی آمیزش سے اور وحدت الوجود کے بعض معارف اور شرائع فاسدہ جو فطرت کی حکمی غلطی سے دوام ذکر اور انصراف ہمت کے ساتھ غیب کی جانب پیدا ہوتے ہیں اصل سلوک میں داخل کرتا ہے (حالانکہ اصل توجہ سلوک الی اللہ ہے اور مقامات کی اصل ان تخییلات کے ضمن میں حاصل ہوتی ہے۔

لاتحقہ ۔ ہر چیز جس اتصال کا قصد کرتا ہے وہ (وہ) اس دوسری چیز کے ساتھ روح ہو یا جسم ہو خود وہ کسی وقت ہو اگر سر سے کام لے باز رہتا ہے تو وہ جس میں باقی رہتا ہے اور بعض اس میں سے کوئی چیز الگ ہو جاتی ہے اس صورت میں خود کوئی فیصلہ نہ کرے بلکہ اس کا فیصلہ کسی دوسرے مجدد پر چھوڑ دے

اور دین معقول جو حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات سے ہوا ان کا مدعا اور عالم کے اوضاع خلقیہ جو کہ شریعت محمدیہ کے اسالیب بیان کے قصد کے عکسی ہیں اور قوم کو ان شبہات سے روک دینا جو گمراہی پیدا کرنے والے ہو سکتے ہیں وہ علامات مستقبل ہیں۔

لاتحقہ ۔ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کی بعثت پر نزول کتب کا بھی ارادہ فرمایا ہو (یہ امر غیب سے عالم شہادت کی طرف علوم حقہ (صحیح علوم جو باطل نہ ہوں) کے نزول سے صلاح عالم (صلاح عالم کی اصل حاصل ہوتی ہو لیکن بعض احوال میں قوم کے شبہات جواب اور تاریک افکار سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان شبہات کا سبب یہ ہو کہ ان کے نفوس علوم حقہ غیبیہ کی اطاعت کو بحیثیت (بسبب) اعتبار سے ان لوگوں کے شبہات کا مقصود بالغرض ہوتا ہو (کہ مقصود بالذات اور کسی حالت میں قوم کے اطمینان کا ختم ہو جانا اپنے شبہات دیرینہ کی وجہ سے ضرور ہے جاوے منع کے ساتھ ہو یا مقدمات حقانیہ کے ساتھ بھی اس کے مقدمات نہیں نہ ہوں) اسی وجہ سے قرآن عظیم میں بعض مقدمات حقانیہ کی وجہ سے بعض اوقات پائی جیسے قوم عرب کا یہ کہنا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے (الملائکۃ بنات اللہ) اکثر اللہ کو ول الذی (تمہارے لیے جو ہوں اقناص کے لیے غور کر کہ کر حاصر کیا گیا حالانکہ اگر اس کا نقض کیا جائے یعنی دلیل کو توڑ دیا جائے یہ دلیل سے تنزیہ کرتے ہوئے (یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو پاک و بے عیب ثابت کرتے ہوئے کہ اتجعلون لکم الذکر ولہ الانثیٰ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ (کیا تم اپنے لیے بیٹے (اچھی اولاد) ثابت کرتے ہو اور اس کے لیے بیٹیاں (بری اولاد) ثابت کرتے) تو ہمیں مقدمات بتلاتا ہو جو ان مقدمات کے صلح عالم کو قیاس کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی نیابت میں مجددین

اگر اس میں عجب غالب ہو تو وہ شطح کہے گا اور اگر عجب غالب نہیں ہوا تو [illegible]
میں سے ہر چیز میں ایک سرور و انس پائے گا حتیٰ کہ سبز رنگ جو درختوں سے [illegible]
میں دیکھے گا اور موزوں (اچھی) آوازیں سنے گا اور سمندر کی وسعت میں وہ بھی
[illegible] بدکرے گا جو ابتدا انس و سرور ادراک کرے گا۔ اور اس استرق میں [illegible]
شہوت حیوانیہ بھی حرکت میں آگئی تو اس درجہ کی صحبت بھی لذت تام دے گی۔ یہ ہو
بعض عارفین کا بعض مشاہدہ کردہ سے اشتغال کا سبب۔

لاحقہ۔ وہ حیوان کی قسموں میں تفتیش کرنے والوں نے سلوک کی ایک راہ اختیار
کی ہے اور اس کے لیے ایک ترتیب قرار دی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ قسموں میں
ایک قسم انسان کی ہے اور اس سے بالاتر حیوان ہے اور اس سے بالاتر نامی ہے اور اس
سے بالاتر جوہر ہے اور جو کچھ ہے وہ سب اسی سلسلہ میں داخل ہے اور جو کچھ دنیا کے
اندر ہے یا بادیت میں ہے اس کے علاوہ بھی داستہ ہے اس کی دید کو ہم
بیان کرتے ہیں۔ اس جگہ حیوان جنس عالی ہے جو جان کے تحت انسان ہے اور بیل
اور گھوڑا اور ہنسنے اور چوپائے اور بھاڑ کھانے والے پرندے اور بعض لفظ حیوان
کا اطلاق ان سب پر ہوتا ہے اور کبوتر اور گوریاں اور مرغی اور بط اور کوے
اور حشرات کے جو مچھر اور ایسا جانوروں میں بھی یہی تفصیل ہے یعنی درجہ
مثل بیل، بھینسے وغیرہ کے ہیں اور پھر ان میں بیلوں کی بھی قسمیں شامل ہیں جیسے
بختی اونٹ اور جنگلی گائے اور بعض اوقات اونٹ اور بختی اور جنگلی بکری وغیرہ پر
اور ہرن اور نیل گائے پر سینگ کہتے ہیں اور علی ہذا القیاس۔ اور ہر جنس
میں اختلاط پیدا ہوتا رہتا ہے۔

ہر جنس کے لیے متعدد نوع ہیں اور ہر جنس کے لیے ایک رب النوع ہے وہ دو
جنسوں کے اختلاط سے پیدا ہونے والی جنس ملعون ہوتی ہے کیونکہ اس کا
کارب النوع نہیں ہوتا۔ کیونکہ جن جنسوں کے اختلاط سے وہ پیدا ہوا ان جنسوں
کے علیحدہ علیحدہ ارباب النوع ہیں اور اس ملعون کو ان میں سے کسی ایک
سے منسوب کرنا غلط ہے۔ آنحضرت نے اسی عین حکمت کا یہ شعر ہے

[illegible] ۔ ا
[illegible] ۔ ۲
[illegible] ۔ ۳

اور رغول کے عول ہوتے ہیں اور ان کا ایک مادہ پر اکتفا نہیں کرتا اور دس بھی
اسپ ہی کی ایک قسم ہے (یعنی فرس) کے معنی ان سب کو شامل ہیں) اور پھر تو
گدھے اور جنگلی گدھے یہ سب سینگ نہیں رکھتے اور وحشی ہوتے اور
گھر والے ہوتے ہیں اور بحیثیت جنس سب یکساں ہیں اور یہ بھی حیوان درندہ
اور رغول کی بھی ایک جنس ہے جس میں شیر چیتا بھیڑیا اور گیدڑ شامل ہیں
اسی طرح بھاڑ کھانے والے پرندے جس میں باز، عقاب ہے اور شکاری ایک
قسم ان طائروں کی ہے جو شکار کرنے والے ہیں اور یہی عقاب سے کھوکر تک
کرتے ہیں مرغابیاں اور جکو سب اس میں داخل ہیں اور رخ ہوا بیاں کا پرند
ہے اس کی بھی کئی اقسام ہیں بعض ان میں مرغی کی طرح بعض کبوتر کے مشابہ
اور بعض چھوٹی چڑیوں کی طرح ہوتی ہیں اور بعض اس جنس کے مشابہ ہیں جو
بیٹ کرنے والے جانوروں کو کھا جاتے ہیں اور کوا اور جو اس کے مشابہ ہو
اسی طرح نباتات کی بھی بہت سی اقسام ہیں ایک ان میں حشیش یعنی سبزہ کا جو
کے جد بھیر اگ آتا ہے اور وہ درخت جو شکوفہ نہیں رکھتے جیسے سیب اور
بہی وغیرہ اور ایک قسم ان کی ہے جو زمین پر پھیلے ہوتے ہیں جیسے ماش اور
ایک قسم ان کی ہے جو پھیلے نہ پڑتے ہوتے ہیں علی ہذا القیاس۔ اور ہر جنس
میں اختلاط پیدا ہوتا رہتا ہے۔

ہر جنس کے لیے متعدد نوع ہیں اور ہر جنس کے لیے ایک رب النوع ہے وہ دو
جنسوں کے اختلاط سے پیدا ہونے والی جنس ملعون ہوتی ہے کیونکہ اس کا
کارب النوع نہیں ہوتا۔ کیونکہ جن جنسوں کے اختلاط سے وہ پیدا ہوا ان جنسوں
کے علیحدہ علیحدہ ارباب النوع ہیں اور اس ملعون کو ان میں سے کسی ایک
سے منسوب کرنا غلط ہے۔ آنحضرت نے اسی عین حکمت کا یہ شعر ہے

مُرَكَّبٌ وَنُورٌ عِنْدَ رَجُلٍ يَعِيشُهُ وَالْمَسْرَ لِلْحَوَى وَنَفْسُهُ

بڑھا ہو۔ پس اس اعتبار سے ان سب کو ایک وحدت دے جنہیں
چاہیے جو لوگ اس وحدت کو ایک جنس پر مشتمل کرنے میں وہ غلطی

لاشئ۔ وجود کی تقسیم میں دو اصل مستقل ہیں ان میں سے ایک جنس میں
(ہیں) یعنی وہ خاصیات جو اس جنس میں شریک ہیں مختلفات سے
وہ خواص ہیں جو نظر کرنے پر موجود پائے جائیں۔ کہ چھپے ہوئے سوا
چھپے ہوئے خواص وجود کے باطن میں چھپے ہوتے ہیں اور یہ اصل
کہلاتا ہے اور ہر مرکب کا ایک سبب موضوع ہوتا ہے اور بعض
ہو سے مختلفات متعدد الوقوع واقع ہونے کی استعداد یعنی وہ خواص
کہے قوے کو ایک کی تاثیر سے متعلق ہیں یہ ہیکل کہلاتے ہیں۔ مختلف
مستقل ہیں اور۔ مختلف مثال اجسام میں ایک دوسرے سے تمیز کرنے
ہیں جیسے دو ہر ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کی قوت
دوسرے میں بھی ظاہر ہوگا اور جو دوسرے میں ہوگی پہلے میں ظاہر ہوگا یہ
ہی عناصر اجسام اور بالکل متفرد و متعدد رکھنے والی ظاہری تشکلیں
کو اب ہے اور یہ تمام مختلف ہیں اجسام بھاری ہلکے وغیرہ جن کے بعض خواص
کی تاثیر سے ہوتا ہے۔ بعض [illegible] کی تاثیر سے منسوب ہیں وغیرہ وغیرہ
یہاں تک کہ افراد انسان کے درمیان بھی خواص کو کہ کسی کے ہیاکل کی مثل ہیں
لاشئ۔ ایک وقت میں [illegible] اس قطعہ بسیطہ میں قابل محسوس
ہوں پھر یہ بھی واضح ہوں جو تمیز کو جنس کو قوائے کو ایک فرد کی
بتلایا اور وہ قوائے اس ہیکل میں جو ہمارے حواس ظاہر ہوئے

۳۳۱

افادہ۔ اس دن جب کہ تو عالم ٹیسہ سے روانہ ہوا اور عجیب اور دور دراز
نوع سے عنایت ہوا حضرت اقدس نے اس خاک کو اس مضمون کا سرور رضامندی
بھر لفت قت خاک فتاں افتاں خیزاں تمہ برآ ہوئے یعنی تو اے
عجیب ہیولیٰ پیش سے آیا صلبوں کی رو نوحیں آپس میں ملیں اور ان میں باہم لڑائی
ہونے لگی فقیر کون کے درمیان حکم سنایا تو ان آسمان و زمین والے اس کے متعلق
کھڑے تھے کو دیکھیں۔ حکم کیا جیسے کہ تو سمرقند رہنے یہ قصد کیا کہ صوبہ بلخ
و اکبر آباد اس کے قبضہ اور تحویل میں رہے جس سے حاکم کیا ہے اور کفار کو اس
سرزمین سے دفع کیا ہو لھم فیھا فی الدنیا حسنۃ ولاخرۃ الآخرۃ حاضر اور تجھ
سے اکبر آباد اور مالوہ اور اگرہ تک فلاں کے قبضہ و تحویل میں ہے اس لیے
کہ ان کے آباؤ اجداد بادشاہ تھے اور ان کے خاندان میں سلطنت ہوتی آئی ہے اور اگرہ
سلطنت ابھی تک صبوح نہیں ہوئی ہے جب یہ قصد ہو چکا تو تمام ملائکہ ارواح
وغیرہ نے کہا کہ تعست انعمت تم نے کیا ہی اچھا قصد کیا من فذ فیعمل
بخلقہ ما یشاء وھو العلیم الحکیم ۔

خاک گفت احسنت ملک گفت زہ قضا گفت گیر و قدر گفت دہ

اخیر قولی ھذا واستغفر اللہ من جمیع ما کرہ والحمد للہ رب العالمین۔

ملک اللہ تعالیٰ تو دل تمہاری ہی رضا کی کا ارمان ہو لیکن سلام عاشقوں نے
کس مصلحت کی بنا پر اس کی نسبت آپ ہوئے چنانچہ بعد کہدیا ہے۔

ہم ان کو دنیا میں [illegible] ہے نہ ہمارے ہاتھ سے نہ ہمارے ہاتھ سے کہیں بہتر ہو
جو تمہارے قصد پر عمل کرنے میں ظاہر ہوا

اے آسمان فلاں [illegible] نے کیا اچھا قصد کیا اور فرشتے پکار اٹھے کہ کیا خوب ہے کہ ان قضا
قدر نے کہا اس قصد کو قبول کرو اللہ تعالیٰ نے کہا کیا خوب۔

افادہ ۲۳ ذی الحجہ شب دوشنبہ کو ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا
اپنے گھر سے عموم باہر نکل گیا ہوں اور حضرت والدہ ماجدہ قدس سرہا پیچھے پیچھے
حرکت یا گھر سے باہر نکل جانے پر ناراض ہیں ہر چند میں نے عذر معقول کرنا چاہا
فرمایا اور فقال کہ باہر جانے کا سبب کسی قسم کا رنج و ملال ہیں ہوا
یہ خیال کا کام ہے آپ چند روز کے لیے اس کی اجازت نہ دیجیے کہ میں چند روز
سے باہر گھروں میں آتا ہیں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ کا جسم خمیر جس میں سیخ چبھو رہے
نکلتا ہے کہ تعین ہر حضرت سیخ محمد عبدہ قدس اللہ سرہ بھی موجود ہیں کسی
کے گھر واپس جانا کسی اور بھی جگہ جانے کی اجازت نہیں دیتا ہیں ہی عذر کیا ہو
نفرت ہوا کہ کسی بھی کے سبب گھر کی سکونت ترک کر دوں اس قسم کی حرکت
کی سے صادر ہوتی ہیں میرے متعلق یہ خیال نہ دیا جائے لیکن میرے اس سب کہنے
باوجود میرا کوئی عذر قابل قبول نہ ہوا اور بحکم کارکنان قضا و قدر گھر پہنچا دیا گیا
چشتے کے صحن میں محل سنگ استادہ ہے میں نے کہا اس وقت گانے کا موقع نہیں ہے
میں رہا ہوں اب کوئی بات سوائے حمد اللہ و مدح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ کہوں گا
حضرت کی میانت کا خیال کیا یا بوجہ حکم ہے میں نے کہا اس وقت گھر سے نکلنا
نسیا منسیا کا مقام ہے میں بدلے ہوئے خیالات ہوئے آدمی اور تقریباً چار سو دوستوں کی
فراغت کی میرے آنکھ کھل گئی جانا چاہیے کہ اس واقعہ کا ظہور خواب میں ہوا اب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے سبب سے حضرت مرزا صاحب قادیانی کی قبر ہے یا کسی دوسرے
بیچ مرگ شدہ علماء جسیم کے سر کے حق میں آیا ہے۔ بوجہ حکم مکمل کے عمل میں آگیا ہے
اور اس سے چلا جانا بدلے ہوئے خیالات کے ہے

افادہ۔ حضرت اقدس نے ایک بار بعد اعتکاف عشرہ اخیر فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا
کہ میں نے ایک بڑے عالم کی تکفیر کی ہے اور اس کے بعد میں نے دیکھا کہ
وہ عالم خاص حضرت کا مقتضی ہوا چاہتا ہے آپ ایک سمت چلے اور غلام کو بھی اپنے ساتھ
چلنے چلنے ایسی جگہ پہنچے جو لوگوں سے بالکل الگ تھی وہاں کھڑے ہو گئے اور ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ وہ مبارک کوا رہا ہے انکار چھپا رہا ہیں اور دیوار کی سمت متوجہ ہو کر فرماتے
ہیں کہ مکہ کیونکر حضرت کے عرض ہوا کہ میں ایک شخص یہ ہوتا ہے اور اس شخص
سے اشارہ اس وقت بفرض غلام کی ذات کی طرف تھا۔ غلام سمجھا کہ مقام مجددیہ کے بارے
میں ارشاد فرما رہے ہیں لیکن بعد آپ کی مراد اس ارشاد سے یہ سمجھی گئی کہ یہ مقام مقام مجددیت
بھی بلند ہے اور اسی طرح کتنی ہی بار ایک ہی دن میں لطف و محبوبیت خاص کے مشاہدہ کا
اپنے حق میں ان اشارات و بشارات سے اتفاق ہوا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

افادہ۔ حضرت اقدس نے ایک بار بعد اعتکاف عشرہ اخیر فرمایا کہ عزیز اللہ رحمن یہ واردات
مقامات کے قبیل سے نہ تھے جن کی تشریح کی جا سکے بلکہ ان حالات کے قبیل سے ہیں جو
صرف اشارہ و رمز میں بیان کیے جا سکتے ہیں اور مختصر یہ ہے کہ جو امور فیض حوادث کون
و فساد عالم میں بوجہ اقتضاء ربوبیت رونما ہوتے ہیں ان میں مستی پیدا کرتے ہیں اور اس مستی کی تشریح اس
مستی کے علاوہ میں ہر سکتی ہے اس مستی و بیخودی کا اندازہ اس محمود مستی و بیخودی کے مقابلہ
میں ہو سکتا ہے جس اشعار پر اتفاق کی جاتی ہے

کہ یار دلدار ایں حرف از نقیر خاکسار ۔ کہ خلق عالم قدس امت اذکار بقبول باد

ف یہ نقیر خاکسار کی اس بات کو قبول کرے گا اور اس کے اذکار و اشغال کی برکت سے خلق عالم قدس کا خلق ہو
اور کیا عجب کہ اس کے باطن میں آئینہ کی طرح کوئی رنگ میں نہ ہو اور اس کا تن اور بدن صورت حسن حقیقت
نما ہو اور اس کی حقیقت کے انعکاس کی جا ہو گئی ہو آفتاب کی شعاع آئینہ کی وجہ سے
(باقی اگلے صفحے پر)

سزاوار باطش از خویش آئینہ صفت ننگ — طلسم حیرت آثار ست تمکین و نمود

شدع آفتاب ادراک ازل را تابیدہ — بگزاین کنہ نتواں بست معلوم کس

حباب آسا خود فانی ز بحر ہو شد — وجود و بود و شہود و شہود و معلوم

افادہ:۔ حکیم لاولد نے جو حضرت اقدس کے راسخ الارادت معتقدین میں سے تھے مجھ سے کہا کہ حضرت اقدس سے عقیدت اور حاضری اکثر تعریف سے قبل یہ خواب دیکھا تھا کہ دو آدمی ہیں ایک دوسرے سے متصل ایک دوآدمی اس کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اور وہ بعد کو اور دوسرا دوآدمی اس کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کا ہے اس کو کھول دیا گیا ہے جب وہ کھولا گیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس ہیں [illegible] کے اندر تشریف فرما ہیں اس کی وجہ سے حضرت اقدس سے مزید عقیدہ اور ربط پیدا ہو گیا۔

افادہ:۔ حضرت اقدس سے ایک بار میر گل خاں کو جن کے سر پر کچھ بال تھے مخاطب کر کے فرمایا تھا یہ تحریر فرمایا کہ ان کے بالوں کی شکایت کا جو ان پر گرانبار ہیں عالم ملکوت میں جو چرچا ہوا اس کا تذکرہ کرتا ہے [illegible] بلکہ خود ان کا تذکرہ ہوا اس کا تذکرہ ہوا تھا وہ بعد جواب کے اس تبصرہ کے اس کو نظر انداز کرتے ہوئے نکل گئے تھے کہ پرگنات کے بعض لوگوں نے اس کے ایک ساتھی کی شکایت کی تھی اور یہ کہ [illegible] میں اس کا باعث ہوا تھا اس لئے اس کو دیئے گئے۔

افادہ:۔ حکیم ابو الوفا نے ایک سادہ دستاویز کا ذکر کیا جس میں کہ کچھ حصہ جاری تھا میر گل خاں کو یہ کر دیا کہ وہ کبھی [illegible] سے متعلق کر کے [illegible]

[illegible] کا بقیہ [illegible] کے متعلق [illegible] کے کچھ میں کہ [illegible] میں اس [illegible] بعض جاری کی کے [illegible] کا [illegible] کہ [illegible] اس کا [illegible] اس جب [illegible] جبکہ [illegible] سے [illegible] جو [illegible] اور [illegible] اس کا [illegible] حکمہ [illegible] میں [illegible] کہ [illegible] اس [illegible] اس کا [illegible] جب [illegible] اس کا [illegible] ہو کہ [illegible] حق [illegible]

تھوڑے دنوں بعد جب حکیم صاحب مرحوم نے ان سے وہ مذکورہ کاغذ مانگا تو خاں مذکور کو یاد آیا اور انھوں نے اس کو بہت تلاش کیا لیکن ملا۔ اس وقت وہ یہ سمجھے کہ وہ گم ہو گیا جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہوتا یہ تم بے گئے جو وہ بہت پریشان ہوئے کہ اب کیا کرنا چاہیے جو نہ تھی وہ بھی گم ہو چکی اور کوئی ثبوت باقی نہ رہا۔ پریشان ہو کر حضرت اقدس سے یہ صورت حال عرض کی اور بہت اضطراب بیان کیا۔ آپ نے اسی وقت دست مبارک اٹھا کر دعا کی۔ پھر میر گل خاں کو تحریر فرمایا وہ جب بھی طرح ڈھونڈا انھوں نے آپ کے لکھے کے مطابق پھر بہت تلاش کیا لیکن کاغذ نہ ملا۔ اس پریشانی میں ہے کہ ایک شخص نے ایک کاغذ لاکر دیا کہ یہ جہاں پڑا تھا جب انھوں نے اس کو دیکھا تو وہ وہی گم شدہ دستاویز تھی۔

افادہ:۔ ایک بار حضرت اقدس نے مخدوم محمد معین تہتی کو جو بہت بڑے عالم صوفی مشرب نیز راسخ العقیدہ معتقد تھے، تحریر فرمایا۔ ان کو زمانہ رحلت کے قرب پر یہ تحریر فرما کر آگاہ فرمایا کہ ایام پیری میں جب کہ زمانہ رحلت قریب ہے عرصی آہی یہ ہو کہ اپنے کو اس نسبت پر جو شیخ الاسلام قدس سرہ سے حاصل کی ہے قائم رکھیں۔ [illegible] کے تفصیلات [illegible] کر اپنے کو [illegible] کر دیں۔ اور تجلی اعظم میں بس کر شیخ کبیر نے عوارف عالم میں حقیقت محمدیہ سے تعبیر کیا ہے مستغرق رکھیں۔ اس وقت اسی مجمل بات پر اختصار فرمایا۔ والسلام۔ اس صحیفہ کے موصول ہونے کے چند ہی ماہ بعد مخدوم مذکور نے رحلت کی۔ اس وقت اس بات کی حقیقت لوگوں پر واضح ہو گئی۔

افادہ:۔ حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ یہ نظر آرہا ہے کہ جو علماء کہ نظر آئے ان کی نسبت بہت کچھ غیب و تسکین و تعظیم ہو۔ انسان میں جنبش و حرکت محض داعیہ آمیزش اوہام و غوغا سے ہوتا ہے بغیر حس لطیفہ اور جنبش طبیعیہ کی تمیز نہوں گے۔

افادہ۔ عمر جو بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اقدس سے صحیح بخاری پڑھ رہا تھا
سے کچھ باقی رہ گیا تھا کہ رمضان شریف آ گئے۔ اور ارادہ کو ختم ہونے کا
جانے کا قصد تھا۔ ایک روز میں حضرت اقدس کو دھوکا دیا تھا کہ بیس دن میں جو
گیا کہ بخاری شریف کے چودہ جزو باقی رہ گئے ہیں اگر اسی رمضان میں وہ بھی ختم
جاتے تو بہت اچھا تھا لیکن ان کے اظہار سے مجھے شرم آئی اچانک حضرت اقدس
نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ بخاری شریف کو رمضان میں ہی ختم کر دینا چاہیے
اور تھوڑا تھوڑا پڑھنا شروع کیا ایک روز جب اوراق شمار کیے تو معلوم ہوا کہ
طرح پڑھے میں تو وہ رمضان میں ختم نہ ہو پائے گی۔ میں نے دل میں کہا کہ
وقت بھی بیٹھ ہو تو بلد فراغت ہو جائے گی آپ نے پھر اس وقت متوجہ ہو کر
ابھی تو بہت سے اوراق باقی ہیں۔ دوسرے وقت بھی پڑھا کر حضرت اقدس
کے سامنے اس ختم کے خطرات سے میں بہت شرمندہ و نادم ہوا۔

افادہ۔ شیخ عبد العزیز صاحب جو حضرت اقدس کے خلف الصدق ہیں
کرتے ہیں کہ ایک بار رمضان میں ایک جگہ سے ایک سو روپیہ حاصل ہوئے تھے
حضرت نے فرمایا کہ اس میں سے کچھ روپیہ کپڑوں پر صرف کریں اور کچھ
اور بہت سا روپیہ اور کپڑے بچ رہے تو مانگنے والے حضرت اقدس سے فرمانے لگے
اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ کر کہا تھا کہ اس کے واسطے سے مجھے جو کچھ عطا ہو
ہے وہ میں اپنے اہل و عیال پر خرچ کروں گا اور جب یہ وقف کہہ کر کہا
اس میں سے جو کچھ عنایت ہوتا ہے اس کو فقراء و محتاجوں پر صرف کرتا ہوں اور
یہ قلیہ (بھی) اسی قبیل سے ہے۔

واقعۂ جاں کاہ غم پرسوز و آندوہ دائم

حضرت اقدس قدس سرہٗ الاطہر

جاننا چاہیئے[1] کہ حضرت اقدس نے زبان غیب ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ فرمایا
میں سے ایک شخص نے (اور اس سے اشارہ خود اپنی ذات اقدس کی طرف فرمایا)
اپنی عمر کے نبیں کے بارے میں معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ پچیس سال ہوگی۔ ایک بار
اسے ایک سخت مرض نے آگھیرا۔ اس میں اس نے یہ مشاہدہ کیا کہ ایک جسم انسانی
پراگندہ و بیدہ ہوا ایک فرشتہ نے اس کے ہر ہر عضو (بند بند) کو جدا کیا اور پھر
اس کے ایک ایک ذرہ میں جستجو و تلاش کر کے اس میں سے ایک چھوٹا سا جزو
انتہائی سفید و براق روشن و چمکدار جس میں زہرہ کی سیرات تھی نکال کر اس
شخص کے داہنے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس عمل سے اس کی مقررہ عمر میں اضافہ ہو گیا
اور دو سو سال ہو گئی۔ اور عمر میں یہ زیادتی محض ہڑی کی وجہ سے ہوئی۔ اس کے بعد
اس مقدار عمر پر مشتمل ارواح کی بارگاہ اس طرح نازل ہوئیں کہ گویا ان ارواح
مذکورہ نے اس شخص کے نفس کو اپنا ذکر قرار دے لیا سات سال سے بھی دو یک
سال مزید بڑھ گئی۔ اس عمر کے ارشاد کے موجب جب ما سالی گزر گئے، اور بیس شریف

[1] حضرت اقدس نے اس مشاہدہ کو اٹھارہ سالی قبل بیان فرما چکے تھے۔ اس وقت سامعین
میں سے کوئی نہ سمجھ سکا تھا فاضل جونپوری۔

اکثر سال جاڑے میں دیکھا کہ آنحضرت صلعم آپ کی مسجد میں جوش بجھاتے ہیں تشریف لائے اور جسم اطہر سے کپڑے اتار کر تین بار خاک پر لوٹے اس سے بعد اس جگہ ایک اور مسجد تیار ہوئی۔ انہیں ایام میں ایک رات حضرت عثمان رضی نہجد کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ غیب سے ایک آواز سنی کہ احسان اللہ کا وقت ہو گیا اس سے سخت سوختہ اور تنگ ہوئے پھر معلوم ہوا کہ اس سے مراد کم صحت تھی پھر حضرت اقدس نے ماہ شعبان سنہ مذکور میں حسب معمول قصبہ بڈھانہ میں احکاف فرمایا جس میں سخت ریاضات و مجاہدات فرمائے جب معتکف کی تمام ہوئی آپ کے اندر میں درد پیدا ہوا اور شدید ہوا کہ ناقابل برداشت ہو گیا اور صحت صورت کو موقوف فرمایا اور علاج کے بعد جب وہ درد زائل ہو گیا تو پھر صحت فرمائی دوبارہ پھر اس نے عود کیا اور پھر علاج سے رفع ہو گیا لیکن بھوک تقریباً مفقود ہو گئی اور ضعف معدہ پر ایک سختی پیدا ہو گئی اور قبض طاری ہوا اور سوداً تفیسہ پیدا ہو گئی آپ اس کے علاج میں مشغول ہوئے کبھی اس میں تخفیف ہو جاتی تھی وجہ بعد پھر عود کر آتا تھا یہ حالت دیکھ کر تمام خدام پر خوف و اضطراب طاری ہوا اس آنجناب کے معتقدین میں ایک صاحب جو فن طب میں ماہر تھے شاہجہانپور علاج میں مشغول ہوئے انہیں ایام میں ایک روز خواب میں فرمایا کہ آج رات باہمی حضرت خواجہ کی شادی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بعض علل مہلک مفتوح ہوئے میں نے دیکھا کہ زندگی کو متعلق کرنے والی رگیں ہیں کہ ان کے درمیان مزاحمت و مخاصمت واقع ہوئی اس کی مثال بالکل ایسی ہی تھی جیسی دو عمل کرنے والی جوتی ہو یہ صورت حال نصف شب تک رہی پھر اس کے بعد زندگی کو باقی رکھنے والے اسباب غالب آئے بعض تعلقات فاسد ہونے والے فیصلے

تبدیل ہو گئے۔ اگرچہ نفس کی صورت بھی معدوم ہو چکی ہو مگر اس کے اظہار کی اجازت نہیں ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اس عالم سے انتقال کے بعد اخلاق رذیلہ و حمیدہ کے مابین بھی تخاصم واقع ہوتا ہے کبھی ایک فریق دوسرے کو بالکل دفع کر دیتا ہے اور کبھی ایک فریق دوسرے کے حکم کی تعمیل کو روک دیتا ہے یا اس مخاصمت کے تبادلہ یا چوتھائی حصہ کو فنا کر دیتا ہے ایسی صورت میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے فنا یا فنا اسی صورت سے تازہ ہوتی ہے اور وہ کیفیت کی صورت اس شخص کا مستقر و مقام ہو جاتا ہے اور قرآن مجید میں جو یہ واقع ہوا ہے کہ تقاسم بل اللہ اس سے اشارہ اسی تخاصم اخلاق کی جانب ہے اور اسی کی شان دیتے ہیں

انہیں ایام میں ام مریدین یعنی صاحبزادوں کی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بلند مقام ہے اور اس مقام پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک شخص طویل القامت سیاہ داڑھی سبز رنگ کا ایک کتاب لئے ہوئے سامنے بیٹھا ہے اور اسی مقام پر ایک دوسرا شخص بھی صالحین کی صورت کا بیٹھا ہے اسی اثنا میں فرزند عزیز عبدالقادر آ کر کھڑے ہو گئے وہ شخص جو سامنے بیٹھا ہوا تھا اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ دنیا سے جلا گیا اور نہ ہے بچے کی خود تعلیم تربیت کرتا ہے میں نے اس کی یہ غیبت سن کر نہایت غصہ سے اس سے کہا کہ تم جو بکواس کر رہے ہو کیا ہمارا گھر برباد اور ہم کو بے سہارا کرنا چاہتے ہو کہنے لگا کہ کیوں خراب ہو گا اور کیوں برباد ہو گا میں جتنا ہی اس کی باتوں پر غصہ کرتی ہوں وہ اتنا ہی اپنی بات پر اڑا رہا۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ ان باتوں سے قطع نظر کر کے کچھ خیال دین کا بھی کرنا چاہیے تو وہ کہنے لگا کہ دین کا کیا نقصان ہے یہ لوگ جب اس عالم میں چلے جاتے ہیں تو ان کی ہمت دین کی بقا کے لیے کافی ہو جاتی ہے اسی اثنا میں حضرت اقدس تشریف لے آئے اور اسی پہلے

شخص کی طرف متوجہ ہو کر اس کے پاس بیٹھ گئے اور اس سے خندہ پیشانی سے باتیں
کرنے لگے یہ دیکھ کر وہ دوسرا شخص سمجھے لگا کہ اب تو حضرت قدس [illegible]
ملاقات کو ہیں اس کی بات پر مصاحبت ہو جائے گی۔ جب اس کو یہ بات
میری آنکھ کھلی تو نہایت متفکر ہوئی اور یہ خواب حضرت سے بیان کیا آپ
اس وقت تو سکوت فرمایا اور دو معتقدوں سے فرمایا کہ سوت و مکوت سے مدد و
ملاقاتی سے حکم دیا ہے اور اس کی وضاحت فرمائی پھر ایک دوسرے
یہ فرمایا کہ موت جیل چند وجوہات سے ہوتی ہے جس کا اکثر افراد کو علم
ہو آپ کا یہ ارشاد اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ بعض کا جیل اور موت کو
اللہ اس دنیا سے اتقال کے بعد ایک اور زندگی اس دنیاوی زندگی
ہوتی ہو اور وہ وہاں سے اس دنیا کے بعض اللہ کی طرف توجہ
انہیں ایام میں اسی سلسلہ میں ایک بار صاحبزادوں سے ارشاد فرمایا
محض تمہاری نسبت کے لیے ہم کو عطا فرمائی ہیں۔ جب عرض نے
تو بعض زندوں کی خدمت پر ہی کچھ کو نہ ہی یاد کی طرف
تمام اطباء حاضر ہوئے ہر ایک نے اپنی تجویز کے مطابق
ہو کچھ علاج تھا وہ کیا لیکن کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا
وقت قلبی اور ماہ ڈھ کی تھی تو کوئی دوسری بات بھی
تو ان سے کلمہ ذیل ارشاد فرمایا کہ ہمارے کو بڑی مشکل سے روک
اور ضعف کی بات کو پوری فرماتے اور تمام کے اس قول کے مصداق معلوم ہوئے

کرامت کن دل پاک چو ہستم ۔۔۔ و گرنہ بندہ خاکم کہ از ہستم

[illegible] اور دوسرے بھی اس کو جیسی دے تو بھی
بھروسا کا ذکر ہے۔

اسی حال میں تمام حاضرین مجلس میں سرایت کر گیا تھا تھوڑی دیر میں ایک بزرگ نے عرض کیا
کہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز بیشتر اوقات ہماری بستی
کے راستے جلوہ گر رہتے ہیں اور جس وقت ہمارے دل کو گلاس بھرتا ہے
پیتا ہوں یا کھانے کی کوئی چیز سامنے لائی جاتی ہے تو دیکھتا ہوں کہ وہ موجود ہیں اور
سلسلہ میں انہیں کا نام فرمایا ہے۔ تھوڑی دیر میں ایک صاحب محمد بیگ نام جو
آپ کا مرید تھا ایک وقت آپ کے پاس مبارک دعا تھا اسی حالت میں اسے غنودگی
آگئی دیکھا تو حضرت میر [illegible] میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے سر مبارک کے قریب کھڑے
ہوئے فرما رہے ہیں کہ دنیا میں جو چاہو اسی وقت وہ حاضر پاؤ اور جو دیکھا تھا
خدمت اقدس میں عرض کیا فرمایا کہ وہاں تو تشریف لاتے تھے تمہیں ایام میں
ایک روز مزاج مبارک نہایت متغیر ہوا اب کہ ہاتھ پیر سرد ہو گئے اور نبض غائب
ہو گئی اور سانس اکھڑنا شروع ہو گیا یہ دیکھ کر سب پر قلق و اضطراب طاری ہوا
زنانہ تک بھی باہر آ کر روتے ہوئے آ گئے حضرت اقدس نے جب یہ صورت حال
ملاحظہ فرمائی تو اپنی حالت پر رجوع ہو کر تمام حاضرین کو تسلی و تسکین دینے لگے اور
فرمانے لگے کہ اللہ کی قدرت سے ناامید نہ ہونا چاہیے ع

ہست کلید در ہر حال اوقات بستہ

اور اس وقت غلام کی اضطراری کیفیت کو ملاحظہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

گر بستی در حل کیستی ۔۔۔ ور عی گر مردہ گر زیستی

بعض احباب مخصوصین نے انتہائی مضطرب ہو کر عرض کیا کہ یہ ہماری شامت
اعمال کا نتیجہ ہے۔ ورنہ کہاں حضرت اقدس ہماری پشت پناہ ہیں یہ تکلیف ذات
کی صفات ہماری ہی وجہ سے ہے آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ تمام اسرار عالم بشریت

[illegible] اگر قریب والوں کو کس کا سایہ ہو تو موت و زیست کے حال سے خبردار ہو

کے لازم ہوتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ہاں کبھی کبھی حالتِ مراقبہ میں ترکِ حضور مجلس کے ساتھ بھی کوئی واردہ کو ایک دوسرے سے مخاطب کر دیتی ہے جیسی جب ہم سے پرسش ہوتی ہے تو اس کے ساتھی سے بھی کی جاتی ہے جو اس حالتِ مراقبہ میں ہو اور شریک ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے مامال [illegible] الوصو خلیس علی صدوق، لوگوں کو کیا ہو کہ وہ ایسی طرح وصو نہیں کرتے [illegible] وضو نہیں کرتے)۔ اس ارشاد سے تمام حاضرین نہایت متعجب ہوئے کہ کسی زمانہ میں اس قسم کی دقیق معرفت کے ساتھ کلام کرنا کسی انسان سے ممکن ہے۔ اس وقت آپ کے بڑے صاحبزادہ میاں محمد صاحب اتمائی مضطرب و بے چین معلوم ہوتے تھے، لوگ انہیں تسلی دے رہے تھے۔ اتنے میں حضرت اقدس نے اس حاکسار کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس سلسلہ میں جو کچھ بیان ہوا ان بچوں بھیوں پر ہی ہو سکتا ہے حضرت نے آپ کے اس فرمانے سے اشارہ کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ بچوں کی سی حالت کے مختی ہیں پھر آپ کو افاقہ ہو گیا اسی دوران ایک روز شیخ عبد العزیز صاحب نے ابتدا کر کے باطنی بیعت سے آپ کے حقیقی جانشین ہیں فرمایا کہ ہمارے حضرت قبلہ گاہ نے جب اس عالم سے رحلت فرمائی تھی تو ہم تمہاری ہی فکر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی بار بار توجہ اور رفع اضطرار کی فکر کرتے تھے۔ اور کسی وقت مزید شرح بیان کی وضاحت کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے تھے اور حقیقت کی راہ کھل جاتی تھی۔ یہ واقعات بیان فرما کر اپنی قرب رحلت کی طرف اشارہ کیا۔ ایک روز فرصت کے اوقات میں اپنے دولت خانہ پر ہی گرامی کو ان بشارت حضرت سے نوازا۔ شیخ عبد العزیز صاحب سے فرمایا کہ میرے فرزند شیخ محمد کی نسبت سے ہی مثل شاہ حسین کی نسبت کے بتائی گئی ہے کہ وہ نام بھول گیا اور تمہارا نام علی ہے جس سے شاہ اور حسین کا نام اپنا حبائیہ یعنی صاحبان کے سخی ہوں گے جو کہ ان کی

زبان سے نکلے گا ویسا ہی واقع ہوگا۔ اور عبد القادر کا نام معین ہے جو حجۃ اللہ کی کسی طرح پر اعانت کرے گا۔ اس سے یا کسی دوسری طرح سے۔ اس پر شیخ عبد العزیز نے عرض کیا کہ کیا کہے علامت حاصل نہ ہوگی فرمایا تمہیں کیسے اللہ تعالیٰ کی مراد پوری کرے ہیں جو خدا جانے آگے ہوتا ہے۔ اکثر حضرت کو ان بشارات کے آثار ان میں سے ہر ایک میں ظاہر و باہر ہیں۔

جب محرم الحرام ۱۲۷۸ھ کی آخری تاریخ ہوئی اور عمر شریف کا باسٹھواں سال شروع ہوا پنجشنبہ کے روز صبح کے وقت حضرت مرزا جان جاناں (حضرت مرزا مظہر جان جاناں) جو سلسلہ نقشبندیہ احمدیہ کے مشہور مشائخ میں سے ہیں بیع اپنے اصحاب کے عیادت کو آئے ان کی آمد پر تحلیہ کر دیا گیا اور بجز چند مخصوصین کے جن کا طبیل یہ غلام بھی تھا کوئی اندر نہ تھا۔ حلقہ مراقبہ ہوا اور تقریباً آدھ گھنٹہ صحبت گرم رہی جب مجلس مراقبہ ختم ہوئی اور مرزا صاحب نے رخصت چاہی اسی وقت مزاج شریف متغیر ہوا اور آثار و علامات ظاہر ہوئے اور اسی وقت طائر روح پاک نے عالم قدس کی طرف طیران فرمایا اور رفیق اعلیٰ سے واصل ہو گیا ہے

نظم

آں ہادیٔ زمانہ رُخ خود نقاب کرد — زیں شیوہ خانماں جہاں را خراب کرد
در روزگار عمر نہ دیدہ است ایں چنیں — زیں صعب تر المے کہ دریا پُر آب کرد
ہر کس کہ مارہائے جگر ریش داشتند — شب را تمام روز قیامت حساب کرد
خود فضل ہر گزیدہ و یزداں فراق داد — خود بادہ خورد و دُرد جگر را کباب کرد

غرضکہ اس مصیبت کی کیا شرح کی جائے اور اس غم کے ماتم کا کیا حال بیان

ہ الرقم بیان ذکر کس کا سایہ ہو تو موت عذیت کے میال سے تادیع ہو جاوے۔

کیا جائے کہ من لم یعرض بقضائی ولم یصبر علی بلائی فلیطلب ربا
سوائی ولیلبس جبۃ من تحت سمائی کی وعید شدید دل کو خون کے دیتی ہے
اور زبان کو حرکت کی سکت نہیں دیتی جس رات حضرت اقدس سے کی ملاقات
سے اعلیٰ علیین کی طرف رحلت فرمائی بالفضل اللہ جو آپ کے خصوص صلحاء میں
نامزد ہو چکے تھے اسی رات میں دیکھا کہ حضرت شیخ بزرگ قدس سرہ العزیز
سرہند کے مقبرہ کے اندر تین مزار ہیں اور وہاں لوگ بیٹھے ہوئے قرآن پڑھ رہے
ہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ یہ تیسرا مزار کس کا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہاں حضرت
نظام الدین اولیاء دفن ہیں۔ انھوں نے کہا کہ حضرت نظام الدین دہلی کے
تو شہر سے باہر ہے کہنے لگے کہ ہمیں وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں۔ یہ خبر
کو نہایت رنج ہوا جب دن ہوا تو ظہر کے وقت یہ واقعہ جاں کاہ سنا۔ ہر چند
آپ کا مزار پُرانوار اسی جگہ بنا جہاں کا انھیں مشاہدہ ہوا تھا نیز جس روز حضرت
اقدس نے وصال فرمایا ایک مرد صالح جس کو آپ سے خلافت کا اتفاق ہوا
تھا نے خواب دیکھا کہ حضرت سرور کائنات اور صحابہ کی ہم ایک مقام پر
تشریف فرما ہیں اور یہ شخص بھی اس مقام پر حاضر ہوا ناگاہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور صحابہ کرام وہاں سے اٹھ کر ایک جانب تشریف لے گئے اس نے
پوچھا کہاں تشریف لے گئے لوگوں نے کہا کہ شاہ ولی اللہ آرہے ہیں ان کے
استقبال کو تشریف لے گئے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسرے شخص کا بھی واقعہ ہے
راہ میں راہ پر تھا اس نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا چبوترہ ہے جس پر فرش
بچھا ہوا ہے اور اس پر حضرت اقدس اتھائی جس محفل میں عباس فاخرہ زیب تن کیے

لہ جو شخص میرے تقاضا پر صبر نہ کرے اور میری بلا پر شکر نہ بجا لائے چاہیے کہ میرے علاوہ کوئی اور
رب تلاش کرے اور میرے آسمان کے نیچے سے کسی اور جگہ چلا جائے (حدیث قدسی)

ہوئے تشریف فرما ہیں اس بیداری خواب دیکھنے والا بھی خدمت اقدس میں
حاضر ہوا ناگاہ آنحضرت کی عماری پہنچی جس پر ہودج نہایت پر تکلف مشکل قبہ
حریری کے پڑا اس کو اس چبوترہ کے قریب اتارا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ
مبارک اس قبہ سے باہر نکال کر حضرت اقدس کی طرف متوجہ ہوئے اور ملنے
لگے کہ ہم محض انھیں کی وجہ سے آئے ہیں وہ حضرت اقدس کے بڑے صاحبزادے
شیخ محمد صاحب نے فرمایا کہ وصال کے دو سال بعد حضرت اقدس ہماری نظر
میں متمثل ہوئے آپ کی بزرگ ہمارے سامنے آئی اور فرمانے لگے کہ جس وقت
میرا انتقال ہوا تو مجھے عالم ملکوت میں سے ان عوالم سے جن کی کسی کو اطلاع
بھی نہیں ہوتی دورے پڑنے لگے۔ انتقال کے وقت سے لے کر پوری رات تمام
بلکہ دو گھڑی دن تک ہم کو نہ تمہاری طرف توجہ تھی اور نہ تمہارے حال کی کوئی
خبر مگر اب ہم تمہاری تربیت کی طرف متوجہ ہیں۔ پھر چند ساعت بعد دیکھا
کہ اس عالم کے معاملات کی طرف متوجہ ہیں جیسے کوئی تخت شاہی پر بیٹھا
ہوا امر و نہی اور سزا و جزا کے احکام صادر کرنے میں مشغول ہوتا ہے اور اسی دن
ایک جوان طالب علم نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت اقدس فاخرہ لباس میں
ملبوس تشریف فرما ہیں اور میاں شیخ محمد صاحب اس واقعہ جاں کاہ سے
نہایت بے قرار اور مضطرب ہیں یہ دیکھ کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ کیوں
پریشان ہوتے ہو کیا موت کا گمان کرتے ہو اس کے کون سے آثار ہم میں
ہیں اگر جسم سے روح کا انقطاع سمجھتے ہو تو دیکھ لو کہ ہم زندہ موجود ہیں اور
بیٹھے ہوئے ہیں اور اگر تمہارا مطلب نقل مکانی ہے تو چوں کہ وہاں گرمی
تھی اس لیے ہم وہاں سے منتقل ہو گئے اور بڑھانہ سے چلے آئے ہیں۔ اور
آپ کے سوگ کے دوران جب کہ انبوہ عظیم و جمع کثیر تھا اور تمام شائع خلق کو

مجھ کو انتہائی قلق ہوا اور میں دلی دروازہ دلی گیٹ کی طرف روانہ ہوا دیکھا
کہ اس سمت سے حضرت اقدس کا جنازہ آرہا ہے اور ایک عظیم الشان غمگین آدمی
ہمراہ ہے۔ پھر ایک مقام پر اس جنازہ کو غسل دینے کے لیے اتارا اور غسل
دے کر انتہائی پرتکلف کفن پہنایا۔ اسی اثنا میں ایک فرشتہ نے آسمان سے
نازل ہو کر یہ پیام پہنچایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو تین ساعت کے لیے تم کو
دوبارہ زندگی عطا فرمائی ہے تاکہ جو کچھ وصیتیں تم کو کرنا ہوں کر لو۔ گویا
حضرت اقدس زندہ ہو کر بیٹھ گئے اور آواز بلند لوگوں سے فرما رہے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ نے مجھے اس عالم میں اس لیے بھیجا ہے کہ لوگوں کو بری عادتوں سے روکوں
اور بری خصلتوں سے پاک کروں اور اسی طرح اخلاقی کی عمدہ بیان فرما کر
وعظ و تبلیغ کر رہے ہیں اور گویا کسی کی طرف بالکل التفات ہی
نہیں فرماتے اور ہم لوگ ایک گوشہ میں اس کے منتظر بیٹھے ہیں کہ اگر اس
وعظ و نصیحت سے کچھ سکوت فرمائیں تو یا حال عرض کریں۔ اسی حالت میں
جاگ گیا اور اتفاق نہ ہوا۔ پھر اس مشاہدہ کے چند ہی روز بعد شاہجہان آباد
جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں جب [illegible] کو حاضر و اسرار کی زیارت کے لیے
آپ کے مکان پر لوگوں کی معیت میں جن کے ہمراہ ایک کثیر جماعت بہ تحریک
کے انتخاب اور تصوف میں کی تھی اور جن میں یہ خاکسار بھی تھا داخل ہوا
میں پہنچی۔ ایک عجیب غریب واقعہ دیکھا جس نے مجھ کو بڑے تعجب میں
وجد عظیم طاری ہو گیا اور بار بار گریہ و زاری کی۔ میں نے اس واقعہ کو کسی سے نہ
دیکھا ہوگا۔ انھیں میں سے ایک [illegible] جو فطرت ہائی رکھتا تھا

[illegible] اس حالت سے ظاہر ہوتا ہے۔

ایک عجیب حال پیش آیا جو پہلے اس کی ناک سے خون بہا اور وہ مضطرب ہوا
بعد ازاں حضرت اقدس کی طرف سے بے اختیار بطور سفارت پیغام موعظ
پہنچانے لگا پھر اس حال میں اتنا مغلوب ہوا گویا وہ خود گم ہو گیا اور سفارت
سے گذر کر حضرت اقدس کے مرتبہ جامعیہ پر فائز ہو گیا اور گویا آپ میں فنا ہو گیا
آپ کے کلمات حقایق و معارف اس کی زبان سے ادا ہونے لگے یہ معلوم ہو رہا
تھا کہ حضرت اقدس خود کلام فرما رہے ہیں اور بصداق ان اللہ ینطق علی
لسان عمر آپ کا ترجمہ ہو گیا اور سائلوں کے ویسے ہی جوابات دینے لگا
جیسے حضرت اقدس دیتے تھے (جو ہو بہو آپ کے مثل ہو گیا) اس وقت جو لوگ
اس سے سوالات کرتے تھے وہ ان کے بعینہ اسی طرح جوابات دیتا تھا جس
طرح حضرت اقدس اپنے زمانہ حیات میں دیا کرتے تھے۔ اور جو کچھ حضرت شیخ محمد
[illegible] کا صدق کرتے تھے اس سے ان کے [illegible] کی تصدیق ہوتی تھی
فرماتے سر [illegible] صاحب کے تھے [illegible] اور [illegible] کے ان سے
[illegible] جاری ہوا۔ اور حرکات و سکنات شاہ ولی اللہ صاحب کے ان سے
ہونے لگے حتی اس حد تک ہوں پہل کہ اور بعض آسیب زدہ جائے جناب شاہ عبدالعزیز صاحب
نے اس حالت سے آگاہ ہو کر [illegible] کہ اگر کبھی واقع شاہ ولی اللہ صاحب ہو تو جیسے مشکلات
[illegible] کو حل کرتے تھے حضرت شاہ صاحب سے ہو سکے تو اس وقت ان کو اسی حالت
ولی کے صاحب [illegible] کا مقابل حاضرین سے کرتا تھا اور عمدہ بیان سے ناطق بیان سے ملتا
[illegible] تھے ہو کر مشکلات کے حل کرنے کے وسیلے ہوتے ان دیوان ولی تھے حضرت
شاہ [illegible] کو [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہو [illegible]

[illegible] صفحہ ۱۳۲

ایک شخص نے کلام پاک سے نبی اللہ میں العلوی تاریخ کہاں ہے
اور مولوی محمد صدیق اعظم کشمیری

چو قبلہ گاہ خلائق پناہ محمل یافت — ازیں خجستہ دنیا بہ جنت موعود
بہ سال رحلت آں شاہ ملک داں یافت — جمید عصر رفت از جہاں ندا فرمود

ایضاً

قبلۂ سالکان و فخر زمن — کعبہ رہروان خیر رجال
راسخ العلم و کامل العرفاء — کوہ تمکین و کان مجد و جلال
افقہ الخلق در فروع و اصول — اعلم الناس در حرام و حلال
شہ ولی اللہ آں کہ در وصفش — عقل بغتال ایست نطقہ لال
یاد عرصہ سوطن اصلی — کرد منزل بہ باغ دار وصال
اہل جنت ز سال رحلت او — از ملائک خود و ندا سوال
گفت رضوان بہ ایں بگو تاریخ — بود ماوائے نفس و کمال

ایضاً از مولوی محمد مسلم ریلوی

ماہ ولی اللہ تاج اہل نفس — چوں بہ جنت رفت ہاں فرخندہ خو
تاریخش نال ساختم — گفت رضوان شاہ دار الخلد گو

ایضاً از مولوی حضور اللہ کشمیری بہ تقریب

بگیر عرفان شہ ولی اللہ — کہ از حق بہر خلق رحمت بود
چہ ارشاد و رہنمائی دیں — سوئے خلد بریں چو رشد نمود

کو مذکورہ بالا خواب کی حالت میں دیکھا گیا تھا وہ اس مشاہدہ کا تصور ہوا تقریباً پانچ ساعت یہی حال رہا۔ جب اس حالت سے اس کو ادنیٰ ہوش میں آیا، تو اس سے اس کیفیت کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا کہ قاری نے جب پنج آیت شروع کی تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے پشت سے کوئی چیز آکر نکلی اور قبر شریف کی طرف سے ایک جاذبہ آیا اور مجھ کو اپنی جانب کھینچنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ قبر مبارک شق ہوئی اور صورت مبارکہ ایک مجسم کی طرح نمودار ہوئی اور اس سے ایک موج نور ساطع نابان و درخشاں میری نگاہوں میں سما گیا اور وہ مجسم صورت اس نور میں مستور ہو گئی۔ اور اس وقت آپ کے وجود کا یہ یقین تھا کہ گویا میں نہیں ہوں۔ اور جو کچھ آنجناب مجھ پر القا فرماتے تھے وہی بے اختیار میری زبان پر جاری ہو رہا تھا بغیر اس کے کہ اپنی طرف نسبت دے، ہوں (یعنی میں علم و ارادہ و اختیار کا اس میں مطلق دخل نہ تھا) اس وقت میں ایسا سمجھ رہا تھا کہ آپ اس کے منتظر ہیں کہ جب یہ تمام القا القار ہو چکیں تو توجہ اٹھائیں جب وہ القا پورا ہو چکا تو وہ نور پوشیدہ ہو گیا پھر مجھے افاقہ ہوا اور میں اپنی اصلی حالت پر واپس آگیا۔ الحاصل اس وقت بکثرت سوال و جواب درمیان میں ہوا کرتے رہے اور حضرت اقدس اس جوان کی زبان سے وہ بیان افادہ فرماتے رہے اس مجلس میں کسی شخص نے اس بچے سے یہ بھی پوچھا کہ کیا اس سے قبل بھی کبھی اس قسم کی باتیں ظاہر ہوئی ہیں جواب دیا کہ نہیں یہ پہلے ہی پہلے محسوس ہوا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی اِنَّ اللّٰہَ یُوْتِیْ مُلْکَہٗ مَنْ یَّشَآءُ۔

حضرت اقدس کی بعض تاریخ وصال جو مختلف شاعروں نے موزوں کی ہیں لکھی جاتی ہیں۔

ہاتفِ غیب سالِ او گفتا
ہاتفِ وارثِ بیوت بود

ایضاً از خواجہ احمد جمال کشمیری

یادگارِ سلفِ امام خلف — کہ بشر بود در قیام و قعود
دل و دینش بہ صیقلِ ارشاد — ز آئینہ ہائے خلق زدود
عاقبت نفسِ مرجع الاحرار — شد مراضی بہ جنتِ موعود
سالِ وصالِ او ز شیخ ایمن — از عزیزاں سکے سوال نمود
گفت یا امامِ حق باد گفتم
آں ولی نقشبندِ ثانی بود

ایضاً از حسن شہاب کشمیری

شاہِ اقطابِ ولی برحق — آں راہ نمائے شارعِ دیں
آں مسند نشینِ بزمِ ارشاد — ملجا صاف ضمیر و صدق آئیں
صدیاں سلوک بود عالم — منزل گہِ او مقامِ تمکیں
از شرقِ تا حدیث و تفسیر — در معدنِ دہر داشت بذریں
معلوم کرد عقلِ کلی — اندازۂ علمِ او بہ تخمیں
السوس بخوانِ حیطۂ بسمات — کز گوشۂ آسمان پرگیں
رفت از دنیا بہ سوئے عقبیٰ — آں پاک نہاد عاقبت بیں
در بسترِ خاک آرمیدہ — لے خوش بستر کہ جا جوئی
ماکت بمسرجہ کردۂ بیں

ذیں واقعہ کہ در ستہ اثر — ہر جا کہ دلیر ہست تمکیں
گر سقفِ فلک نہ مجیب نیست — طغیاں کردہ ست تا ثریں
آں مجتہدِ زمانہ در خطہ — تا گشت انیس آں یاسین
از بہرِ وصالِ او رہا تفت — تاریخ طلب نمود تمکیں
ناگاہ ز غیب آمد آواز — رفت امام عظیم دیں

باد رحمت بہ روح پاکش
آمین آمین ثم آمین

ایضاً

از ہجرتِ او جہانِ دنیا — دیں رفتِ دبیرِ لیقتِ ارشد کامل
ای از فصلِ ورس محمد آں ست رہش — سادہ رہاں ریگ شناس جوہر قابل

ایضاً از تلمیذ

قطبِ زمانہ ولی مقرب کہ حق — روئے علوم دیں بہ جہاں کشاد کرد
جانِ راجتہاد چو فصلِ خطاب داشت — او کار شرع راست بحکمِ صواب کرد
ہیوستہ داشت میلِ طبیعت سوئے معاد — از ہر مناصبِ دنیں اجتناب کرد
چوں داشت یک دو سہ گاہ ز نزع قدیں — رضواں بہشت را خبرِ فتح باب کرد
تا کرد ترک دیر مرد در عمر خود — از بہرِ ضبطِ اسم و لقب کتاب کرد

آگہ از حسن تحیہ چوں گشت پیر عقل
سلخ بہ محرم و تتبہ حساب کرد [1]

ایضاً از حافظ محمد تقیم

آہ و بیہات بیت الاحزان بائے بائے — کاں شہ عرفان و دیں علم دیں
شد نہاں در خاک با در دامنش — خاک بر سر کرد چشم بد بیں
از فراقش عالمے دل چاک کرد — جملگی مشت تحلیں اندوہ گیں
در عزیزان و عشیرانش ہمی — شہ قیامت قائم آل محمد دیں
بائے بائے کربت و واحسرتا — آسماں از ہر سحیہ گوش افگند چیں
شد جہاں زیر و زبر زیں واقعہ — خیر عالم شد عالم با یقیں
نیست جز از صبر مارا چارہ دگر — ایں جراحت را بباید مرہمے جز ایں
آنکہ او را جنت الفردوس جا — ہم بود مسکن ہمی فی الخلد آمیں
سال تاریخ وصالش ار جوئی — مشت کردم گفتا چہ ایں
گر دانوس دگفت از پیر سال
آفتاب دیں شدہ زیر زمیں

مولوی محمد صدیق نے اسی تاریخ کو باعی میں کس اچھے نظم کیا ہے

آں راہبر شائستہ عرفان و یقین — سر گرم جویش ساخت چوں خلد برین
تاریخ وصال او ز باتف جستم — فرمود شد آفتاب دیں زیر زمیں

---

[1] مطبع کا سہو ہے کہ تتبہ کو سلخ محرم سے مکرر کرنا چاہیے۔

تاریخ دیگر بہ تعیہ

آں ولی اللہ اعیسر ملک دیں — بود ز تتبہ چہ بیس سروری
سال تاریخ وصال او بگفت — با تنفے از بارگاہ ایزدی
از سپہر دیانت دیں آں گزشت
آفتاب شریعت دیں احمدی

تاریخ دیگر از جوہر نعمت اللہ مختار

آں شاہ ولی کہ در سخن لایق بود — در علم کلام تجنیش با حق بود
پیوست بہ رحمت حق شد تاریخ — در علم حدیث ایں ولی فائق بود

منشی محمد عارف کشمیری نے آنجناب کے مرثیہ میں اپنے درد اور اللہ سوز انگیز مالے نظم کیے ہیں وہ بھی نحر دیکھے جاتے ہیں ؎

روزے کہ ایں حزن قصب بر رساں فتاد — سحت آنے بیان من ناتواں فتاد
در چشم روزگار قیامت پدید شد — برق اجل ز دودگہ آسماں فتاد
چوں شمع بسکہ شعلۂ آہم بلند شد — مشت شرر بہ حرملۂ قدر یاں فتاد
قطرات غم ز دیدہ گوہر فشاں بگیسہ — چوں گوہر یتیم بہ ملک جہاں فتاد
ایں تند باد غم کہ فرد رحمت از وزد — یارب چہ خانہ بود کہ در باغ ما فتاد
بینائے دل بنکتہ دگر ہا مبصر — ایں ماہ غم کہ اچو من اندر جہاں فتاد
بعض کہ ساکن بائے شہ دیں بساط من
بست عزم رفتن و دل نہ گذاں بکن
بختی تلکت کہ طوفان ابتلاء — بر خاک رحمت آب عزیزاں مبتلاء

این قصه غم خود ده دریں اشک پدید — آورده گشت گرد و دیار رسید
دریں بوق خلد سوخ ستاغ شکیب — بیاد داد آتش سودائی حبیب
آں غمسوار دیں ، بگمن خانه حرام — بیرون رده ست خیمه لیلی ز بام
آں سرو خوش خرام ، دریں وشتان خشک — سوخت خیال قدش نشاط دل ما
دارم بدیده تشنه گون دیده بریاں — فریاد از دو دیده و قحط دل ما

عاجز شدم که آں مه دیں شد بزیر خاک
یارب رسید خانه صبر و شکیب چاک

آه آں زماں که مهر رخش رو بخاک شد — وین چشمه ها ز تشنه لبیت تاک شد
یارب چه حیله جست که آید دو باره ما — کز صدمه غش سالی خانت چاک شد
دریں دو ماه تازه گل آیلد دیں کرشته بود — صیاد تشنه دیده پرورش پاک شد
زیں اشک غمفگار گوں که بصحرا ستم — ماهی بخون طپیده و دامن مغاک شد
در خلد شست تا کی چو غ بیگوں — در ماتش دو چشم من پر آب شد
احباب دار گریه عدالم عیب نه کنید — از آه و ناله ام در دیں سینه چاک شد

ای آه صد ناک بگردون رسیده بست
سیلاب خون ز دیده غمگین رسیده بست

آه آں زماں که بر سر کوایت گذر کنم — بر خاک او سجده با کت مطر کنم
بگذار تا بدیده غبار رهش کشم — خاکی ز خاک آستانه تو دیده ور کنم
خاکی ز خاک خاص تو بیم ، خود ام چه کنم — چلکے رقم بسینه دیں کینه ور کنم
از خون دل سرشک مرصع رقم کنم — وز آب دیده فرش تو پر نقش و زر کنم
چون عندلیب مرغ سحر خوان و نوا آفرین — تا زنده ست ، خیمه سرا این قدر کنم
این قصه دراز مگر مختصر کنم

کاش ایں چنیں میدمے اندر جہاں دریغ
زیادہ دادے مرد سماں جہاں دریغ

یاد آں زمانہ کز رخ تو فوہسار — می داد مخلصان بر تو عاشقانہ شار
آں مدرسہ کہ خاک شریعش فیض خاص — بودست خاک دیدۂ ارباب فقہ و
بر خاک غم نشست ز فوج بوریا — مرد کشید خیمۂ گیتی بر دوں دگار
محراب مسجد از خم ابروئے تو شکست — یادست چشم حلقہ و مادر انتظار
از بعض دیں لطف اشارت خاص تو — ساغ گرفت شاہد مقصود در کنار
حال رحیل صحبت تو فطرت بلند — رفتن خاک بگر تو چشمہ غبار

یارب چہ خاک بالے ترا تو تیا نمود
ہشت بہشت در دیدہ جا کند

ابر گر بے تو دانہ بر چشمہ تر نہ بود — ماند بدانہ روئے تمر سبز نہ بود
آتش زعفت سینۂ فرخت لالہ گل — دامن سرو خوش خرام سایہ بر سر نہ بود
رنگس شگفت دیدۂ بادام شد سفید — ز اب چشم پر خمار نخل مدعا بر نہ بود
از ست و بہرہ ، بچمن تخم آسماں — آں ماہ و سال و سایہ جلوہ گر نہ بود
شاخ شوق خوں ز دل جویش می خورند — کو سایہ ترش بہ گردی گر نہ بود
گل شگفت و سبزہ دمید و صبا وزید — تا دیدہ سر چشمہ گردش حمر نہ بود

سرو و سمن بدیدۂ پر نم نشستہ اند
در باغ انتظار چو چشم تو نرگس است اند

ای شاہ عالم از تو ربیع مکاں بیا — جانے تو در بہشت بریں جاوداں بیا
در انتظار چشم سیہ مفید شد — چوں نور دیدہ در نظر ما نماں بیا
قرباں چشم مست تو جاں و دل و قرار — یکدم سر تو طلعت تابت تواں بیا

سائر کنان ره دیجت ادا نظر
اصحاب ره دجاں بر لب ما بر لب تو
از مطلع امید چو خورشید جاودی

بر رنگ بے قوی نه بینند حس بر
اے عیسی زمانه و قطب زمان بر
برخاکیان غم زده پرتو فشان بر

چشمان غمکشان همه جا جوی گریستند
از هجر آن کجے تو چرا دیر زیستند

منشی خموش گریه ات از بهر دل کشت
ای داغ سیه سوخته بر دل نوار سید
اے تیرگی بجان که به دل جا گرفته است

آه جگر شگاف تو بر سنگ کار کرد
تنها نه بر تو بر همه اہل جهان گریست
بیرون جا نداد نفس تنگ را ره است

ایها غم غریب که روداده از قضا
بیتاب و خیز سر شکم بهر فرقت
از من صفت زنان نیا سوده ام قدے

آه آن زمان که سر دو تو بر زمین نهاد
در سنگ رخنه کرد چو آب روان گرفت
آه آن زمان که سر دو تو بر زمین نهاد

ای چرخ نابکار جهان بے ثبات است
هر صبح دم که خنده زند برق آفتست

افادہ:۔ مرزا میر کے حالات جاننے والوں میں سے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ تم مرزا میر کی آوازوں سے محظوظ ہوتے ہو یا نہیں۔ اس کے اس سوال سے مطلب سمجھ میں آیا کہ اگر تم ان صفات کے حسن (خوبیوں) سے واقف ہو تے، ان کے اس سوال سے انکار کرتے (صفحہ احتراز میں ہے کہ تم نے ان کی خوبیاں نہیں سمجھیں اور سمجھو گے کیسے) اس کی خوبیاں میں سمجھتا ہوں اور اس سے بہت زیادہ مدت حاصل رہی لیکن اگرچہ میں ہوں اس کی پابندی کروں تو اس کا خوف ہے کہ کہیں میں گم نہ ہو جاؤں اور کسی دوسرے کام کا نہ رہوں، اور تمام شعاں سے

۲۲ چیزیں ان سے مانع ہیں ایک شرعی دوسری طبعی۔ مانع شرعی یہ ہے کہ ہر چند ان صفات میں عموم و اطلاق رکھتا ہوں اور کریم مطلق نے اپنے کرم بالذات سے شرع کا لباس مجھے پہنایا ہے موافق شرع باتوں سے ایک (ایسی) نفرت (اس سے علاقہ فرمائی ہے اور خلاف شرع باتوں سے میرے دل میں نفرت خالی چیزوں میں متحول ہو جاتی ہے۔ اور مانع طبعی یہ ہے کہ میری شرافت نفس اس کی اجازت نہیں دیتی کہ میں ایسی مجلسوں میں جن میں عورتیں یا امردوں اور نامحرم عورتوں سے کچھ سخن یا کسی غیر شریف عورت کو اپنے عقد نکاح میں لاؤں۔ شرافت نفس سے مطلب اعراض ہے جو اصل فطرت کے مطابق میرے اوضاع میں کہ اس قسم کی حرکات (چیزوں) سے روکنے والا ہے اور اگر اپنی عقل و فہم کو درست کرو تو ایک دوسرا نکتہ اس سے بھی زائد دقیق بیان کرتا ہوں جس طرح میرا نفس شرافت رکھتا ہے اسی طرح میری جان جاں بھی جو میری جان کا خلاصہ ہے شرافت رکھتی ہے اور اس کی شرافت یہ ہے کہ وہ طبعی طور پر اس سے مانع ہوتی ہے اس وجہ سے کہ میری جان جاں میں تجلی اعظم کے علاوہ دوسرے نقوش منطبع ہوں کیونکہ میری جان جاں فطرتاً اسی لیے پیدا ہوئی ہے کہ اس میں (صرف) تجلی اعظم کا ہی نقش منطبع ہو جس طرح آگو نقش کے متوقع کا موم میں ثبت ہونا۔ اور تجلی اعظم کے نقش کے علاوہ ہر نقش کے انطباع سے میری جان جاں انکار کرتی ہے اور موافق چیزوں سے الفت اور مخالف چیزوں سے نفرت رکھتی ہے اور یہ دوسرا ہے جو مجھے سید البشر و شفیع یوم المحشر علیہ الصلوات والتسلیمات سے حاصل ہوا ہے۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم الا ان اللہ تعالیٰ اتخذنی خلیلا

وما یعلم جنود ربک الا ھو ولم یتخذ غیر اللہ خلیلا ۔ ۔ ۔
"جس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آگاہ ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ
بنایا اور جیسے اللہ نے خلیل بنایا اس کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ غیر
خلیل دوست بنائے۔

ارشاد حضرت اقدس نے فرمایا دو نفس ہوتے ہیں جن میں سب کی
جامعیت کے ایک استعداد رکھی جاتی ہے اور وہ اس استعداد کی وجہ سے دوسرے
جیسی کو تمام عالم دے عمل میں لاتے اور لاسکتے ہیں غیر ہونے سے حق
بارگاہ الٰہی میں تقرب حاصل کرتے ہیں وہ اس کی کیفیت یہ ہے
جس عمل خیر کی تو عوام عالم میں سے کسی سے صادر ہو ایک شخص
پہنچتا ہے پھر خدا اس کو اس عمل کی صورت دکھلاتی ہے
شخص عامل کے نفس کے ساتھ ایک قسم کا علق بحیثیت اس عمل کے ہو
اور یہ نفس کامل عمل کر کے رنگ میں رنگ جاتا ہے اس کی وجہ سے
عمل کرکے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے گویا یہ حال متحقق ہوا
لیکن ایک وحدت کے لیے حاصل ہوتا ہے گویا اللہ تعالیٰ نے اس کو
قصد تقرب اللہ تعالیٰ میں اسی کی طرف اشارہ ہے

ارشاد حضرت اقدس نے فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے
اول ما خلق اللہ العقل الحدیث۔ یعنی جو چیز سب سے پہلے
ہے وہ میری امت کی خصوصیت خلقیہ ہے بعض روایات سے اس
یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص اس بات پر صبح کرتا ہے وہ اس کو
اس کو دیکھ کر عمل کرنے کے شوق میں
ہے یہ تو اس حدیث کا قول ہے اور حقیقت کی کچھ میں جو آتا ہے وہ
بعض عمل صالح ہوتا ہے جو اس پر پیدا

یہ حدیث علم لطائف نفس کی باریکیوں کی طرف اشارہ کر رہی ہے پس
امراض نفس میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کا مزاج طبیعی جس سے مراد
عقل کا قلب پر اور قلب کا نفس پر غلبہ ہے وہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔
اور نفس قلب پر اور قلب عقل پر یورش کرکے اسے بیکار معطل کر دیتے ہیں
اور ایک مرض جو اس سے بھی سخت ہے اور اس کا علاج اس سے بھی زیادہ
سخت ہے وہ یہ ہے کہ نفس بہیمیہ اپنی طبیعت و معادات کو نفس
و قلب پر ظاہر کرے بلکہ اپنی شہوت کو ضبط کرکے بیست و نابود کر دے
پھر عقل میں وسوسہ ڈال کر رفتہ رفتہ اسے اپنا ہم مذہب بنانے یا اس کو
عمل کرنے کی طرف مزاج متوجہ نہیں ہوتا بلکہ خواہش کی طرف متوجہ رہتا ہے۔
اور وہ بھی نفس کی موافقت میں اور اس کو عمل مرغوب جانتا ہے اس وقت
حال مرکب پیش آتا ہے اور فطرت مسلیمہ کا ہو جاتی ہے اور اسی طرح
اگر نفس قلب میں وسوسہ ڈالے اور عقل قلب کے درمیان ایک خلط وہ
قلب پر محسوس کرتا ہے، نفس ہو تو گویا یہ اس کی فطرت کا مقتضا ہے اور
اس کی صلب سے نکلا ہے اس صورت میں اس کا علاج مشکل ہوا
اور حق و باطل میں اشتباہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کیا، یہی ہے وہ شہوت خفیہ
جس کی طرف حدیث شریف میں اشارہ ہے۔

خواجہ محمد، ثنا اپنے مسموعات میں بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں نے
حضرت اقدس کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو
دعا اور طلب فرزند کی، التجا کے وقت جو "واشتعل الرأس شیبا" [1]
یحییٰ کی وحی ہوئی تھی پھر اس کے بعد اس کا کیا موقع تھا جو انھوں نے

---

[1] ہم تم کو خوش خبری دیتے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے۔

وہب ابی نکوں فی علامۃ کا سوال کیا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح کے
ظاہر ہو کر فرزند کی بشارت دی تو اس پر انھوں نے فرمایا ما الذبیح المسود
علی ظن مستہی الکبر۔ حضرت اقدس نے فرمایا جو علم صد فیاض سے
مترشح ہوتا ہے اس بلا ہیولا صور لطائف کا منبع ہے شکل سراور
اور اس عالم میں، متعارف کے وقت ہر چند ان علوم کی حقانیت میں
شبہ نہیں رہتا لیکن، جس کیفیت سے، فوق ہونے کے بعد حاصل
ہوتا ہے تاوقتیکہ قلب پر اس کی ریزش ہو۔ پھر جب تک اس سے
بہرہ مند ہو گیا تو یقین کی حاصل ہو گیا۔ اور شبہ زائل ہو گیا۔ اس سے
اطمینان کے معنی یہ ہیں کہ لطائف مادہ ان واردات سے محو کر
ہم رنگ ہو جائیں اور دل لطیفہ غیبی سے یہی مراد ہے۔

نیز خواجہ مذکور بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس نے ذکر خفی
کی تعلیم کے موقع پر اپنے اصحاب میں سے ایک سے فرمایا کہ حقیقت واجب
واجب یہ ہے اور مدبر السموات والارض اور خالق مخلوقات ہے
مروقات سے کی جائے، توجہ راسخ رکھنا چاہیے۔

نیز وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہمارے طریقہ یہ ہے
محقق سے رسالک سے جب اپنے مبدا کی طرف توجہ درست کر
اور اس کو طرائف و لطائف کی صفت کے ساتھ جیسا چاہیے
سالک کا سامنہ آگاہ ہو گیا۔ اور جیسی صورت جو اس پر ماشیہ ہوئی ہے
عالم نکوینی کی صورت سے جو عرش اعظم کی صورت مثالی ہے

---

۱ اے میرے پروردگار مجھے یہاں تک کیسے ہو سکتا ہے کہ تم مجھ سے
وقت تک بات کی سماعت دے رہے ہو جبکہ میں بڑھاپے کی سرحد پر پہنچ چکا ہوں
اور میری بیوی بانجھ ہو چکی ہے۔

وہ اپنی طبیعت سے آگاہ ہوتا ہے اور اس کے الوان و انوار کو زہرہ و بیاض
سے تشبیہ دیتا ہے حالانکہ عرش تکوینی مجردات سے ہے اور الوان و انوار
کی نسبت جسمانیات سے مخصوص ہے یکن وہ صفت جس کو
کے ساتھ تعبیر کر سکتے ہیں وہ اس کے علاوہ نہیں ہے۔ نور سفید کو نور زہرہ سے مثل
بیان کرے۔

نیز خواجہ مذکور بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آپ نے نسبت اویسیہ کا
ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ارتباط سے اخذ فیض دشوار ہے، اور ہر شخص کے لیے کی
بات نہیں اور زندوں سے استفادہ کرنے کے مقابلہ میں مردوں سے
ہر شخص استفادہ نہیں کر سکتا جو چیز اس شخص کے مزاج کے موافق
ہوتا ہے اسی ایک چیز کی موافقت و مناسبت سے استفادہ کیا جا
سکتا ہے اس جگہ نہ کلام و تکلم ہے اور نہ تعلیم و تعلم۔ اویسیہ افراد میں سے
بعض ایسے ہیں، جو شے کی مناسبت سے ارواح سے مستفید ہوتے ہیں۔
لیکن یہ شاذ و نادر۔

نیز یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آپ نے درود شریف کے فضائل
بیان کرتے وقت یہ بھی فرمایا کہ اس کے فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ
اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہے گا۔ اور کوئی آفت اسے
نہ گھیرے گی۔

افادہ:۔ تجلی صوری کی حقیقت شیخ کے سامنے حرارخیال میں
صورتوں اور لباسوں کے ساتھ یادداشت مجرد ہے کیونکہ حکمت الٰہیہ
نے بجسب نشاء مثال، اس کی تخصیص فرمائی ہے اور شیخ کے ساتھ تجلی معنوی
کی حقیقت خزانہ وہم میں معنوی و وہمی صورتوں اور لباسوں کے ساتھ

یادداشت مجرد ہے اور حکمت الٰہیہ نے اس کی تخصیص کی ہے اور
دونوں صورتوں میں عارف کا نفس مجرد حقیقت مجردہ فعالہ کے ساتھ
ہو جاتا ہے اور اس سے ایک علیحدہ رنگ اس میں منطبع ہوتا ہے
انگوٹھی کے نقش و نگار موم پر) اُبھر آتے ہیں اور اس مرتبے کو حبر
وغیرہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور لطیفۂ روح میں ایک انس و
پیدا ہوتا ہے اور لطیفہ سر اس حقیقت مجردہ کے ساتھ ان سارے
پردوں کے بیچ میں دیدہ ور ہو جاتا ہے اور ایک عجیب اتصال و
حالت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر ہم تجسس (کھوج) کریں تو ہمیں تخصیص کا سبب
ان صور خیالیہ و وہمیہ کے ساتھ جو اس کا لباس ہو گیا ہے تین چیزیں ملیں گی
ایک تو رقوم مشجرہ۔ دوسرے اس عارف کی استعداد فطری جس کا
اقتضا یہ ہے کہ خاص صورت دیکھے بلکہ اس خاص صورت میں منحصر کر
ہے جیسے اسی جاری کو علیحدہ کرنا تیسرے قوائے ادراک جو عادۃً
ہوتے ہیں وہ ان دونوں خصوصیتوں کو محفوظ کر دیتے ہیں جیسے صنف کا
تعین افراد نوع میں جن خواص سے وہ صنف قائم ہے۔ اور گر ہم
کی ایک خصوصی مثال ہم قائم کریں تو یہ کہیں گے کہ آئینہ دیکھنے والا جب
آئینہ دیکھے تو اس میں تین قسم کی خصوصیات جمع ہوں گی۔ اوّل یہ کہ دیکھنے
والے انسان کی صورت گھوڑے اور گدھے کی صورت نہیں ہوگی بلکہ وہ
عمرو و بکر کی صورت سے ممتاز ہوگی۔ نیز ذات آئینہ کو اس کے ساتھ
ہوگی۔ دوم یہ کہ آئینہ محدبہ صورت محدبہ ظاہر کرتا ہے اور آئینہ مقعرہ صورت مقعرہ

لہ یہی صور خیالیہ و وہمیہ کو باوجود کثرت کے وحدت کے نور سے دیکھنا۔ منہ
ت اوپر کا آخری جزو حصہ ت سے پہلے کا گیارہواں حصہ۔

تیسرے یہ کہ آئینہ کی صفائی و سیاہی بھی صورت کے ظہور میں ایک بڑا اثر
رکھتی ہے اور معلوم ہے کہ جب تو اشعہ شمس عینک، یا آنکھوں پر
لگائے تو جس چیز پر بھی نظر کرے گا وہ سرخ دکھائی دے گی اور اگر سبز
رنگ کی عینک ہوگی تو سبز رنگ نظر آئے گا اور اگر کسی گنبد پر مختلف
رنگوں کے شیشے نصب کئے جائیں تو جب وقت سورج اس کے سامنے
آئے گا تو اس کی مخلوط شعاع انھیں رنگوں سے کھل کر (گنبد کے) اندر نظر
آئے گی۔ الحاصل ہر تجلی صوری و معنوی کا ایک مقام ہے اور یہ صورت
خاص اسی سے نکلی ہے محقق عارف کو کسی مقام سے کام ہے نہ اس
صورت کائنہ فاسدہ سے۔ جو ایک وقت تو جوش زن ہوتی ہے اور
دوسرے وقت ساکن۔ اور محقق عارف کے نزدیک جب تجلی صوری
جوش مارتی ہے اور پھر ساکن ہو جاتی ہے تو اس کا مقام منکشف
ہو جاتا ہے اور نیز تجلی معنوی بھی جو اس کی ہم عنان اور دوش بدوش
ہے معلوم ہو جاتی ہے اور جب تجلی معنوی جوش مارتی ہے اور ساکن
ہو جاتی ہے تو اس کا منار (مقام) منکشف ہو جاتا ہے۔ اور
تجلی صوری بھی جو اس کی دوش بدوش ہے معین ہو جاتی ہے۔

دوسری قسم ارشادات کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ حضرت اقدس کے کلمات قدسیہ جو [illegible] لاہوتیہ وجبروتیہ اور معارف لطائف انسانیہ اور انکشاف [illegible] وقائع میں ان میں بیشتر اس سے بلند ہیں کہ اہل ذوق و وجد [illegible] اس کے دامن تک پہنچ سکے اس کتاب میں ان کے تحریر کرنے [illegible] عوام وخواص کا فائدہ ہے کوئی فائدہ نہیں اور اگر کوئی صاحب استعداد حقائق ومعارف پر مطلع ہونے کا شائق ہے تو اس کو چاہیے کہ آپ کی قدس تصنیفات الہیہ حجۃ اللہ البالغہ خیر کثیر۔ لمعات۔ نسمات الطاف قدس اور فصوص اکبر میں دیکھ کا مطالعہ کرے لیکن بعض الناس بسبب ارادہ [illegible] سلسلے میں اور بسبب اسلوک اور وسط وانتہا (متوسط متوسط بیچ کے آداب کے بارہ میں جناب ولایت مآب کے مستفیضین نے [illegible] تحریرا یا تقریرا صادر ہوئے ان کی تحریر سے خواہ وہ روایت لفظی ہو [illegible] اس رسالہ کو مزین کیا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ ھوالولی الموفق

افادہ:۔ بعد صوری (ظاہری دوری) مرشد اور مسترشد (ارشاد و ہدایت حاصل کرنے والے) کے لیے اگرچہ افاضہ فیض (فیض پہنچانے) کو [illegible] (مانع) نہیں ہے لیکن استفاضہ (فیض حاصل کرنے) کے لیے [illegible] مشکل (حائل) ہوتا ہے اس لیے کہ افاضہ قرب کی صورت میں

[illegible] صادر ہوتا ہے اور اس کے لیے مع محسن صورت یہ ہے [illegible] کے طریقہ پر ہو اس کے باوجود اگر دوری کی صورت میں کسی فیض [illegible] سے استفاضہ (فیض حاصل کرنا) چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک وقت، دلی شناعت کے اوقات میں سے اور خوشا [illegible] میں اشغال کے ساتھ مشغول ہو اور ایک جگہ جو شور وشغب سے خالی ہو وہاں باوضو اور یکسو ہو کر جس قدر ممکن ہو [illegible] پھر اسی حلقہ کر اس کی صورت پر جس سے فیض حاصل کرنا چاہتا ہے [illegible] کو وضع خطرات کے ساتھ متوجہ کرے اور اس (مرشد کی) صورت میں اپنے کو اس حد تک محو کردے کہ وہ صورت اس کے خیال وتصور میں تمام ہو جائے اور اس کی استطاعت مداومت (ہمیشگی) کرے کہ مستفیض اور مفیض کے علاوہ تمام احوال وخیالات وخطرات یکسر معدوم ہو جائیں اور حالت پہلے روز یا دوسرے روز فنا میسر روز ہی سے حاصل ہونے لگے اور اس دوران ایک قسم کا [illegible] اور جسم پر سستی پیدا ہو جائے اور ویسی کی حالت ہو جاتی ہے جیسی نیند کی حالت ہوتی ہے جس وقت یہ کیفیت حاصل ہو جائے تو سمجھ لیں کہ اس کو ایک مناسبت اس روحانیت سے فیض کے ساتھ پیدا ہو گئی اور اس کا لوح قلب صاف ہو گیا پھر اس مرشد کی صورت سے التجا اور استعانت کے بعد اس ملاحظہ کو روک کر اشغال رزق سے فارغ ہو کر ذکر کو دوام کرے خواہ وہ ذکر اسم ذات ہو بالنفی والاثبات۔ لیکن اثبات قوی ہے ذکر جہر، اور دلجمعی کے ساتھ اگرچہ جس دم نہ ہو۔ اور ان اللہ محبوبہ وان لا محبوب سواہ پر اس حد تک غور (ملاحظہ) کرے کہ

[illegible] اللہ اس کا محبوب ہے اور اس کے سوا کوئی محبوب نہیں۔

اس کی سارے بدن اور رگ رگ میں سرایت کر جائے اس
سر تا قدم) اور نفس اس عاشق کا بالکل مضطرب ہو جائے جو شوق
آئے اور اس سے طاقت نہ ہو سکے اس وقت اس کو تھوڑا
نفس کا علاج لاحق ہو جاتا ہے۔ اور اس ذکر و شغل میں
حد۔ یہ تب حاصل ہوتی تو ذکر کو ترک کر کے اس دولت
عوض جو ذکر کا حاصل ہے نہیں بے آب
کے عشق کے شوق و اضطراب میں بیتاب رہتے یا بھوک
تھوڑا کھانے پر اکتفا کرے۔ حالانکہ اس کے پاس دولت
بھی ہوں جب یہ کیفیت حاصل ہو جائے تو پھر
متوجہ ہو کر مشغول کرے، پہلے فیض دینے والے مرشد کی
کرے۔ پھر اسکے بعد ذکر کی طرف پھر کیفیت معہودہ مذکورہ
اور بقیہ اوقات ذکر و ذوق و شوق سے غافل نہ رہے
(یاد گفتگو سے محروم رہے تو تاوان دیتا ہے ایک
شود حقیقت وقت تو خوش۔

افادہ:۔ جاننا چاہیے کہ تمام آدمی فطرتاً یکساں نہیں
فطرتاً طور پر جواب دہ ہوتے ہیں اس حقیقت
کہ ان کے تو ہم اللہ کو محبوب
یہ کہ اپنے قلب کو حاضر جانے کا یکسو کرنے
ہے۔ اور اس پر لفظ اللہ مدتوں تک جاری رہے۔ اور
کو دل میں جما کر قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اور بعید نہیں

کی ابتدا کرانے وقت مرشد توجہ کرے اور اسکی قوت قوی سے ٹکراؤ
کرے یا شروع کیے کہ وہ نقطہ ناف سے نکلا، وہ ایک نور سے
جاتی چادری لی شکل کا۔ اور
اور پھر آسکو
کے اس دائرہ
قلب وسیہ پر ایک
ہو کر دائرہ محیط
یہ کہ جب تو بیت
ظاہر میں پھیل جائے
اور کسی پر پاس کر جائے۔ اور عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

افادہ:۔ اکثر اشخاص جنہیں راہ خدا کا شوق
قابل نہیں کہ ان کو حضور دوام حضرت یا طمانیت قلب کی کیفیت کیلئے
مکلف (مجبور) کیا جائے۔ وہ صرف اکر صبح و شام اپنا معمول
بنا لینے میں ان کا بھلا ہے کہ ان کے حق میں
کرانا چاہیے۔ مثلاً ایسے یہ تمام اکابر اولیاء
دو تین ماہ اسی تعداد پر اکتفا کرانا چاہیے۔ جب ان کا دل اس ذکر سے
مانوس ہو جائے
لیں جب یہ بھی
بات پر غور کیا تو سمجھ
کو اضطراب اس لیے پیش آتا ہے کہ

ف یہ سب حوالہ اجازت نامہ میں بھی اس طرح مذکور ہے اور اسی واقعہ کے اس طرح
جلسہ میں بیان فرمایا تھا۔ حضرت عارف رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت اقدس
کے متعلق یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ اشرف الوعظ

اگرچہ وہ مجرد اور توحید کے معنی سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہیں لیکن فسوسِ
کے حسب حال سعدیات کی کتابوں میں پڑھ کر اس کو قبول نہیں کرتے اور
وہ سے ان کے دل میں پڑ جاتی ہیں اور مختلف قسم کے شکوک
ہو جاتے ہیں غرض کہ یہ سمجھ میں آیا کہ نوجوانوں اور بادشاہوں کو
سمجھنا چاہیئے۔

افادہ:۔ سینہ سے یکسو تمام کمال کر اور توجہ کے ساتھ بے حرف ہو
اور مجرد کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ علامات جسمیہ
اور قلب کے یکسو ہونے میں تعلق واسبات کے ساتھ بالصرف اس سے
مشتمل ہونا چاہیئے جب یہ بات نصب العین ہو جائے تو سانس
مقید کر کے اس نصب العین کی اس وقت تک محافظت کرنی چاہیئے جب
طبیعت ساتھ دے اور جب کسی شخص کو کرنی قیص محسوس ہو تو اس
ترک کر کے اثبات مجرد کی طرف رغبت کرنا چاہیئے جب نصب العین پر
تو دوبارہ سانس کو زیر ناف مقید کر کے اس کی محافظت کرنی چاہیئے۔

افادہ:۔ ہر مرتبہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور یہ حال ہے جب
کو علم حضوری جس سے مراد شعور محض ہے اور مرتبہ مجرد تک نہیں پہنچا جب
علم الکلیہ سکو محیط ہو جائے۔ جب ہم علم العلم تک پہنچتے ہیں تو اس
اطلاق ہوتے ہیں یا حصول و حصولی کرنے الٰہی علم اس کے ساتھ ساتھ
کر دیتے ہیں لہٰذا ہم کس سے ملاقی ہوں تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ تصور
محل کے علم کو محاکی چاہیئے اور دل کو لطوس کو یہ سے اس طرح رد
چاہیئے کہ علم حصولی اس سے اٹھ جائے۔ اس طریقہ سے یہ سمجھ جائے
انا کیا ہے۔ اس کی اشناخت کرنا چاہیئے اور یہ انا کہاں تک پہنچی ہے

لہ یعنی لا الٰہ الا اللہ اثبات بالا اللہ الا ھو۔ یعنی جو

اور اس کی اصل کیا ہے۔ اس امر کے احکام کے بعد علم حصولی کو بھی حضرت حق
کی طرف معروف کرنا چاہیئے جو کوئی اس بات میں شک نہیں کہ ایسے وقت
میں علم حصولی مرتبہ قابل حصول ہو گا۔ اور جب علم العلم کے ساتھ مجرد کی طرف
توجہ کرے تو اس کا علاج یہ ہے کہ علم العلم کو چھوڑ دینا چاہیئے اور علم معرفت
کو اختیار کرنا چاہیئے اور یقین کے ساتھ یہ جان لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ
کے مجرد کے متعدد درجات ہیں۔ سب سے ادنیٰ مرتبہ جو ہے وہ زمان
و مکان سے اس کا تجرد ہے اور محض اس تجرد کی حیثیت اس کے بارہ میں
ھو اللہ کہہ سکتے ہیں حاصل یہ کہ اس کی کوشش ہے کہ مدرک کو تلفظ
و احساس اور تمثیل و توہم کے قیود سے آزاد کر دے انشاء اللہ تعالیٰ
صورت کا ظہور (حصول) نہ ہو گا اور دل بدانستہ نہ ہونا چاہیئے ورنہ نا امید
ہونا چاہیئے۔

افادہ:۔ اکثر و بیشتر اوقات بزعم زائد علم حصولی حاصل ہو جاتا ہے
حالانکہ وہ واقعی حضور مجرد نہیں ہوتا اس کے لئے آئینہ معتبر کیا ہے
کہ زمین کثیف ہے اور پانی لطیف۔ اور اس کی وقت تموں یا اثر کا زائل
نہ ہونا ہے گو اس کو چار یا چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور ہوا اس سے
بھی الطف، زائد لطیف ہے اور النفیۃ کے معنی ان دونوں صفات
کا انتہائی درجہ ہے۔ اور تمام صفات لطیفہ سے پاس اور عصمۃ
پاس ہونے سے بھی لطیف ترین ہیں اور ان سے بھی لطیف ترین کیفیت
کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو ان کو تقسیم کیا جا سکتا ہے اور نہ وہ کسی شے میں
سما سکتے ہیں اور صورت انسانیہ کلیہ انسانوں کے مخصوص اوضاع و اشکال

لہ یعنی جس کو جانتے ہو تم میں مجرد سمجھتا ہے وہ مجرد نہیں ہے۔

یا اسلئے کہ جب ہمت ایک جانب چلی گئی تو اس کے پیچھے پیچھے اور اعضا بھی
چلے جاتے ہیں۔ اگر آدمی اپنے میں بسبی بلیغ اس بات کا صوت کرے کہ کلام
کرے یا نظر انداز کردے یا کپڑے پہنے تو اپنے میں اس کا شوق و استحسان پائے
نہ اس لیے کہ وہ عیش اور بے حس ہے بلکہ اس کو جو قوت مستحسنہ حاصل ہوتی
ہے اور کسی امر منعکس کی وجہ سے اشتیاق پیدا ہوتا ہے وہ اسے ان تمام
چیزوں کی طرف توجہ کرنے سے روکتا ہے چہ جائیکہ وہ حسد غضب اور
مہلکات دنیہ وغیرہ میں پڑے اور اسی طرح شوق و ارادہ بھی۔ اور جزئیات
ہمت میں سے ہے چہ گو ہو حاق ہے اور آدمی یک رو دیکھتا رہتا ہے
جیسے یاد ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ ایک شاعر نے اپنے علاموں کے متعلق شعر
کہا اور ان کے حالات بیان کئے تو یہ بات شعر میں اس کی قوت مستحسنہ کی
خباثت پر دلالت کرتی ہے جب ہوس کی طور پر اپنے سے باہر نکل گیا تو اس
وقت خدا بالشا فہم تبدل ہو گیا اور اگر جہتوں میں سے کوئی جہت باقی رہ گئی ہے
تو تبدل شقاوتی محال ہے کسے دشمن کا پی کلیہ جوید۔ اصلاح العرفی
طلب اعمال۔

افادہ:۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اس حالت
کو ارادہ کی فنا کہتے ہیں اور ائمہ سبعہ کلال اسکی مثال اس کوزہ سے دیتے ہیں
کو جب تک اس کی بناوٹ سے وہ تصنع لے باقی نہیں رہتا ہے اور جنید
نے اس کو وجود سے تعبیر کیا ہے ۔ ھذا اشارۃ الی وجود واحد
وکل الی ذالک الجمال یشیر۔ تمام اوقات یعنی صبح و شام دل و روح
نشست و برخاست میں اس بات کا خیال رکھے کہ محبت تامہ کے وصف
اور ایسی تجرید کا اس سے کہ غیر کی محبت کا کسی طرح دخل نہ ہو اور

سب نیت ہو جائیں یا داشت میں مشغول رہنا چاہیے سہ یا بجود آتش
تواں زد یا دے باید گداخت۔ گردہ باغ عشق و ذکی اس قدر ناکردنی است
حضرت حق سبحانہ اس وقت تک بہ طلب کے لئے مورد جمع نہیں ہو سکتا
جب تک جگر خون نہ ہو جائیں (طلب شرط است وخواص کز نقد آری یکے
دریغ۔ صدف را کے پسند آید کہ آوارہ شود گوہر (مولوی نور اللہ مرقدہ کا کوئی
اور جیب خاک میں مل کر یکساں نہ ہو جائیں اور اس سعادت عظمیٰ تک نہ پہنچ
اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ تک کہ ہر قصد و ہیئت جو اپنے میں
پائے معدوم نہ ہو جائے مثلاً جب تک کہ اس عادت مستمرہ کا ذوق افراد میں
سے کسی ایک کے بارہ میں واقع ہوتا ہے تو وہ خود حساب سے اس اور
مستغنی ہے۔ اس کا وظیفہ یہ ہے کہ دل کو ہر خطرہ سے بچائے اور رب
کے ساتھ مقامات آئندہ کا طلب گار رہنا چاہیے۔ انہ جواد کریم۔
افادہ:۔ کھانے کی قلت اور رذیل کی عادت اگر مزاج میں ہو تو
اس کو مزاج کے موافق کرنا چاہیے انسان کو کثرت کی تاریکی اور مشغولی
نجست ہو جاتے کیونکہ کام کسی سے وابستہ ہے تخیلات تشبیہ
تخلیہ اگرچہ حقائق امور عادیہ کے ادراک میں ہوں تو اس سے
معذور اور مرتفع نہ ہوا اور اس کی طرف کھینچا کا روبار کے مانع ہے۔ اس
بات کو اچھی طرح غور کر کے سمجھ لینا چاہیے اگر اوصاف موجودات کے معنی
ایک وجدانی بسیط امر کے تحت اس طرح طے پائیں اوپر نیچے سے کوشش
کریں۔ اس سے علیحدہ ہونے کی کشاکش ہو تو اس کی طرف تحت تامہ

سہ اپنی خودی میں آگ لگا دینا چاہیے یا پگھلنے والا سونا یا گلانے والا دل چاہیے۔
ہر عشق کا داغ نہ رکھنے والا جو ذوق تخیل کی مدد سے ہو کر رہتا ہے
اہل۔

معرفت ثابتیت کی کنجی ہے، جب عشق معاش کو ترک کر دیتا ہے تو
معاش کا کام عقل معاد سے پڑ جاتا ہے۔ اس وقت دل وغیرہ
وجاہ کی الفت و محبت اس کے لیے مخل نہ ہوگی لیکن
کمال اور اس کی احادیث نفس باقی رہیں گی اور جب عقل
بھی کمارہ کشی اختیار کرے تو وہ عقل اسی کے ساتھ باقی رہے گی
تین کی حقیقت اور حدیث نفس اس کا
انسان محض کی طرف ترقی۔ تجربہ کے بعد
ان دونوں کی معرفت
پیش کے وقت
دونوں کی
ہوشیار
معرفت
جان
لی

۱۔ اہل رائے علمی یا یقینی اور
۲۔ تجربی یا ظنی اور

ہیں

اور حقیقت احقاق سے محروم رہیں گے۔ واضح رہے کہ اگر ہم
[illegible]
رکھ دیتے ہیں اور ساتھ ہی ہم یہ بھی
اپنے کو کیا ہمارا حال ہوگا جس طرح ہمارے
اعمال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

کو وہی طرح توڑ دیتا ہے جیسے کسی تخت کو لوہے کے گرز سے توڑ کر ٹکڑے
ٹکڑے کر دیا جائے اور جس طرح [illegible]
سے [illegible] توڑ دیتا ہے اور [illegible]
کر دیتا ہے کہ وہ [illegible]
اس کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

سادگی صفت ہوگئی اور مقدس ہمکلی معتبر ہوگئی (جگہ حاصل کرلی) لاکھ [illegible]
مقدسہ کی صورتوں کا دل میں چھپ جانا (مخزون) متحقق ہوجاتا ہے حاصل
نہار اور صفات [illegible] کے ورق کے مثل ہے اور ہر مراد کا آخر [illegible]
سے وابستہ ہے

[illegible] دوسرے تخیلی [illegible]
[illegible] کا تقیید وقت کی زنجیر میں [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
کے لیے طور میں کرن [illegible] ہوگئی کہ کل کی تمام [illegible]
غالب ہوا، اس وقت تک غالب [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
کسی ایک [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
کوئی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] نہیں ہے [illegible] بات کو محض قول میں سلامتی [illegible]
[illegible] کے ساتھ ہم نے شروط کیا ہے [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

اس حالت سے ترقی کرتا ہے تو ان علوم کا تیقن حاصل ہوتا ہے
عداوت اسے محبوب دلنواز معلوم ہوتی ہے اور اس روح
کرتے ہیں وہ ان کو سب چیزوں پر اختیار دیا کرتا ہے
کہ اس کو یہ یقین ہو جائے کہ احساس کو وہ چیز نہیں ہے
وہ یہی تعقل ہے اسی پر مسوک کا راستہ منحصر کرتا ہے
ہو جاتی ہے پھر وہ پروا نہیں کرتا محسوس ہو یا نہ ہو
ہے وہ جس کی ادراک سے اور وہ وہ دیدہ حق ہے
مستقل ہوتا ہے اس حیثیت سے کہ اس کو ہمیں
وجوب علم ادراک کے ذریعہ اس کا تعلق ہے
ہر آن میں ہیں وہ دیدہ حق وہ وہ
کیا ہے ترقی کرتی ہے وہ مستقل ہو جاتے ہیں
استقرار ہوں) علامت کا صحیح ہوتا ہے
علل ہیں یہ
علوم سے مجرا ہو جاتا ہے علاوہ اللہ کی محبت کے
سے ہو گئی ہے دفعتہً یا علل محرکہ حق محمد ہوتا ہے
اور علم محبت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے
ذکر حواس اور کچھ لوگوں کے لیے۔ پس بحیثیت اصحاب
حواس ہیں اور ان میں تصرف ہو کے
ہے یہ کہ یہ ہے جو ان کے
انسان ہے۔

ارادہ یہ بات آ گئی ہے اور یہ پیدا ہوتا ہے

کی تکمیل اور بھی کا واقعہ ہوتی ہے جس
ہوتا ہے تا
علاج
تعلیم ہے
وہ
اس
ہے
ہے
ہے

جب اس کو تمنا جی ... دلار کی موت اور اپنے تجربوں میں ذات کے مقام کو
گھیر لیتے ہیں تب اس کا حال صاف ہو جاتا ہے۔ پہلی حالت میں اس
محبت و شوق کی وجہ سے جو اس کے دل میں ہے ایک تنگ دلی پیدا
ہوتی ہے اور دوسری حالت میں وہ واویلا ... یعنی نفس ...
کسی حالت میں راحت نہیں ہے اس کا علاج وہ ہے جس ...
سید کمال قدس سرہ نے اشارہ دیا ہے اور ... اس سے ...
ذکر کیا جائے تو حاصل یہ کہ اس سے ایک ... طرز اور میزان ... پیدا
... کرنا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ جب ... حاصل ...
تو مرد و عورت والا ... پر غور کرنا چاہیے ...
کسی چیز سے تعلق ... محبت ... حاصل ... خاطر ...
پیدا ہوتا ہے ... محبت کرنے والے نے ... محبت ... مگر وہ ...
اس کے لئے ... محبت اور ... میں ... اعتدال ...
قدیم نہ ہونا چاہیے۔

۱۰۰۱ھ ... میر سید کمال قدس سرہ شاید اپنے ... فرماتے ہیں کہ جب تک ...
وجود تعلقات کی ... تک ... تصرف کے ... میں رکھنے کی ...
ہیں ہے اور ان میں سے بعض کو ... توڑ کر پھینک ہی دیں ... ان میں ... تعلق ...
ہو گیا ... کا علاج یہ ہے کہ ... ان کو باریک کرے ... سوچے ...
خیال کرے شاید ... ہی ... حاصل ... یا کیڑے ... ناخن ... جو شخص ... میں ...
میں مستغرق ہو گیا ... اگرچہ اس کی ... ناقص ہے لیکن ... لئے ...
ایک قسم کا ... پیدا ہو گیا ... دوبارہ اس کو ... تصرف میں ... سے ...
مطلب نکل ... ہیں ... سکتے لیکن اس وقت ... حقیقت ... تب ...

... باطنی کے ... کے بعد ... شیخ ... اصدقہ ... خود ... سے ...
یا ... سے ... کہ یہ عورت ... رجوع ... ہو جاتی ہے

... ہو ... کمال ... عنکبوت ...

... نہیں ... کمال ... ہونے کے ... اور ... کی ...
کیفیت ... ہو جائے ... اور ... ہو ...
ایک ... ظاہر ... میں ... جب تک ...
پورے طور پر ... نہ ... ہو ...
... ہو ...

... ہے ...

... حق ... ہو ...
... ہے ... کے ...
... ہے ... ہے ...
... ہے ... ہے ...
... ہے ... ہ

بات ہے کہ عارف کو اس سر کے ساتھ جب اس کی حس باطن طبیعت سے اقر
سے قلب کو تشویش میں ڈال دے کیونکہ انسان کی فطرت ہی اختلاف سے
پیدا کی ہے کہ اس کا دل اس کی دو اطلیوں کے درمیان ہے۔ تو وہ بہت
تشویش میں پڑ جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب قلب مطمئن ہو تو اس کی
ہے جیسے بادشاہ کوئی کام کرتا ہے اور اس کی فوج اس کی اتباع
اور اس کا جیسے عمل اور کام ہوتے ہیں اور جب قلب موش ہوتا
قلب بھی ہے جیسے بادشاہ بیٹھا ہوا ہے اور کسی کام کو حکم دے
لیکن کہ اس کی بات پہنچ نہیں سن رہا ہے لیکن بادشاہ
حالانکہ یہ نہیں ہے اگر وہ ضرورت کرے تو اب سے
ہے اور برا ہیں وں کو حصہ نہ ملنا چاہیے۔
ا
ایک
ا
ا
جو
اس
طلع
ا
ا
ا

نہ لفظ لا جرم، عوض ما کن ہے اس طرح پر خیال کرنے کہ ہی قبیل سے
واقع ہو جاوے تو قبل اس اور مع اذا وما الشرط خاطر کے ہے
عفیف ہے۔ اس امر کی حقیقت بڑی عجیب ہے۔ الحاصل وہ حالات
ایک حقیقت آپ ہے اور بعید ہیں جو شیخ اکبر رضی اللہ عنہ سے
تکوین سے بھی وہی ہوا اس لیے کہ تکوین بغیر حالت مثال میں
ارادہ و تصاویر کرنا ہی میں پہنچ سکتے ہیں اور عوض کو کہ
پہلے کے ہوا کے وقت اس کی صفت ہے ورنہ ہو
خیال پکا ہے ذہن میں بتاتا ہے حدیث میں ہے
الصورۃ الاولی
عوض رہا اگر اس معیشت کو اس پر ذکر کرتے اور اس کو اس
نہ بھولتے تو اس کی جزا
ہوا اور اگر سمجھ لیا تو وہ عشق
آپ پہلے پہلے کی سنی ہوئی ہے وہ کو صیغ
اس سے وہ خلاف ہے جو
اور وہ کشف و کرامات اور علوم و مکاشفات پر
صحیح کرتے ہیں اور نہ
ہے اور بس میں وہ یاد داشت میں جو علم حصولی کا ایک شعبہ ہے
استحضار رہی ایاں، نسیب
ایسی یاد داشت ہے جو ہر
ہوا اور

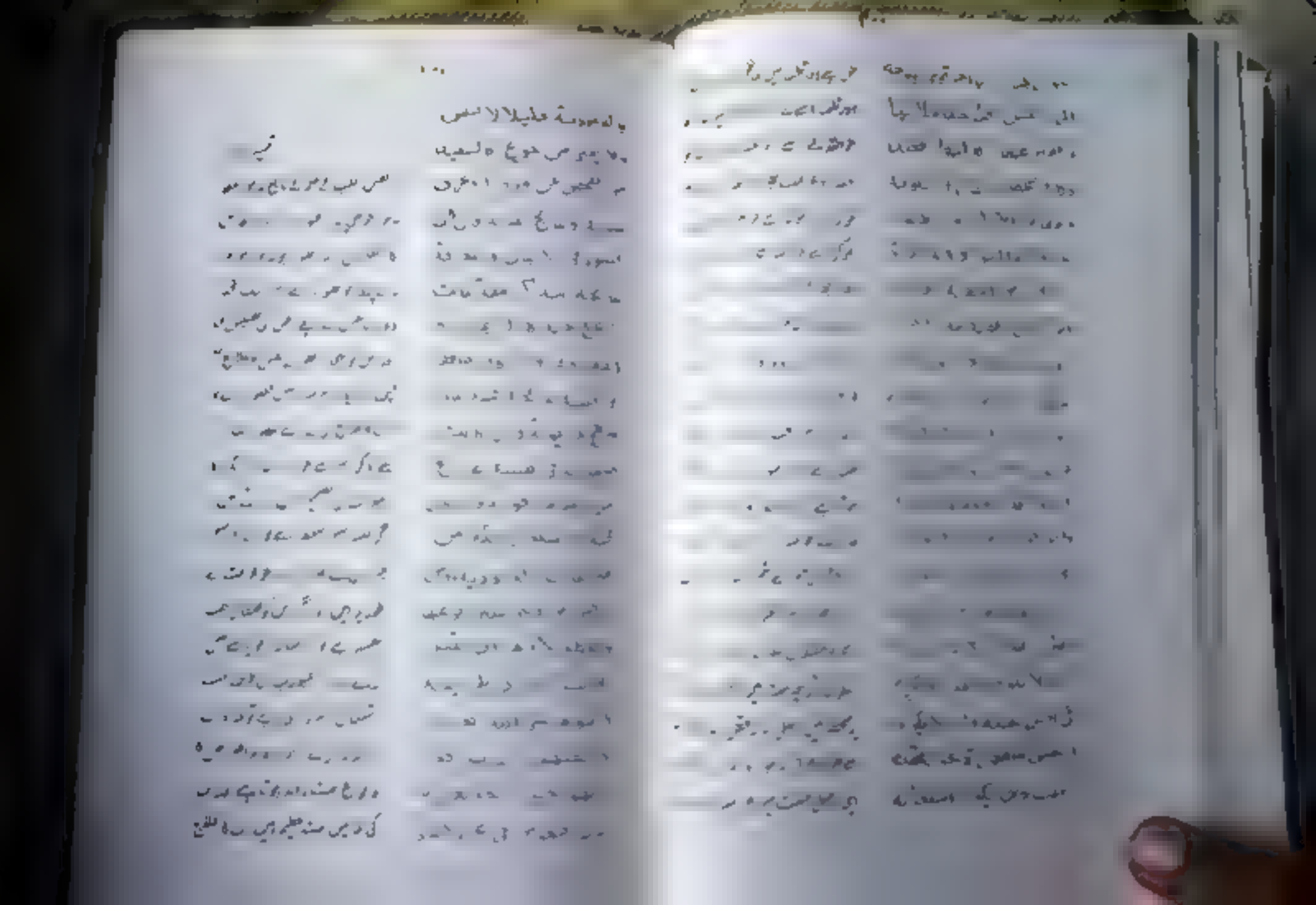

بعد ازاں یہ آیت وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
نازل ہوئی اور حضرت میاں علیہ السلام یقیناً حقیقت حیات
باوجود اس استثناء کے مزکّٰی پر اعتراض ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
زعم میں یہ کہ کر اعتراض کیا اس بات پر وہ عتاب کے لئے
کے وارثانے کو اور سیری تعداد سے فرقت حاصل رہے
باقی ہوتے ہیں
بقا کی حالت سے ہیں تباہ
ہوئے ہیں ان کی قوت علیہ
قوت کے اور علیہ
جو باطل
یہ چیز اور قوت پیدا
دنیا کو سوک کے قول فتنہ کے
یہ فرمایا ہے

اور ۱۵۔ ایک حاکم نے حضرت قدس سرہ سے سوال کیا کہ میں نے خواب
کو سوا اس مجوزہ ایک رسی کی شکل میں نازل ہوا اور کچھ نہیں آیا ہے
فرمایا کہ یہ تم مبارک الفاظ کے نشانات کے نزدیک ہیں

جب یہ دونوں چیزیں مکمل ہو گئیں اور مرتبۂ کمال متحقق ہو گیا تو
جو مرتبہ عطا کیا گیا اس میں حسب اقتضائے وقت وصال ہوا کرتا ہے
اس وقت ولایت مطلقہ کی دستار سے نوازا گیا
میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی۔ ایک عجیب حالت اور ایک
اور اس حالت کا شعور اس کو اس وقت ہوتا ہے کہ جب خدا
جب اس سے مرید تک ہوئی اور ولایت کی خلعت عطا ہوئی
اور اس کے ذریعہ خوشی حاصل کرنی چاہئے حقیقی حقوق کا تحقق
میں یہ ہیں کہ ان کی حالت کو دوسروں سے بیان کرنا

۱ وہ جو بیٹھے دیکھے اور ہوتی
۲ تمہیں باقی رہیں اور ذات ہوتیں
۳ اے بیان فضل اجتہاد میں ہوں

افادہ: حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا

[illegible]

[illegible] کے ساتھ دیکھنے اور طریقے ہیں جمہور علماء نے معجزات و کرامات کے ظہور کو دلائل
[illegible] قوی رکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ [illegible] کے علاوہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] کی موت کے ثبوت میں یہ [illegible] ہے [illegible] کا حاصل یہ
[illegible] کی [illegible] علامت یا [illegible] کے بعد [illegible] کے لئے
[illegible] اور [illegible] سے [illegible] تھے اور [illegible]
[illegible] ہو رہے تھے اور [illegible] تھے تو [illegible]
[illegible] ہے [illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے

بلوغ ہے ۔ دل کی سکون کا اہم شہادت ہے ۔ درست کی عارفیت سے
پر خلوص تیاس دل کی تاریخی سے مراد ہے ۔ اہم شہادت ہیں کی ذات حمیدہ ۔ ۔ ۔
اور ان کی کلات کی پائیدگی تاریخی سے ثابت ہوئے ہو ۔ ۔ ۔ درستی سنت ۔ ۔
ہے عالم غیب کے متعلق ہیں ۔ ۔ ۔ اس عالم میں اس کا غایت ظہور ۔ ۔ ۔ ۔
ہیں ان کا غایت عنوان ہیں ہوئے ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ظلمت سے تعبیر کیا ہے ۔ ۔

حصہ دوم ۔

ارشاد ۱ ۔ حضرت نوح کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
سنت کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

افاده ... ایک بلیغ تقریر اس حدیث شریف کی ... مسلسل ... عیاش بن عباس سے مروی ہے ... اور ... ہے ... اور ... ہے ... اور ...

فصلٌ فی تمیز المبتین

پاس جانا چاہیے۔ اور اس سے مستفید ہونا چاہیے۔

تیسری قسم ان بزرگوں کے اقوال و احوال سے متعلق ہے جو قدس سرہ سے نسبت و قرابت رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں شیخین [illegible]

کے بڑے اور چھوٹے ماموں صاحبان ہیں ان کے ذکر سے [illegible]

کا تب حروف کا ارادہ یہ ہے۔ [illegible]

کے تاثر میں [illegible] دیگر اصحاب کے ذکر کے [illegible]

رسالہ میں کل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

درس کی مقدار بھر مطالعہ کرکے لیجایا کرتا تھا لیکن صحت عربی زبان سے کوئی خاص واقفیت نہ تھی (عبور نہ تھا) ایک روز میں [illegible] اور اعراب قاعدۂ نحوی کے لحاظ زبان سے نکل رہے تھے [illegible] ماموں شیخ مدرس تھے) پہونچ گئے اور اس کو سنکر [illegible] فرمایا اور صحت فرمائی اور ان کی ترکیب کے طریقے [illegible] والد ماجد کے حضور میں پڑھنے گئے اور تمام [illegible] کہ سے پوچھا کہ آج عبارت تو نے صحیح کیسے [illegible] سکی اور حرف کی تو نہایت مسرور ہوئے اور [illegible] متع ہو گیا پڑھنے میں لگ گیا اور مطالعہ [illegible] پوری [illegible] مطالعہ میں گذارا کرتا تھا اور [illegible] وہ پڑھائی میں مجھ سے بھی آگے تھے [illegible] مجھ سے سب متداول درجوں پڑھیں

[illegible] تفصیل علوم کے [illegible] وقت میں [illegible] صرف [illegible] ہیں اور [illegible] پڑھے [illegible] اور [illegible] حقیقت پر [illegible] کے [illegible] مشکلات حل [illegible] [illegible] [illegible]

فكانا يصليان ويزيدان في كل ليلة ركعة
فكانا يصليان ويزيدان في كل ليلة ركعة
والحديث: اللهم ارزقني يا ذي الجلال
الاستقامة على سنة نبيك وأعنا على ذلك
الجنة خير من الدنيا وما فيها وحرمة
بيتك وآله وأصحابه أجمعين برحمتك
يا أرحم الراحمين قال الله تعالى
قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني
يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم
اللهم وفقنا لما تحب وترضى

اور اخبار کے روزانہ کی کے شادی کرنا اور اس کا تمام

بولی سے ہوئیں خاتمہ کر گیا اور رہے

لڑکے کے والد کی اجازت سے

بیان کیا ہے آپ کے قلب مبارک کو

عالم کا علم آپ

پھر تھوڑی دیر بعد ان کو تسلی دی

تسلی سزا دینی آپ کے اس فرمانے کے

شخص اور اس کے

ہو چکی ہے شک چوری اور اس میں وہ مارا گیا

سب تمام بیان کرنے

و تسلی عادل حاصل ہوئی

اور

حضرت قتل کی خبر

شہادت کی

سنتے رہے

اپنے

وہ

قتل

آپ

حضرت

حضرت قتل کو جب کسی کی سفارش

اور

حضرت

اور اس واقعہ سے بہت سے لوگوں کو عبرت حاصل ہونی چاہیئے

حضرت قتل کو جب کسی کی سفارش منظور ہوتی ہے تو وہ بشرطیکہ

کسی سے

اور

حضرت قتل کی

اور

حضرت

رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ ان اس قسم کے امور دوسروں سے

جو تدبیر و رائے پر کی جاتی ہے وہی سب سے بہتر

ہر دور میں عبادات و ریاضات میں مشغول

تقریباً چالیس سال سے باوجود ضعف و علالت کے کبھی

وہ بھی قدرۃً سے ہے اور خواہ سفر ہو یا حضر صوت کی عادت

کسی حالت میں ہو اور وقات کو مضبوط رکھنے سے

اس سے مراد کمی ہیں ہے کہ کاوت یا نوافل

میں صرف ہوتا ہے یا درود کی طرف میں سبکی اوقات

ہیں پڑتا عام حصوں میں بھی صوت در کمی سے مشغول

درود کی کثرت کے مکرر امور پر عمل پابندی اور پورا

جس میں لوگوں کے سلام و مقاصد کی ادا دینے میں

عادت رہتے ہیں گرمات کرے ضرورت پڑتی ہے ثوبت

اور کبھی بھی تصوف کا درس مثل تصوف بیان کر دیتے ہوئے

اور عقائد و عبادت اور وحدت الوجود کے بیان میں

ہیں بیسا کہ توحید وجود کا اور توحید شہود کی میں

علاوہ شرعاً صوبوں سے بہت عظیم رکھتے ہیں

ہیں جاگے ہے تشریف لے گئے وہ مقام میں

وہ پڑھ لے درشت ہیں، ہیں

آیۃ من اللہ ہے

کرامات کا ذکر کرتے ہیں، فرمایا کہ میں نے

ہیں ہے

ہیں

ہیں

ہیں

تشریف فرما ہیں جب اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ چند لوگ دروازہ پر بیٹھے ہیں
لے لیا اس مکان میں داخلہ کی اجازت چاہی اور بالآخر
ہم غیر کے اندر داخل ہوئے دیکھا کہ ایک مجلس علم منعقد ہے اور حضرت
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے ہیں آپ کے
سیاہ اور دوہرے الوزیر پر بکھرے ہوئے ہیں۔ دیدار مبارک کو
پر ڈالے ہوئے ہیں حضرت عمر نے آگے بڑھ کر سلام عرض کیا۔ آنحضرت
سر سے نیچے اترے اور دو تین قدم آگے بڑھے اور حضرت عمر
خصوصاً آپ کے قدمہائے مبارک پر سر رکھ دیا آنحضرت نے
پھر منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دینے میں مشغول ہو گئے اور خطبہ سے فراغت
منبر سے اتر آئے اور اپنی کمبل کے بچے اس بعیر کا ناک حضرت عمر
سے مشرف فرمایا (معانقہ فرمایا) اور اس کی تشریف فرمائی حاصل کی
جس میں تشریف فرما ہوئے تو ایک خوان لایا گیا جس میں ایک سفید دستار
اور ایک پرانا بوسیدہ سا جوڑا اس رکھا ہوا تھا آپ نے حضرت عمر کو حکم دیا
دستار کو اپنے سر پر باندھ لو۔ وہ کھڑے ہوئے اور اپنے سر پر باندھ لی
اس چادر کو اوڑھنے کا حکم دیا اسکو بھی انہوں نے اوڑھ لیا پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دستار عربی ہے اور یہ چادر ایرانی ہے
اس کھڑے ہوئے تھے تو آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے ہم کو حضرت عمر
طرف اشارہ فرمایا اسوقت میرے دل میں آیا کہ شاید اب ہمکو حضرت عمر کی قدر
کا اشارہ فرمارہے ہیں پس میں اسیوقت حضرت عمر کے قدم پر گر پڑا اور
کو آپ کے اشارہ کا سبب ان کی قدر دانی تھی یا اس کی سبب کا اشارہ تھا عمر
اس مجلس سے باہر نکلے اور لوگوں کے سوال سے مجھ کو کیا اور مشغول ہو

ث ہوا اس کے بعد سے اور اس کے بعد سے

اس طرح کسی بادشاہ کے دربار میں دعوت کی درخواست کرتے ہیں
اس حدیث شریف میں [illegible] کی قدر دانی کی [illegible]
یا رسول اللہ وما المبشرات قال الرؤیا [illegible]
کے علماء نے اس قسم کے مبشرات کو صالح [illegible]
فرمایا کہ حضرت خضر نے فرمایا اس [illegible]
جہاں آرائے حوض میں مشرف ہوا آپ نے مجھے [illegible]
جس سے بہت سی مشکیں [illegible]
ہے گئی اور میں اسمیں [illegible]
مشغول رہی
[illegible] حضرت عمر نے [illegible]
نے میری پشت مبارک کی میرے سر [illegible]
[illegible] دستار [illegible]
مرتبہ حضرت [illegible]
اصل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

بات ہوا کہ ہر صاحب ہوئے درویش کرتے تھے
دل ہوا، بکھر دیا، یا پاس کی ہوئی
درویش سارک نظر آتی ہے معلوم ہو
ہے اور تو دوسری چار پائی ہے دو
ولی اللہ کو بھی میں نے دیکھا پھر لوگ لکھے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افادہ : حضرت قدس [illegible]

اور یہی وحدت کی دید ہے اور [illegible]
جیسے کوئی شخص [illegible]
کو اس سے مشابہ کہا جاتا ہے [illegible]
عارضی میں کوئی حلول نہیں ہے [illegible]

افادہ : حضرت قدس [illegible]
حاصل ہوئی ایسا کہ کسی کو [illegible]
حاصل نہیں ہوتا جو ہم کو قرآن سننے میں حاصل ہوا
حالانکہ جب بھی میسر نہ ہوا اور میں نے اپنی حفظ
بنا۔

[illegible]
قرآن الحمد پڑھنے کا شرف حاصل [illegible]
کی دل مسرور ہو کر دو تین بار یہ آیت تلاوت فرمائی [illegible]
ہاتھ نہیں [illegible] کے ذریعے سے تو یاد رکھے ہوئے کلام کا [illegible]
وقت سے پہلے [illegible]

[illegible] حضرت قدس نے فرمایا کہ [illegible]
جو یا تھی [illegible] کو اس وقت سوئے ہوئے [illegible] کے ذکر سے اول [illegible]
یعنی ساتھ کلام [illegible]
ہو کے کہ یہ شخص [illegible]
ذاکر کا دل ذکر سے آرام پاتا ہے اور اس لئے ایک [illegible]
یہاں تک کہ جب وہ اس سے [illegible]
یہ ہوتا ہے کہ شوق [illegible]
سے حاصل ہوتا ہے [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

حقیقت تو ایسی گرفت میں سے بیشتر ہے تو یا ایک چیز ہے جو ہر
اور یاد داشت میں ایک امر موقف کے اندر سے
پیدا کرے جیسی تابے کے برتن کی کو رنگتی ہے، صفائی
محافظت کرتے ہیں جس طرح شعبۂ آلہ تیر میں مقررہ
سے بھی ظاہر ہوتی ہے جو عمل سے ظاہر ہوں اور فرق کی جانب
میں فرمایا شیخ الشائخ حضرت سید آدم جزری قدس سرہ
کیلئے اشارہ فرمایا ہے کہ ان کے جوہر کی نسبت کا ظہور
سے بیش وہ بچے سے اور ہر طرف کیسیتا ہے اور اس کا سر
سالک کا جہاں ابتدا سے اس بات کا عادی ہو جاتا ہے تو
وجہود اتصاف علم تعلق کی بنا کے مطابق کسی طرح
وہ آگاہی جو علم و اثبات کی سبق سے حاصل ہوتی ہے وہ سالک
سے کوئی نہیں جھوٹی کہ اس خدمتی تمام کے بعد وجد
اس آگاہی کے جو اسم ذات کے شغل سے حاصل ہوتی ہے اور وہ
وجد کے رنگ میں رنگ دیتی ہے اس صورت میں شغل
میں کے صاحب کمالات کی نوکری کا تیسرا بہت زندہ تیر
لیوں کو وہ تعالیٰ نسبت کے جو علم ہیں ہر طرف صاحب
کا ان کا ان کے علم ہے۔

[illegible] اس چیز کے حضرت قدس کی خدمت میں [illegible]
اللہ تعالیٰ [illegible] تعلق کے ہونے کی جو طریقہ تھا [illegible]
مستفسار کیا تب ہے کہ کے تمام دلوں میں فرمایا اللہ تعالیٰ کی نسبت
کی صورت پر جو تحقیق فرمائی ہے اور اس میں اپنے صفات کی ہر صورت میں

[illegible]

حقیقی ہوا ہے (قولہ) اسمائے [illegible] دی ہوتا ہے تو اس صورت پر محمود ہوتا ہے
ہے اور وہ ذات تمام صفات کی [illegible] صفات علم میں تمام
صفات کے ساتھ ظہور فرمایا ہے کسی طرح [illegible] صاحب معاشت
صاحب ہوتے ہیں کہ حقیقۃً کا مظہر [illegible] صفات کے ہے یعنی
[illegible] بھی [illegible] کسی پر
کی صفت کی بھی مکتسب ہو جائے تو [illegible] حاصل ہو
حاصل ہو جائے گا صاحب [illegible]
[illegible] ایک قطرہ [illegible]
[illegible] تسم کے شغال کی [illegible] وہ
[illegible] ہے اور تمام نیود و [illegible] سے ظلی [illegible] اور تمام
علوم سے ظاہر ہے کسی طرح [illegible] صفات
ہوئے ہیں اور لطائف [illegible] حقیقی [illegible] ہیں مستقلاً
صفت علم میں [illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں
مقررہ [illegible] کے ساتھ [illegible] کے باوجود [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] سے [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] میں [illegible] کی [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ہیں

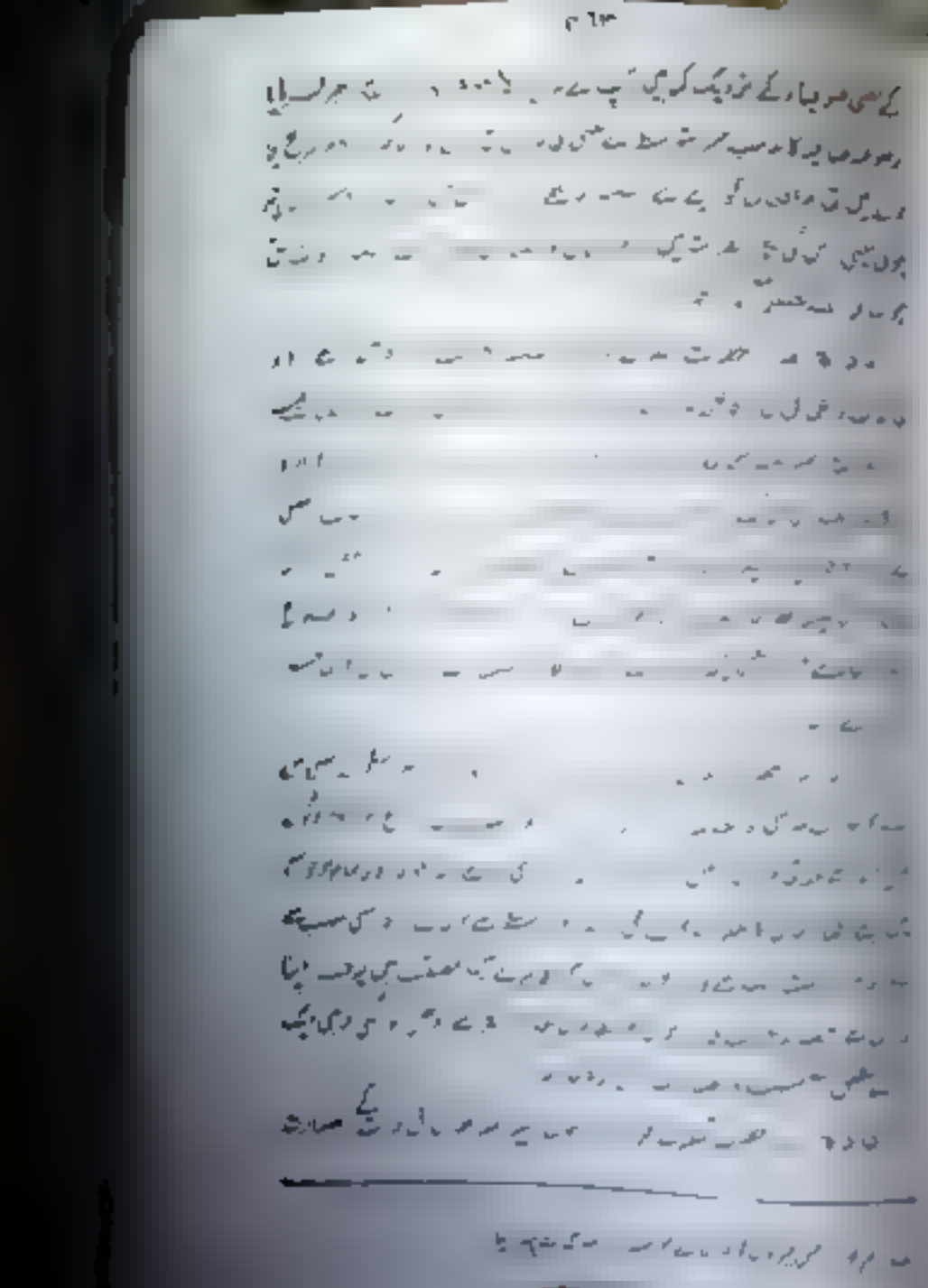

میں لیکن نفس الامر میں یعنی حقیقت میں اشتقاق میں کہ [illegible]
ضروری ہے اور دوسرا عبارت اور تیسرا ازالۂ اشتباہ جو [illegible]
کامل ہوگیا ہے اسی رات یکے سے صفات بہت ہوگئے ہیں [illegible]
تعالیٰ نے علوم میں سے ہر علم کے مقام و مقدار پر علاحدہ [illegible]
بیان کیا جائے گا۔

افادہ ۲: حضرت قدس نے صوفیہ کے اس قول [illegible]
میں فرمایا کہ علم کی دو قسمیں ہیں یہ [illegible]
ہے کہ جس کی ذات سے وہ حصول کرے اور دوسری [illegible]
ہے جو اس کی ذات سے خارج ہے اس حیثیت سے [illegible]
اور اس بنا پر علوم کے تین درجے ہوگئے [illegible]
اور فلسفہ کا اس تحت سے معروف [illegible]
کے اور یہ سب علوم حصولی ہوئے اور [illegible]
نفس [illegible] اور علم حضوری [illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت قدس سرہ [illegible]
وغیرہ کے ساتھ [illegible]

کے ساتھ جس پر علم کرنا غالب ہے پس جو شخص صورت [illegible]
ہوگیا اس کے تصرفات کی اصل قوت اور اس کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

افادہ ۳: حضرت قدس سرہ [illegible]
موقع پر ان کی [illegible] عبارت کو [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت قدس سرہ یہاں تھوڑی دیر ٹھہرے [illegible]
بیٹھ گئے اور فرمایا کہ آدمی جب تک قید حیات میں رہتا ہے اور [illegible]
یاد میں کرتا ہے اور ترقیات کرتا ہے مسلسل و مستمر نفس [illegible]
ہمیشہ سے کمی و بیشی [illegible]
تو موقوف بضرورت سے عمل [illegible]
حالت ہو [illegible]
[illegible]

افادہ ۴: حضرت قدس [illegible]
وجود علمی کے سوا کچھ نہیں ہے مگر [illegible]
ہے سو [illegible]
کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

چالیس سال ہوگئے اپنے کو ڈھونڈتا ہوں دہیں پاتا

ارشاد ۔ حضرت قبلہ فرماتے تھے کہ ایک دن میں تر
آیت وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ پڑھی تو اس کا مطلب یہ ہوا
کے قوت سے ظاہر کیا ایمان کا نور علیحدہ ظاہر ہوا اور
متمیز اور روشن ہوئی، اور ہستی حق کا نور صفات جو اس
پھر سب کو ایک نور کی حقیقت میں پایا اور یہ سب قسم
جانے کیا حسب آیت نور پر ہونا کسی
ایک سکون رطمانیت وٹھنڈک حاصل ہوئی اور معلوم
ہوں گی اس بات کے پڑھنے سے ہوئی میں نے
دہیں اس کے پڑھنے سے بہتیرا ہی وہ ظاہر ہوئی
سمجھی میں نہ دہا وہ اختیار ہی ہوا

ارشاد ۔ حضرت قبلہ فرماتے تھے

ہمارے حضرت حق کے صفات اور ذات کی
یہ صفات کے فنا کے بعد ہے اور یہ معرفت

چالیس سال ہوگئے اپنے کو ڈھونڈتا ہوں دہیں پاتا

ارشاد ۔ حضرت قبلہ فرماتے تھے کہ ایک دن میں تر
آیت وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ پڑھی تو اس کا مطلب یہ ہوا
کے قوت سے ظاہر کیا ایمان کا نور علیحدہ ظاہر ہوا اور
متمیز اور روشن ہوئی، اور ہستی حق کا نور صفات جو اس
پھر سب کو ایک نور کی حقیقت میں پایا اور یہ سب قسم
جانے کیا حسب آیت نور پر ہونا کسی
ایک سکون رطمانیت وٹھنڈک حاصل ہوئی اور معلوم
ہوں گی اس بات کے پڑھنے سے ہوئی میں نے
دہیں اس کے پڑھنے سے بہتیرا ہی وہ ظاہر ہوئی
سمجھی میں نہ دہا وہ اختیار ہی ہوا

ارشاد ۔ حضرت قبلہ فرماتے تھے

ہمارے حضرت حق کے صفات اور ذات کی
یہ صفات کے فنا کے بعد ہے اور یہ معرفت

ارشاد ۔ حضرت قبلہ فرماتے تھے کہ ایک دن میں تر
آیت وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ پڑھی تو اس کا مطلب یہ ہوا
کے قوت سے ظاہر کیا ایمان کا نور علیحدہ ظاہر ہوا اور
متمیز اور روشن ہوئی، اور ہستی حق کا نور صفات جو اس
پھر سب کو ایک نور کی حقیقت میں پایا اور یہ سب قسم
جانے کیا حسب آیت نور پر ہونا کسی
ایک سکون رطمانیت وٹھنڈک حاصل ہوئی اور معلوم
ہوں گی اس بات کے پڑھنے سے ہوئی میں نے
دہیں اس کے پڑھنے سے بہتیرا ہی وہ ظاہر ہوئی
سمجھی میں نہ دہا وہ اختیار ہی ہوا

ارشاد ۔ حضرت قبلہ فرماتے تھے

ہمارے حضرت حق کے صفات اور ذات کی
یہ صفات کے فنا کے بعد ہے اور یہ معرفت

ارشاد ۱۵: حضرت قبلہ نے فرمایا کہ [illegible] کہا ہے اور اس سے مطلب ہر گز یہ [illegible] اپنے خیال کو کسی مرغوب تصویر پر قائم کرے [illegible] کے تخیل میں دور دور جلا جائے [illegible] پھر اس حالت میں یہ غور کرے کہ یہ تمام کارخانہ [illegible] مرتب ہے وہ کیا ایک خیال ہے جو اس تیز صورت [illegible] خارج میں ان تمام صورتوں کا کوئی پتہ [illegible] کو اس قیاس پر لاوے [illegible] اور توحید کا ہو گیا [illegible]

ارشاد ۱۶: حضرت قبلہ نے فرمایا کہ [illegible] مثل نور کے مشکوٰۃ یعنی مصباح کی آیت میں [illegible] بتلا دیا ہے کہ کرامات کے مقام مراقبہ میں [illegible] کیفیت طاری ہو جاتی تو یا تاریکی میں ایک چراغ روشن [illegible] ہونے کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جس کی [illegible] سالک کی نگاہوں سے پردہ غائب ہو جانے [illegible] کچھ باقی نہیں رہتا۔ پھر فرمایا کہ کرامات [illegible] کوئی حقیقت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات [illegible] اٹھتی ہے۔

ارشاد ۱۷: حضرت قبلہ نے فرمایا کہ جو [illegible] کے کہتے ہیں [illegible] ہے تو ایک حال [illegible] ہوتی [illegible] نے کسی [illegible]

فرمایا کہ [illegible] ہے [illegible] کہتے ہیں۔

ارشاد ۱۸: حضرت قبلہ [illegible] حال [illegible] ہوتا ہے [illegible] حال [illegible] ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

مزار پُر انوار کے برابر آسودہ خواب ہوئے رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اقدس نے جب مصیبت زدوں کی تعزیت و تسلی
مسکن (دہلی) سے تشریف لائے مشورہ میں
توجہ مراقبہ و توجہ ارشاد فرمایا کہ ان دونوں قسموں میں
کیفیت ہے ایک کیفیت میں شعور ہوتا ہے
میں شعور نہیں ہے، دونوں طالب اور مطلوب میں
حق و شہود ہیں۔ درمیان سالک حجاب ہے
کے ورد یک پہنچتا ہوں تو یہ
ہیں کہ اے کہ حضرت جسمانی ایک
رہتے تھے اس حالت روحانیات میں
فرق محسوس ہوتی ہے
و علیہ وسلم کی
صلی اللہ علیہ وسلم کے
بھی

ارشاد فرمایا حضرت
بیعت ہوتے ہیں
رتبہ اعلیٰ حاصل ہوتا ہے

ارشاد فرمایا حضرت
بیعت سلسلہ نقشبندیہ
میں رہے اور بعد میں
واصل رہے پھر ان کی رحلت کے بعد حضرت قبلہ کی خدمت میں

حضرت سید احمد صاحب اور حضرت شاہ محمد صاحب

اور میں اس مسجد میں جو اس کے مقابل تھی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک فوج
بعید سے آئی، اور تمام اہل بازار و دکاندار مغلوب کر دیا یہاں
تک کہ تمام بازار والوں کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے
کرتا تھا اور سب دیکھ کرتے تھے لیکن وہ خود
میں تھا۔ اور ایک واقعہ یہ بھی بیان کیا کہ ایک
وش سے اس بعید
ہے پھر ایک واقعہ یہ بھی بیان کیا کہ ایک بار میں جو
اس بیعت کا حساب دیا ہے
سب تھی
ے سوائے اس کے بیان فرمائے اور اس قسم کا

بیان قدرے از کلمات معارف سمات وحالات کرامت آیات قدوۃ ارباب وجود فنا بعد اصحاب صحو وبقا حضرت عارف باللہ شیخ حمید سندھی قدس سرہ جو حضرت اقدس کے چھوٹے ماموں صاحب تھے

ویہ دہ کا سب

بسبب وجاہت کے علوم کے جامع تھے اور تمام صفات سے متصف تھے
ہمارے ماموں صاحب کی ہے "مارشی صاحب حاضر تھے اور
ان سے ایک مقدمہ بارے سے مقدمہ ہوا تھا میں
مقدمہ میں کہا رکھے تھے جو ان مرزا تھے
ان بھی مقدمات میں بھائی علم حکمت وعظمت میں بیدار
اور بعض صفات میں اس عالم سے حضرت ہوئے بلکہ وہ
حضرت
رکھتے تھے خود اسی وجہ میں متصوف میں
کی
ورے اولیا سے اس طرح پر
رکھتے تھے
رکھتے تھے مگر
علوم
کے
تھے
تھے
تھ

بعض کتب میں والد ماجد حضرت شیخ محمد قدس سرہٗ سے
برادر معظم حضرت شیخ عبید اللہ سلمہم اللہ تعالیٰ سے
شیخ بزرگ شاہ عبد الرحیم قدس سرہٗ سے
حاصل کرکے سلوک کیا اس کے بعد
فرمائی تو امام الطریقہ تھے حقیقۃ
قدس سرہٗ کی خدمت میں سعادت اندوز ہوکر
سند کی سے حاصل کئے یہاں تک کہ تکمیل
بزرگ نے خلافت و اجازت سے مشرف

فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا الصراط المستقیم
والصلوٰۃ والسلام علی سید
اصحابہ الذین
فقد قال اللہ تعالیٰ
یبغون الخیر اللہ
والذین اللہ
واحسن الیہ
من حیث الحقائق
بیعۃ لازم
والتصوف وطریقۃ اشتہاب اللہ
اعتقادیہ والنقشبندیہ

اسم
وعلی
الاستقامۃ
والثبات
والتصوف
اعوذ بکم

پھر جب رکوع سجود میں پہنچا تو وہی پہلے والی حالت ظاہر ہوئی جس کیفیت سے میں تعجب کر رہا تھا آخر کار دوبارہ وجود نے سجدہ پایا اور اطمینان حاصل ہو گیا۔

افادہ: حضرت والا نے فرمایا کہ ایک بار میں مجلس میں بیٹھا ہوا تھا میری نظر ایک پرانی بیاض پر پڑی جس میں ایک ورق کے رنگ کا [illegible] سے تمام تہوں میں حقیقت ظاہر ہوئی اس اسٹیج سے جس [illegible] کی تصویر بنی ہوئی ہے اس ورق سے تمام تہوں کی حقیقت [illegible] پھر صورت دوبارہ تک ہو گئی بعد ازاں ایک کیفیت [illegible] آنکھوں پر ایک پردہ باندھ دیا گیا ہے اس سے [illegible] نہاں رہا۔ [illegible] تمام رات اسی حالت میں گذر گئی دوسرے [illegible] کے وقت پھر اسی گذشتہ کیفیت روما ہوئی جس میں حقیقتوں [illegible] میری عمر [illegible] ذات پر پڑی جو مسجد کے صحن میں تھا میں [illegible] اصل بڑی جماعت سے یہی ذات ظاہر ہوا اور دو شاخ دیتی ہوئی [illegible] منتشر ہو گئے رنگ میں اس سے کچھ باریک پھٹ رہی ہیں [illegible] شکلوں پر ہو گئی ہیں اس وقت [illegible] حقیقت [illegible] سلام ہو [illegible] ملکوت جسموں الاعلیٰ [illegible] وجودات [illegible] نے تمام تہوں کو اس [illegible] سے [illegible] سورہا ہے [illegible] ورکیب [illegible] طرف [illegible] اسٹیج [illegible] کرتا ہے [illegible] وجود اطمینان کے ساتھ رہا تھا اور اس [illegible] کے صحن میں [illegible] اصل الاصول میں مشغول ہو جاتا ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] وجود [illegible] ہو رہا تھا [illegible] ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہوئی [illegible] ہوئی [illegible] ہوئی

وتمام۔ اور بعض ایسی ہیں کہ ٹیک نہیں سکتا ہوں کہ
میں یہ کہاں تک درج ہیں لیکن وہ سب اسی حوت عظیم کی
زبان میں اس وقت میں نے پڑھا تو دعا کی پڑھنے کا
وعلی ال محمد وصل علی جمیع الانبیاء
وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین کہ
تو میں دیکھتا تھا کہ اس نکلہ سے ایک سرخ
داخل ہوتا تھا اور اس کی وجہ سے سب
سرخ
صبح وقت سے میں نے عمل کرنا شروع
رہتا ہوں
نقش
پڑھ
کر
پھونکتا
دیتا

ہر گز نہ
جب وہ آپ کا فائل دیکھ کر

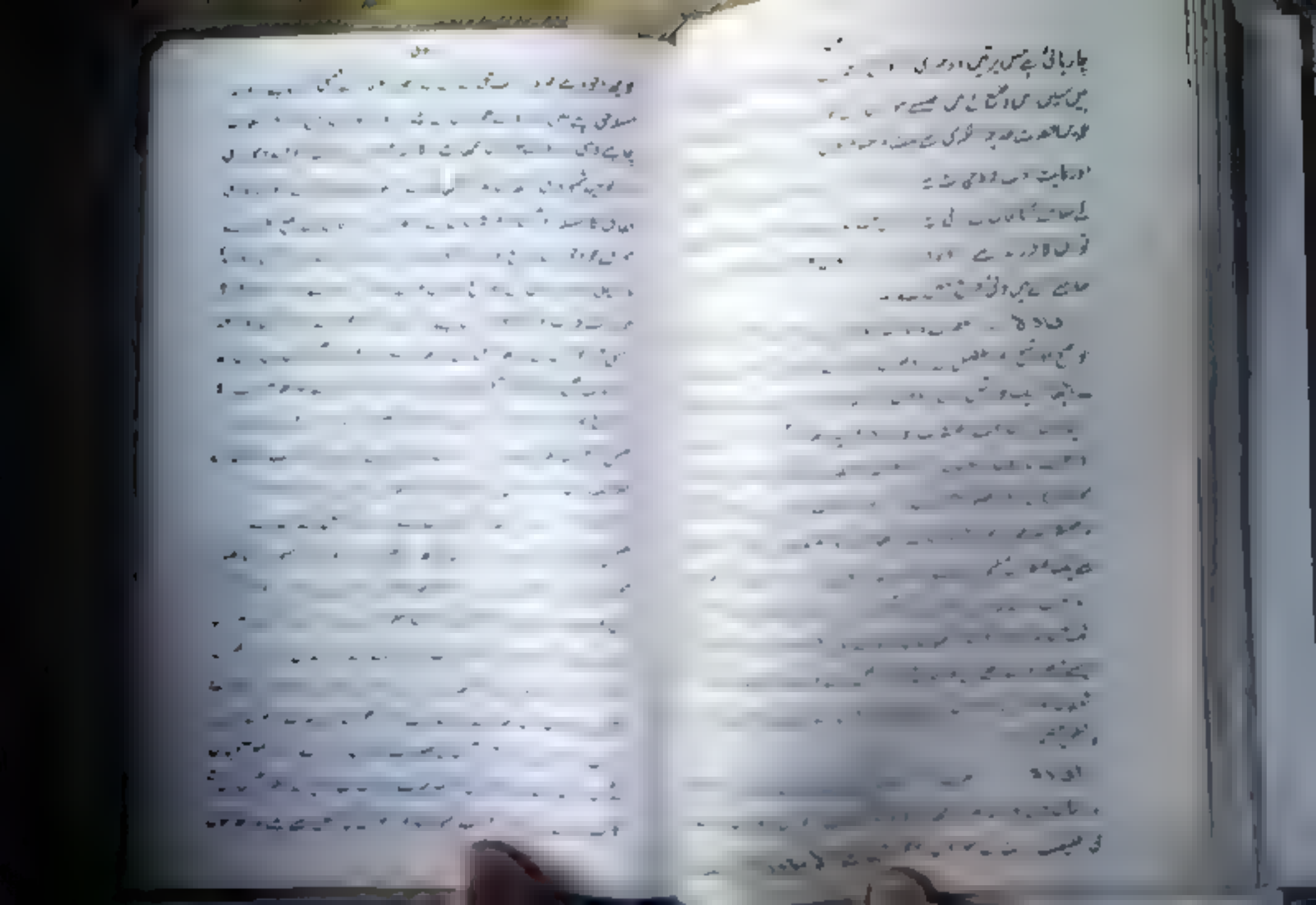

اور وصول منتہی بے چوں تک میسر آتا ہے
صرف سرور کائنات کے ساتھ مخصوص تھی تو یہ صورت
افادہ ہے ایک وہ
علی قلبی وانی لاستغفر اللہ کل یوم
کچھ علماء وفقہاء نے اسکی توجیہ میں کی ہے
کہ وہ اس کا مرتبہ ہے کہ عظمت کے قلب عدد
شیون وکثرت وعشرت سے
میسر تھا وہ خاص کے ساتھ مخصوص ہے
لا عرف میں وہ خصوصیت ہے
کہ یہ تھی ستا ہو یہ مخصص ہیں
وہ بھی مثبت او ہیں ہے
وہ استغفار حالت ولی تھی
ان کا حضرت
وہ حسن دیا مخصص
ہے کا

ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے
ہے

تھے اور محبین زیادہ اور لوگوں سے ملتے جلتے رہتے تھے

خوش وقت اور مسرور ہے

ارادہ : حضرت شیخ حبیب قدس سرہٗ نے بیان فرمایا کہ میں شیخ صلاح الدین ایک بادشاہ خوارزم شاہ سے جو ان کے ہم عصر ہوتے ہیں کسی تقریب ملاقات ہوگئی ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ اس کی قصبہ مرو ہے یا بلخ۔ انھیں دنوں میں گورنر شدید بیمار ہوا۔ اسی حالت میں بادشاہ خوارزم شاہ نے کہلا بھیجا کہ اب یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ بالفعل یہ بیماری شدید کی وجہ سے ہے اور یقین ہے کہ اس سلسلہ میں وہ صرور دوا ضرور دیں گے۔ میں اس بیماری کی شدت اور زور کو دیکھتا ہوں یہاں تک کہ امید حیات منقطع ہوگئی اور لوگ تجہیز و تکفین کی فکر کرنے لگے اس وقت شیخ ابو النجیب عبدالقاہر قدس سرہٗ نے دعا کی اور اسی وقت شفا و صحت کی اور شفائے کلی حاصل ہوگئی

ارادہ : حضرت شیخ حبیب قدس سرہٗ فرماتے تھے کہ میں شیخ صلاح الدین سہروردی سے بیان کیا کہ میں نے ایک بار ایک بچہ کے سلسلہ میں دعا کی تھی جس کے اس وقت کی تکلیف کو دیکھ کر میں نے اس کے لئے دعا کی تھی اور اس کی تکلیف دور ہوگئی اور اس کے لئے شفا ہوگئی۔ اس پر شیخ صلاح الدین نے فرمایا کہ اس بچہ کے لئے دعا کرنے میں تم نے بہت جلدی کی۔ اگر تم اس کو کچھ دن اور چھوڑ دیتے تو اس کی بیماری اور بڑھ جاتی اور اس کو شفا ہوتی۔ اس طرح اس کو شفا ہونے میں اور دیر لگتی۔ اس کے بعد میں نے اس بچہ کو دیکھا تو اس کی بیماری بہت بڑھی ہوئی تھی اور اس کو شفا ہوگئی۔ اس کے بعد میں نے اس بچہ کو دیکھا تو اس کی بیماری بہت بڑھی ہوئی تھی اور اس کو شفا ہوگئی۔

حاشیہ صفحہ ۔

بیان قدرے احوال کرامت اشتمال وکلمات معرفت سمات جامع اوصاف کمال مظہر اسرار ذی جلال قدوۂ ارباب انتباہ زبدۂ مقربان حضرت الحاج حضرت شاہ اہل اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ جو حضرت اقدس سے حقیقی برادر خورد ہیں

ان کی ولادت سے قبل ایک روز حضرت شیخ بزرگ شیخ عبدالرحیم قدس سرہٗ نے حضرت اقدس کو اہل اللہ کے نام سے پکارا تھا کہ ہمارے خاندان میں کیا ان کا نام مبارک قوی اللہ ہے اور حضور اس نام سے پکار رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ عنقریب ان کا ایک لڑکا پیدا ہوگا یہ اس کا نام ہے جو میرے دل میں پڑا ہے پس تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ پیدا ہوئے اور اسی نام سے موسوم ہوئے اور وہ درحقیقت آج کل کسی اہل اللہ ہیں ایام طفولیت سے ہی تقویٰ و عبادت اور علم و فضل میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جب وہ مسئلہ حصول کی بابت کی تعیین اور وصول کے بارہ میں استفسار کیا تو اس
نے جواب دیا [illegible]

السلام

[illegible] ایک دن مجلس میں رسیل قصہ محض میں وقت [illegible] کے
اقوال کا ذکر ہوا جو [illegible] نے فاروق اعظم کے اوصاف پر نعوت و تسمیت
کا اطلاق کرتے ہیں اسی بیان میں فقیر نے [illegible] پر گذرا کہ بعض استفسیر جو
[illegible] کے محرم رسالت کے تسمیت کے بیان میں مخالفین و منافقین
کو خاموش ملاجواب کر دیتے ہے دلائل اقناعیہ کے سوا کوئی دلیل ہے اس
[illegible] بات یہاں تک بڑھ گئی کہ ساعاء کے وقت اپنے قول کے اثبات
دلیل کی پیاس [illegible] پر دعوت دی جس کی طرف چلا گیا اس جوش
میں اس نے حلف تحت کرنے لگا بات کو جواب میں ایسا کہہ دیا گیا وہ تلوار
[illegible] سان سے پیچھے [illegible] وہ بلند گھوڑوں پر سوار تھے وہ دو [illegible] کی
شکل میں [illegible] رب تن سے [illegible] دو [illegible] تک [illegible] اور
[illegible] پہاڑ [illegible] [illegible] سے [illegible] ہاتھوں سے [illegible] اصل کی
[illegible] کر اوں اور ان کی نظروں سے بچ کر کسی گوشہ عجیب [illegible]
[illegible] ان دونوں میں سے ایک شخص نے [illegible] گھوڑے کو [illegible]
[illegible] پڑا [illegible] گھوڑے کی دن کے آگے [illegible] پر رکھ دیا [illegible]
[illegible] اس کی گرفت کا اثر اور اس کی [illegible] انگلیوں کا [illegible]

[illegible] ابن ابی الوفاء کو [illegible] سے [illegible]

[illegible] وہ [illegible] چلے گئے ایک کے [illegible] [illegible]
[illegible] کے [illegible] تھے اور کبھی پر [illegible] [illegible] چڑھ جاتے
تھے یہاں تک کہ اس جگہ پہنچے جہاں ایک بہت پرانی عمارت اور ایک
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ہجر کے ساتھ اس سے ملحق ہو جاتا ہے یہاں تک کہ [illegible]
صفر میں سے کوئی لفظ بسیط نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک [illegible]
میں رہتا ہے [illegible]
تو ان کی طرف متوجہ رہتے ہیں [illegible]
حضرت قدس اللہ سرہ العزیز کی روح پر فتوح [illegible]
ہوا اس حالت کو بغیر اس کے کوئی دوسری چیز محسوس نہیں ہوتی [illegible]
[illegible]

[illegible]

کیا کہ آپ ان خرافات اور لہو و لعب میں پڑ گئے۔ آپ تو کسب علوم و معرفت کے لئے ہیں نہ کہ ان بیکار باتوں کے لئے۔

[illegible] ایک رات خواب میں دیکھا کہ [illegible] کی روح کو جسم کی قید سے [illegible] سے ملنے کی خوشی سے [illegible] یہاں تک کہ امید ختم ہو گئی [illegible] سے خیط الانظر کے، [illegible] نے اس کی [illegible] رہتے ہیں [illegible] کھلی ہوا [illegible] اسی حال میں [illegible] سے کوچ کر [illegible] لیکن اس تمام سیر کے باوجود [illegible] علوم متعلق ہیں ہوئی ہیں اسی اثنا میں [illegible] فرد [illegible] حالت میں [illegible] کرانے کے [illegible] اس سے [illegible] ملکر [illegible] جیسے کہ [illegible] ملکوت (عالم [illegible] کا جاں، حیرت میں [illegible] کہ یہ [illegible] کھڑی [illegible] ہو گیا (کہ وحدت کی حالت حیرت بڑی [illegible] کھڑا ہوں کا کہ [illegible] اس [illegible] حالت تھا میسر آیا۔ اس جگہ [illegible] گیا [illegible] ہونے کے بعد [illegible] روحانی کو چار طرف میں [illegible] مقام تک [illegible] پہنچ جائے گے [illegible] اور [illegible] ہو رہا [illegible] ہے۔ [illegible] میں [illegible] کہ [illegible] کے لئے [illegible] حالت میں [illegible] جائے گا [illegible] کہ [illegible] کہا جائے گا کہ یہ [illegible] ہے اور [illegible] اس سے [illegible] پھیر لیں گے کہ [illegible] ہو سکتا۔ بعد ازاں [illegible] سے [illegible] جائیں گے۔ [illegible]

[illegible] ۹۴۵ھ

[illegible] ۲۵ رمضان المبارک کی شب [illegible]

[illegible] یہ معلوم ہوا کہ [illegible] کے بعد [illegible] اور [illegible] کے [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

افادہ: ایک روز سے قبل [illegible]

[illegible]

افادہ: [illegible]

[illegible]

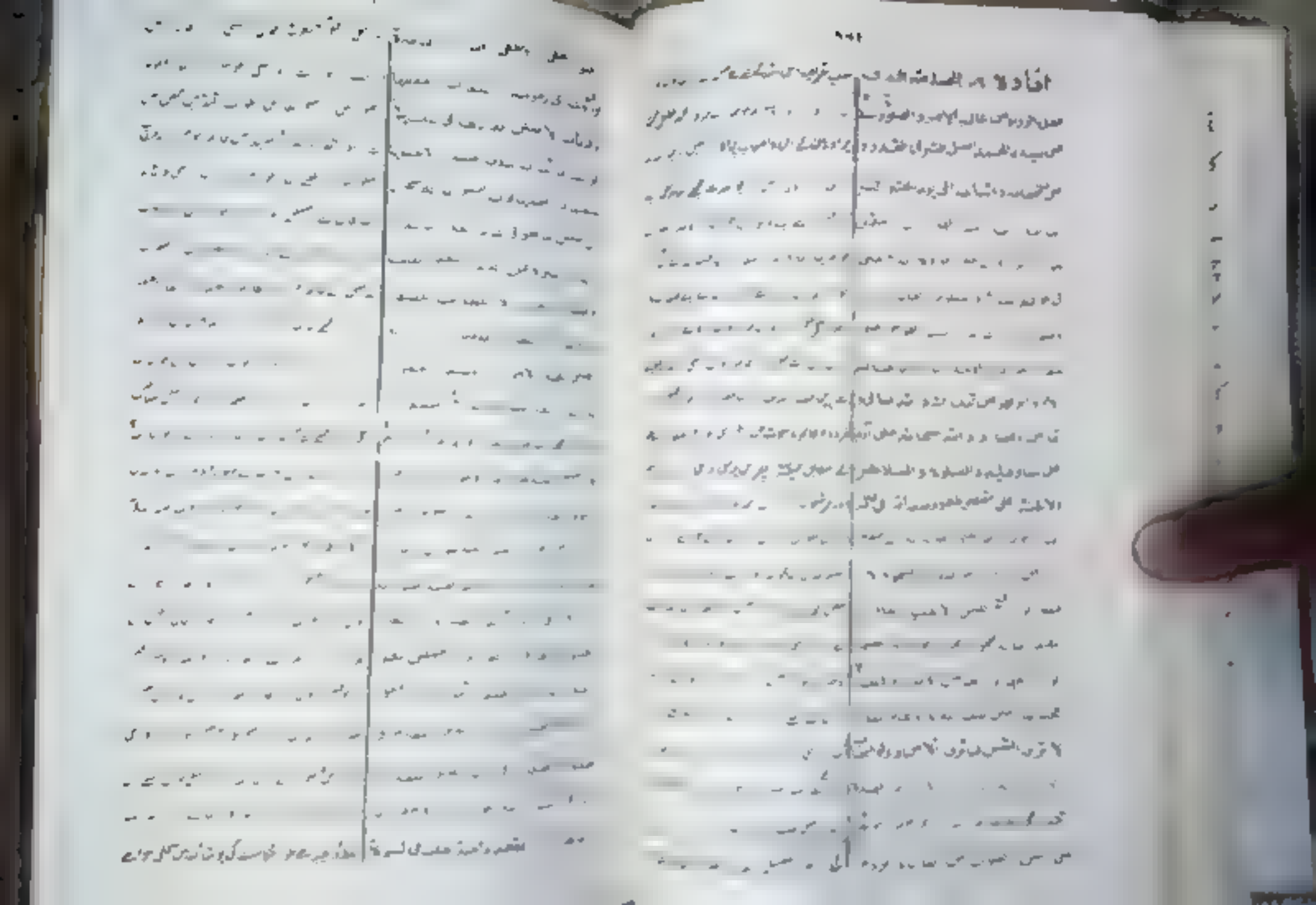

ذکر حضرت اقدس کے ان بعض اصحاب کا جن کے بارے میں
معتبر راوی متواتر طور پر یہ بات مخبر طور پر بیان کرتے ہیں، اور
آپنے اپنے بعض مکتوبات میں خاص ان کے بارے میں یہ بشارت
الٰہی جو جانی دشمنوں کے حق میں متضمن ہوئی تھی
کہ ان کو دے دیا جائے
اے کہ نشنیدی سخن اولیا
بہر تو شکر تو باشد شکر ہا

ذکر قدرت و احوال و اقوال آں قدوۂ طالبان رہ
عمدۂ سالکان حق گاہ امام طریقت و داعی حقیقت
مستقیل و مستقبل صاحب مذوق و وجد یگانۂ عصر
و اوان عافاں پناہ شاہ نور اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ
جو حضرت اقدس سے برترین خلیفہ و قدیم اصحاب
اور جناب کے معین میں سے ہیں۔

پیشوری سے ہمراہ اس کی قصبہ [illegible] و تاجیل و محلوں سے
[illegible] یہ معلومیت کی ہے یہ حسن [illegible] کی وجہ سے
[illegible] قدس [illegible] کے [illegible]
قدس کی [illegible] ہے [illegible] سے
[illegible] کے [illegible] کی [illegible] سے
[illegible] سے [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]

[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible]

ذات سے حق سے جس وجوہ کا قائل ہے کسی توجیہ میں وہ ہستی
اس کو فرار کا میں کا کل نہیں کہہ سکتے اگر انبیاء علیہم السلام بھی اس کی خبر
دیں تو بھی سند نہیں ہے۔

ارشاد کا ۔۔

شَاهَدتُّ فی صلوٰۃ
المغرب بیں میں یوم ما علیہ السلام
امثال ہدی تشبیہ فیصود الحق ب
تحققت فیہ حق ذات یہ
تہ فی تصبہ وحق الحق
تحقق وحقائق الاحکام التی لا تبدل
الادیان و لملل وحقائق العبادۃ
و احکام فیہ وجود عبدا مقید
حقیقۃ تحقیقہا التی ھی التعلیم
للہ تعالیٰ من العبد متحققۃ فی
و لک لم و لہ تحصوصیۃ
کا ذکرہا فیہ وعلی ذلک الحق من
ت ثر الاعمال و ت
ز لک ما عہد میں حقیقتہ
حقیقۃ الاعیان لعبد و لعبد
صور الاعمال لعرف ت کالیف
شریعۃ رفعت عنہ و التکلیف
تحققت صور الاعمال و رأیت ت
لوں و لک لعلم میں صورۃ

حقیقت فیہ وحقائق الاشیاء کا ہونا یعنی اس کا ہونا بھی صحیح ہے۔ کل
جو ہر عزت و اللہ عند اللہ ۔ اس میں بڑی خوبی ہے وہ حق کی شان
اور زیادہ چمکتے ہوئے جوہر میں وہ خوبی

وضاحت ۔۔

وہی یہاں معنی ہے وہ تو حق تعالیٰ اپنے وجود کے لحاظ سے ہر
الوجودات وجود بخشنے والا ہے اور کائنات کی تمام موجودات میں
ت ان وجود ہے وہ تو خود بھی ہے اور اس کے وجود سے موجودات وجود میں آئیں
ن وجود ہونا ہی جمیع عجائب قدرت میں سے ہے وجود باری تعالیٰ وجود
لاشبہ فرشتہ و تعالیٰ اس حیثیت سے اس میں وجود حقیقی ہے جبکہ
بغیر و صح فیہا حی عدم
حقیقۃ بعد کی ہر شئے کا ان میں
بغیر و صح فیہ ھذا الاعتبار
ثابتۃ لا شئ عہد ہونا
ھیۃ و ھی ہیں
چونکہ ہونا اس حیثیت
شخص و یہ اس شئے ہونا
المثل الاعلیٰ باختلاف الصفات
کی ہم ان کو مرتبہ و علوم مرتبہ
و لمرتبہ ہیں وصف
حیثیت وجودات
محسوسہ و معقولہ
مع فی بعض
الاشیاء ہیں

وضاحت ۔۔

ہونا ہے اس حیثیت سے ہر شئے کا وجود حقیقی ہے اور اس حیثیت سے
ہونا ہے اس حیثیت سے ہر شئے کا وجود مجازی ہے اور اس حیثیت سے
ہونا ہے اس حیثیت سے ہر شئے کا وجود اضافی ہے اور اس حیثیت سے
ہونا ہے اس حیثیت سے ہر شئے کا وجود ظلی ہے اور اس حیثیت سے
ہونا ہے اس حیثیت سے ہر شئے کا وجود خیالی ہے اور اس حیثیت سے
ہونا ہے اس حیثیت سے ہر شئے کا وجود وہمی ہے اور اس حیثیت سے

افادہ:۔ کبھی سالک اپنی ذات کو اس طرح پاتا ہے کہ اسکی ذات کا نقطہ (جو بیت) جو اس کا خلاصہ ہے ذات باری عزاسمہٗ سے جو کہ اصل ہے
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روح و سر و خفی و اخفیٰ پر چھائے ہوئے ہیں یہ سب کا سب ہی تشنہ
ہے اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے ہر ایک کی حالت سے دلیل پیش
کی جا سکتی ہے لیکن ہم صرف اس پر اکتفا کرتے ہیں کہ خود حضرت
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ وجود حق سے قول کیا ہے ۔ حلاج و وجود بشری بھی ہے اور وجود
حق بھی ، وجود حق وجود مقدس کے برکات وجود بشری میں لحاظ کر
اور کہا جاتا ہے ۔ دوسری نسبت تعین سے دونوں وجود
ثنائی کے تعین سے متعین ہے ۔ دونوں کی حقیقت ہے دونوں میں
برے کہ یہ مقدس ہے دوسرا نجس ۔ یہ تابع ہے دوسرا متبوع وجود
ن بشری جیسی کہ مدار ہوتی ہیں ورنہ تعین وحدت وجود مقدس کا جو
ہو جان سے تعین سالک کو ایک وقت دو تعین حاصل ہوتی ہیں ۔ ایسے
وات کی پوستین سکی اصل یا حقیقت کے ساتھ دوسرا وہ بشری کے
ذات کی توجہ اپنے وجود مقدس کی جانب جیسے سالک کی معبود کی طرف
سکتا ہے ویسی عبد و معبود کی یکتائی در بطن ارتباط بلا تعین ذات کا
گی ہی ادراک کرتے ہیں ۔

افادہ :-

قد ذکرت اشاهد الصدیقان اصطلال الوجودات فی الوجود الواحد مع تطور الاطوار المختلفة فی الاحوال والاوقات فوقت تغلب وحدة الوجود فی الکثرة وفی الوحدة الصرفة وفی الصحو والسکر وفی امتزاج غیریت الاحوال والکیفیات الی ان ذات جل شانه من نسبة التعین

بیان مشاہدہ کرتا ہے دو صدیق وجود مقدس موجودات کے
مضمحل ہونے کے وقت سے طور مختلفہ کے ساتھ
ہونے کا حال ، وہ ذات ہیں ہے کہ ذات
حق ذات ل وصف ہے
ہوتی ،

عن العینیة والغیریة والتعینیة وغیرها ذات الطهریة وغیرها ثم هویة ذات الطهریة وغیرها من مظاهر ذاته تعالی شانه وقد عرف تعیر سنة وعرف جمیع التعینات وکل نسبة تثبت النقطة فی مراتب تحققه الی ، فیقال فیها انه انف ن من عالم الناسوت والملک و وغیرها الیست هی من الوجود وغیرها الیست هی من نسبة التعارفة لکل رکنة فی عالم الناسوت وعالم روح ۔ وکل نقطة من النقطة ثبت نقطه من المرتبة ہیں ہے نسبت متعارفہ مذکورہ سے وراء شیئ غیر الاصطلال والمشاهدة نقطہ کا عالم ناسوت کا نقطہ ہے اور وہ ایسی وحدته احدیة عن کیفیات ۔ ے وغیرہا ہے اور مشاہدہ میں آئے
النسب وکیفیاتها تعینات کا ان ہیں ہے وجود کی کیفیات
عند هم بل لا یمکن ان تعبر عنه بعبارة عاجزة عن کل واحد من کیفیات
یوصف به لا تشبیلا وتشبیها الی ربه عبد صفت اور تشبیہ اور نقطہ
ثانیه والنقطة نقطة وحدة ذاتیة عبارت سے ان کا وصف نہیں ہو سکتا
ان معرفتها نقطة کا مستمرة ۔ ہیں ہے ، حاصل یہ کہ ان کی معرفت ہی
مستمر وصف غیر متحدة کا وحدت کے سمندر کے ساتھ ملا ہوا ہے ۔
ب وجود نقطة بس وحدت ہے یعنی حادث نہیں ہوتی بلکہ
من نو ۔ ہ لا بس بنیة کل ہے ہر ہیں ہے عالم میں نقطہ کا وجود دوم
حدہ غیر نقص کا تو وجود نقطہ سارے میں نہیں ہے بلکہ محض فرد فرد حقیقت
فی ذرہ هذا الوجود وحدة ہے ۔ کی ہیں میں ہیں نے یہ بھی ستا ہے

الذی کنت عرفته بعین الحق تعالی
شانه لا بالعین بل الذات تعالی
انه وانما هو مظهر من مظاهره
ورأیت ان بعض الاحکام لذلک
اقتصدت فی سابقة
الزمان لا یجوز عن تشبیه بل
اما هو ثابت فی من الانسان
هو احسان فی وراء نور
تعالی وراء وان معرفة
النقطة والاحکام فیها کلها کذا
وانه ام الانسان فیها علیه
هذا اما فی الحال وهو اعلم
بحقیقة الحال والمآل .

کردہ وجود واحد میں کوئی غیر حق سبحانہ
وتعالیٰ نہیں ہے بلکہ وہ ذات اس سے علیحدہ
کردہ ہمیشہ اپنے مظاہر میں سے کسی ایک مظہر
ہو اور میں نے دیکھا کہ جس طرح بعض
گذشتہ زمانہ میں حقیقت کی خواہشمند
حالی ہیں تھے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ
منزہ ہے ان چیزوں کے ساتھ جو انسان میں
اور والوں میں اور اس کے علاوہ چیز جو ہے
اور وہ ہے میں نقطہ کی معرفت اس میں اس
کا رب ہے اس میں نقطہ کا وجود موجود
ہے نقطے بیان کرنے والے ہیں حقائق کی
حقیقت کی معرفت دشوار ہے صورت حال
وقت پر ہے درحقیقت حال کو اللہ
جاننے والا ہے

تشریح

ذات باری تعالیٰ سے جس سرور بخش میں ہی ذات کا عرفان ہوتا ہے تو یہ شخص ذات
باری تعالیٰ کے متعلق مشہود ہو نقل ہو تو حد کی رو سے ہی حد ہے اور ہی
کے مرتبے کی حق ہوتا ہے۔ اللہ علی العلیم ہی شخص کا جزا حضرت وجود پر پھیلا
ہوا ہے۔ یہ شخص ذات باری تعالیٰ کا عکس نہیں ہے۔ اور اس عکس سے
مراد حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے ہوں نہیں ہوتا اور
لا یسعہ فیہ مخلوق مقربٌ ولا نبی مرسلٌ کے وقت حاصل ہوتا ہے اور
جب ذات میں بعض شی فنی کے رموز ہوت و ہدایت کے مورد مقام ہوتے
ہیں ہی نقطہ ہیں کا نام عالم امر میں اللہ۔ عالم روحانیات میں اخذ و مقام
ناسوت میں محمد ہے شاہ صاحب کی اس عبارت کا وہ وجود واحد ہے جس میں غیر حق
کی نفی کی ہے وہ غیر حق نہیں ہے بلکہ وہ ذات کی حد ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے مظاہر میں
سے کسی ایک مظہر میں ظاہر ہوتا ہے یعنی شاہ صاحب کی حقیقت
محمدی ذات باری تعالیٰ سے یکتائی کا نمونہ ہے یعنی وہ حقیقت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کے بے محدود ہے

ذکر دربارۂ حالات کرامت سمات وکلمات حقایق آیات زبدہ اصحاب فضائل وعرفان خلاصہ ارباب ذوق ووجدان حافظ عبدالنبی المخاطب بہ حافظ عبدالرحمٰن جو حضرت اقدس کے خلفائے معتبر میں ہیں

تو معاش سے بے یار میں) باوجود اہل وعیال ان کی کوئی پروا نہیں ہے ان کا وجود تہ لیف صرف ملکیہ ہے جو اس ستہ تامہ میں مجسم ہے۔ غرضکہ ان کے کمالات ذات ملکی صفات اس سے بالاتر اور کیا ہو سکتے ہیں جو حضرت اقدس نے اس مثال میں اپنے دست مبارک سے ان کے لیے تحریر فرمائے۔

وصله الاحسان و نسله الاولیاء
وسنة یارات وسبعة من الصحابة
وسنة عشق وعاشقة من
حرس الله وادام علاوة من
ودرق الله تعالی اصناف العبادات
مراتب الله نور الارواح وصور بساتین
لطیفة واطلع علی شئ من حواس الاحباء
والآیات بیناتٌ وصایا مناسبة ظاهرة
باطنا الله والرسول واشیاخ الطریقة
وسلامة صادرة من القلب والجسد
وقلة میله الی الملوس وطول الامل
وقوة صبره لله الشدائد والامراض
وعدم احساسه لتلک الآلام
صدا شتغاله بالعبادات الی کثیر من
الطاف الله یطول بیانها وهو بشر
بعد اوصا

ہیں علاوہ ازیں شفا کا مقصد کتاب ہے تاکہ وہ دعا وغیرہ اس کو ثابت فرمائے
میں مگر اس قسم کی برکات کے اور بھی متعدد اللہ کے ان کے علاوہ ان کے متعلق
ہیں ان کے کشف و کرامات کے واقعات کتابوں میں جو اپنی عمر پر لکھے گئے ہیں یہ بھی
ان میں سے بعض اور اق میں عرض کیے جائیں گے کچھ روایت ماضی کچھ روایت

بالفعل

ایک دن آپ نے فرمایا کہ ایک بار شام کے وقت مجھے شدت سے بھوک
معلوم ہوئی اور کچھ میسر نہ تھا جس کا وقت تھا تو میں اپنے ایک دوست کے
پاس گیا میرے کچھ سے تھوڑے فاصلہ پر تھے کہ کی مسجد میں گیا اور عشا کی نماز
ان کے ساتھ پڑھی لیکن جب لوگوں نے میری طرف کوئی توجہ نہ کی تو میں نے اپنے نفس کو
ملامت کی کہ تو نے عبث مجھکو اس تحریک میں ڈالا اس غلطہ کا ساتھ کرنے تنہا
سرو پیدا اور کھانے سے بے نیاز ہو گیا مطلق جو شش باقی نہ رہی اور
بالکل ہی ہوا ہو گئی وہاں سے لوٹے وقت ایک امیر کے گھر کے قریب سے گزر ہوا اس کے
خادم باہر کھڑے تھے میں نے ان سے کہا کہ میرے دوست سے اور
حال یہ ہے کہ بھوک کی شدت سے میرا دم نکلا جاتا ہے اس غلطہ کا ساتھ کرنے میں تو
طاری ہوا تھا ہو گیا کہ ایک شخص سے جس اللہ تعالیٰ کا قصد ہے
اور وہ قصد و قصد تصور ظاہر ہوا ہے اور وہاں کے ساتھ
وہ گوشت پلاؤ سے لوٹا ہوا رکھا ہے اور کھا رہے ہیں اور وہ بھی
میں اسی حالت میں تھوڑے سے نظر کی طرف رجوع کیا حکم ہو کہ اس کا تعاقب دیا دالو
میں سے اس نے دیا اور وہ ایسا ہو گیا میں نے خوب

ہوا کہ جو شخص یہ درود پڑھے وہ عذاب دوزخ سے نجات پائے۔ اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد بعدد کل معلوم لک

افادہ:۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ میں نے ایک واقعہ میں دیکھا کہ میں مقام پر حضرت قطب الدین بختیار کاکی کا مزار ہے حاضر ہوا اور ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا یہ شعر گنگنا رہا تھا

یا حبیب اللہ خذ بیدی ۔۔۔ فانی عجزی سواک مستندی

اور اس کے دربار گاہِ رسالت میں عرض پرداز ہوں اور حضرت خواجہ اپنی مزار مبارک کی جگہ ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں آپ پر یہ شعر سننے سے وجد طاری ہو گیا اور آپ جھومنے فرمانے لگے حتیٰ کہ وہ چارپائی بھی رقص کرنے لگی اور میں اپنی اس عمر سابق میں مستغرق اور میرا حال یہ تھا کہ کسی چیز کی طرف ملتفت نہ تھا یہاں تک کہ حضرت خواجہ چارپائی سے نیچے اترے اور بکمال عنایت اس غلام کی طرف متوجہ ہوئے اور دست مبارک پر سے آثار کرغلام کے سر پر رکھی اس کا رکھنا تھا کہ میری حالت متغیر ہو گئی اور آپ کی سعادت دارین مجھ میں سرایت کر گئی۔

افادہ:۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک بار میں نے خواب میں حضرت مخدوم قطب الدین بختیار کاکی کو دیکھا کہ اپنی مزار مبارک کی جگہ پر استراحت فرما ہیں میں نے آپ کے قدم مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ حضور نے وعدہ فرمایا تھا کہ تو [illegible] اور اس بات کا وعدہ فرمانے سے خود [illegible] علی تحقق میں ہوا اگرچہ تھوڑا ہو اور ہوا ہو لیکن کہاں کہ [illegible] کیا تم نے قرآن مجید میں پڑھا ہے کہ [illegible] کہ تو اعمال [illegible] کے ارتکاب سے [illegible] خدا [illegible] بعض [illegible] ہو گیا [illegible] ہے۔

افادہ:۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک مجذوب تھا جو [illegible] اور کسی سے بات چیت نہیں کرتا تھا جب [illegible] کے اعمال کو واقعہ میں [illegible] سامنے ساز اور سرود رکھے ہوئے ہیں اور [illegible] کہ [illegible] دیے کر کھانا شروع کیا اس مجذوب کو [illegible] یہ کہ [illegible] یہ کہ تو [illegible] جاتا اور [illegible] شروع کیا [illegible] مس کے ساتھ حالت [illegible] طاری ہوئی اور [illegible] تا اب کہ [illegible] اس کا یہ حال تھا کہ [illegible] کہ [illegible] اس کا [illegible] اور [illegible] اس [illegible] اس [illegible] اس

ترجمہ: ... محبت ہے میں یاد ہوں لیکن دل میں یہ حسرت و افسوس ہے کہ مدینہ کیوں نہ ہوا جانک حالت میں یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے [illegible] اور گھر میں سو گئے اس کیفیت کے ہوتے ہی عالم دگرگوں ہو گیا اور [illegible] وسوسہ ہو گیا

افادہ: ... آپ نے فرمایا کہ ایک بار میں نے واقعہ میں دیکھا کہ [illegible] حقیقی کی [illegible] سے بیٹھا ہوا ہوں۔ دیکھا کہ طاق کے اوپر [illegible] اثر میں ہے [illegible] کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

اور تمام لطائف میں آرام و راحت ہیں ۔ پھر کیفیت و سرور پیش ہی کر رہتا
وغائب آرہا تھا بعد ازاں جب سماع سے فارغ ہوا اور حضرت مرشد حقیقی کی خدمت
میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی تو دل میں یہ کہ حضرت قدس سرہ سے بیان کروں
کہ کیفیت سرور و وقت قلب کس سبب سے ہے لیکن حاضر ہو گئے
کی جرأت نہ ہوئی اسی وقت اس بات کی کیفیت میں غور کی تو ظاہر ہوا کہ کیفیت عمل
مستحسن و مقبول ہے اور آثار ملائکہ و علوم لدنی کے انوار روح پر
ظہور کرتے ہیں اور روحانیت اس کے عمل میں داخل عظم کی بوجہ اطاعت کے عمل میں
مقتضی و سزاوار ہو کر [illegible] ہے یہ کہ اس سعادت سے [illegible]
[illegible] ہے جو کہ اس عادت سے [illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] اپنے عال [illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] سعادت کے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[

ے قبول نہیں کرتا دانکار کرتا ہے۔ لہٰذا وہ خدا اور رسول اللہ کے ساتھ [illegible] صورت میں
سے کھا چاہئے۔ اور ورد سے مروی ہے کہ کوئی اس اسم کے معنی تمہارے اترتے ہیں پر
سات تک وار رکھیے کر اس میں اللہ دھرے جائیں تو ہر مرتبہ کے وہ پیسے کھیں لگائے یہ
تھے میں یا مدھے میں بہایت مفید ہے۔ اور [illegible] مال و متاع کی حفاظت کے لیے لکھ کر اس
کھیں تو وہ محفوظ رہے۔ اور اس اسم کے ورد سے آگ سے بھی پناہ ڈھونڈھ چاہئے اور اگر
کوئی بست کی انگوٹھی پر کندہ کر کر ہاتھ میں لے تو بھی اس کو بند کی ستر [illegible]
اس اسم کے ورد سے [illegible] کے وقت اور بھی قدرت کے ساتھ ہے کہ رفت تک لکھے
[illegible] کرے تو ایک عام اس کی برکت سے عام [illegible] آفتوں سے محفوظ رہے گا اور بعنایت اس کو کرامت سے لکھ جائے گا [illegible] ہوں گے۔ اور وہ
[illegible] ہے کہ [illegible] اسم [illegible] کے قوائے معنوی [illegible]
[illegible] عوارضات سے سلامتی اس کی وجہ سے [illegible] اس وقت تک [illegible]
[illegible] پر غالب [illegible] ہے پس اس قوی [illegible]
[illegible] ہے جو اس کا عارف ہو تو اس کی [illegible] لیے [illegible]
[illegible] کے استعمال و اعلام سے [illegible]
[illegible] ایک [illegible] اسم [illegible]
[illegible] تو [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]

[illegible] اسماء اور [illegible]

[illegible] کرنے [illegible] کے قصد کیا کہ عام کو [illegible]
[illegible] یا قتال سے [illegible]
[illegible] کھا [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے

پس جو تو اس کے لئے کرتا ہے وہ میرے ہی لئے ہوا۔ اور جب یہ درست ہوا کہ ہر چیز میں
دیکھ بھر سے سمجھ دھر ہیں تو یہ کہنا جائز ہے کہ اس کو کھانا کھلانا دراصل مجھ کو کھانا
کھلانے اور اس کی عیادت کرنا حقیقتاً میری ہی عیادت کرنا ہے

افادہ:۔ آپ نے فرمایا کہ بطیخ قلب کی تسبیب دراصل یہ ہے کہ محبت کی رعیت دو محبت
جو ذات حق کو تمام مظاہر کے ساتھ متعلق ہے، اس کو حس ہوئے اور بعضے دوسرے
یہ ہے کہ وہ کہ تمام ہو جائے۔ اس طرح تمام مظاہر سے اور بعضے دوسرے
یہ ہے کہ [illegible] صفات عالم کی معرفت کی طور پر اس کو حاصل ہو جائے اور
جب یہ حاصل ہو گیا تو تمام عالم واردات و خطرات کی اور حقیقت کی [illegible]
[illegible] اور قدرت کلیہ سے مربوط اور وابستہ ہوں گی

[illegible] فرمایا کہ علماء اہل کے ساتھ مناسبت کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ
[illegible] کو ان محبت کے مطابق کہتے ہیں اور اسی کو محبت
[illegible] درست ہے سابق و مقرب ہیں اور دوسری قسم اہل قضا کی وہ ہے
[illegible] جو اپنے اوپر اس چیز کا سوال کرتے ہیں جس میں ہو
[illegible] اور بعضے اس سے مانع ہے کہ وہ اپنی محبت
[illegible] کے قضاء میں عالم ہوتا ہے جس طرح
[illegible] مقدمہ کی کیفیت
[illegible] کی محبت علماء اہل کی جانب

[illegible]

ستوجہ اور مخلق ہوئی، اور جب آپ کا فکری داعیان تو طرفہ تک پہنچ گیا اور انھوں نے اس کو قبول
کر کے اور اپنے میں لے کر موقف اعلیٰ تک پہنچا دیا ہے [illegible] کے سبب سے، محاورہ اور
سے حکم صادر ہو اور جبریل سے [illegible] علیہ السلام کو بجا دیں، وہ بھی اس
قوم میں ہو جاتا ہے۔ اہل کہتے ہیں بعض اشخاص ایک شہادت دیا کرتے ہیں اور اسی لئے اصحاب متقدمین
ہو جاتے ہیں گو کہ اصحاب قلب متاخرین اس حاصل میں [illegible] کیونکہ جب تمام کائنات
کریں تو ان سب کی شہادتیں جمع ہو کر متحد ہو جائیں گی علماء اہل کے ساتھ [illegible]
طرح ہے [illegible] دوسری قسم وہ ہے جو علماء اہل [illegible] اس قسم کے اشخاص کے درمیان
ہے جو اصحاب قلب اس حاصل میں [illegible] حکمت
کے لیے تعین کا خطاب فرمایا ہے [illegible] جس طرح دوسرے
کا رجوع اور [illegible] اور [illegible] سابق
دی ہے جو [illegible] اور اس کا سمجھنا
صاحب [illegible] ہے کہ
جبریل [illegible] اور
کی اصل پر [illegible]
دوسری [illegible] بھی
دوسرے [illegible] اور [illegible] کا علیں
کے فرقہ کے جو علماء اہل سے [illegible]
شان [illegible]
[illegible]
[illegible]

منادی ہو گئے ۔ ورخطاب ہوا کہ [illegible] فکشفنا عابد من ضر ۔

ادلا : آپ نے تحریر فرمایا کہ بعض صورتوں میں انبیا علیہم السلام اور دیگر معزز
[illegible] کا قصد و ارادہ اس عالم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی توجہ کیسے
[illegible] ارادۂ الٰہی کو قدرتی تقلب و تحرک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضیھا
[illegible] شطر المسجد الحرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیب و
آسمان کی طرف دیکھنا اول و حدیث کے حکم پر [illegible] بعض مقام پر
کے لئے اس کام [illegible] جس پر وہ مامور ہیں داعیہ و ارادہ اس مقدر [illegible]
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیان در بارۂ فضائل و کمالات و کلمات الہام آیات

خازن، عین جواہر اسرار الٰہی و حامل متین انوار لامتناہی

خواجہ محمد امین ولی اللہی الکشمیری جو حضرت اقدس کے

مخصوص احباب اور بزرگ ترین اصحاب میں ہیں۔

جب تک [illegible] دل مالوف ہیں رہے مفصد کے ظلمت صاف [illegible] دل کی
صحبت میں نشست و برخاست اور ان پر گزر [illegible] سے خاص لطف رکھتے ہے ۔
[illegible] ہے [illegible] جب [illegible] ارجمند [illegible] قسم کیا تو وہاں کی
[illegible] عالیہ [illegible] کر [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کے مطابق [illegible] آمد
[illegible] کہ [illegible] کے [illegible] مشغول [illegible] [illegible] حق
[illegible] کے [illegible] محمد [illegible] کی [illegible] جو حضرت [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

شرح حادیث موطا، اس کا ترجمہ اور کتاب قرۃ عین، رسالہ تکبیر فی جواب تحریر
وحق الفہم، رسالہ دعاء قنوت فی نماز وتر، رسالہ عقائد، عیدین مسائل الاحق پنسد
وغیرہ سب انھیں کے حسن انتظام کی بدولت [illegible] اور اس بات سے اعلان
کے تمام مسلمین پر [illegible] ہر مسلک کو پیش کر [illegible] اس
میں وہ کسی قسم کی [illegible] فرمایا کہ "میں تم کو [illegible] اصحاب
مثل کھجوروں [illegible] حضرات قدس کے [illegible] مستفید ہوئے
سرفراز ہوئے اور [illegible] ہوگئے [illegible]
وقت آفتاب [illegible] ہوتے [illegible] سے جواب اور [illegible]
سے سرفراز ہوتے کہ [illegible] کو [illegible] ہے ہوتا [illegible]
ہوچکی ہے، دل میں گھر چکی ہے [illegible] ہے [illegible]
اور بعد دعا [illegible] جاتا ہے [illegible] شامل و شریک رہتے ہو" اس قسم کی
خصوصیات [illegible] ہوگئے [illegible] اور اس [illegible]
[illegible] حاضر ہوکر [illegible]
دینی و دنیوی [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[

پہاں درج کیے جاتے ہیں۔ الفرقۃ تنبیٹ عن الجمود ایک چھوٹی سی مدت کی حمد دیتا ہے

نظم

خدا وندا تو جاں پاک
بہ پیچم جو ہستاں و سینہ چاک
بنام آں کہ جاں خاک را داد دست
قلم تیدے روئے چوں سرو دست
بآں سرچشمہ رہنمائی
بآں حکمت، بآں صبح سی
بآں دریائے فیاض بیکراں
بآں قطب جہاں بے قصور دہ
بآں حوض مخمر بے نشاں
بآں سیماب قلب مضطر ما
بآں مشکل کشائے مشکلہا
چراغ خلوت و بزم تشنہ لبا
حکیم نکتہ داں سر شیا
حکومت تعلیم سا
بآں جاں و جہاں رہنمائی
بآں روح و روان ست و صانی
بآں در تمیں کاں وحدت
بآں در تمیں جاں کثرت
بآں نور سپیدہ صبح فضل و رشاد
بآں جس طہور نور ستی
بآں دار و مدار پردہ غیب
بآں کشاف جس ذات الغریب
بآں عکس جمال ذات مطلق
چہ علمے گشتہ بر ذات حق
ابوالعباس نام مقتدیاش
ہمیں مضمون ست
رہیے ستی تحسین چیسر
رسول مستی
قدم بر دوش عالم شاہ
سلام اللہ علیہ و آلہ اجمعین
امام و مقتدا و قبلہ گاہ
ولی اللہ شاہ دیں پناہ
تم بر خاک راہ دیں خرم کن
خرم دیں خاکساری بخش

مرا مہجور معشوق زدر او ... کہ تا چوں صفر ... سم بر داد

اے خدا ... جو ... کی ... ساتی ... نکھار اور چاک سینہ کے ساتھ
اس نام کو سینہ ... ہوئے ... جس کی ... راہ میری ... حریص ہے
اور اس کے روئے ... کا ... قلم ہے ... اس کو اپنا ... ہوئے ... ہوئے
جو آسمان رسالت کا آفتاب ... کی ... اور ... کی حیرت انگیز ... ہے
علاوہ ... کے ... اور ... ہے
... اور حقیقت کا سیماب ہے ... کا ...
... اور ... کی ... کا ... ہے ... کی حقیقت ... ہے
... اور ... کی ... ہے ... اور ... کی جان ... کو ... ہے ... کی
... اور ... کی ... ہوئے ... کی ... کی
... اور ... کی ... کا ... نور ... اور ... کی ... کا ... ہے
... اور ... کی ... ہے ... کی ... ہے
... اور ... کی ... ہے ... کی ... ہے
... اور ... کی ... ہے ... کی

مدلل و مبرہن امام وقت میر قبلہ گاہ میر محمد ہادی سے جس کا نام نامی و اسم گرامی ہے، اللہ میرے اس عم جانی کو اس آستانہ کا پیوند کر دے اور میرے سر پر سایہ گستر رکھے اس عاجز کی بدولت سعادت دارین عطا فرما، اور مجھ حلقہ بگوش غلام کو اس کے در دولت سے جدا نہ طرح کرے اس کی ذات جمیع اوصاف نادرات میں سے ہے

افادہ ۔ انھوں نے حضرت اقدس کی تمام عنایات و توجہات مثل فرمائیں (اس کے ایک دن کے آپ نے فرمایا) کہ اللہ تعالیٰ جو مصداق مطلق ہے قال فی اللہ کی قولہ تعالیٰ وھو یتولی الصالحین ہمارے تمام امور معاش و معاد کا متولی ہے اس نے کو بھی یہ فضل و کرم عنایت سے مخصوص فرمایا ہے اور اس نعمت کے جزیل کا سبب یہ ہے کہ ایسا معلوم ہوا ہے کہ تمھارے حق میں بھی سب متولی الامور لفظ کے قول سے یک لخت شامل ہوا ہے یعنی اس بارگاہ میں یہ سنا جاوے گا کہ امور معاش و معاد کی کارسازی تمھارے حق میں متعہد ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ کسی وقت طور پر بھی اس سے تمھارے امور و کارہائے کو تاکید تمھارے زوال متعلق ہو جائے

اللہ علی ذالک

افادہ ۔ حافظ محمد صاحب نے فرمایا کہ میں نے ایک دن حضرت سے عرض کیا کہ میں اس عوام میں مشہور ہو گیا ہوں کہ میں نے بیعت کر لی ہے حالانکہ میں نے بیعت نہیں کی ہے حضرت نے فرمایا کہ اس کا کچھ خوف نہ کرو اس کی کچھ پروا نہ کرو اس کا وبال حضرت کی روح پر ہوگا تم پر کچھ نہ ہوگا اس مضمون کے بعض اصحاب سے متواتر کلمات وجود ہوئے

۱؎ سورہ ۷ آیت ۱۹۶ ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کارساز بناتا ہے اپنا اور وہی نیک لوگوں کا کارساز ہوتا ہے پارہ ۹ ۔ سورۂ اعراف رکوع ۱۴۔

معاش و معاد کے متعلق ہوئے ہیں اور یہ کہ کسی سے سوال نہ کرو شاید اس کی وجہ حضرت کے سورۂ بعد کے فوراً متصل ہو گئے ہو بلکہ یہ کام مل گئے ہیں ان کی جانب سے ہمیں و معاد اور محبت کا تشجیع ہے اور حضرت کی جانب سے عنایت و شفقت اور ہمارے کسی طرح کی طرف مائل ہے اس مقدر میں سے تم کو وہ کے مطلوب کے مقاصد سے سوا حاصل ہوئے ہیں کہ جانب کی طرف سے تو وہ ان کے ہیں وہ سب بڑھ کر ہے کہ ان کا مائل تو پر ہونا ہے ہم کلام کے اعتقاد سے متکلم ہوتا ہے میں کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں خوش ہوں اگرچہ مخاطب عام تھا لیکن [illegible] سے مراد خود متکلم میں اور اوروں کے [illegible]

افادہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

طور پر ہے میں

افادہ [illegible] یا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوا۔ آپ رات شب قدر سے اسی وقت میں وجد و نشاط کی حالت میں واپس آئے۔ فقیہ کاتب حروف کے ساتھ گرد دونوں ہاتھ پکڑے اور مسکرا کر فرمایا۔ تم کو مبارکباد جو حاصل ہوئی ہے اس وقت کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوئی۔ وہیں سے گھر دشوق میں رفت و شتاب[1] انگیزی فروش کر رہا ہوں۔ اسی تاب و بیقراری اور حضرت کے حکم کے معاوضہ و جواب میں آپ نے تیمم کا حکم دیا تھا۔ تیمم کیا اور تھوڑی دیر مراقبہ میں مشغول ہو گیا لیکن ہیبت کے ساتھ۔ دیا ہوا سونا اور دنیا کا سامان آرام کے آثاروں میں پائے اور میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس موجود ہیں اور میرے خواب کی کیفیت و رتبہ قدر کی بیان کر رہا ہوں اور آپ میں تصدیق فرماتے جاتے ہیں یہاں تک کہ میں نے عرض کیا کہ حضرت کے حضور میں یہ سنا گیا ہے کہ جو حاجات صاحب دعوت سے عرض کی جاتی ہیں وہ قبول ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میری بھی حاجت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو کیا حاجت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میرے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت کے حضور میں یہ بھی سنا گیا ہے کہ جو حاجات حضر

تھا اور کسی نے جو خلق پر ... چاہا تو غیب سے اس کا سرنگوں ... منکشف کر دیں ... کو ملکی ! میں یہ عاقبہ فرمایا کہ حضرت ایوب کے ایک گھر سایہ ... ہے ... باوجود اس کے کہ ان ہوا اس کی ضرورت تھی اپنے ... حکمت نے ... تھا جب ہم حقیقی مددگار ... ہے تو ... وہ کیا ... ہو ... ہویت اور ... اس کی ... کرے اور یہ ... درحقیقت حکمت مفصل ہے ... ہے ...

افادہ ۔ آپ نے ... میں تعلیم دی ہے کہ ... ہے ... کیں تھیں ... ہے ... فکر میں ... ہو ... یہ بات دل میں ڈال ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ...

افادہ ۔ ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے

اور یہ سب نعمات جداجدا تفصیل رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے مثل نہیں ہیں اس کے بعد افاقہ ہو گیا۔

افادہ: آپ نے فرمایا کہ میں نے جب دیکھا کہ ایک شخص کے ساتھ وہ واستفادہ کی گفتگو کر رہا ہوں میں نے اس سے کہا کہ وہ و استفادہ کے طریقہ کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ شخص کسی ایسے کامل کے پاس بیٹھے جو عارف کے ساتھ توجہ کامل رکھتے اور وہاں سے اس کے دل پر انوار حواس پر تر کریں اور اس کے دل سے اس کے عمل کے داخل کئے ہوئے کیفیات فاسدہ جاہلیہ میں سے ہر شخص کے حال کے مطابق اس کے عمل پر واقع ہوں اور دوسری صورت یہ ہے کہ یہ جماعت کسی کامل کے حاضر ہیں، پے کو حل کرے اور وہ کامل اپنے اور ان کے حاضرین میں سے ہر ایک کے حال کی طرف متوجہ ہو کر ان سے مکالمات کرے اپنی استعداد کے مطابق اس نے فیض حاصل کیا ہو یہ سمجھ کر اس واسطہ حضرت اقدس کے مقصود میں داخل کیا آپ نے تصدیق واقعی فرمائی اور ان حضرات کو انبیاء کے مقام سے تعبیر فرمایا اور اصل ان کا اس عالم کی طرف توجہ کرنے کا ارادہ نہیں ہوتا اور جو کچھ یہ علم سلام کے واسطہ سے اس عالم پر پہنچتا ہے وہ قسم اول کے مثل ہے دوسری قسم کی کا ولایت عامہ کے خواص کی طرف ان کی توجہ اور طور اول پر کو، کہ یہ خواص صاحب دورہ قطب اقطاب کا طریقہ ہے

افادہ: آپ نے فرمایا کہ ایک وقت ایک علم غیب اضافہ ہوا یہ ہے کہ مخلوق خلق ہے ایک اجل حیوان کی موجود ہے اور دوسری اجل دوسری مخلوق کی موجود یہاں تک کہ ہر اجل انسان کی ایجاد کا سبب ہو گئی پس جب آدمی کو موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے تو لامحالہ وہ اناخلق کہنے لگتا ہے اور جس جو کہنے والے نے اناخلق نہ کہا لیکن وہ وہ اناخلق نہیں سے ہے اور اس کو حاصل ہے

مگر اس کے لئے زبان و بیان اور نام و نشان نہ ہے، اور وہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب جماعت بشریہ کا انوہ چھٹ جائے اور صرف رہی ایک تجلی رہ جائے اور اس وقت اناالحق کہ اس تجلی سے صادر ہے۔ پس اس کو حضرت اقدس کی حضور میں عرض کیا آپ نے فرمایا کہ یہ اناالحق ہے وہ تجلی مدکو سے مطلب ہے۔

مختصر بیان احوال سعادت اشتمال سالک واجد صوفی ماجد شیخ محمد عابد جو حضرت اقدس کے دعوت طریقت کے اجازت یافتوں میں ہیں

بیان قدرے دربارۂ احوال استقامت اشتمال صاحب شرف لطیف ذی المقام المنیف میاں محمد شریف جو حضرت اقدس کے خلیفہ ہیں

صوفی منش صاحب استقامت اور پرہیز [illegible] ان کی عمر بیدائش تک پہنچ ہے وہیں [illegible] محبت و خلوص کے تعلق ہیں سے ایک خلیفہ کی مدت میں سلوک [illegible] حقیقت کی منزل اور ریاضات و مجاہدات میں ترقی کرتے رہے [illegible] والدین حامد و صابر [illegible] کے حکم کے مطابق فضل ہی سے حضرت قدس [illegible] رسائی اور سعادت ازلی کے حامل ہے اس بارے سے کتاب کتاب آستانہ [illegible] ہدایت پر سعادت، چونکہ حامل استعداد کے حامل تھے [illegible] تمام گزشتہ حالات کو واپس کر مقصد و اصل کی سمت پر گزشتہ ہوئے اور حکمہ

ع بدریا چوں رسد سیلاب آغاز سفر باشد

[illegible] ہے گر کر [illegible] توسل کر کے یہ [illegible] کیا اور [illegible] تحقیق کے [illegible] توجہات سے تھوڑی ہی مدت میں [illegible] کے [illegible] و قربت حاصل کی اور [illegible] عرف [illegible] [illegible] [illegible]

بیان قدرے از فضائل وجلائل صاحب علم المؤید والعرفان المسدد سیدی شرف الدین محمد جو حضرت اقدس کے خاص شاگرد ہیں

[illegible] سے علم اور فضائل سے مالا مال نیز احکام شریعت کے ساتھ [illegible] طریقت کے ساتھ تصفیۂ باطن ان کی ذات مسعود [illegible] کے مشرب سے حصہ وافر [illegible] حاصل کرتے ہیں علوم [illegible] حوب کہتے ہیں گو کہ وہ [illegible] کئے ہیں حضرت اقدس کے علوم حاصل کرنے میں پورا [illegible] آپ کے سر کے اور [illegible] حال رکھنے میں [illegible] نقاوۃ تصوف جو حقائق کے [illegible] اختلافات کا سبب اور [illegible] معاد حسان کے اسباب اور [illegible] تحقیق کی جب حضرت قدس [illegible] رقم نے اس [illegible]

الحمد للہ ۔ سلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ امابعد

[illegible] ہر جلیل حمدہ کی عنایات میں سے خصوص ذکیہ کے لیے [illegible] بلیغ سے [illegible] حق کی [illegible] سعادت سے [illegible] اس [illegible] کے ساتھ [illegible] حق [illegible] کے ساتھ [illegible] کسی [illegible] کے [illegible] صورت [illegible] میں [illegible] علم کے [illegible] حصہ سے [illegible]

[illegible]

اور دوسرا رسالہ موسوم بہ سعدی اللہ علی اصغر کی تصنیف ہے۔ اس میں
ایسا مسئلہ بیان کیا ہے جو عظیم اس فرد سے کی کے چشموں میں سے ایک
چشمہ جاری ہے جو حضرت ولی اعظم سے خاص طور انسان کو عین
فرمایا ہے اور یہ ہے کہ جس بات کا کشف کتاب کے عنوان حصہ کے سبب سے
متعلق مسائل کا ہوگا چونکہ مسند مذکور اس طائفہ علیہ کے مذہب
کے بہادر ول عقیدت میں حاضر ہے لہٰذا وہ اس کو اسی کے ذکر سے ملحق اندوز
ہوتے ہوئے ان اوراق میں لکھتا ہے اور وہ یہ ہے

ان اول التعینات لحضرة الوجود
مطلق الانسان الکلی الذی ہو
عبارة عن کل مکان و عنصر و
اصل ذلک فقد سبق ان الصورة
حقیقة النعناص والعرج الاولی
والوحدة وہی عبارة عن تنسیة
کل التعینات والحقائق مطلقة
والصورة فانا ذکرنا ان الاصل
ہذا الحقیقة المحمدیة وہی وحدانیة
الاحقراء ہذا حضرة وہو بیان
ہویتہ فی تعینات الوجودیة و
وہو التجلی الاعظم فی انسان
وسط النفس الکلیة الانسان
الکبیر وعلیہ یطلق الاسماء

[illegible] وہو انسان [illegible]
[illegible] دوسرا [illegible] جس کے لیے [illegible]
[illegible] اور [illegible] جس [illegible]
[illegible] کہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

النشاة والنشون وہویتہ فی
تعینات الامکانیة وہو محمد
صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہذا
فی [illegible] الکبیر وصی اللہ عنہ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کما فی باب السادس
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] عبارة عن
الذات المتنسة باحکام تلک الحقائق
فی حضرة العلم والموجودات عبارة
عن الذات المتنسة باحکام
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہذا الظہورات الظہرة من
الوحدة الحقیقة محراسا متعاونة
من الافراط والتفریط والاعتدال
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

لطف قربة اما اولويد لسنة محمد
صلى الله عليه وسلم فمن تتبع
احوال الكل واحلا فصر من بدء
النوع الانساني الى اخره لا يخفى
عليه ايضا ان احواله واحلا قه
صلى الله عليه وسلم كان في ساق
وسط الاعتدال عليه صلى الله
عليه وسلم و ذلك لان الكل
اقتداء من جميع الافراد الكاملين
والمقرب بعد انبياء الله تعالى
الكل بمنزلة الدائرة المحيطة و
جميع افراد الكاملين بمنزلة النقاط
الحاطة فيها فان نسبة كل واحد من
تلك النقاط الى تلك المحيطة
متفاوتة قرب و بعد من حاس الاولية النقطة الاولى

واسبق وجمعا بهذا فهو الافضل و
تلك الظهورات الستة حقيقة
الحقائق اقتضت حكمة الالهية
والرحمة الالهية قال تعالى وما
ارسلناك الا رحمة للعالمين
لان الموجودات مظاهر الحقائق
وهي منتشئة من حقيقة الحقائق
ولهذه الحقيقة الاشتمال و
الاحتواء على جميع الحقائق وبعضها
اشمل من بعض كلها مظاهرها او
بواسطة او بواسطة الحقيقة الحقيقية ال
صدار الحقائق وبعضها اشمل
لها مظاهر خاصة اما في المرتبة
الوجوبية فقد عرفت ان الحقائق
الاسمائية الالهية تقتضي كل عالم
لها ظهور وظهور في حق بعضها
او في النوع الانساني فجعلها الله
تعالى الاب الكامل الذي مرجعها
الى اصلين النبوة والولاية وحقيقة
الحقائق جامعة لهذين الحقيقتين
النبوة تشريعية ومن اصل

ظہور کے ساتھ اور یوں جس وجود میں کے
منبع ہونے کے سبب سے لیکن آپ سب
سے پہلے اور سب سے سابق ہیں اور وہ
دونوں آپ کے تابع ہیں پس آپ افضل
اور یہ ظہورات ستہ یعنی آپ اور آپ کے
دونوں وارث حقیقۃ الحقائق ہیں جسے
حکمت الہیہ اور رحمت الہیہ جس کی مقتضی
ہوئی اللہ نے فرمایا "وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین" کیونکہ تمام موجودات
مظاہر ہیں حقیقۃ الحقائق کے لئے اور وہ
حقیقۃ الحقائق سے نشئت پکڑتے ہیں اور
کی دو قسمیں ہیں ایک حیثیت اشتمال واحتوا
حیثیت تمام حقائق پر اور بعض
تمام عالم کل عالم اس کا مظہر ہے جیسے
بالواسطہ یا دو واسطے سے جیسے حقائق
ہے اور یہ بھی حقائق میں سے ہے اور حق
کے ظاہر مظاہر میں سے ہے اور حقیقت
تم نے اسے پہچانا لیکن
میں اس کا ایک ظہور ہے
ہے واسطہ عالم میں لیکن
وں میں کیوں کہ کمالات عالم جمع

وهي اصل الشرع وحقيقة الولاية
القرب الله وهي اقرب الحقائق
الى اول الاوائل فلما قفى باب النبوة
وختم الانبياء عليهم السلام و
سمعت دائرة النبوة دورة بعد
دورة ختمت بحكمة والرحمة
ان تظهر حقيقة الحقائق في حقائق
وسطى ظهورا ما لا يتصور ظهورا
اعلى منه قال النبي صلعم انما
بعثت لاتمم مكارم الاخلاق وقال تعالى
اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم
نعمتي فتمم الله بالشريعة و
محمد صلى الله عليه وسلم
ظهر بذلك الحقيقة فلكن
لما كان المقصود اتمام حقائق
النبوة و بقائها فكل ما ظهر منه
صلى الله عليه وسلم فهو من
باب النبوة وحفظها واحكامها
وما امر به ينكم صلى الله عليه
وسلم فحقائق النبوة وامور هذا

وہ اصل کی طرف ہے (یعنی نبوت اور
ولایت و حقیقۃ الحقائق اس کی جامع
ہے کیونکہ حقیقت نبوت حق و خلق کے
درمیان ایک برزخ ہے جو برزخوں کی
اصل ہے اور حقیقت ولایت قرب الہ
ہے جو اقرب الحقائق ہے اول الاوائل
ذات کی طرف حسب باب نبوت بند
گیا اور خاتم انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے
اور دائرہ نبوت دور بعد دور ختم ہوتا گیا
تو حکمت اور رحمت اس کی مقتضی ہوئی کہ
حقیقۃ الحقائق اس کے بین وسطی میں ظہور
تام کے ساتھ اس طرح ظاہر ہو کہ کوئی ظہور
اس سے اعلیٰ متصور نہ ہو جیسے فرمایا کہ میں
بھیجا گیا ہوں کہ مکارم اخلاق کی
تکمیل کروں" اور اللہ تعالیٰ نے "الیوم
اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نعمتی" فرما کر شریعتوں کو اپنی شریعت
سے ضوخ کر دیا اور آپ پر سب ختم کر دی
گئی پس آپ ہی اس حقیقت کے سب سے
پہلے مظہر ہیں چونکہ حقائق نبوت کا اتمام و
استحکام مقصود تھا لہٰذا ہر وہ چیز جو آپ سے

لقصور افهام اكثر الخلق الا بسر و
ايماء مع الخواص فجعل بقي حقائق
الولاية مما اكتموا المصلحة
العامة على حكمت النبوة والعلم
احكامها ورمزت في نفوس الاسماء
واحاطت بها حكمت لها حق رتبة
التدلون فيها كما قال النبي صلى الله
عليه وسلم ان من البيان لسحرا ان
يصدعه الله في حروف العرب
اقتضت حكمة ان تطوي حقايق
الولاية ما ذكرنا وتشيع انما تظهر
للولاية في حدود الامة مرحومة
شان خاص لم يكن من قبل لكن
اتباع دائرتها ايضا تدريجي لان
استعدادات الاشخاص ولا سباب
اخر ايضا كما لا يخفى على من تتبع
احوال الصحابة والتابعين وتفاوت
درجاتهم فلما اقتضت دائرتها و
استعدادات الظهور ان يتعدد
تجاذبت حقائق الولاية

ظاہر ہوئی وہ اب وقت ، اس کی حقائق
و احکام و آثار سے ورثے ولایت
کے حقائق و اسرار کے سمجھنے میں محمدی امت
کی کم علمی اور کم فہمی کی وجہ سے کلام نہیں
فرمایا لیکن خواص سے رمز و اشارہ سے
پس اس کے علوم ولایت کے حقائق
سے اور اس کے نفوس میں مخفی
عامہ کی وجہ سے حکمت نبوت اور
اور اس کے احکام جمع کر دیئے گئے اور
وہ نفوس اسماء میں جا گئی
اس طرح گویا وہ اسماء کے
کاشف ہیں
علیہ وسلم
سے
اور
لیے
ولایت کے لیے
ظاہر ہوئی
اور

فوبين حقائق الولاية صلى الله
لوحدة الوجود و نور صفاته و نفوس
قواعدها وسوارها واحكامها واثارها
وهو تشبيخ الاكبر والنور الاظهر
صلى الله عليه وسلم فلما قبض الله
عليه وسلم الى الرفيق الاعلى
وتعين مصطفى حكمت له صلى
لاحد قبله كما قال صلى الله عليه وسلم
صلى الله عليه وسلم ان تشبيخ
في امتي كانبياء بني اسرائيل
الحقائق ظهرت في هذا المظهر لاهل
اظهار حقائق فينا الحق في اصل الولاية
لتعين الشيخ رضي الله عنه لهذا
هيئة مقصورة ان حكمت ان يصبح
احد بعده فيه حاتم بعده خاتم
ولي من خلق بعده
الحق فخصت بالشيخ قدس الشيخ
رقيتها علما ولم يعلم لاحد الفتح
الحقائق كما قال صلى الله عليه
عليه وسلم في رقيتها الشيخ لانه

تو ہیں حقائق الولایۃ صلی اللہ علیہ وسلم
لوحدۃ الوجود و نور صفاتہ و نفوس
قواعدہا وسوارہا واحکامہا واثارہا
وہو تشبیخ الاکبر والنور الاظہر
صلی اللہ علیہ وسلم فلما قبض اللہ
علیہ وسلم الی الرفیق الاعلی
وتعین مصطفی حکمت لہ صلی
لاحد قبلہ کما قال صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم ان تشبیخ
فی امتی کانبیاء بنی اسرائیل
الحقائق ظہرت فی ہذا المظہر لاہل
اظہار حقائق فینا الحق فی اصل الولایۃ
لتعین الشیخ رضی اللہ عنہ لہذا
ہیئۃ مقصورۃ ان حکمت ان یصبح
احد بعدہ فیہ حاتم بعدہ خاتم
ولی من خلق بعدہ
الحق فخصت بالشیخ قدس الشیخ
رقیتہا علما ولم یعلم لاحد الفتح
الحقائق کما قال صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم فی رقیتہا الشیخ لانہ

تو ہیں حقائق الولایۃ صلی اللہ علیہ وسلم
لوحدۃ الوجود و نور صفاتہ و نفوس
قواعدہا وسوارہا واحکامہا واثارہا
وہو تشبیخ الاکبر والنور الاظہر
صلی اللہ علیہ وسلم فلما قبض اللہ
علیہ وسلم الی الرفیق الاعلی
وتعین مصطفی حکمت لہ صلی
لاحد قبلہ کما قال صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم ان تشبیخ
فی امتی کانبیاء بنی اسرائیل
الحقائق ظہرت فی ہذا المظہر لاہل
اظہار حقائق فینا الحق فی اصل الولایۃ
لتعین الشیخ رضی اللہ عنہ لہذا
ہیئۃ مقصورۃ ان حکمت ان یصبح
احد بعدہ فیہ حاتم بعدہ خاتم
ولی من خلق بعدہ
الحق فخصت بالشیخ قدس الشیخ
رقیتہا علما ولم یعلم لاحد الفتح
الحقائق کما قال صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم فی رقیتہا الشیخ لانہ

لاصغیر کی سند ہیں اور ویسے ساسہ
کلی ہیں اور دیانات میں تخصص پر کلی ہیں
حرج جو اس صحابہ تابعین اور علماء
صوفیہ کی تابان کچھ جب اس کا دائرہ
وسیع ہو گیا اور نفوس سعداء تمام کے ساتھ
مستعد ہوئے تو حقیقت حقائق کے
میں اپنے مظہر ثانی میں ظاہر ہوں تاکہ وہ حقائق
ولایت کے تو ہیں تعلم کرے اس میں
یک قوں وحدت الوجود اس کے لوازم
اس کے اسرار کے قواعد اور اس کے احکام و
تارکی تدوین ہے اور وہ مظہر ثانی
شیخ کبیر دار ہر محی الدین محمد بن علی میں
حدیث وحدۃ الوجود کے کاشف ہیں
لیکن اس کا فتح ہونا اس سے کہ
ے حقائق ولایت کے سمجھنے میں ایک
ے اور اس کے نفوس کے میں اور
اس کے حقائق کی کچھ تفصیل کی ہے
اس بیت سے پہلے اس سے قبل کسی کو
حاصل نہیں ہوا اور اس کی وجہ
ہے یہ بھی اس سے
لیکن آپ کا ولایت محمدی ہونا

صلى الله عليه وسلم سابق إلى ظهر ته
حقيقة الحقائق وشرط المظهرية
الشيخ لهما لذلك قال
فالفصوص بعد تحقيق طويل
في حق خاتم الولاية
فوجدت من حسنات
الرسول ثم لما دونت علوم
الولاية وقواعدها وقوانينها
وبحقيقة النفوس الكاملة
ما صولها وفروعها وعلى
على الاستعدادات المختلفة
شاهدها وتراجمها وسراياتها
والنفوس وأعضاءها وتطاوعت
اليها الذي الاقلام أحسنت
علوم الولاية لغلبة السوء
تستدعي عدم صيانتها اختلاط
صعب التيه بسهل ضبط
العلوم كلها من الباقة و
النصاب لاختلاط الناس
غيرهم و عجمهم اختلاط
استعدادهم وتهم الناس

فواضح لكل حقيقة الحقائق ان مظهر
ہیں ظاہر ہوئی ہم میں حقائق کے مظہر کی
وجہ سے جو کہ اہل ولایت ہے پس
شیخ رضی اللہ عنہ کی تحقیق سے اعتبار سے
مقصود اول ہے اس حیثیت سے کہ یہ
تحقیق ان کے بعد کسی کے لیے صحیح نہیں
ہے کیونکہ آپ خاتم تھے اس تحقیق میں
فصوص کے بعد جو کچھ آپ نے کہا
دیا اس کے بعد فصوص کا کوئی مسئلہ
ایسا نہیں ہے جس پر کوئی قوف سکے
اور نہ کسی کی بات ہے جو
تحقیق حقائق ولایت کے ساتھ متعلق ہو
جو شیخ کے بعد متعلق ہوئے پس شیخ کا
احسان ہے کہ انہوں نے اس کے
حاصل ہونے کا راستہ کھول دیا ہے
کیونکہ نبی سابق آپ ہی تھے
آپ ہی سے اعتبار ہے
ہی اہل تہ علیہ وسلم سے ولایت کے
علم حاصل کیے کیونکہ وہ صلی اللہ علیہ
وسلم حقیقت الحقائق کی مظہریت میں سابق
ہیں اور شیخ کی مظہریت کے لیے شرط ہیں

علوم وشدا ول الكتب بعد
تيسر لكل حد من الناس
ن يحصل ن عما ذ من ن
لم ت ه على وفق مد قا
طرق ن الاعتب ويستدل
به على دعو ٢ وهو مدارك
ان حمد ه طرق الاعتبا
و ن ن ت ا
ها الاستدلال فاستند
على نفوس مستعدين
و نصار الشخص نفسه العلوم
على حسب استعداده
و سبط ت
حين
ته ن
و ط
ته
ا
ا
ا

فكاد الزمان ان يكون شبيها
بزمان الجاهلية فاقتضى
التدبير الكلي والحكمة الالهية
ان تظهر حقيقة الحقائق بالقدر
المشترك الجامع بين علوم
النبوة والولاية بل الجامع بين
العلوم كلها مرة اخرى
في مظهر الثالث فيكون
سيد التطهير حقا بقسميها
الجامعة المميزة بين العلوم
وصراتها فهو يعين قوانين
ويدون قواعد يحصر بها
الامتياز، امام بين علوم النبوة
و الولاية بل بين العلوم العقلية
كلها من النحو و الحديث
والتفسير و الكلام و التصوف
والسلوك فيعرف كل علم
ويعرف كل عالم بقدره
اشارة صائبة وهو الكامل
المكمل مربية المقدسين
قدوة المتأخرين

اس کے ساتھ استدلال کرنے کی نوبت نہیں
کرتا پس یہ امر مستعدین کے حواس پر مستتر
ہوگیا (یعنی انھوں نے صحیح تحقیق سے اللہ
اصول کا ضابطہ بنایا اور ان کے بعد لوگ
کی تحقیق ان کے حال پر مشکل ہوگئی پس وقت
پیدا ہوگئی اور مدت سے ضمنیں کھڑی
ہوگئیں یہاں تک کہ رمد یقین اور طلبین
صوب، کے سر میں جا چھپے، ورنہ کے
ہاتھ قریب تھا کہ علم کی عمارتوں احادیث نبوی
اور متاع کار کے کلمات برباد رہ جائے
(یعنی انھوں نے جو تحقیقات کیں، ان
قیاس کیا اصل مقصد کے حریص ہو
ضمن میں تھے وہ ضائع ہو گئے وہ تو وہی
گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا
میں قریب تھا کہ یہ علمی دولت کے زمانہ
کے ستارہ ہو جائے پس تدبیر کل اور حکمت
الٰہی اس کی مقتضی ہوئی کہ حقیقۃ الحقائق کو
متفق کے ساتھ ظاہر ہو (یعنی ایسے معنی جو
سب کو جامع ہوں) جو نبوت و ولایت
کے علوم کہ کل علوم کے درمیان جامع ہو
وہ ظاہر ہوتا ہے تاکہ دوسرے طبقہ

قطب المدققين غوث
المحققين الشيخ ولي الله
المحدث الدهلوي سلمه
الله سبحانه وتعالى ومن
كان له لطف قريحة
وطبع مصفاة للتحقيق
وتحقق قواعدها و
قوانينها خصوص الكتاب
حجة الله البالغة
والنفحات والطاف
القدس، والهمعات
والمكتوب المرسل الى
المدينة والكتاب
المسوى في شرح الموطا
لم تبق للغريبة في
تصديق هذا المطلب
الا نمحى والمقصد الاقصى
قل الحق من ربكم
فمن شاء فليؤمن
ومن شاء فليكفر
فمثل مصنف هذا الكتاب

پر (علانیہ طور پر) اس کے حقائق کی تصحیح
کرے اور علوم اور اس کے مراتب کے درمیان
تمیز کرا دے اور قاعدے و قوانین متعین
و مدون کرے تاکہ ان کے ذریعہ اتقیا
حاصل ہو اور وہ نبوت و ولایت کے علوم
کے درمیان امام ہو بلکہ تمام علوم عشرہ
کے درمیان جیسے تفسیر، حدیث، فقہ
کلام، تصوف، اور سلوک اور وہ ہر علم
کے مرتبہ کو سمجھ کر دے عبارت و اشارت
پر رسائی حاصل ہو، وہ وہ کاملین میں
سب سے مکمل، ربانۃ المقدسین، قدوۃ
المتاخرین قطب المدققین غوث محققین
شیخ ولی اللہ محدث دہلوی ہیں اللہ ان کو
سلامت رکھے اور جس پر کبیرہ طبیعت کے
ورس نے ان کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہو
اور آپ کے قواعد و قوانین کی تحقیق کی ہو
خصوصاً کتاب حجۃ اللہ البالغہ لمعات
الطاف القدس، ہمعات، مکتوب مدنی
اور کتاب مسوی شرح موطا کا۔ اس کے
لئے اس بلیغ مطلب و مقصد کی تصدیق میں
کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے گا

بالاستناد الی التصانیف لسانقة
فی العلوم مثل رجل ماهر
بالنعات یاسوها الی حاجة
وجدوا دینارا یطلب
به کل واحد بلغة الضرب
فوقع النزع والدفع
بینهم بسبب اختلاف
الناظرهم فاحد
الرجل دینارا من
ایدیهم واستری عنبا
واعطاهم فلما راوه ذلک
شکروا الله وصوبوا رایهم
وتعانقوا فاهم

کہہ دو حق تمہارے رب سے ہے جو
چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے
پس آپ کی تصنیفات شریعت کی مثال
بہ نسبت تصنیفات سابقہ علوم کے
اس مزدور کی طرح ہے جو تین آدمیوں کا
ماہر ہے وہ ایک ایسی صنعت کی طرف
کہ جس کے پکڑنے اور اس صنعت
کا نفع دینے میں سب میں غلبہ انگور
طلب کرنا تھا تینوں ہاتھ لمبے کرکے
کہاں میں سب میں جھگڑا ہونے لگا ہر
ایک کی رائے میں مختلف تھی جس کی وجہ سے
آپس میں نزاع و جدال ہونے لگا ہر شخص
فن ہائے دانگی لوائل دیکھ کر وہ دینار
ان سے لے لیا اور انگور خرید کر ان کو
دیا ہے جب انھوں نے انگور دیکھے تو ان کا
ایک دوسرے کے گلے

تشریح مشکل حصہ وجود مطلق سے کا بیان میں وہ کلی ہے
جس میں واصف واصفات کی صلاحیت ہے اور حقیقت محمدیہ
صلی اللہ علیہ وسلم جامع ہے
حقیقت محمدیہ

میں کل تعینات و حقائق منتہی ہیں اور صوفیائے کشف و وجدان سے کہتے ہیں کہ یہ حقیقت
محمدیہ ہے اور میرے وجدان میں وہ ایک حقیقت ہے جو عالم امر کے مشکل تعینات میں
ہویت کا بیان ہے اور وہ عالم کبیر یعنی کائنات کے نفس کلیہ کے وسط میں کامل اعظم ہے
جس پر سارے اسماء مطلق میں (یعنی ذات باری تعالیٰ کے تمام اسماء کی جامع کلی)
ظاہر ہوتی ہے اور بدلوٹنے والے تعینات میں ہویت ہے (یعنی ان تعینات پر باطنی
طور سے ساری وحدانیت ہے) اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (یعنی کائنات کا وہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت سے ظاہر ہوا ہے اور اسی حقیقت محمدیہ کے تعین اول سے تجلی اعظم
کے بارہ میں کہا ہے کہ وہ حقیقت محمدیہ ہے جیسا کہ فتوحات مکیہ کے چھٹے باب میں ہے
اور اس ذات یعنی حقیقت سے آگاہ کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ذات حضرت علم میں
ہے جیسا کہ اس میں متمثل ہے (یعنی ذات باری تعالیٰ علم سے پرے ہے البتہ اس کی
شئونات کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے) اور موجودات سے وہ ذات ہے جو تینوں
کے احکام آثار کے ساتھ حضرت علم میں بھی حقیقۃ الحقائق ہیں متمثل ہے پس حقیقۃ
ذات یعنی حقیقۃ الحقائق نے کائنات کو وحدت حقیقت سے اس کے تراشے کے ساتھ
ظاہر فرمایا تو یہ اور اعتدال کے ساتھ ظاہر فرمایا تو یہ ظاہر ہے کہ مرتبہ اعتدالیہ کی نسبت
دوسرے مراتب کی نسبتوں سے اس شان کلی کی طرف اتم و اولیٰ ہے پس تجلی اعظم کی
نسبت اولیٰ یہ ہی ہے جس کی خصوصیت صاف ہے اس پر یہ بات پوشیدہ نہ رہے
کہ جس حقیقت کا ہمیں کے احوال اور ان کے اخلاق کی اتباع آثار نوع انسانی سے اس کے
کونین میں سے ہر ایک کی ابتدا سے انتہا تک سے متعلق ہونے تک کی اصل پر بھی یہ بات
چھپی ہوئی ہے کہ ان کے احوال و اخلاق اعتدال کے وسط میں تھے اور یہی ان کی
دلیل ہے (یعنی ان کے احوال میں اس میں یہ بات ہے کہ یہی اس شخص
طلب کرنے والے میں سے ہر ایک میں حقیقت محمدی تجلی اعظم

گئی تو روح وقلب ونفس کا تہ ... سالی میں ہوا اور کامل ترین فرد دیرہائے
کی صلاحیت کے باعث حقیقت ... حقائق کا اپنے پورے نور کے ساتھ طلوع ہو
منع نہیں ہے لیکن آپ سب سے پہلے اور سب سے سابق ہیں اور وہ دونوں
آپ کے تابع ہیں پس آپ اصل ہیں اور یہ تینوں طور مختلف وقت میں حقیقت
حقائق کے مظاہر کامل ہیں ... واللہ تعالیٰ اعلم ... نقاش کی رو سے حکمت
اور رحمت الہیہ اس کی مقتضی ہوئی کہ جب تک نبوت وولایت کی
پوری پوری نشر نہ ہو جائے حقیقت حقائق کا ... مظاہر میں ... نہیں
ہوتا ... نبوت کی تکمیل نشر کے بعد ولایت کی نشر تکمیل ہونے کے لئے قیامت
تک جاری رہے گی تاکہ تمام موجودات حقائق کے مظاہر میں ... حقیقت حقائق
سے منسوب ہیں ... اس نسبت کے وجہ سے ہیں حضرت ... رسالت ... حضرت
اقوام ... اور اس حیثیت سے تمام عالم کامل ہیں ... حقائق کا
مظہر ہے ... واسطہ ... دوسری حضرت محمدیت سے ... اور بعض حقائق میں سے
ہے ... بعض ایک کے علاوہ ... متعلقہ ... حضرت ... اور
کے مظاہر ... بھی ... حقائق ... سے ... حقیقتیں
ظاہر ہوں ... حقیقت ... حقیقت ... سے ... ہوئے
ہیں ... حضرت ... مسلک ... طاہر ... ہوئے ... عالم ...
ایک ہونے ... طور ... ہیں ... ہوئے ... میں ... کامل ...
ہونے ... ولایت ... طور ... ہے ... حقیقت ... حقائق ... ہوئے ... ہونے
کی حقیقت حق ... خلق ... دونوں ... ایک ... رنگ ... ہے ... ہوئے ...
حقیقت ولایت اللہ ... ساتھ ... ہے ... ہوئے ... ہوئے ...

وحدت باری تعالیٰ کی طرف ...

اقرأ باسم ربك الذي خلق ... علم بالقلم علم الإنسان
ما لم يعلم

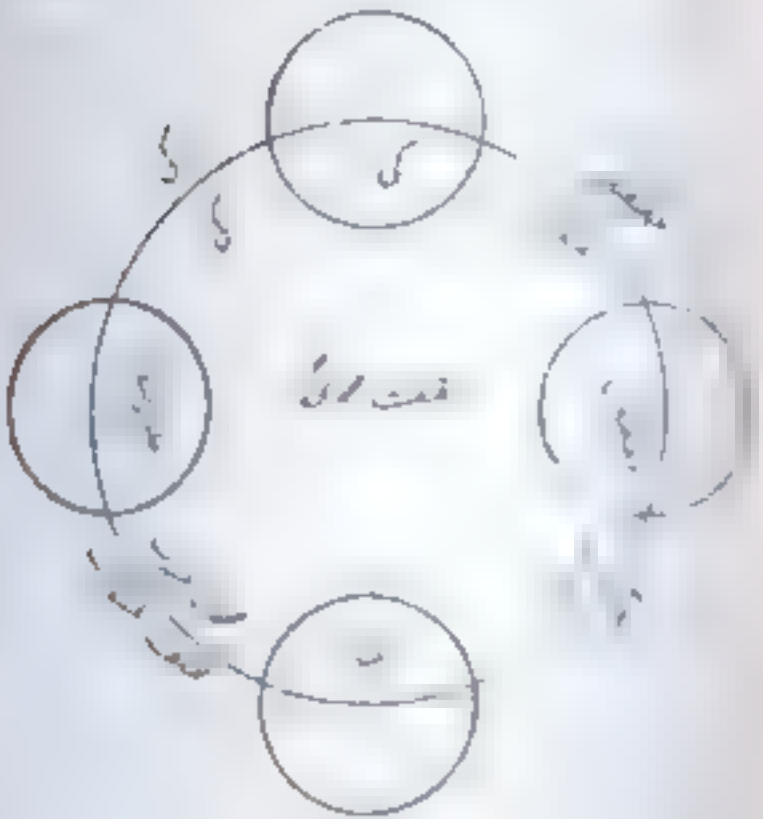

نبوت و ولایت حقیقت محمدیؐ کے دو دائرے ہیں پہلے طور سے انبیاء کی حقیقتیں (سرخ نقاط) وجود میں آئیں پھر ان حقائق سے دوائر سبزے اور نیلے نقاط ہیں سبز نقاط حقیقت محمدیؐ سے اقرب ہونے کے باعث اولیاء امتی کا نیلا، بنی اسرائیل کی حقیقتیں ہیں جو محمدیؐ مشترب ہیں اور نیلے نقاط بعد کی وجہ سے اولیاء مختلف المشارب کی حقیقتیں ہیں اور دونوں دائرے رقم اولیا بھی حقائق سے ہی کرقم ہیں اور اپنے انبساط میں روح کل ہیں۔

(نوٹ: نقشہ میں محیط کے صرف چار نقاط کے دوائر دکھائے گئے ہیں ورنہ اصل محیط کا ہر نقطہ ایک دائرہ بناتا ہے) نقی نور

تذئیل

در حکایت حال عبد ذلیل

مؤلف کتاب ہذا واضح کرتا ہے کہ جب یہ سدۂ ضعیف ان اوراق کی ترتیب و تسوید سے فارغ ہو چکا تو اسے غرض ملاحظہ مجدد ملت حکیم الامت حضرت دی نعمت دام مجدہم کی خدمت عالی میں پیش کیا آپ نے اسے ملاحظہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اس میں اپنے حال کا بھی اجمالی ذکر ہو۔ اس علام نے چونکہ اس قسم کے حالات جو اس کتاب میں تحریر کیے اس میں سے اپنے میں کوئی بات بھی نہ پائی ورنہ اصحاب کے اصحاب کاملین سے منسلک ہونے میں سے ستم کی ہلہلہ۔ اس حکم کی تعمیل میں معذرت خواہ ہوا جس سلسلہ میں یہ عذر اور تاخیر ملاحظہ فرمائی تو خود بنفس نفیس ایک اہم خط مشتمل بر بیان کرامتہائے وقت مسمع اسود روایات تحریر فرما کر جو اس ناکارہ کی سعت طاہر ہیں عاکس کو شرف اتیان و تعارف درجسکم دیا۔ اے حال کی، تنداس سے کر دیں بگم، طیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ناچار اس جلیل القدر حکم کی تعمیل میں مشغول ہوا اور وہ خط مصدر کرامات کی توجہات کے نتائج کی حکایات کو جو اس سطور میں مقصود بالذات ہیں شروع تتمہ لاتحصی اولوۃ اس مکتوب کے بعد درج کیا۔ وصلی اللہ النعمۃ والسلام علی طیبۃ واطہار۔

اور وہ مکتوب یہ ہے:-

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

قال اخبرنا الشيخ محمد عاشق الله
الله تعالى على طهره وتقدسه
كثيرة لا تحصى ولا تحصيها
وبرحمتي ان خلقه اول
خلق وحده في الدنيا من
في سلوك طريق الوصول الى
الله تعالى. فلا اذكر الى سبعة
سنة اول سن تمييزي وتميزه
كلا ما يدل على رجحته في الاحوال
والمناصب والذات الحسية
حسية من كان من اول
عمره غاية همته ونهاية
فهيته ان يصل الى ما يترجمه
اليه استعداده الجبلي وجذبه
اليه مطلبه الاصلي ومن حيث
ان الانسان من حيث انه انسان
وحسن لا يقف استغناء عنه
من لطف خصه الله من سيدك

بھوے بھائی شیخ محمد عاشق جن کے طہ
و تقدس پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہیں
اور میں ان کو سوائے کرتا ہوں اس لئے
قدرے یہ ہے کہ وہ میرے تمام
سے لیکر اب تک
اور وصول الی اللہ کے طریقہ کے شائق
رہے مجھے یاد نہیں ہے کہ میں نے
بد و شعور سے
کسی کو کسی حال میں
مدات حسیہ
ولایت
کی ہمت و دانشمندی کی نہایت عالی
یہ ہے کہ
جس کی جانب اس کو
صحیح ہے
کہ
کھیوں اور
کہ

الوالد قدس سره ومن ابيه
رحمه قدس سره ما ومن جانبه
ان جعله
والدوحا ياس
صار ع معهم ولا
سواه في ذالك قوله وفعله و
وقلبه ونسانه ومن جملة
من علم الكتاب و
السنة و
كل
من التزم
السنة ومن
في كثنا احكامها واسرارها فقرة
والحمد لله مصطفين في الله
على ذلك
وانموت فيه والله لا تحصى
وحدة بات لاذكر الناس منة
على هذا الفقير ورسما كرما في
صدالله اذا خصل مالك
الصدور ولا تستر من في القبور

پیدا فرمایا اور جسمانی کی نظر عنایت ان پر
صدروں فرمائیں اور میرے والد ماجد اپنے
والد مرحوم کی کس قدر
الطاف وعنایات ان کے شامل حال ہیں
اور مجھ سے کیے گئے سلوک کے ساتھ تعالیٰ
ہادی و رہنما ہونے کے ساتھ تعالیٰ
ان کے ساتھ تعالیٰ
بالخصوص
حسن
میں
کتاب
ہوں
کو
ہوئے
اور
رکھی
جاری ہوئے اور
ماہ محبت کرتے ہوئے
میں
اور
فوائد شامل ہوئے۔

ومن جملتها ان وفقه لسلوك
طريق الله والفناء في الله والبقاء
بالله فشاهد عجائبها وعارض
غرائبها وتفحص سننها وشيمها
وسار في غورها ونجدها ومن
جملتها ان وفقه الحج بيته مكرما
وزيارة سيد الخلق صلوات الله
عليه وسلامه ولم يجعل
حجه كحج العامة ولا زيارته كزيارة
غيره بل حمله في كل واحد منهما
بيده من ربه وبتولاه شاهد
منه ومن جملتها ان فتح من
بصيرته ما يكشف له من
اسرار الكتاب والسنة ما سبق
به كثيرا من السالفين واخر
عن مدته كثيرا من اللاحقين
ومن جملتها ان اهل فيه سبل
الارشاد وحمله وكرامته به
الازواج الطيبة

يحدث به حظا من
الوجود الناسوتي وحظا من

اور جملوں کے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
سلوک طریقت فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی
توفیق عطا فرمائی پس انھوں نے اس کے
عجائب و غرائب مشاہدہ کیے اور یکے و
بد کی تلاش و جستجو کی اور اس کے نشیب و
فراز میں سیر کی اور محمد کے ایک
بھی ہے کہ انھیں حج بیت اللہ اور نبی کریم
کی زیارت کی توفیق عطا فرمائی ان کے
حج کو عام لوگوں کے حج اور ان کی
زیارت کو دیگر زیارت سے جدا کیا
لیے اس سب کو اپنے رب کی طرف سے کامل
بنایا اور اس کا مشاہدہ کیا اور ان کے
اور محمد کے ایک یہ ہے کہ ان کی بصیرت
وا ہوئی اور کتاب و سنت کے وہ اسرار
ان پر منکشف ہوئے جن پر ماضیوں میں سے
بہت لوگوں کی رسائی نہ ہو سکی اور بہت سے
لاحقین اس سے عاجز رہے اور محمد
ان کے یہ بھی ہے کہ ان کے لیے راہ ارشاد
کھول دی گئی اور ان کو ارواح طیبہ کی
عنایت کا شیدا بنا دیا

ان کے وجود ناسوتی سے لوگ ایک حظ

یحدث بہ حظا من
الوجود الناسوتی وحظا من

یاتے ہیں اور یہ وہ سرچشمہ ہے جس سے میں نے
اپنے علیم کاشف بدہ کیا اور مجھے اس سے بڑی
تعداد میں اس کے علاوہ ان کی نسبت سے
دیگر مناقب ہیں جن کی تشریح سے میں
عاجز اور اس کے احاطہ سے زبان قاصر
ہے [illegible] کے
[illegible] کرتے ہوئے اس کی محبوبیت
[illegible] ان کی
[illegible] ان کی محبت ہے
[illegible] اور صاحب محبت
[illegible] ترقی کرتے ہوئے
[illegible] سب سے متصف کرے اور اپنے
[illegible] اور محبوب روزگار صاحب صدق
[illegible] اور صاحب محبت میں اولیائے
کاملین میں کریم بن کریم ابن کریم ابن کریم
[illegible] جیسے حضرت یوسف صدیق علیہ
[illegible] کی شہادت کے مطابق اہل
علیم اسلام میں کریم بن کریم بن کریم ابن کریم
ابن کریم ہیں اور میرے احسان کے محل
اور میرے انوار کے حامل ہیں ان کا بچپن
میرے پاس ہے ان کی صحبت میں میں نے
ان کے اقوال و احوال سے مسلسل حاصل

حدثت عنه احرى عجبا
يحدث به احرى مرة بعد اخرى
الى غير ذلك من مناقب يعجز
عن شرحها البيان ويكل دون
احاطتها اللسان وبحسبه ان يتقبله
الله بالقبول بمحمد صلوة الله في حلمه
وحفه الله في ارضه وسمائه سيد الا
الاسرار ونور الانوار وباب مدينة
العلم ومعدن البركات وابن
سابق السباق والبدر الطالع الفائز
في الآفاق وابن صاحب صدق
وصاحب حق وابن الاولياء الكرام
ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم
من الكرام كما كان يوسف صدق
الله عليه
في الانبياء الكريم ابن الكريم ابن
الكريم بن الكريم وهو محمد
المزكي الحامل الانواري قلبي
[illegible]
[illegible]
وصحبته كصحبة
[illegible]
وفعله كفعلي

میرے ہی لئے ہو جاؤ۔ واصل ہو۔ ان کی
رضا اور کشف و وجدان میں میری
رضا اور کشف و وجدان ہیں۔
تم وہی ہستی ہو۔ کے نام ہی سے محبوں رہا
ہے دیکھو تم عاشق ہو اور تمہارے
نام و پیام سے عشق کی بارش ہو رہی ہے
عشق میں محبوب کی سے کر دینے
کا نام ہے اس عشق میں مبتلا ہو جانا
کیوں ہے جب کہ تمہارے سر پر محبوب
کے عشق کا بھوت سوار ہے۔
مالک نے وہ محبوبیت تمہارے
لئے اور دنیا سے لذت طلب رکھی ہے
سوا ان سے عبادت حاصل کرنے کے اور ان
کو اعتماد کیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور ان کو
تمام آفات سے محفوظ رکھے اور مقصد
صادق میں جگہ عطا فرمائے۔

اور چاہیے کہ اس مجلد کا بعض حصہ جو دین و دنیا کے لئے نافع (اور)
دوسری تقریر و تحریر سے پر نہیں ہے۔ لیکن بھداق
ہے تو مجمع تو مدرس سلطان دین عالم سر فرقہ ملت محمدیہ
طالبان دنیا کو حرکت ہے۔ اور بنا حال تو حرکت ہے
دعوت اس بندہ کا [illegible] ہے کہ اس نے ہی نفس عزیز کے
سے تاریخ نکالی ہے عدد ہادی سے ہی قرار دی ہیں یکبار ہی خوش نصیب
پڑھنے یا سننے پڑھنے کے قابل ہو۔ اور وہ ایک سبب ہے قرآن کے پڑھنے
پھر ہے عدد ہادی سبع مجلد اول نے کو ہے عزیز ہیں جو پڑھ رہے تھے اور سبع
[illegible] عدد رحیم قدس سرہ العزیز کے اصحاب میں سے تھے۔ خط سبع ہیں
[illegible] تھے اور قرآن اور تصوف [illegible] یکا عدد [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

اور تیکی توجہات و عنایات علیہ اپنی حال پر مبذول پائیں مجھے یاد ہے کہ یک دن آپ پر یک عجیب حالت طاری تھی اور یہ شعر بار بار وجد میں پڑھ رہے تھے

؎ جاں دلف تو بحیلہ ربودہ ست کز ہر سلسلہ رفتن طریق عیاری ست

اور دوسرے وقت ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور یہ شعر بار بار سے پڑھ رہے تھے

؎ ہر وقت خوش کہ دست دہد عمر خوشے کس را وقوف نیست کہ یکدم چہ خواہد بود

اور رحلت کے وقت کے پاس حاضر تھا اس وقت بھی ہر یک عجیب کیفیت مشاہدہ ہوئی

بعد ازاں تمام مکتب درسیہ کی استدعا پر مسئول اسقر کی سرخ ساحت تک حضرت قدوۃ الاولیاء اللہ حضرت مسیح صیدالتہ قدس سرہٗ کی خدمت میں مشاہدہ کیں لیکن قدسے فاید و شرح ملاحظہ کی وہ ہوس تا وصیت مذکور قدس سرہٗ سے بڑی تھیں۔ اسی طالب علمی کے زمانہ میں یک دفعہ میں حضرت پیر گاں قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر تھا و حالت تغیر طاری تھی اور یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ جب اس آیت شریفہ [illegible] پر ہوئے تو اس بندوں طرف متوجہ ہو کر فرمایا [illegible] بس اس حالت سے یک بھی قطع نظر فرمایا اور یہی چیز کو [illegible] دوں سعادتمال طریقت میں سے یک مشکل تھی جو کہ [illegible] فلی مکاشفہ حاصل ہوں اور حضرت عروۃ قدس سرہٗ کی [illegible] توجہ حاصل فرماتے تھے۔ [illegible] تمایق و عارف خاص میں فرماتے تھے تو مجھے حاصل فرماتے تھے کہ کیسے [illegible] تھے۔ [illegible] کوئی دوسرا اس سعادت میں شریک نہ تھا۔ حضرت مسیح سرگل [illegible] قطب الحقیقت مسیح صیدالتہ کی خدمت میں [illegible] کے بیان کی مجلس میں شرف حضور سے مشرف ہوا [illegible] [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] حال میں [illegible] وقت شرف حضوری سے مشرف رہتا تھا بعض اوقات جب آپ [illegible] حضرت مولائی و مرشدی مدت فیضہم العالم کے شرف صحبت سے مشرف ہوتا تھا۔ اور حضرت مسیح سرگل تشریف کی تو اس قدس قدس کی طرف اور اس عبودیت گریں کی عنایت آمیز کے ساتھ ملاحظہ فرماتے تو از حد مسرور ہوتے چنانچہ یک دفعہ اسی خوشی کی حالت میں حضرت قدوۃ الاولیاء والد مکرم مسیح صیدالتہ نے فرمایا کہ ان دونوں کے [illegible] بہت اخلاص و محبت ہے۔ اور ہم اس بات سے بہت خوش ہیں۔ یک دفعہ اس علاقے مشورہ میں دیکھا کہ حضرت مسیح سرگل دھوپ کے [illegible] سے [illegible] ہیں اور اس علاقے سے فرمایا ہے کہ تم اس جگہ کیوں نہیں بیٹھتے۔ اور شیخ بدیہ حکمت کی قوت کی سماعت سے حضرت اقدس سے کیوں نہیں کرتے۔ اس حاکسار سے گستاخانہ عرض کیا کہ حضرت سلامت رہو دی، ہماری طرف کوئی التفات نہیں رکھتے ہیں۔ اسی وقت میں حضرت قدس سرہٗ کی طرف سے گویا سے حضرت مسیح سرگل نے دست مبارک سے آپ کا داہنا ہاتھ پکڑا اور اس علاقے سے فرمایا کہ سو مصروف یکزا ہیں ہم نے یک کرا اس تمام یادداشت حاصل بعد تحصیل کتب مروجہ حضرت قدوۃ الاولیاء نے [illegible] سعادت و [illegible] علوم و [illegible] طریقت سلاسل کے طریقے کے مطابق خواص حاضرین [illegible] کو [illegible] ہے جناب [illegible] تمام تحصیل [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] حضرت قدس [illegible] [illegible] کی خدمت میں [illegible] [illegible] سعادت [illegible] کے [illegible] [illegible] اس حاکسار کو [illegible] [illegible] سے مشرف کیا تو آپ سے بڑی [illegible] جیسے [illegible] [illegible] [illegible]

یہ علام بھی حاضر تھا۔ اس وقت زبان غیب سے فرمایا گیا کہ انتباہ واطاعت۔ اس تنبیہ
کے بعد مکمل نہیں ہوتا۔ اس قدر فرق نے سکوت تحسین معجزات التفات فرمایا اسی وقت بلا توقف
سعادت صحبت حاصل کی۔ اور اس سے سابقہ خواب کی تعبیر متحقق ہوگئی۔ اور آفتاب کی ہی
قوت کی برکت نے توحید محبت کی صورت جلوہ گر کر دی۔ اس دوران آپ کو ترکمن ستر تعبیر
کے لیے سفر کا دعیہ پیش آیا۔ اور اس خاکسار کو بھی برکات فیض انتساب کی توفیق سے تعبیر
اور حقیقت دنیا سیر سلوک طریقت ہوگئی جس میں قدرتی تبدیلی کی صورت جلوہ گر ہوئی
چنانچہ بے قصد و ارادہ کا انسلاخ تجذب کے ارادہ و مشیت کے رنگ میں رنگ گیا۔ اس
کی وجہ سے یہ کہ انتداء سلوک جس سے مطلب ملاؤں سے ارادت حاصل کرنا ہے میسر
ہوگیا۔ اور سکی وجہ سے سفر کی تمام منزلوں میں ایک خرقہ ملتا تھا اور بکثرت ہیں آں کا سلسلہ
رہا۔ اور وجد ان معلوم ہوتا ہے۔ اور قضیہ یہ ہے کہ زبان یہ ہی ہوں (آتی) علی الفتح
یعنی سلیکم فی هذا اکثر لطائف۔ اور جس قسمی سے بھی اپنے حال کی تلاوت یہ لطف
و بصیرت کی وجہ تھا اس سے محبت و محبت پیدا ہوتی تھی۔ اور اس سفر میں جس
دن ایک مخلص بھی دولت حضوری سے محروم رہا۔ حالت سیر میں خوشی سے
رہتا اور سعادت خواب کا فضل بہتر حاصل کے قریب ہوتا۔ اور بصورت دیگر صدمہ اس
آپ بیزار ہوتا اس سے یہ نظام مخالف ہوتا۔ وہ اسکی قدر کے استحسان میں
ان آپ ہی سنت سنی کہ ملاقات ناستابدہ ہوا۔ جیسا کہ اس سے کو اس کتاب کی قسم ان میں
تحریر کر دیا۔ اور اس موقع آپ کی فتوحات کے فتوحات کا اجمالی سلوک ہوا ہے کہ اس
قرار تھا۔ ایک شب خواب دیکھا کہ کچھ لوگ ذکر جہر کی مباحثات کر رہے ہیں۔ اس علاوہ
کہ کچھ بات اس طرح سے چاہیے ہیں ذکر کرتے ہیں۔ اس سے
لا کے مدد کیسا تو سے ہوا ہے۔ کے محسوس ذکر کی
جس طرح ہیں طریق ہے ہوتا ہے جسوقت میں سے ہی ذکر کی صورت ہے۔ اس

میں سے شمس ہوتا تھا یکدل وقت نیند سے افاقہ ہوا اس وقت خیال میں ایسا آیا
کہ گویا میں نے اپنی آنکھیں کھولیں اور دیکھا کہ آفتاب نکل آیا ہے اور نماز کا وقت باقی نہیں
رہا ہے۔ بدن کی شدت بھوک سے میرا حال ہوا کہ اب نماز کا وقت چلا گیا ہے اب کیا
کرنا ہے۔ اور اس کے سبب ایک حیرت میں الف ہوا کہ ہی میں اصحاب الکہف
والرقیم۔ اس کلمہ کے وارد ہوتے ہی نیند غفلت کا دور ہوگئی۔ اور اس وقت میں
نے اپنے کو دیکھا کہ نماز کا وقت باقی ہے میں جلدی سے اٹھا وضو کیا اور نماز پڑھی اور اللہ
تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اب تک یہ عاجز مرض تپ و لرزہ میں مبتلا ہوا جس وقت بھی
تپ کی بڑی شدت سے آتی تھی ایسا کہ حرکت کر سکنے کی بھی قوت نہیں رہتی تھی۔ اسی وقت
یکدم افاقہ ہوتا ہے۔ اور حواس کی جو خلاف دوم ہیں۔ صحت کی حالت مزاج ہوتا ہے
جب سکی دو تین گھڑی تو محو میں شدت کی تاثیر ہوئی اور ایک ایسی حالت دیکھتا
ہوں جس سے جس کا تعین نہ کر سکوں۔ وہ تپ بالکل محو کر گئی۔ اور جس حالت میں
ہے میں نے محسوس کیا کہ میں چاہتا تو دس بیس میل چلا جاتا۔ اور اس وقت جو کلمات
معجزہ زبان سے لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ یہ بیماری کا تعلق ہے میں نے اس سے کہا
کہ یہ بدن کی سلامتی ہے۔ مگر اس کا ارادہ اس طرح ہوا ہے کہ پیرو کرنے میں ایسا
ہی ہو۔ اور اس کا ذکر اس سفر اور اس دورے کے مراقبہ میں اس بات کا کشف
ہوا کہ یہ صورت مسلوک ہوئی ہوں میں حضرت محمد باقی میرنگ قدس سرہ سے فیض
ہوا۔ اور وہاں حضرت شیخ میرنگ صدر الرحم قدس سرہ کی صحبت سے مشرف ہوا اور
اپنے میں ان کی حالت تاثیرات پائیں۔ اور اس کی وجہ یہ کہ قدس میرجلانی کی زیارت
حضرت مسیح کے مشائخ میں سے فائدہ فاضلہ میں ہیں میسر ہوئی اور ایک اثر شیخ
عاجز حاضر اور بعض محدودوں کا کشف ہوتا میں مشاہدہ ہوا اور اس کا اثر ہوا اور
فضل صلوٰۃ کے مراقبہ میں سوہاں ہوتا کو سمجھ گئے لگا تے اور یہ عرق خلاف فرمائے دیکھا

واحد للہ علی ذالک حمد کثیر!

ایک بار یہ بندۂ ضعیف حضرت اقدس کی طرف سے اہل میں تین عمیہ کے حاجر عنکاف پر مامور ہوا۔ وہاں دوران حضور کی توجہات عالیہ سے صوبی سے کرم کی ہواخ واق مکی نسمتوں تلاوت سمت مراقبات نسبت توحید وعدہ کا درک حاصل ہوا۔ درعنب کی قوت توجہ کا ایسا مشاہدہ کیا کہ جس وقت کرمت بار ہوا تو کلام ہو سمت وحالت کے ارتسادات پر مشتمل ہوتا تھا جنہیں کے ساتھ ساتھ کیفیت کا واقف بھی فرماتے تھے اس کیفیت کے بعد جس کو بھی مشکف فرماتے تھے کہ اس کا مطالعہ کرتے تو اس حال درسمت میں رنگ جاتا ہے

رنگ لاہے یہ عشق گیسوئے دوست
[illegible] دوست

اور جس وہاں جس آیت قرآنی کے معنی نصوص کے مدق کے مطابق وقوع پذیر ہوتے یہ اس کا بھی وہاں ہوا۔ [illegible] کتاب وسنت کے مطابق وہ علم ہوئے واللہ تعالیٰ اعلم

واللہ تعالیٰ محمد عشقوں کے لب پہ بھی ہے جو ہوا سے کامل ہے جس کی محبت میں اس بندۂ ضعیف کو نصیب ہوئی وہ یہ ہے کہ مدد تصور سے جس سمت اور جس سے خلوص وحمت اس کے دل میں جاگزیں کردی جس کے بارے میں کہ جس سے کہ کب تک ہو دب وتعظیم کے لوں ایسی بات جو عام طور لڑکوں اور بچوں میں نہیں ہوتی ہے آداب کی تہ میں اس طاہر ہوئی ہو بلکہ مجھے یاد ہے کہ [illegible] جس سے آداب کی بہتری ورتب کی رنگینی [illegible] کوئی بھی منصوب ہوتی ہو اس سے [illegible] کوئی خطرہ جو آپ کے کمال، اعتقاد سے حال ہو دل میں گزرا ہو [illegible] جہاں کی [illegible]

شاں میں بے اختیار زبان پر جاری ہو جاتے تھے، اور اس سے مجھے بڑی ہمت ملتی تھی اور آنجناب کا بھی وہ لطف وکرم جو اس خلام کے شامل حال رہا کیا بیان کیا جائے

[illegible] دل میں واحد اس واہم دو ہمدل میں [illegible] جب دونوں جانب توجہ وعدہ کا سلسلہ شروع ہو تو حضرت کی توجہ کا دروازہ کھل گیا، اور یہی بات حصول مقصد کفایت کی صفت میں ملکہ حاصل ہونے کا سبب ہوگئی ورنہ اس خلام نے کبھی یہ [illegible] جس حق [illegible] جب آپ یہ صرف وسہ کے طور کی ابتدا ہوئی تو اس خلام کو خطاب خاص سے مشرف فرمایا جاچکا اگر سعادت حضوری سے مشرف ہوتا تو میں ہی مخاطب ہوتا اگر کبھی بہ ظاہر اس محل وہایت [illegible] سے جدا ہوتا تو والہانہ میں اس عنایت سے محروم ہوتا حتیٰ کہ [illegible] خلف علی ان کل ما ظہر من علو ہمت واسرار دقت برکاتہم لامیہ من باب التصوف فی طرق الاتحاد العدد الضعف وفی مخاطبتہ [illegible] واللہ لا محبت اس لیے کہ [illegible] اس سلسلہ میں کوئی دوسرا اس خطاب میں اس خلام کا شریک نہیں ہے [illegible] جس نے [illegible] اس خطاب میں ظاہر دوسرے بھی شامل رہتے ہیں جس [illegible] حال کا پتہ چلا ہے تو اس خلام میں اس حالت کو خطاب کیا کہ

[illegible] خطاب [illegible] خطاب [illegible] فاتحۃ الذی ھی رأس الخطاب

[illegible]

حقیقتاً اسی کے ساتھ مخصوص ہو گیا اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی عمدہ تصنیف جیسے
اور اسرار شریعت کے تلاش میں ہے اس کے مناسب کہ یہ تصنیف اسی کے نام سے معنون
فرمایا بعد ازاں بعض مہمات مقامات کے تحریر کرنے کی توفیق عنایت فرمائی پھر ان میں سے
بعض کتب و رسائل جو مرتب ہے مسودات سے نکال کر مبیضہ صاف کیا جاتا گیا۔
اور جب جو کتب کے مبیضہ سے مشرف ہو تو سبقاً سبقاً اس کے بعد و مکاتبات کے
حل کر کے تحریر کیے اور آپ نے ان کو مدوں کر کے جو کتب سے موسوم فرمایا دو یک جلد
کو میں رقعات مختلفہ تھے مدوں کر کے الگ خطوط کا یک مجموعہ ان کی دو کتابچہ کو
جو خلوت کی مجلسوں میں زبان الہام بیان سے کسی تعیین اپنی خدمت فیض قوت کر کے کسی
رسالہ میں سائل کی جو تمام سائل صوف کو یک جلد میں جمع کر کے کتاب کلمات مدوّنا
گیا اس سے کتاب نہایت مبسوط ہوئے اور جو کہ کلمات و بیان کے ساتھ
عنایت مدد والی ہیں جا سالک کو تن تنہا مسافر ھذا الطریق ہیں اور الیکہ
یعود و تلف الکتاب ما لحق بھا و الصلوٰۃ و حق الرب [illegible]
وکمیت اور [illegible] کے [illegible] دونوں [illegible]
[illegible]
لک یا علی یا علی [illegible]
اور اس [illegible]

[illegible] کی زیارت حضرت اقدس اور حضرت قدوۃ کی کے [illegible]
میں جس کا [illegible] میں انفاق ہو [illegible] سے آنجناب کی قوت سے مشرف و [illegible]
خوب [illegible] میں قدس سرہ سے [illegible] بعد [illegible] اور دونوں مقرآنجناب کے [illegible]
حاصل پر آپ کا [illegible] ہوتا اور دونوں [illegible] سے [illegible] اور [illegible]
رسالہ [illegible] حسب الفضل الصلوٰت و [illegible] کے [illegible]
حضرت قدس کے [illegible] اور مخصوص [illegible] سعادت سے مشرف
اور [illegible] آپ نے [illegible] کے خدمت عالی میں [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]

یک دفعہ میں سو کلمات سے بیعت کی اور آخر میں فرمایا تم نے اس وعدہ سے عہد توڑا تو پہلا شخص جس نے اس واقعہ مبارکہ کے بعد حضرت قدس سرہ کی خدمت میں اس حیثیت سے شرف بیعت حاصل کیا یہی غلام تھا اور یہ تیسری بیعت تھی اور یہ بندہ ضعیف جو کچھ شرف و سعادت کا تھوڑا سا حصہ دونوں جہان میں رکھتا ہے یہی بیعت ہے گاہ ہے اور بس والحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ

اور اللہ تعالیٰ کی منجملہ عطا کردہ عظیم نعمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت قدس سرہ کے اتفاقات بعینیہ واقعوں میں تقریباً سات مرتبہ آپ کا طفیل، باوجود اس بات کے کہ ایام میں رات دن خلوت خاص کا پڑوسی رہا اور واقعات مخصوصہ میں علوم و معارف کا دریاب ہوا اور انوار و اسرار کی محبت کا شرف حاصل کیا لیکن آپ کے ہر مقصد خاص سے بعید آیا اور اس کے برتوسے سے علوم و حقائق اس عبد کو عوام کی استعداد سے بالاتر طے ظاہر ہوئے اور ان سب کو حسب اعلم کتاب "الانوار القدسیہ فی الاعتصام بحبل الاعلام" و رسالہ "کشف الغوامض عن حقائق الفاتحہ" میں تحریر کر دیا اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت کریمہ کے خلاف یہ بندہ ناچیز ہر مرتبہ کہ آپ سے رخصت ہوا ہے تو آپ نے اس کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمایا ہے اور یہ بھی آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص آپ کی خدمت سے رخصت ہوتا تھا تو آپ اس کے حق میں دعا فرماتے تھے اور یہ بندہ ناچیز بھی اس سے محروم نہیں رہا ہے اور آپ نے اس کے حق میں بارہا دعا فرمائی

اور اس مبارک اللہ بشارت کو غنیمت سمجھ اور ان نعمتوں میں سے سمجھیں
جس کے قابل نہ تم تھے اور نہ یہ مسکین اور نہ کوئی اور بلکہ بغیر کسی وجہ اور بغیر اپنے میں
کسی سابقہ فضیلت کے محض اپنے کرم سے اللہ نے عطا فرمایا فاد وصل لیک
کی فی خذا فاذکع رکعتین بتہ شکرا علی ما نصی لک من الطیرات وعمر
وجھلک فی الاقراب وارج رحمتہ واتقا ولا تدع فیک سیدنا القشیری
اللھم علیم حولک وکرمک والی لسان اشکرک علیہ فاس کما
انیت علی نفسک۔ جب تم کو میرا یہ خط ملے تو دو رکعت نماز شکر پڑھو
اس بات پر کہ وہ اللہ نے تمہارے لئے فیصلہ کر دیئے بیکوں سے اور ذلیل تمہاری
مغفرت کر دی گئی اور امید رکھو اللہ کی امید کے ساتھ بھروسہ رکھتے ہوئے اور کسی قسم کی
تفویض فکر نہ کرو اے اللہ تیری بخشش و کرم بہت عظیم ہے اور میری زبان کو
اس طاقت کا حاصل ہے کہ میں اس بات پر تیرا شکر کروں جیسے تو نے اپنی ذات
کی تعریف کی، تو وہ ہے جس نے اپنی ذات کی تعریف فرمائی)۔

اور ایک مرتبہ ان ستارہ علیہ سے دوبارہ اللہ کے فضل سے ان کی بیوی
امید ہے کہ حضرت جل جلالہ کے مشاہدہ کے ساتھ عزت بخشے اعظم کی حقیقت میں [illegible] اور
اس کی شعاعیں اس علوس کے گرد جمع ہو جائیں، ہم اللہ تعالیٰ [illegible]
کے ذریعہ آسودہ کر دیں ایک ایسا وصال جس کے بعد کوئی [illegible] اور
ایسا ملاپ جس کے بعد کوئی انفصال نہ ہو اس سلسلہ میں کہ [illegible]
ستقر ماں میں ڈالا ہے

میرے ہی ہیں، کچھ مجھے ہیں [illegible]
اور بے کرم علیم سے جو منعم کی عنایت کے ساتھ [illegible]
و آرزو اور اخلاص سے اس عاجز و حاکسار کے [illegible]

کی نذروں تک پہنچا دیا۔ اس کو وہ اس رسالہ کے آخر میں خاتمہ بالخیر ہونے کی آرزو میں
تحریر کرے گا اور اسی طرح آفتاب کے بے شمار الطاف اور کرمہائے بے پایاں اس
غلام کے حق میں شب و روز سندوں رہیں ہے

گر مرتب ہر زباں شود ہر موئے [illegible] یک شکر تواند ہزار تو ہم کرد

دوسرے آپ کی بہتریں عطا کردہ چیزوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کمترین خادم
کو حضرت قدوۃ کبریٰ اور حضرت علی قدس اللہ اسرارہما عزیز دیگر علماء وقت کی موجودگی
میں عطائے خرقہ جامعہ در حضرت طریق تلاتہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور دوسرے
متابع صوفیہ علیہ کے طریقہ اور علوم عقلیہ و نقلیہ کی روایت سے سرفراز فرمایا اور ایک
طویل سال علوم کرنے کے اس پر مشتمل جس میں بہت سے کلمات وہ ہیں جن کو تبرکاً لکھتا ہے
عنایت فرمائی وہیں کے بعد حضرت قدوۃ کبریٰ قدس سرہٗ نے حضرت اقدس کے
اسم مبارک و نسب شریف اور عبارت طریق تلاتہ مذکورہ اور دوسرے فوائد طریقت
جو لکھے کر دیئے اور حضرت شیخ مرزا قدس سرہٗ کی جانب سے آپ کو بھی تھے ایک
مجلس خاص میں مرحمت فرمائی اور تمام سعادت اور توجہات فرمائے اور اس وقت
مصنف مقصود یعنی جس کا مستقبل میں معروض ہے کہ اور فائز سعادت بڑھا

الكلمات المقصورة للمتعالية

[illegible]

[illegible] ہو [illegible]
[illegible] سرور [illegible] کے وارث
[illegible] عالم تحیر سفت [illegible]
[illegible] کے میدان میں [illegible]

من موجبات النزل والخلل سائق
الحيات وصاحب الاستاذ الشيخ
محمد عاشق ابن مولانا المكرم المحقق
والفقيه، الموصوف بالفضائل الكسبية
والوهبية الشيخ عبيد الله
متع الله المسلمين ببقائه ابن
الشيخ الاكمل الاعلم العارف
العالم ولي الله المعصوم مولانا الشيخ
محمد قدس الله سره العزيز وهو
راض الله عنه حدثني ابو اسحاق و
قد ورثت عنه في بعض شيء
بعضها وانا ملت في نفس نعم
الله تعالى عليه متواترة سلسلة
لا تحصى ولا تعد ولا تستقصى فيها
ولا اذكر من جملتها الا واحدا
فيها يخص من اول توجهي وكان
سيدي الوالد صاحب الله
الجليلة والمقامات الجزيلة
قدس الله سره العزيز دائما
و[illegible] صحابي لله تعالى
الله قبول، فرأيتها

مکمل طور پر محفوظ رہے۔ سلسلہ پہنچنے والے شیخ
کی جانب رجوع کرنے والے شیخ محمد عاشق
ابن مولانا مکرم محقق، وحید، صاحب فضائل
کسبیہ و وہبیہ شیخ عبید اللہ اللہ تعالیٰ
ان کی زندگی کی دعا سے مسلمانوں کو مستفید
فرمائے اس شیخ کامل پر بزرگ عالم و
عارف ولی اللہ المعصوم مولانا شیخ محمد قدس
اللہ سرہ العزیز سے جو
وہ میرے جد بزرگوار میں اور میں چند چیزوں
میں اس کا وارث ہوں جو نعمتیں ہے جو
کیا تو ان چیزوں میں سے کچھ یاد ہو
عبرت بخش چیز ان کے تابعین پر
اور ان میں کوئی تابع ہیں ہے اور
کوئی خلف ان محفوظوں کے نہیں رہے۔
میں ان میں سے کچھ
ان دو چیزوں کا ذکر کرتا ہوں
صاحب مقام [illegible] عظیم
قدر [illegible] مجھ کو [illegible] محبت
کرے [illegible] کہ ان
کے لیے [illegible]
دلوں میں بڑی محبت ہے [illegible]

و [illegible] الله وعشر [illegible]
يكون [illegible] صحب الصلب
طريق صبي و عكسي في [illegible]
ومع محمد عليه [illegible] في مستوعب
لظاهره وباطنه وقلبه وقالبه
ونسأله الرفق فإن الأمر [illegible]
على [illegible] الله تعالى

حتى رأيت فيه بقطع
[illegible] الحيث وحتى أنه فيها
[illegible] والسفر، والقرى واحد
من تقلب احواله وتذبذب
[illegible] الله [illegible]
[illegible] عليه [illegible]
[illegible] بعد [illegible]
غير تقليد ورصيت اخلاقه و
اعماله واستحسنت اطواره و
[illegible] [illegible]
[illegible] عليه
[illegible] الصالحين والصالحات
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

ات سے بہت مسرور ہوتے تھے امید
ہے کہ ان کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔ انہوں نے
مجھ سے بعد معرفت طلب کیا وہ میرے
ساتھ صحبت عظیمہ کی جس سے ان کے
ظاہر و باطن اور قلب و قالب [illegible]
کا احاطہ کر لیا اور وہ [illegible] سے
ہوجانے کے بارے کے [illegible] میرے
علوم اور معارف لوگ ان سے استفادہ کریں
پس [illegible] میں نے [illegible]
میں سے [illegible] میں [illegible]
یقظہ [illegible] اور [illegible] کہ
اور میں نے [illegible] اقوال
اقوال سے [illegible] اور میں [illegible] کے
[illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] درود [illegible] وہ جو کچھ [illegible] کرتے
ہیں وہ [illegible] کے اسی چشمہ سے [illegible]
کرتے ہیں۔ میں ان کے اخلاق و اعمال
[illegible] سے راضی ہوا اور مجھے ان کے
طور طریقے اچھے معلوم ہوئے اور میں
دوران ایک روز جب کہ میں سویا ہوا
تھا میں نے دیکھا اپنے کو ملائکہ [illegible]

على اسم اخي المذكور والاشارة
اليه فقرأت صدر تلك السيد
والوصي والرحيم فوجدت صحيفة
اخرى قد كتب فيها اسماء النبي
وازيد مني فاقرأها على اسمه
والاشارة اليه فقرأت صدرها
اسمي السيد وابو فاطمة فما
تيقظت حتى فطنت انه سيكون
له شان وسيال نصيب من
التخلق باسماء الله تعالى واسماء
سيد المصطفى وفي في سر تخصيص
السيد وابو فاطمة والله اعلم
ان الله عز وجل الله كلمة باقية
في عقبه وعصبة خالدة تالدة
في ذريته وقد جرى على لساني
يوما ولا استحضره ليس جاريا
على اللسان بحكم العادة بل هو
مجرى من حيث لا ... هذا
البيت في مخاطبة ...
واني وان حاطبت الى مخاطب
قامة الذي اعني وانت المخاطب

وهو خاله الله عتبة لصحبة ودعا
علي وحافظ اسراري
ومناظر كتبي بل هو كان الباعث
على تسويد كتبه ... و
... صحيفة واصل ...
... في ... من
... علم فانبعثت
... في ... حيرة و ...
... ما ...
... في "الصوفية" ...
... من ...
... السيد ... وابو ...
... من ...
... وخرقتها بعد الله
مستوعبة لجميع طرق الاولياء
انشاء الله تعالى واجب ...
ان يقفل الاشغال الصوفية
التي معه يا متى اوتيه ...

کی ایک بڑی جماعت میں میٹھا ہوں مجھے
ایک صحیفہ دیا گیا جس میں اللہ تعالیٰ کے
اسماء حسنیٰ لکھے ہوئے تھے اور مجھ سے یہ
چاہا گیا کہ میں اسے پڑھوں اسی مذکور کے
نام لینے کے ساتھ اور اشارہ اسی کی طرف
تھا۔ جب میں نے اسے پڑھا تو میں نے
سید اور رحمان اور رحیم پھر ایک دوسرا
صحیفہ دیا گیا جس میں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے دو نام لکھے تھے اور مجھ سے کہا
گیا کہ اسے بھی پڑھوں اور اس سے بھی
اشارہ اسی طرف تھا پس جب میں نے اس میں
دو نام پڑھے سید اور ابو فاطمہ پس بیدار
ہونے پر میں سمجھ گیا کہ اس کی قوی شان
ہوگی اور اس کو اسماء الٰہی کے خلق اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں اسماء
گرامی سے ایک حصہ حاصل ہوگا
سید اور ابو فاطمہ کی تخصیص کے سلسلہ
میں اس سر میں میرا گمان یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ کی طرف دعوت لکھ دیا ہے
ان کی نسل میں اور ان کی ذریت میں
ہمیشہ رہنے والا انعام ہے اور وہ لطف

ورثت کے ان کی ورثت میں ہمیشہ باقی رہے
گا اور ایک دن میری ... پر ...
اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ میری ...
... اگرچہ ... ہے لیکن در اصل
... میں سے ہے اور
... اور وہ محمد ...
... میرے علم کا ... ہیں
میرے اسرار کے محافظ اور میری کتابوں کے
... کہنے والے ہیں مگر میری کتابوں
کے ... اور
... اور مجھ سے کہ میرے علوم کو
... اور
... اور
... اور

ويحوز على قواعده الاعتماد وان
يتصرف في المريدين انسا لكين
وان يدارس الحديث والتفسير
والفقه وسائر علوم الدين مما
احد مني اوشاكي في حد من
سند ع الحدمان المحدثين عليهم
حمة رب العالمين وان يبايع
الناس و يسمعهم الخرقة الصوفية
و هت له و يصحبه ما صحت
له من العلوم فتلمذ له فاقرء
على وجه الاستفادة واخذت
ان يسئل مالك بالمدينة وفقه
عن اشياء كثيرة
وذالك فلا اقول لانه
سهل لسان المنطق عندا هوس
والحمد لله اولا و آخر

ترقوں کو گھیرے ہوئے ہیں اور میں نے
ان کو اجازت دی کہ وہ لوگوں کو ہمارے طریقہ
صوفیہ کی تعلیم کریں جو اصول مجھے حاصل ہوئے
کئے ہیں یا جن میں مہارت کیے ہیں اور وہ
محمد للہ ان لوگوں میں ہیں جن کے لئے میں
سلسلہ میں اجازت لکھ دے دوں کی درست
پر ضرور کر سکتا ہے یہ کہ وہ مریدین
مالکیں تصرف کریں اور حدیث و تفسیر
اور فقہ کا درس دیں اور دیگر علوم جو انھوں
نے مجھ سے حدیث میں یا عام طور پر تعلیم
کے متعلق سے حاصل کرے ہیں ان کی تعلیم
دے میں ان سب باتوں کی اجازت
یہ کہ وہ لوگوں سے مدت میں
خرد ضا میں اور بہشت کی
روایت کی جاتی ہیں
ان سے پائی جاتی ہیں
وہ لکھتے ہیں
میں نے ان کے اصل خط سے حاصل کی

وبهذى نجم اهل القران
طبقة بعد طبقة بعونه
وعنايته انه قريب مجيب
وهذا ما جرى به اللسان
وتمرك به البنان من ماتو
احمد المذكو كان
و لك عمدتي
وفي نفسي مكانه وفي حفظه
من اب وان ما عسده
اشار ف لا تلد كيف
ولا يخيط بعو كلام
والعين يكون الصدع كثير
و عرفة تسئل عن البحر
كثير ه

صلح اصحاب اور ذریت کو میں سپرد
ان کے کر دیا اور وہ اللہ کے پاس میری
مات میں مجھے امید ہے کہ اللہ میری
کی حفاظت فرمائے گا اور جب تک کو
باقی رکھے گا ان کو دین اور علم راستہ
کام میں لگے گا اور جو لوگ قریب ہوں گے
ان کا نفع کریں گے ان کے بعد
ہوں گے
روایت حدیث کی مشہور روایت اور
ان سے پائی جاتی ہیں
وہ لکھتے ہیں
میں نے ان کے اصل خط سے حاصل کی

کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ گونگے کی سی تقریر کرنا ہے جس کا خوب سمجھ

اور بعد دولت حضرت قیدگاہی خرقہ فقر پہنا کر تحریر اجازت رشد و ارشاد و

ارادت حصول استقامت ظاہر و باطن سے کوئی چیز [illegible] اور بیعت

لوگوں کے کثیر مجمع میں کلید ہدایت کیدی و محبتہ محبتی و رضاہ رضائی کر

رتکرار فرمایا و اس کا پتہ مختلف تحریروں اور تقریروں میں [illegible] اور

پوشی کے دوسرے روز وہ خرقہ متبرک جو عارف ربانی [illegible]

اس غلام کے [illegible] تبرع فرمایا اور [illegible]

پہنتے رہے اس عاجز کو پہنایا اور [illegible]

شریف کے دیکھنے کا حکم دیا اور اس کے [illegible]

کرم کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

تقریظ کتاب و مدح مترجم بزرگوار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زندہ جاوید اس کو کر دیا — کس قدر تعریف کے قابل ہے بات
لوگ سمجھے تھے کہ اب نایاب ہے — تم نے اس کو بخش دی پھر سے حیات
سب کو ہی ممنون آخر کر دیا — اے کہ ہے بالیدہ تر اس کی ہی ذات
یہ علوم معنوی اسرار حق — بے تعب بخشیں گے تم کو علم ذات
حضرت الحمد ات بکے لو قدم — جن کی بخشش سے ملا آب حیات

مصطفےٰ حیدر قلندر بادشاہ — جن کے قدموں میں فلک رہتا ہے خم
مجتبیٰ حیدر قلندر شاہ باش — جن کی برکت سے کھلا رنج حیات
یاد کرو ذکر کم سن تیسر — بر محمد نیز مرآتش صلوٰت

لفظ حضرت سے نکالو سال طبع

۱۳۰۸ھ

اے کہ تیری ذات ہے جامع صفت

قطعہ تاریخ طبع

از قلم فصاحت رقم۔ ادیب نازک خیال۔ شاعر شیریں مقال۔ حبیب گلبن سخن۔ صاحب مشرق کہن منشی معین الدین حسن علوی کاکوروی زید۔

این سوانح عاشق تابودنی — نام معطی حسن قلندر علی
طلع سینہ در سفینہ شد عیاں — تا وجود حسن ابدالحق طلب
داد ہمت قلب خستہ بیں کتاب — کلک حیراں ترجمہ روز خوب
داشت دعا در عمل سال وی — سلک دسلک ہوا علی
بود یہاں در حجاب اندر حجاب — بعد مدت بارے اندر رقاب
بود نامش ماہ سمائے آفتاب — آخر آخر تشنہ رسید سحاب
کرد تھی بود شدہ سر غیب — گفتہ بہ بے دکم نادر غریب
در روات مسند قول علی — حسن وی ہم حضرت ساوی

داستان عشق خود راز دلی — ذکر کرده بهر عشق معنوی
وه چه خوش گفت حضرت مولائے روم — در کتاب مثنوی کرده رقم
عشق جان طور آمد عاشقا — طور مست و خر موسی صعقا
شد دماغ عشق خوش سودائے ما — اے طبیب جمله علتهائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما — اے تو افلاطون و جالینوس ما
ترجمه شد پر سلامت دسیس — اے تقی اور ترا حمد آفریں
راز پیر و دل عاس کردی رطا — قلب دجاں انور و یماں پرضیا
سال تاریخ طباعت اوجره — اے کرم اے کاک محتشم ارحمه

بانفس گفتا به آواز بلند
گو: جراغ دل فروغ افگنند

۱۳۰۸ھ

(قطعه تاریخ طبع)

از بردس حامد شبلی حامد مسعود سلمه تعالی تاریخ ولادت بقصد سال پیدائی
ڈاکٹر افتخار احمد صاحب صدیقی کاکوروی

خوش بفرمان حق باری تعالی
سب رب قریں شد کا علی
نگاه مشارح قوں حسل .
سد مت نیت و حرت تقی را
یں نور تراجمه حله پیا
در قصب ما حوت بر ال سر
خوش بنے پے مس طرفت
سوریته نفحات محبت
لوے ہمیں یاں افزا
فرد ع ماں پیم شرا
ماں شستہ یاں روح پرور
رقم زد و تقی نو تقند ر
سنہ حمدی پے عشق ربانی
مدے جب آمنا ں رسول
۱۳۰۸

پاکستان میں اس کتاب کے جملہ حقوق نشر و اشاعت جناب محمد عسکری
خالدی صاحب سی ۶۵ بلاک ایچ تا رقبہ ناظم آباد کراچی فون نمبر
اور جناب خورشید انور صاحب خالدی سی ۶۵ بلاک ایچ تا رقبہ ناظم آباد
کراچی فون (۰۰۰۰۰۰) اور جناب سید عزیز احمد صاحب عباسوی ۰۰۰ کیو ایری
گراؤنڈ آفسرس کالونی ایسٹیشن لاہور کینٹ، اور جناب عبدالحمید صاحب ڈی ۰۰
بلاک بلوچ تا رقبہ ناظم آباد کراچی فون (۰۰۰۰۰۰) کے نام محفوظ ہیں۔

اس کتاب کے کل صفحات کی تعداد ۸۰۳ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ابتدائی صفحات و انتساب	۲
فہرست	۳۸
مقدمہ	۵۵
عرض مترجم و اظہار تشکر	۲۱
عکس تحریر حضرت اقدس	۲
ترجمہ	۶۷۵
تقریظ و تقاریظ تاریخ	۷
صفحہ آخر	۱
	۸۰۳

کتب خانۂ انوریہ خانقاہِ کاظمیہ کاکوری میں دستیاب

چند مطبوعات

خانقاہِ کاظمیہ کاکوری ہر صغیر کی خانقاہوں میں ابتدا سے ایک ممتاز اور
مقام کی حامل رہی ہے یہاں کے بزرگوں کی روحانی، علمی و ادبی خدمات کا اعتراف
پشت تک کے معاصر صوفیا و علماء کرتا رہا ہے۔ بانی خانقاہ حضرت عارف باللہ شاہ محمد کاظم
تا [illegible] سے مرجودہ صاحب سجادہ حضرت شاہ محمد مصطفیٰ حیدر قلندر
کے برادر گرامی مولانا حافظ شاہ محمد مجتبیٰ حیدر قلندر مدظلہ تک تمام حضرات
و تصنیف سے شغل رکھا ہے۔ وقت کے تقاضوں کے پیش نظر بکثرت دینی و اخلاقی رسائل
شائع فرمائے اور صدہا مفید علمی تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ بکثرت مصنفات
و مخطوطات کی شکل میں ذیل کی زیر نظر فہرست میں کے حضرات کے مشترکہ و متوسلین
کے چند مصنفات کتب جو ہنوز کتب خانۂ انوریہ سے دستیاب ہوئے۔

۱۔ نور الانوار فی ترجمۃ فتوح الغیب (اردو) حضرت مولانا شاہ عنایت علی
قلندر قدس سرہٗ ۲/-

۲۔ روض الازہر فی مآثر القلندر (اردو) حضرت مولانا شاہ ولی علی
قلندر قدس سرہٗ ۲۵۰/-

۳۔ تنفیہ شرح قصیدہ [illegible] حضرت مولانا حافظ شاہ علی اکبر قلندر قدس سرہٗ
[illegible] حضرت مولانا شاہ تقی حیدر قلندر قدس سرہٗ ۲۵/-

٤۔ اقوال المختار فی مسئلۃ التبیر والاختیار (شرح فارسی حضرت مولانا حافظ شاہ تقی
قندھاری سرؒ، اردو ترجمہ مع اصل متن حضرت مولانا شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ)

٥۔ زواہر الافکار شرح جواہر الاسرار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

٦۔ الدر الملتقط فی شرح تحفۃ المرسلہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

٧۔ تنویر الآفاق فی شرح تبیین الطرق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

٨۔ فیوض العارفین (فارسی) حضرت مولانا شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ

٩۔ تعلیمات قلندریہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

١٠۔ رعوز الغیب فی ترجمۃ فتوح الغیب (اردو ترجمہ مع اصل شیخ عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ، از مولانا حافظ شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ)

١١۔ الکہف الرحیم فی شرح بسم اللہ الرحمن الرحیم (شرح از شاہ محمد دانا پوری
اردو ترجمہ مع اصل عربی از حضرت مولانا شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ)

١٢۔ تحریر الآفاق فی تفسیر القلندر (فارسی) حضرت مولانا حافظ شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ

١٣۔ فاتح الابصار (فارسی) (حضرت مولانا شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ (ترجمہ اردو
حضرت مولانا شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ)

١٤۔ الدر النسیم فی بیان ایمان آباء النبی الکریم (عربی) حضرت مولانا حافظ شاہ تقی
قندھاری سرؒ، ترجمہ اردو حضرت مولانا حافظ شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ

١٥۔ ساعت زر المعروف بہ نفحات الاسرار (بنگالی) حضرت شاہ محمد دانا پوری
قدس سرہ، شرح اردو ترجمہ حضرت مولانا حافظ شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ

١٦۔ عمرت زر (بنگالی) حضرت مولانا شاہ تراب علی قندھاری سرؒ (ترجمہ و شرح اردو
مولانا حافظ شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ)

١٧۔ مطالب رشیدی (فارسی) حضرت غوث علی شاہ تراب علی قندھاری قدس سرہ،

ترجمہ اردو حضرت مولانا شاہ تقی حمید قندھاری سرؒ

١٨۔ تاریخ تبتی (اردو) (حضرت مولانا شاہ مصطفی حمید قندھاری سرؒ

١٩۔ الکبریت الاحمر فی تحقیق القلندر (اردو) (شاہ محمد دانا پوری قدس سرہ
از پیر کشن)

٢٠۔ مناقب المرتضیٰ من مواہب المصطفیٰ (اردو) (حضرت مولانا حافظ شاہ حمید
قندھاری سرؒ

٢١۔ نفائس المنن فی فضائل سیدنا ابی الحسن (اردو) ۔ ۔

٢٢۔ تسکین الفواد بذکر خیر العباد (اردو) (حضرت مولانا شاہ حبیب حمید قندھاری سرؒ

٢٣۔ رفع الحجاب عن فصل الخطاب (اردو) (حضرت مولانا شاہ حبیب حمید قندھاری سرؒ
از پیر کشن)

٢٤۔ مجموعۂ خطب (عربی) (حضرت مولانا شاہ حبیب حمید قندھاری سرؒ از پیر کشن)

٢٥۔ مولود کعبہ (اردو) ۔ ۔ ۔ ۔

٢٦۔ تذکرۂ گلشن کرم (حضرت مولانا شاہ کرم اللہ نقشبندی حیات اور کارنامے (اردو)
مرتبہ ڈاکٹر سید انور علوی کاکوروی

٢٧۔ خواجہ عبداللہ احرار نقشبندی (اردو) ۔ ۔

٢٨۔ مقالات انور (اردو) ڈاکٹر سید انور علوی کاکوروی

۲۹۔ نشاطِ قیصری (اردو) ڈاکٹر سعد اللہ علوی کاکوروی

۳۰۔ ابو نواس اور متنبی (اردو) - - -

۳۱۔ انتخاب کلام خسرو کاکوروی (اردو) - - -

۳۲۔ کواکب (اردو) - - -

۳۳۔ ادبی مقالات (اردو) - - -

۳۴۔ بہارستانِ تراب (اردو) [ادیب کوہرزنشی امیر احمد صاحب کاکوروی (ڈپٹی کلکٹر)]

۳۵۔ عباسیان کاکوری (اردو) مولوی محمد حسن صاحب عباسی کاکوروی

۳۶۔ تنبیہ الغافلین (اردو) مولوی محمد عاصم صاحب نفیس کاکوروی

۳۷۔ سلسلۂ سوال و جواب (اردو) - - -

۳۸۔ جلوۂ بینش (اردو) مظہر عزیز صاحب مرحوم ڈپٹی

Masud Hasan Abbasi
Deptt of Arabic
A.M.U.
ALIGARH